The Toxic beast

عریشہ خان

The Toxic beast By Areesha khan

وہ اس وقت ایک سنسان جنگل میں موجود اس کھنڈر نما گھر کے اندھیرے کمرے میں موجود تھا وہ کمرہ نہ زیادہ بڑا نہ چھوٹا بلکہ درمیانہ تھا بیچ میں ایک ٹیبل رکھی ہوئی تھی جس کے آس پاس چھ کرسیاں تھیں وہ کمرہ مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

سامنے ٹیبل پر رکھا لیپ ٹاپ جس میں وہ کچھ تلاش کر رہا تھا اکیلے پن میں بھی اس کا انداز وہی تھا جیسا سب کے سامنے ہوتا ہے چہرہ ہڈی میں مکمل چھپا ہوا تھا ہاتھ میں ایک لسٹ موجود تھی جس میں کچھ لکھا ہوا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کافی دیر تک وہ اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف رہا پھر ہاتھ میں پکڑی لسٹ کو دیکھ کر کچھ ٹائپ کرنے لگا تب ہی اس کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی ایک آگ اُگلنے والی نظر اس نے اپنے موبائل پر ڈالی اور کال پک کی

بیسٹ وہ آدمی مر چکا ہے..." دوسری طرف سے یہ الفاظ سن کر بیسٹ کے اندر کا بیسٹ جاگنے لگا وہ اپنے کسی" بھی پلان میں کوئی بھی غلطی نہیں چاہتا تھا غصے سے اس کی آنکھیں لال ہونے لگیں جیسے ابھی ہی آنکھوں سے خون رسنے لگے گا

مگر اس کا بوس...سائیڈ ایریے کے پیچھے والے ہوٹل کے روم نمبر 203 میں موجود ہے..."بات مکمل سن کر"

اب وہ اپنے سرد لبوں سے ایک شیطانی مسکراہٹ لئے لیپ ٹاپ کو گھور رہا تھا

"You Have Only 20 Mints"

اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے اس نے ایک رعب دار آواز میں کہا بیسٹ کے الفاظ سن کر

اس شخص کے ہاتھ کانپنے لگے تھے بیسٹ کے مختصر الفاظ کا مطلب وہ بخوبی سمجھ چکا تھا ایک غلطی تو وہ پہلے ہی کر

چکا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے اس کی غلطی کی سزا ہر صورت میں مل کر رہے گی

یییس بیسٹ..."سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے دھیمی سی آواز میں مختصر جواب دیا اور کام"

پر لگ گیا

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

"!!!...مجھے نہیں کھانا"

آج پھر سے اس نے پورے گھر میں کہرام مچایا ہوا تھا جو بھی نوکر اس کے لئے کھانا لے کر جا رہا تھا وہ کھانے کی ٹرے اس ہی کے منہ پر الٹا کر اپنا غصہ دکھا رہی تھی یہ کوئی نئی بات نہیں تھی اس نواب زادی کو اب عادت ہو چکی تھی ہر بات پر روٹھ جانے کی ضد، اکڑ اور غصہ تو مانو جیسے اس کے اندر کھوٹ کھوٹ کر بھرا تھا

"صاحب جی... عرش بی بی بہت غصے میں ہیں..." شفقت صاحب جو دو ہفتوں پہلے ہی پاکستان آئے تھے اب واپس بیرونے ملک جانے کی تیاری کر رہے تھے نوکر کی آواز پر چونکہ

"بچارا تم سے کتنی بار کہا چاہے کچھ بھی ہو جائے بنا اجازت اسٹڈی روم میں مت آیا کرو سمجھ نہیں آتا تمہیں؟" نوکر جو پہلے اس بگڑی نواب زادی سے اپنی اچھی خاصی عزت افزائی کروا کر آیا تھا ایک بار پھر سے باتیں سنانے پر خود کو دل میں کوسنے لگا

"وہ... وہ صاحب..." اس کے پسینے چھوٹنے لگے پہلے تو کبھی اس کے مالک نے کسی بھی نوکر سے اس طرح سے بات نہیں کی تھی مگر اب... شفقت صاحب اپنے رویے پر غور کرنے لگے اور پل بھر میں ایک نرم مزاج انسان کا روپ دھار گئے

"... خیر... کہو کیا ہوا ہے... کیوں غصہ کر رہی ہے وہ"

نوکر سر جھکائے کھڑا رہا جس پر وہ سمجھ چکے تھے کہ وجہ کیا ہے انہوں نے ملازم کو اشارے سے باہر بھیجا اور اپنا سامان پیک کر کے اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو منانے کے لئے سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اس کے کمرے میں چلے گئے

"آرو...بیٹا عرش...کدھر ہے میری شہزادی..."آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر جب وہ اندر آئے اور کمرے کا حال دیکھا تو اندازہ لگانے لگے کہ آج ان کی بگڑی شہزادی کا غصہ آج واقعی عروج پر ہے

وہ منہ بسورے اپنے کمرے کی چھوٹی سی مگر خوبصورت پھولوں سے سجی بالکنی میں کھڑی تھی شفقت صاحب زمین پر ٹوٹی پرفیوم کی بوتلیں دیکھتے ہوئے اس کے پاس باہر بالکنی میں آئے

"ہمم...میری شہزادی تو اپنے بابا سے بہت زیادہ ناراض ہے ہیں نا؟؟؟"اس نے اپنے بابا کی باتوں پر بھی کوئی ری ایکٹ نہ کیا پھر شفقت صاحب نے اس کا رخ شانوں سے پکڑ کر اپنی طرف کیا اور ماتھے پر بوسا دیا

"شفقت صاحب کے..."اچھا نہ میری جان بابا سے یوں تو ناراض نہ ہو چلی جانا اپنے دوستوں کے ساتھ ترکی کہنے کی دیر تھی اس کا موڈ ایسے بدلا جیسے کبھی خراب تھا ہی نہیں وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں کسی ڈول کی طرف جھپکاتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھنے لگی

سچچچچی بابا جانی...آئی لو یو بابا جانی...آپ دنیا کے سب سے بیسٹ بابا ہیں"اپنی بالکنی میں لگے پھولوں کی طرح اس کا چہرہ کھل اٹھا

اوکے مائے پرنسس اب جلدی سے اپنی پیکنگ کرو دین تمہارے بعد مجھے بھی یو کے کیلئے نکلنا ہے"شفقت صاحب ایک بار پھر اپنی بیٹی کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے چلے گئے

عریشہ نے جلدی سے اپنا فون پینٹ کی جیب سے نکال کر کر نمبر ڈائل کیا"ہیلو گائزززز فائنلی ہم ترکی جا رہے ہیں..."دوسری طرف شور شرابے کی آوازیں آنے لگیں وہ خود بھی اپنے پورے کمرے میں خوشی سے جھوم رہی تھی آخر اس کے بابا نے پانچ سال بعد اسے کہیں جانے کی اجازت دی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

نہیں یہ...یہ جھوٹ ہے...میں کسی شہزاد کو نہیں جانتا...میں...میں تو ایک معمولی سا بزنس مین"

"...ہوں...امپورٹ ایکسپورٹ کرنا میرا کام ہے...اور...اور کچھ نہیں

وہ آدمی ٹارچر روم میں موجود تھا جسے نوفل اسے اس ہوٹل سے اس طرح غائب کر کے لایا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ...وہ آدمی مسلسل بڑبڑا رہا تھا وہ بار بار اپنی صفائیاں دے رہا تھا

چل جھوٹے...تجھے میں نے خود اس انگریزن کے ساتھ عشق لڑاتے ہوئے دیکھا تھا...تو ہی ہے شہزاد شمیم..."""

نوفل نے اس کی ٹنڈ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اس کی اس حرکت پر وہاں موجود لوگوں نے بامشکل اپنی ہنسی روکی

نہیں میں...میں کسی شہزاد شمیم کو نہیں جانتا...میں میں تو صفدر ہوں..."وہ ہڑبڑایا جب کے مسلسل کٹ"

کھانے کی وجہ سے اس کی سانس پھول رہی تھی

"...ابے چپ کر...تُو صفدر نہیں بندر ہے...وہ بھی دوسروں کی ڈگڈگی پر ناچنے والا...تجھے تو اب ہم نچائیں گے"

نوفل اس کی بکواس سن سن کر تھک چکا تھا اس لئے دوبارا بڑبڑا کر بولا

کیوں جگروں ہو جائے ایک ڈانس..."نوفل خود سے ہی کہہ کر اپنے موبائل پر گانا لگا کر ٹھمکے مارنے لگا"نوفل"

بس کرو تم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو کیا تمہیں نہیں پتا یہ ٹارچر روم ہے اگر بیسٹ کو پتا چلا کہ تم اس شکار کے ساتھ

"بھی مستیاں کر رہے ہو تو پتا ہے نا کہ وہ تمہارا کیا حال کرے گا؟

مہر جو کم سے نوفل کے ڈرامے بازیاں دیکھی جا رہی تھی اب بول پڑھی اس کی بات پر وہاں کھڑے باسم اور

روحیل نے بھی اتفاق کیا

کیایار...ایک تو تم لوگ ٹھیک سے انجوائے بھی نہیں کرنے دیتے. عجیب بوریت ہے بھئی...ایک تو اس ٹکلے" کے ساتھ کچھ یادیں خوشگوار بنا رہا ہوں اُوپر سے تم لوگ ہو کہ ہر بات پر شروع ہو جاتے ہو..."نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ کرسی پر بیٹھا آدمی انہیں بڑی حیرت سے دیکھ رہا تھا

اُوففففف نوفل تم بھی نہ... کرنے دو نہ اس بچارے کو ڈانس کیا تم لوگوں کو نہیں پتا یہ ہمارے ہر شکار کے ساتھ" کوئی نہ کائی ایڈونچر ضرور کرتا ہے یہ اس کا پسندیدہ کام ہے...عادت ہے اب اس کو..." باسم کبھی کبھی نوفل کی سائڈ میں بول دیا کرتا تھا آج بھی اس کی سائڈ لینے لگا

تھینک یو جانِ من اُممممااا"نوفل نے ایک ادا سے باسم کو جانِ من کہہ کر مخاطب کیا جس پر مہر گھور کر باسم کو" پھر نوفل کو دیکھنے لگی جبکہ ہورین کو ہر بار کی طرح اس بار بھی نوفل کی باتیں بے مقصد لگ رہی تھیں

چل بیٹا اُٹھ جا..."ہاتھ تو اس کے رسیوں سے بندھے ہوئے تھا جبکہ پیر کھلے ہوئے تھے نوفل نے اس کو کھڑا" کیا اور اپنے ہاتھ میں موجود الیکٹرک لائٹر جو شاید روحیل کا پسندیدہ ہتھیار تھا اسے کو اس آدمی کی پیٹ پر لگا یا اتنی تیز شوٹ لگنے کی وجہ سے وہ تڑپ اٹھا اور جگہ جگہ اُچھلنے لگا اس کی اس حرکت پر نوفل کو تو بہت مزہ آرہا تھا

باسم اور مہر بھی ہنس پڑیں تھے مگر ہوتیں اور روحیل بلکل سیریس انداز میں کھڑے تھے اور روحیل نوفل کو غصے سے دیکھ رہا تھا نجانے کب اور کیسے نوفل نے بنا پوچھے اس کا ہتیھار جو نکل لیا تھا

ابھی وہ لوگ نوفل کی حرکتیں دیکھنے میں مصروف تھے جب ٹارچر روم میں لگے پیلے بلب کی روشنی ہری ہو گئی مطلب بیسٹ بلڈنگ میں آچکا ہے نوفل نے اس آدمی کو واپس جگہ پر بٹھا کر باندھ دیا اور روحیل کو اس کا لائٹر دے دیا ان سب کی نگاہیں اس ہی بلب پر تھیں وہ انتظار کر رہے تھے اس بلب کی روشنی کا رنگ بدلنے کا اور اگلے ہی لمحے اس بلب کی روشنی نیلی ہو گئی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بلکل سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے جیسے کی بیسٹ ٹارچر روم میں آیا بلب کی لائٹ کا رنگ بدلنے لگا بیسٹ کے آتے ہی سب کی نظریں اس پر مرکوز ہو گئیں سب کی نگاہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ مغرورانہ چال چلتا اپنی نشست پر آ بیٹھا اس کا چہرہ اب بھی ہڈی میں چھپا ہوا تھا اسے جانتے تو سب تھے مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ بیسٹ دکھنے میں کیسا ہو گا

ہائے ئے ئے...آج تو نیوی بلور نگ کی ہڈی پہن کر آیا ہے...کھڑوس کہیں کا اس میں بھی ظلم ڈھا رہا ہے!!!"""

نوفل کے منہ سے نکلے گئے الفاظ پر وہ قابو نہ پا سکا لیکن یہ بھی جانتا تھا اس کو اس بات کی بھی سزا ملنے والی ہے

سب لوگ نوفل کو گھور کر دیکھنے لگے تو اس نے دانت دکھائے

"...نام کیا ہے تمہارا"

"...کون ہو تم...کیوں مجھے یہاں لائے ہو"

نااام..."اس نے غراتے ہوئے پھر سے پوچھا جس پر سامنے بیٹھ شخص ڈرتے ہوئے کہنے لگا"

"...صفدر"

ہمم اور رئیل نیم..."بیسٹ نے پھیکے لہجے میں کہا"

"...میرا ایک ہی نام ہے صفدر"

یہ ایسے نہیں مانے گا جب سے آیا ہے تب سے یہی کہا جا رہا ہے کہ میں بندر...میرا مطلب صفدر ہوں..."""

نوفل ایک ادا سے کہتا ہوا آگے آیا جس پر بیسٹ نے اس کو اشارے سے واپس پیچھے جانے کا کہا تو وہ جلدی سے

پیچھے ہو گیا

اگر تُو صفدر ہے تو شہزاد کیا تیرا بات ہے؟؟؟"بیسٹ نے اس بار سخت لہجے میں کہا جس سے وہ کپکپانے لگا"کیا"

چاہتے ہو مجھ سے؟؟..."اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

ڈیوائس..."بیسٹ کی بات کا مطلب صاف تھا"

ممم مجھے نہیں پتا... کس ڈوائز کی بات... کر رہے ہو تم..."اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہا اس کا یہ ڈرام اب"

بیسٹ کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا اس نے ہاتھ کے اشارے سے باسم سے کچھ مانگا باسم وقت ضائع کئے بنا

شیشے کے گبڈ سے ایک انجیکشن نکال کر لایا اور بیسٹ کے ہاتھ میں دیا

جسے دیکھتے ہی وہ شخص مزاحمت کرنے لگا بیسٹ اب کھڑا ہو چکا تھا اس نے ہاتھوں میں دستانے پہن رکھے تھے

اس کے ہاتھ میں جو سرنج تھی وہ کوئی عام سرنج نہیں تھی اس سرنج میں ایسڈ تھا

وہ جھک کر اس آدمی کے قریب آیا اور ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر کرنے لگا

اسے غور سے دیکھو... کیا ہے یہ؟"بیسٹ نے اپنی انکھوں میں سرخ لال تاثرات لئے اس شخص سے پوچھا"

جس پر اس نے اپنے سوکھے ہونٹوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے جواب دیا"انجیکشن...ببب بے ہوشی کا

انجیکشن"

بیسٹ کا چہرہ اب تک ہڈی کی وجہ سے مکمل چھپا ہوا تھا مگر اب اس نے اپنا چہرہ ظاہر کیا وہ شخص بڑی غور سے اسے

دیکھ رہا تھا

"...رونگ...یہ انجیکشن ضرور ہے مگر بے ہوشی کا نہیں... تیزاب کا 50٪"

بیسٹ کی بات وہ شخص بڑی غور سے سن رہا تھا جو اس نے سرد لہجے میں کہے تھے بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی جب بلب کا رنگ لال ہونے لگا بیسٹ اب بے حد غصے میں آچکا تھا بیسٹ نے اس آدمی کا ایک ہاتھ کھولا اور اس کی شہ رگ پر سرنج رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا ایسڈ اس کی شہ رگ میں اتار دیا

اگلے ہی لمحے اس کے جسم کی ہر نس عجیب طرح سے اُبھر کر جلنے لگی جہاں جہاں ایسڈ پہنچتا گیا وہاں وہاں سے اس کی کھال جلتی گئی وہ چیخ رہا تھا تڑپ رہا تھا عجیب طرح سے مگر سامنے کھڑے شخص کو اس کا یوں تڑپنا سکون دے رہا تھا

وہ اب بھی التجائی نظروں سے بیسٹ کو دیکھ رہا تھا مگر وہ بیسٹ تھا اس کے سینے میں دل نہیں تھا رحم سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہ تھا ظلم کیا ہوتا ہے ظالم کسے کہتے ہیں یہ کوئی اس ہارٹ لیز انسان سے پوچھے

ہونہہ ٹکلا کہیں کا... مر بھی سکون سے نہیں رہا..."نوفل نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے"

ٹارچر روم میں اس کی چیخیں گونج رہی تھیں وہ ایک مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا بیسٹ میں خنجر کے ایک ہی وار سے اس کے جسم پر بندھی رسی کاٹ دی اب وہ تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا زمین اس کے خون سے لال ہو چکی تھی

اس کا پورا چہرہ تیزاب کی وجہ سے جھلس چکا تھا آنکھیں باہر آچکی تھیں اب اس کے جسم میں صرف چند سانسیں باقی تھیں

بیسٹ اب ایک بلیڈ پر زہر لگا رہا تھا اور اس کی آخری سانسیں گن رہا تھا سب لوگ یہ منظر بڑی غور سے دیکھ رہے تھے تھوری دیر پہلے جو شخص بلکل صحت مند انسان لگ رہا تھا ابھی پانچ منٹ کے اندر بیسٹ نے اس کو ایک جلا ہوا مردہ بنا دیا تھا بیسٹ اب اس شخص کے قریب آ بیٹھا اور اس کے سینے پر دستانوں والے ہاتھ رکھ کر کچھ کھوجنے لگا اس کا دل اب بھی دھڑک رہا تھا بیسٹ نے ایک ہی وار میں اس کے دل کی طرف بلیڈ مارا اور اس کا دل اپنے ہاتوں سے کھینچ کر کسی چمڑے کی طرح اس کے جسم سے الگ کیا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ہائے ئے ئے...آل ٹائمس مائے فیوریٹ..."نوفل بڑی دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا بیسٹ نے اس کا دل" نکال کر ہاتھ میں لیا اور اس کے ہی سامنے اس کا دل اپنے قدموں تلے روندنے لگا جبکہ وہ تو مر چکا تھا لیکن یہ بیسٹ کا سب سے پسندیدہ کام تھا وہ یوں ہی اپنے ہر شکار کو ایک دردناک موت دے کر ان کا دل اپنے پیروں کے نیچے کچلتا تھا تب جا کے اس کے سکون میں مزید اضافہ ہوتا تھا

اسٹارٹ...یو ہیو ہاف اوور "اب بلب کی لائٹ سفید رنگ کی ہو چکی تھی بیسٹ کے کہنے کی دیر تھے روحیل اور "

باسم آگے بڑھ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئے جبکہ بیسٹ مہر کو اشارے سے اپنے پیچھے بلاتا ہوا وہاں سے نکل

کر اپنے پرسنل روم میں چلا گیا

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

ترکی جانے کی خوشی میں وہ ساری رات جاگ کر پیکنگ کرتی رہی اور آخر رات کے تین بجے اس کو نیند نے اپنے

آغوش میں لے لیا ابھی وہ دنیا جہاں سے بیگانی اپنے کمرے میں پر سکون انداز میں سو رہی تھی تب کوئی کھڑکی

کے ذریعے اس کے کمرے میں آیا

ہمم سلیپنگ بیوٹی "خود سے ہی سرگوشی کرتا ہوا وہ بیڈ کے پاس آیا اس شخص کے جزبات جگا کر وہ خود کتنے "

سکون سے سو رہی تھی

مائے سلیپنگ بیوٹی "وہ اس کے اوپر جھکنے لگا اور ماتھے کو شدت سے چومنے لگا اس معصوم سی لڑکی کو نیند میں "

خلل محسوس ہوا جو اس کے چہرے کے تاثرات سے واضح ہو رہا تھا اس کے چہرے کے زاویے کو دیکھ کر اس

پتھر دل شخص کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی

دنیا جہاں سے تھک ہار کر وہ سکون کی تلاش میں نجانے کتنے دنوں سے وہ یہاں آ رہا تھا کچھ دیر تک وہ یوں ہی اس کے بازو پر سر رکھ کر لیٹا رہا پھر کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھا اور سائڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھا کر کچھ چیک کرنے لگا اتنے دنوں میں پہلی بار اس نے اس کا موبائل اٹھایا تھا جبکہ پاسورڈ اسے بہت اچھے سے پتا تھا

وہ سب سے پہلے پکچرز دیکھنے لگا "مائے سلیپنگ بیوٹی" نجانے کتنی حسرتیں لئے وہ ہر ایک ایک تصویر کو زوم کر کے دیکھ رہا تھا تب ہی اس نے واٹس ایپ کا رخ کیا جہاں کئی میسجز آئے ہوئے تھے مگر اس نے ایک بھی میسج سین نہیں کیا کیونکہ اسے اپنی سلیپنگ بیوٹی پر پورا بھروسہ تھا مگر ایک جگہ آ کر اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں

"ایسا...ایسا کیسے ہو سکتا ہے... نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتیں... تم... تم مجھ سے دور جا رہی ہو"

پل بھر میں وہ تھوڑا اداس ہوا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے وہ دنیا کے لئے پتھر دل تھا مگر یہاں آ کر اس کا یہ پتھر دل نجانے کیوں پگھل جاتا تھا لیکن آج اس کے اندر کا پتھر دل انسان یہی پر جاگ اٹھا تھا

اس کمرے میں ہر چیز اپنی جگہ تہذیب سے رکھی گئی تھی مگر اب جب اس شخص کو غصہ آنے لگا تھا تو پل بھر میں وہ ہر چیز کو غصے سے پھینکنے لگا مگر اس کا انداز ایسا تھا کہ بیڈ پر سوئی ہوئی لڑکی کو اپنے کمرے میں موجود چیزوں کے گرنے کی آواز تک نہ آئی

کافی دیر کے بعد جب وہ پورے کمرے کی حالت خراب کر چکا تھا جب اس کا غصہ کم ہونے لگا تھا تو وہ بیڈ کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گیا" نہیں میری جان... کبھی بھی نہیں، اب تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا میں" وہ مکمل ارادہ کرتا ہوا کہہ رہا تھا ایک نظر اس نے پورے کمرے پر ماری تب اسے ہوش آیا کہ یہ اس نے کیا کر دیا وہ اپنی محبت کی آنکھوں میں اپنے لئے ڈر خوف یا وحشت نہیں دیکھنا چاہتا تھا وقت ضائع کئے بنا اس نے پورے کمرے کا حال ٹھیک کیا جو جو چیزیں زمین پر پھینکی تھیں وہ سب واپس ترتیب سے رکھی دین اس نے وہی چیزیں پھینکی تھیں جن کا ٹوٹنا ممکن نہ تھا اب کمرے کا حال واپس پہلے جیسا تھا اور اس کا حال بھی وہی تھا

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

"یو کککککک... تم لوگوں کو کتنی بار کہا ہے جلدی جلدی کام کیا کرو... اتنی گندی بدبو تو میرے خود کے پاس سے بھی نہیں آتی چاہے میں پورے ہفتے نہ نہاؤں..."

نوفل کے لئے اب وہاں کھڑا رہنا بہت مشکل ہو چکا تھا تبھی تپ کر کہنے لگا جبکہ روحیل اور باسم اس مردہ شخص کے جسم کے حصوں کو نکالنے میں مصروف تھے اب نوفل کی اس بات پر اسے گھورنے لگے

"اگر اتنی ہی اسمیل آ رہی ہے تو یہاں کیا انڈے دے رہا ہے؟؟ چلے جا یہاں سے باہر عورت کہیں کا..." باسم نے اس بار بھی اسے عورت کہہ کر مخاطب کیا جس پر نوفل عجیب طرح سے منہ بناتا ہوا اسے گھورنے لگا

"""مجھے لگ رہا ہے ایسڈ اس کی کڈنی تک پھیل چکا ہے شاید اب اس کی دونوں کڈنی کسی کام کی نہیں رہیں..."

روحیل مکمل جائزہ لینے کے بات کچھ سوچتے ہوئے باسم سے کہنے لگا حور اپنے ہاتھ میں ایک بلیڈ لئے اس لاش کے پاس آئی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"اس کے جسم کے کسی بھی حصے میں کوئی چپ نہیں ملی... لیکن اس کے کندھے پر ٹانکوں کے نشان ہیں جو زیادہ پرانے نہیں بلکہ پانچ چھ مہینے پہلے کے ہیں..." حورین کی بات پر باسم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"...مطلب"

"مطلب صاف ہے... گل خان کے آدمیوں کو ہم پر شک ہو چکا تھا تبھی اس کے جسم میں فٹ کی گئی ڈیوائس ان لوگوں نے پہلے ہی نکال لی..."

روحیل ان سب سے کئی زیادہ ذہین تھا وہ بیسٹ کا پرسنل بندہ تھا جو کام کوئی نہ کر سکے وہ کام بیسٹ اسے دیا کرتا تھا

"...ارے ےےےے قصائی کی اولادوں جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ اب مجھے الٹی آنے لگی ہے"

نوفل کی بات پر روحیل اور باسم ایک دوسرے کی طرف تیڑی آنکھوں سے دیکھنے لگے جبکہ نوفل کی زبان تب بند ہوئی جب اس نے حورین کو اپنی طرف گھورتا پایا تو دانت دکھاتا ہوا وہ دوسری طرف منہ کر گیا

اُوففف آئی ایم سو ایکسائٹڈ یار کتنا مزہ آنے والا ہے نہ..."ہر بار کی طرح اس بار بھی حارث بہت خوش تھا مگر" اس بار سب کی خوشی کی وجہ عریشہ کا ساتھ جانا تھا

ہاں بلکل ٹھیک کہا چلو اب اچھے بچوں کی طرح جلدی جلدی پیکنگ کرو شاباش..."زینش اپنی مطلب کی بات" ...پر آئی

اُوففف ایک تو کتنا کام کرواتی ہو تم اس معصوم سی جان سے نہ جانے شادی کے بعد بھی تمہیں رحم آئے گا یہ" نہیں..."حارث نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر زینش نے قہقہہ لگایا

ڈونٹ وری میری جان... شادی کی رات بھی تم سے یوں ہی سارے کام کرواؤں گی..."شادی کا سن کر"

حارث جو اپنا اور اپنی منگیتر کا بیگ پیک کرنے میں لگا ہوا تھا یک دم سے کپڑے اچھال کر زینش کے پاس آیا

اوہ...وہ کام...وہ کام تو میں بہت شوق سے کروں گا..."حارث کا موڈ بدلتا دیکھ کر زینش نے اسے آنکھیں"

ہیییییلو مسٹر رررر کام مطلب... مطلب پورے گھر کی صفائی، برتن دھونا چائے بنانا کپڑے دھونا"دکھائیں

وغیرہ وغیرہ..."وہ ہاتھ کے اشاروں سے اسے سارا پلان بتا رہی تھی جس پر حارث اسے گھور کر دیکھنے لگا اور

واپس اپنی پوزیشن پر آ کر کپڑے رکھنے لگا

ویسے میں سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں عریشہ کے بابا نے اسے کتنے دن ہمارے ساتھ رہنے کی اجازت دی"

ہو گی... کہیں ایسا نہ ہو ہم لوگ وہاں پہنچیں اور ان کا وہ موٹا سا جن نما گارڈ پھر سے عریشہ کی نگرانی کرنے

آ جائے..."زینش نے اپنا خیال ظاہر کیا جس پر حارث بھی سنجیدگی سے سوچنے لگا

یہ تو اب عریشہ اور اس کے بابا ہی جانتے ہوں گے کیونکہ پہلے بھی انہوں نے مری جانے کی اجازت تو دی تھی"

مگر اپنی بیٹی کی سیکیورٹی کے لیے اس گارڈ کو وہاں بھیج دیا تھا اور دو دن میں ہی واپس بلا لیا تھا یہ تو پھر ترکی

"... ہے...ملک سے الگ

حارث بھی زینش کی باتوں پر اتفاق کرنے لگا تب ہی زینش کا موبائل بجنے لگا

تم ریڈی رہو...بس ہم نکل ہی رہے ہیں" زینش نے مختصر سی بات کہہ کر فون بند کر دیا حارث اب بھی"

سوچوں میں گم تھا" کیا ہوا حارث کیا سوچ رہے ہو؟" حارث کو یہ وقت مناسب نہ لگا کہ وہ کچھ کہے اس لئے

بات کو گھمانے لگا

"...میں سوچ رہا تھا ترکی کتنا حسین ملک ہے نہ"

ہمم..." زینش نے مختصر سا جواب دیا وہ اب اپنے پرس میں پاسپورٹ رکھ رہی تھی"

سوچو جب ملک اتنا حسین ہے تو وہاں کی بچیاں...ہائے ئے ئے اُو ففففففف قیامت لگتی ہوں گی نہ..." اس"

کے کہنے کی دیر تھی ابھی زینش اس کے منہ پر کُشن مارتی وہ وہاں سے بھاگ گیا

بد تمیز جاہل انسان...ایک تو اتنی حسین منگیتر ملی ہے کزن کی صورت میں اُوپر سے اس کا ٹھرکی پن نہیں ختم ہو"

رہا...چھچھورا کہیں کا..." وہ خود کو شیشے میں دیکھ کر اپنے ہی حسن کی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگی

🔥🔥🔥AreeSha khaN NoVeLs 🔥🔥🔥

وہ جب سو کر اُٹھی تو اسے یاد آیا آج اس کی فلائیٹ ہے تب جلدی جلدی سے اٹھ کر وہ باتھ چلی گئی وہاں سے آ کر اس نے سب سے پہلے اپنے بالوں کو ڈرائے کیا بلکل سوکھنے کے بعد کچھ ہی دیر میں اس کے بال واپس سلکی اور سیدھے ہو گئے

یاررر آج کیا پہنوں..."کل شوپنگ پر اس نے بہت سارے نیو ڈریسز لئے تھے جواب وہ پورے بیڈ پر پھیلائے" سلیکٹ کرنے میں مصروف تھی اس نے ایک بلو کلر کا ڈریس نکالا اور باقی سارے کپڑے واپس سوٹ کیس میں رکھ دیئے

دزون..."وہ شیشے کے سامنے کھڑی کپڑوں کو خود سے لگائے لک دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر سامنے" ڈیوائڈر پر پڑی جہاں پر فیوم کی بوتل کے نیچے ایک چٹ رکھی ہوئی تھی"یہ کیا ہے؟"اس نے وہ چٹ کھولی جس پر صرف اتنا لکھا تھا

"Please don't leave me alone please don't go"

ماہی کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا پہلے بھی جب وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مری ٹوور پر جارہی تھی تب بھی اسے اپنے کمرے سے ایسی ہی چٹ ملی تھی مگر اسے لگا تھا شاید کسی نے مزاق کیا ہوگا مگر اب ایک بار پھر سے یہ سب...

...آخر یہ کون ہے..."ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا"

ہاں ہاں آرو بس پانچ منٹ "اس چٹ کو ماہی نے موڑ کر ڈسبن میں پھینک دیا اور جلدی سے کپڑے چینج کر" کے ہلکا سا میکپ کرنے لگی

...وہ تو سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی تھی مگر اب جب ہلکا سا میکپ کر کے ہٹی تو خود کو دیکھ کر ہی مسکرانے لگی

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🔥🔥

نیکسٹ؟؟..."روحیل سمیت سب لوگ بیسٹ کے آفس میں موجود تھے روحیل کے سوال پر بیسٹ نے" مختصر سا جواب دیا

"CoDe No. 12780"

اس کی بات پر سب چونکہ

"واٹ؟بیسٹ مطلب جس بندے کو ہم نے مار دیا وہ اس گنتی میں تھا ہی نہیں؟"

"...وہ ہمارا شکار ضرور تھا مگر ان میں سے نہیں تھا چپ اس کے پاس سے نہیں ملی" باسم نے حیرانی سے پوچھا

بیسٹ آنکھوں میں سخت تاثرات لئے اب بھی نوفل کو گھور رہا تھا کیونکہ کل اس نے نوفل کو سزا دینی تھی مگر

اب اس کا ارادہ بدل چکا تھا

"تو اب بیسٹ؟؟؟اب کس آدمی کو پکڑنا ہے؟"

"مہر سمجھ چکی تھی بیسٹ کا ارادہ جبھی پوچھنے لگی

"12780"

بیسٹ نے اس بار مختصر جواب دیا جس پر سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے

مگر بیسٹ ہمیں کیا پتا کے کونسی چپ کس بندے کے اندر فٹ ہے؟کیا پتا ہمیں پہلی کے بجائے دوسری مل"

"...جائے کوڈ نمبر کے حساب سے تھوڑا مشکل ہو گا یہ سمجھنا

روحیل نے اپنا اظہارِ خیال کیا اس کی بات پر سب متفق تھے

"...جو چپ پہلے ہمارے ہاتھ لگی...وہیں سے ہماری کاؤنٹنگ اسٹارٹ ہو گی"

بیسٹ کا مطلب صاف تھا وہاں کھڑے سب لوگوں نے سکون کا سانس لیا

تو بیسٹ اب ہم جائیں..."نوفل نے تھوک نگلتے ہوئے بڑی ہمت کر کے پوچھا"

ہم نہیں صرف تم اور حور...یوں ہیف اونلی ٹو آوورز..."بیسٹ ہمیشہ سے ہی سب کو وقت دے دیا کرتا تھا اور"

اسے اپنا کام بھی مقرر وقت پر مکمل چاہیئے ہوتا تھا اس کے دیئے ہوئے وقت سے اگر ایک بھی منٹ زیادہ ہو گیا

تو مطلب اس بندے کی شامت آئی

نوفل بات کا مطلب سمجھتا ہوا ایک الوداعی نگاہ وہاں کھڑے تمام لوگوں پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا جب کہ

حورین بھی اس کے ساتھ ہی وہاں سے نکل گئی اب دو گھنٹے کے اندر انہیں اس چپ والے بندے کو ڈھونڈ کر

بیسٹ کے حضور پیش کرنا تھا

باسم اینڈ مہر...لیب میں جا کے آپریشن کی تیاری کرو..."پہلی بار بیسٹ نے کسی کی بات مانی تھی باسم نے اس"

سے پہلے بھی دو بار کہا تھا کہ ہوسپٹل میں کسی کو ہارٹ کی ضرورت ہے مگر اس نے ہمیشہ وہی کیا جو اسے ٹھیک لگا

وہ ہمیشہ اپنے شکار کو الگ الگ طرح کی اذیتیں دے کر موت کے گھاٹ اتارتا تھا اور بعد میں اس کا دل نکال کر

اپنے پیروں تلے کچل دیتا تھا پھر روحیل اور باسم مل کر اس مردہ شخص کے گردے آنکھیں اور جن چیزوں کی ہوسپٹل والوں کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں ڈونیٹ کر دیتے تھے

آج نجانے کس طرح اس نے اپنے غصے کو قابوں کر کے ہارٹ کو ڈونٹ کرنے کا ارادہ کیا تھا باسم اور مہر بیسٹ کا حکم ملتے ہی خوشی سے وہاں سے چلے گئے جبکہ روحیل اب بھی منہ لٹکائے وہاں کھڑا تھا

"...بہت وقت ہو گیا گل خان کو کوئی سرپرائز نہیں دیا"

بیسٹ کچھ سوچتا ہوا ایک پین کی نپ سامنے پڑی کاپی میں گاڑھ رہا تھا جس پر روحیل سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے

"...تو...مطلب"

گل خان کی ترکی والی فیکٹریاں..."وہ بیسٹ تھا...اسے سب کی خبر ہوتی تھی کس کی زندگی میں کیا چل رہا ہے" کون کس چکر میں ہے کون کیا کرنے والا ہے سب کچھ وہ روحیل کو اشارہ دے چکا تھا باقی کام روحیل کا تھا جبکہ روحیل دل ہی دل میں سکون محسوس کر رہا تھا

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

وہ لوگ ترکی کے لئے نکل چکے تھے اس وقت وہ لوگ جہاز میں موجود تھے ہر دو سیٹوں پر دو کپلز نظر آرہے"

تھے حارث اور زینش بھی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے عریشہ اور ماہی بھی ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے

جبکہ ہارون کسی اور لڑکی کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا وہ بار بار عریشہ کو التجائی نظروں سے دیکھ رہا تھا جس پر

عریشہ اس کا مزاق بنا رہی تھی

بیٹھو بیٹھو بہت شوق ہے نہ تمہیں لڑکیوں سے چپکنے کا"اس بار حارث نے ہارون کو چھیڑا جس پر ہارون اسے"

گھور کر دیکھنے لگا ماہی بچاری کو اس بچارگی منہ والے پر رحم آرہا تھا وہ ایئر ہوسٹس سے بات کر کے ہارون کو اپنی

سیٹ پر بلانے لگی اور خود اس لڑکی کے ساتھ بیٹھنے کے لئے اٹھی

تب ہی پلین میں جھٹکا لگا سب لوگ پریشان ہو گئے ماہی کھڑی ہوئی تھی جبھی خود کو سنبھال نہ پائی اور پیچھے والی

سیٹ پر بیٹے شخص پر جا گری اگر وہ اسے نہ سنبھالتا تو شاید وہ نیچے گر جاتی وہ شخص ماسک میں موجود تھا اور جس

ہاتھ سے اس نے ماہی کو سہارا دیا تھا وہ اس ہاتھ میں ایک الگ قسم کی گھڑی پہنی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں نیلی

تھیں ماہی کی نظر جب اس کی آنکھوں پر پڑی تو وہ اس کو بہت حیرت سے دیکھنے لگی

"...آئی...آئی ایم سو سو سوری...وہ مجھے پتا نہیں تھا کہ ایسا ہو جائے گا...سوری"

ماہی تھوڑی سی شرمندہ ہوئی کیونکہ وہ اب تک اس انجان شخص کے سینے پر گری ہوئی تھی اب ہٹ کر دور ہوئی جبکہ وہ شخص بلکل خاموش تھا اور اسے ہی دیکھ رہا تھا

تھینکس..."ماہی نے اسے مسکرا کر تھینکس کہا مگر اس کا کوئی رد عمل نہ پا کر بہت حیران ہوئی اور جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ وہ شخص اب بھی اسے ہی گھور رہا تھا

کچھ ہی دیر میں وہ لڑکی جو ماہی کے برابر میں بیٹھی تھی وہ وہاں سے اٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی اور پھر اس کی فیملی جو اس کے ساتھ تھی مگر الگ سیٹ پر تھی ان میں سے ایک لڑکا وہاں سے اٹھ کر ماہی کے برابر میں آ بیٹھا کیونکہ ماہی ہینڈ فری لگا کر گانو میں مصروف تھی اس لئے اسے پتا نہیں چل سکا کہ اس کے برابر میں ایک انجان لڑکا بیٹھا ہوا ہے جبکہ ان کے پیچھے سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص اب اس لڑکے کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ابھی ہی اس کی جان لے لے گا

ماہی اب بھی سونگ میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ اسے اب بھی کچھ پتا ہی نہ چل سکا جھٹکا تو تب لگا جب پیچھے سے کسی کی آواز آئی اس نے جلدی سے آنکھیں کھول کر برابر بیٹھے شخص کو دیکھا جس شخص پر وہ گری تھی وہ سامنے

کھڑا دوسرے شخص کو گھور رہا تھا جبکہ اس کی اس حرکت پر عریشہ، ہارون، حارث اور زینش بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے

"I Said staNd uP.....!!!"

وہ پھر سے غرایا جبکہ ماسک اب بھی اس کے چہرے پر تھا

"WHy???"

بیٹھے ہوئے شخص نے سوالیہ نظروں سے اس پاگل شخص کو دیکھا

"وائے...!!! مجھے یہاں بیٹھنا ہے...ابھی اس ہی وقت اٹھو یہاں سے..." وہ پھر سے غرایا جبکہ ماہی نا سمجھی سے اس مخصوص شخص کو دیکھ رہی تھی گرے پینڈ بلیک شرٹ بوڈی سے صاف پتا چل رہا تھا یہ جم کرتا ہو گا اس کے غرانے پر ایئر ہوسٹس وہاں آگئی

"What Happen Sir??"

"...یہ شخص اسموکنگ کا ارادہ رکھتا ہے...وہ بھی پلین میں...اس شخص کو یہاں سے اٹھائیں

وہ بھی بہت ہوشیار تھا نجانے کب اس نے اس شخص کے پوکٹ میں سگریٹ کی ڈبی رکھ دی تھی ایئر ہوسٹس نے فورن عمل کرتے ہوئے اس شخص کی پوکٹ چیک کی اور سگریٹ نکال کر اسے گھورنے لگی اور اس کو اسکی پہلی والی جگہ پر بھیج دیا اور وہ لڑکی جو یہاں بیٹھی ہوئی تھی اسے پیچھے والی سیٹ پر اور جو شخص کھڑا ہوا تھا اسے ماہی کے برابر میں بیٹھا دیا جبکہ ماہی اسے بہت حیرت سے دیکھنے لگی وہ شخص بولا تو کچھ نہیں بس چپ چاپ بیٹھا رہا اسے کہنا بھی کیا تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

"کیا مطلب؟؟؟ مطلب شہزاد شمیم ان کے ہتھے لگ چکا تھا؟؟" وہ لوگ اپنے اس محل نما گھر کے گارڈن میں بیٹھے سگریٹ نوشی کر رہے تھے ان میں سے ایک بولا جبکہ دوسرا پر سکون بیٹھا کش لگا رہا تھا

"یہ آخر بیسٹ چاہتا کیا ہے؟ اور جو بات کسی کو نہ پتا چل سکی وہ بیسٹ کو کیسے پتا چل گئی؟؟؟ اب گل خان ہم پر بھی شک کرے گا اور یقیناً وہ اسپیکٹر رضوان سے ملا ہوا ہو گا تبھی شہزاد شمیم پکڑا گیا..."

اس نے دوبارا سے کہا جبکہ اب دوسرا شخص جو کش لگا رہا تھا سگریٹ کو ایش ٹرے میں ڈالتے ہوئے ٹیک لگانے لگا اور آنکھیں بند کر کے مخاطب ہوا

چاہے جو بھی ہو... مگر بیسٹ ہم سے بہت آگے ہے میں نے اپنے آدمیوں کو اس ہی وقت شہزاد شمیم کے پیچھے"

" لگا دیا تھا جب مجھے اس پر شک ہوا تھا

تو اب؟ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟؟ کیا یوں ہی بیٹھ کر بیسٹ کے اگلے وار کا انتظار کریں یا پھر گل خان کی"

"...دھمکیوں کا سامنا کریں؟

پہلے والا شخص اب بھی بہت پریشان تھا

"...ہمیں اب کسی کو خریدنا ہے"

کس کو؟"اس شخص کو اب بھی پر سکون دیکھ کر وہ جلدی سے پوچھنے لگا"

"...پہلے انسپیکٹر رضوان کو اور پھر...بیسٹ کو"

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی اور دوبارا سے دوسری سگریٹ نکال کر کش لینے لگا

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ؟؟؟ تم جانتے بھی ہو کس کے بارے میں بات کر رہے ہو؟ وہ بیسٹ ہے...وہ"

تمہارے اس محل نما گھر میں موجود چار سو گارڈز کی موجودگی میں بھی یہاں آسانی سے آسکتا ہے...اور ہم کچھ

نہیں کر پائیں گے..."وہ ڈرتے ہوئے بولنے لگا جبکہ اب اس شخص کو غصہ آرہا تھا

"...پر سکون رہو اور انتظار کرو میرے اگلے وار کا"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے بیٹھے شخص کا منہ توڑ کر ہاتھ میں دے دے مگر وہ کر بھی کچھ نہیں سکتا تھا وہ امیر دولتمند آدمی سامنے بیٹھے شخص کے سامنے اب بھی فقیر ہی تھا

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

پلین ترکی کے ائیر پورٹ میں لینڈ کر چکا تھا سب لوگ پلین سے اترنے کے لئے کھڑے ہو گئے مگر وہ اب بھی پر سکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا پوری فلائیٹ میں ماہی اس شخص کی ایک ایک حرکت نوٹ کرتی رہی تھی مگر وہ شخص تو اسے کوئی بات کرنے کا بھی موقع نہیں دے رہا تھا پوری فلائیٹ میں اس نے ایک بھی بار ماسک نہیں ہٹایا تھا نجانے ماہی کو کیوں اس کا چہرہ دیکھنے کی خواہش ہو رہی تھی اپنی پر سنیلٹی سے وہ کوئی عام انسان نہیں لگ رہا تھا

ابھی وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی جب عریشہ نے اسے ہوش دلایا "ماہی...؟؟ کیا اب ساری زندگی یہیں بیٹھے رہنا ہے...؟؟؟ چلو یار..." عریشہ کی آواز پر وہ چونکی اور جلدی سے اپنا بیگ لئے وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر پلٹ کر

اس شخص کو دیکھنا نا بھولی اور جب نظر اس شخص پر پڑی تو وہ شخص بھی ماہی کو ہی دیکھ رہا تھا جس پر ماہی منہ میں بڑبڑائی

ہونہہ اب کیا فائدہ" منہ بناتی ہوئی وہ وہاں سے چلی گئی جبکہ اس کے ہونٹوں کے زاویے سے وہ شخص اندازہ لگا" چکا تھا کہ وہ کیا بڑبڑا کر گئی ہے بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

وہ لوگ ایک ہوٹیل میں ٹھہرے ہوئے تھے اس ہی ہوٹل میں روحیل بھی تھا روحیل نے بیسٹ کو کال کر کے اپنے پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی اسے کل صبح سے کام شروع کرنا تھا مگر آج وہ بلکل فارغ تھا پہلے وہ نہا کر کچھ دیر آرام کرنے لگا پھر کچھ سوچتے ہوئے وہی ماسک لگا کر باہر نکلا اور اس کا روم تلاش کرنے لگا

"... اُوففففف یاررر میں کیا بتاؤں میں تو بھول ہی گئی اس منتھ میرا برتھڈے ہے...اوففف سو سیڈ"

عریشہ خود ہی خود بولی جا رہی تھی جبکہ ماہی زینش اور حارث اس کی حرکتوں پر بامشکل اپنی ہنسی دبا رہے تھے وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی کبھی تو اسے اتنا غصہ آتا تھا کہ کسی کا سر کب پھاڑ دے کچھ پتا ہی نہ چلے اور کبھی کبھی بورنگ مومنٹ میں بھی وہ ہنسی کی وجہ بن جاتی تھی

کوئی بات نہیں یار ویسے بھی ہم سب کو یاد تھا اور ہاں ڈونٹ وری ہم لوگ تمہارا برتھڈے یہی سیلیبریٹ"
"کریں گے

ماہی نے اسے پیار سے سمجھایا ماہی ہی اسے سمجھ سکتی تھی اسے جانتی تھی وہ ہی ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی تھی

مئے بیسٹی تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہمیں کچھ یاد نہیں تھا؟ ہم سب جانتے تھے اور اس لئے ہی ہم تمہیں"
یہاں لے کر آئے ہیں..." ہارون عریشہ کے قریب آکر بیٹھا جس پر عریشہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی

" مطلب تم سب کی سازش تھی؟ تم سب کو پتا تھا؟"
نہ جانے وہ اس بات پر اتنی پریشان کیوں ہو رہی تھی

اس میں اتنا پریشاں ہونے والی کونسی بات؟؟ ضروری ہے کہ تم اپنی برتھڈے پاکستان میں ہی مناؤ؟؟؟ اس"
"بار ہم ترکی میں پاکستان سے بھی اچھا والا سیلیبریشن کریں گے

ہارون نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ کچھ سوچوں میں گم ہو چکی تھی

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

کیسے؟؟آخر کیسے وہ تمہارے ہاتھوں سے نکل گیا؟؟کیسے؟؟؟"بیسٹ پہلے ہی کسی بات کو لے کر شدید غصے"

میں تھااب حورین اور نوفل کی بات سن کر اس کا دماغ آگ کے گولے کے مانند ہو چکا تھا

وہ بیسٹ...وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی دوسرے ملک کی فلائیٹ پکڑ چکا تھا..."نوفل نے اپنی برتی ہوئی غفلت"

کو چھپاتے ہوئے کہا مگر سامنے بھی بیسٹ تھا وہ اپنے پلین نمبر ٹو پر عمل کرتا ہوا ان دونوں کے سامنے غصے سے

ہاتھ باندھے نظریں ان کے چہروں پر گاڑ رہا تھا

"...پلین نمبر ٹو...یہ لاسٹ چانس ہے"

نوفل کے تو پیر کی کانپنے لگا گئے تھے اگر اب اس نے کوئی غفلت برتی تو وہ جانتا تھا تمام سزاؤں سے ہٹ کر اسے

جو سزا ملنے والی ہے اس کے بعد وہ اپنی پہچان ہی کھو بیٹھے گا

گووووو..."بیسٹ کی آواز پورے آفس میں گونج رہی تھی نوفل اور حورین وقت ضائع کئے بنا وہاں سے باہر"

بھاگے گاڑی اسٹارٹ کی اور اپنے اگلے ٹارگٹ کی طرف روانہ ہو گئے

یہ ایک سنسان جگہ تھی یہاں ہر کوئی نا تو آسانی سے آسکتا تھا نہ جا سکتا تھا بیسٹ نے اس جگہ کا بہت پہلے سے ہی

پتا لگا لیا تھا اور اب یہ کام بیسٹ نے روحیل کے بجائے ان دونوں کو دیا تھا لیکن کچھ سوچ کر ہی دیا ہو گا

اُوففففف کتنی گندی اسمیل آرہی ہے..."نوفل نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہاوہ لوگ ایک کھنڈر نما فیکٹری میں موجود تھے وہ سالوں سے بند تھی وہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھالوگ کہتے تھے وہاں جو جاتا ہے وہ پلٹ کر واپس نہیں آتا مگر بیسٹ وہ پہلا شخص تھا جو وہاں نجانے کتنی بار اپنے مقصد کے لیے جا چکا تھا نہ صرف جاتا تھا بلکہ وہاں سے بہت سے ٹھوس ثبوت بھی اپنے ساتھ لایا کرتا تھا اور کسی کو کانوں کان اس بات کی خبر نہیں ہوتی تھی

تمہارے پاس سے ہی آرہی ہو گی نہائے جو نہیں تم ہفتوں سے..."حورین نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر نوفل اسے منہ بناتے ہوئے دیکھنے لگا"ارے ارے بس کردوں تم تو مجھے سدا کا گندھا انسان سمجھتی ہو...بیٹا رومینس پرفیوم لگاتا ہوں میں سمجھیں...اور ایک دن میں پانچ بار نہاتا ہوں میں اتنا تو ہمارا وزیر اعظم بھی نہیں نہاتا ہو گا..."وہ بھی نوفل تھا رچ کر صفائیاں دینا وہ اچھے سے جانتا تھا

جسٹ شٹ اپ...اگر اب تمہاری وجہ سے یہ بندا بھی ہاتھ سے نکل گیا نہ تو میرا تو پتا نہیں مگر تمہارا انجان اچھے سے جانتی ہوں میں..."حورین نے اس کی بکواس سن کر اس بار بھی اسے ذلیل کرنے لگی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

یہاں کچھ مردہ بچوں کو رکھا جاتا تھا نجانے کس طرح سے ان معصوم بچوں پر ظلم کئے جاتے تھے یہ جگہ دیکھنے میں ہی خوفناک لگ رہی تھی یہ گل خان کے آدمیوں کا اڈا تھا اسکے علاوہ بھی نجانے کتنے اڈے تھے ان کے جہاں بچوں کو لایا جاتا تھا

ابھی وہ لوگ تھوڑی ہی آگے آئے تھے جہاں ایک کمرہ بنا ہوا تھا ان کا شکار اس ہی کمرے میں موجود تھا اب وہ لوگ جانتے تھے انہیں کرنا کیا ہے

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🔥🔥

ان دونوں نے پلین کے مطابق پہلے انسپیکٹر رضوان کو کال لگائی اور دوسری طرف سے کال اٹینڈ بھی ہو گئی

"...ہیلو انسپیکٹر رضوان اسپیکنگ"

"ہاہاہا...انسپیکٹر صاحب کیا حال ہے کیسے ہو..."ڈون نے اس بار بھی اس سے اس ہی تون میں بات کی جبکہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی

"ارے ارے انسپکٹر صاحب آپ ڈر کیوں رہے ہیں ہمیں تو بس آپ سے کچھ ضروری کام تھا بتائیں آپ کر دیں گے نہ..."ڈون معنی خیزی سے بات کر رہا تھا رضوان نے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری

"آپ...یقیناً کوئی...ایسا کام نہیں دیں گے...جو کرنا میرے لئے...مشکل ہو..."رضوان نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تھا

"ہاہاہا نہیں نہیں تم تو اپنے ہی بندے ہو بھلا تمہیں کوئی مشکل کام کیسے دے سکتے ہیں ہم ہاں...؟؟؟ دراصل بات یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں تم اب سے ہمارے لئے کام کرو...بتاؤ کرو گے نہ..."

رضوان سمجھ چکا تھا کہ اب اگر اس نے نہ کہا تو ڈون پھر سے اس پر حملہ کروائے گا

"جی ضرور...کیا کرنا ہو گا؟"

ڈون اسے سارا پلان سمجھا چکا تھا جس پر وہ بہت حیران تھا کہ جس سے گل خان جیسا بندا ڈرتا ہے آخر ڈون اس بیسٹ سے کیوں معائدہ کرنا چاہتا ہے

"...ڈونٹ وری آپ کا کام ہو جائے گا"

بیسٹ کال ہیک کروا چکا تھا اور سب کچھ ان چکا تھا

"...آئی ایم ریڈی ٹو میٹ یو ڈون"

نوفل اور حورین اس بندے کو لے کر آ چکے تھے نوفل مسلسل اس کے سر پر رکھ رکھ کر چماٹے مارا جا رہا تھا جبکہ اس شخص کے منہ پر حورین کی انگلیوں کے نشان موجود تھے بیسٹ اس شخص کو دیکھ کر آپے سے باہر ہونے لگا مگر پھر دو سیکنڈ میں ہی خود پر کنٹرول کر گیا

"باسم اور مہر ٹارچر روم میں آئے سب لوگ بیسٹ کو حیرت سے دیکھ رہے تھے... بیسٹ سب کچھ ریڈی ہے"

وہ کتنی مشکلوں سے خود پر کنٹرول کئے کھڑا تھا اب اسے کسی نہ کسی طرح تو اپنا غصہ اتارنا تھا نہ بیسٹ نے اشارے سے ایک کلہاڑی منگوائی وہ شخص چہرے پر ڈر کے تاثرات لئے بیسٹ کو دیکھ رہا تھا

بیسٹ نے ایک ٹیبل منگوایااور اس شخص کا ہاتھ اس ٹیبل پر رکھااور پل بھر میں بلب کی لائٹ لال ہو گئی بیسٹ اس کلہاڑی سے کسی قصائی کی طرح اس شخص کی ایک ایک انگلی ہاتھ سے الگ کر رہا تھا وہ شخص درد سے چلا رہا تھا مگر بیسٹ بڑے پر سکون انداز سے اپنا کام انجام دے رہا تھا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو بھی اس نے اس ہی طرح الگ کیا اس باری تھی پیروں کی انگلیوں کی

رکور کو پلیز زز رک جاؤ..."بیسٹ اس کے چیخنے کو بھی نظر انداز کرتا ہوا اپنے کام میں مصروف رہا دونوں" پیروں کی انگلیاں اب وہ الگ کر چکا تھا اب اس نے اس کلہاڑی سے اس کا پاؤں الگ کر دیا پورا ٹارچر روم اس شخص کی چینخوں سے گونج رہا تھا مگر بیسٹ کے اندر کی آگ اب بھی کم نہیں ہوئی تھی اس کی چینخوں سے بیسٹ کو اور بھی زیادہ جنون دلا رہی تھیں

بیسٹ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے جسم سے الگ کر دیا پوری زمین پر خون کی خون تھا بیسٹ نے اپنا غصہ کم کرنے کے لیے وہاں سے جانا بہتر سمجھا ورنہ وہ اس شخص کا دل بھی پیروں تلے روندنے میں دیر نہ کرتا بیسٹ کا اشارہ ملتے ہی وہ لوگ اس شخص کا ہارٹ نکالنے لگے جبکہ اب وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا

بیسٹ وہاں سے باہر چلا گیا جبکہ اب اسے سکون کی شدت سے طلب محسوس ہو رہی تھی وہ اپنے ہی دل میں ارادہ کرتا ہوا بلڈنگ سے باہر چلا گیا اس ہی سنسان جگہ پر جو جنگل میں موجود تھی وہ ایک کھنڈر نما گھر تھا جہاں بیسٹ مہینوں میں ایک بار جایا کرتا تھا

"حورین اور نوفل تم لوگ یہ ہارٹ لے کر ہوسپٹل جاؤ جتنا جلدی ہو سکے...وہاں کسی کو اس دل کی بہت زیادہ ضرورت ہے..." باسم کی بات سنتے ہی نوفل اور حورین بھیس بدل کر ہوسپٹل روانہ ہو گئے

"باسم مجھے نہیں لگتا وہ چپ اس کی گردن کی سائڈ ہو گی..." مہر اس مردہ شخص کی گردن کا پورا جائزہ لینے لگی

"...ہمم پھر اس کی ریڑھ کی ہڈی پر کٹ لگانا پڑے گا"

وہ لوگ کافی دیر تک اس مردہ کے جسم کا ایک ایک حصہ چیک کرتے رہے جبکہ باسم کی بات سچ نکلی ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ایک چپ جو ائن کی گئی تھی جو انھیں مل چکی تھی وہ دونوں بہت خوش تھے

"فائنلی باسم...ہمیں ایک چٹ مل گئی..." مہر نے خوشی سے باسم کو دیکھا جس پر باسم مسکرانے لگا"

🔥🔥🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🔥🔥

عریشہ جب سے آئی تھی بس یہی سوچوں میں گم تھی کہ آخر اس بار اس کی برتھڈے کیسی گزرے گی...یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا پچھلے تین سالوں سے وہ اپنا برتھڈے منتھ آتے ہی ایسا بے ہیو کرتی تھی جیسے اسے کسی کا انتظار ہو اس بار وہ بہت پریشان تھی نجانے اُس انجان شخص کو اس کا برتھڈے یاد ہو گا بھی نہیں اور اگر ہوتا تو بھی کیا وہ اسے وش کرے گا... عریشہ کو بچپن سے ہی اس کی برتھڈے پر کسی انجان انسان کی طرف سے گفٹ ریسیو ہوتے تھے مگر پچھلے تین سالوں سے اس نے اس بات کو سیریس لینا شروع کر دیا تھا آخر وہ تھا کون جو اسے فکس ٹائم پر گفٹ بھیج کر وش کیا کرتا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ لوگ اس وقت ترکی کے ایک مشہور کیفے میں موجود تھے "ہمم کتنے مزے کی کافی ہے..." ماہی نے کب سے ایک گھونٹ پی کر کہا جبکہ باقی سب اس کی بات پر اتفاق کر رہے تھے

چلو گائز ایک سیلفی ہو جائے" حارث نے موبائل نکال کر سیلفی لینے کا کہا جبکہ سب لوگ اس کی بات پر" جلدی سے سیلفی بنانے کے لئے ریڈی ہو گئے تقریباً چار پانچ تصاویریں بنانے کہ بعد ماہی کو کچھ ایسا محسوس ہوا

جیسے کسی کی نظریں اس پر مرکوز ہیں وہ پورے کیفے میں ہر جگہ نظر دوڑانے لگی مگر اسے کچھ سمجھ نہ آیا تب ہی اس کی نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھے شخص پر گئی

جو ماسک لگائے موبائل میں مصروف تھا ماہی کو یوں لگا جیسے وہ اسے پہلے بھی دیکھ چکی ہے کافی دیر تک ماہی اسے ہی دیکھتی رہی مگر اس شخص نے ایک بار بھی ماہی کی طرف نہیں دیکھا وہ مسلسل اپنے موبائل میں مصروف تھا

ارے ماہی کیا ہو گیا؟؟ جب سے یہاں آئے ہیں کبھی عریشہ گم سم ہو جاتی ہے تو کبھی تم... آخر بات کیا ہے؟؟؟" زینش نے سوالیہ نظروں سے ماہی کو دیکھا جس پر ماہی ایک دم سے اس کی طرف ناسمجھی سے دیکھنے لگی

نہیں وہ دراصل وہ..." ابھی وہ کچھ کہتی جب دوبارا سے اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی جواب اسی کو گھور رہا تھا یہ آنکھیں وہ کیسے بھول سکتی تھی یہ وہی شخص تھا جو پلین میں اس کے برابر سیٹ پر بیٹھا تھا

کیا وہ؟؟؟... کیا ہو گیا ماہی..." ہارون نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی جس پر وہ پھر سے چونکی"

"اُوففف کیا مسئلہ ہے..." ماہی نے منہ بناتے ہوئے کہا

مسئلہ ہمارے ساتھ نہیں بلکہ تمہارے ساتھ ہے...یہ وہی شخص ہے نہ جو کل پلین میں بھی تھا...آخر چکر کیا" ہے ہممم "حارث کی یاداشت بہت تیز تھی وہ کبھی بھی کسی بھی شخص کو دیکھ کر دوسری دفاع ہی پہچان جاتا تھا ماہی یک دم سے نظریں چرانے لگی

کیاہو گیاماہی ریلیکس...وہ مزاق کر رہا تھا..."ماہی کی نظریں جھکی دیکھ کر زینش نے حارث کو گھورا تو وہ یک دم" سیدھا ہو کر بیٹھ گیاماہی نے جب دوبارا اس شخص کی طرف دیکھا تو وہ وہاں تھا ہی نہیں اس نے دل ہی دل میں "خود سے کہا" کہاں چلا گیا ابھی تو یہی تھا

خیر چلواب ہمیں چلنا چاہیے...پہلے ہم شوپنگ پر جائیں گے پھر کہیں آوٹنگ پر "ہارون نے بات کو یہی ختم" کرنے کے لیے موضوع بدلہ وہ لوگ سب اٹھ کر وہاں سے جانے لگے تب ہی کوئج ویٹر بے دھیانی میں عریشہ سے ٹکرا گیا جس وجہ سے گرم کافی عریشہ کے کپڑوں پر گر گئی

واٹٹٹٹ دا ہیلللللل..."عریشہ کی آواز پورے کیفے کو بیدار کر گئی سب لوگ عریشہ کی طرف متوجہ" ہوئے

سوری میم...مجھ سے غلطی ہو گئی "وہ ویٹر ترکش تو نہیں لگ رہا تھا"

"واٹ سوری؟؟؟تمہاری وجہ سے میرا اتنا مہنگا ڈریس خراب ہو گیا..."عریشہ کا غصہ اس کے لہجے سے واضح ہو رہا تھا

"آئی نو میم...بٹ سوری پلیز زز فور گیو میں..."وہ پاکستان کا ہی کوئی شخص لگ رہا تھا مگر کسی کو نہیں پتا وہ تھا کون کہاں سے آیا تھا

"اوہ تو میں معاف کر دوں تمہیں؟؟؟شکل دیکھی ہے اپنی شیشے میں...میرا اتنا برانڈڈ ڈریس خراب کر دیا اوپر سے کہتے ہو سوری تمہاری اوقات بھی نہیں ایسا ڈریس کبھی زندگی میں دیکھا بھی ہو گا تم نے تم جیسے مڈل کلاس لوگوں کو میں اپنے پیروں کی دھول سمجھتی ہوں سمجھے تم ناؤ گو شکل گم کرو اپنی..."

سب نے عریشہ کو چپ کروانے کی کوشش کی مگر وہ کہاں چپ رہنے والی تھی ٹکا ٹکا کر جواب دے کر وہ اس کیفے سے باہر چلی گئی جبکہ سب لوگ اس ویٹر پر رحم نگاہ ڈال کر وہاں سے چلے گئے جبکہ وہ ویٹر کسی کو کال کر کے کچھ بتانے لگا جیسے یہ اس نے جان بوجھ کر کیا ہو

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

انسپیکٹر رضوان بیسٹ کے آدمیوں کو ڈھونڈتے ہوئے ایک سنسان جنگل کی طرف آیا تھا کیونکہ بیسٹ کا ایک آدمی پہلے اسے یہی ملا تھا اسے ہر حال میں ڈون کا میسج بیسٹ تک پہنچانا تھا جب وہ اس جنگل میں آیا تھا یہاں پھر ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی تھی

بیسٹ...بیسٹ مجھے ملنا ہے آپ سے..."وہ ہواؤں میں چیخنے لگا جبکہ اب بھی ادھر کوئی نہ آیا"

بیسٹ پلیز زز میری جان خطرے میں ہے پلیز زز ایک بار میری بات سن لو..."ابھی وہ اس سے آگے کچھ کہتا" وہاں ایک شخص فل ہڈی میں وہاں آیا وہ یقیناً بیسٹ تو ہو نہیں سکتا کیونکہ بیسٹ یہ شرف صرف انہیں بخشتا تھا جنہیں اس فانی دنیا سے رخصت کروانے والا ہو

کون ہو تم..."رضوان نے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا"

وہ بھی بیسٹ کا ہی آدمی تھا رضوان سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا پوچھ رہا ہے "...کام"

ڈون بیسٹ سے ملنا چاہتا ہے..."رضوان کے کہنے کی دیر تھی وہ شخص یہاں سے واپس جانے لگا"

رکو تم ایسے کیسے جا سکتے ہو جواب تو دو میری بات کا..."رضوان اس کے پیچھے آنے لگا جس پر وہ شخص پلٹ کر" اس کی طرف دیکھنے لگا فل اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ واضح نظر نہیں آ رہا تھا

اگر اپنی زندگی عزیز ہے تو یہاں سے چلے جاؤ..."اس شخص نے غصے سے مگر دھیمے لہجے میں کہا جس پر رضوان" فورن وہاں سے بھاگتا ہوا سڑک کی طرف آیا اور گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا

ہائے ئے ئے ئے...میں واری جاواں میری جان نے تو کمال ہی کر دیا لب یو جانم..." باسم جب وہاں سے اپنی" گاڑی میں آیا تو نوفل نے اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا

ہٹ دور رہ زیادہ قریب آنے کی ضرورت نہیں..." باسم نے اسے خود سے دور کیا جس پر وہ منہ بناتا ہوا چپ" کر کے بیٹھ گیا باسم نے بیسٹ کو کال کر کے تمام باتوں سے آگاہ کیا اور مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا

کیا ہے بے...اب تو بڑا خوش ہو رہا ہے بیسٹ سے باتیں کرتے ہوئے اور جب میں بات کرتا ہوں تو مجال ہے" تیرے چہرے پر کوئی مسکراہٹ آئی ہو..."نوفل نے سڑے سے منہ بناتے ہوئے اس سے کہا جس پر وہ دوبارا مسکرایا

ریلیکس برو...جسٹ چل...وی ہیو نو مور ٹاسک" باسم کے کہنے کی دیر تھی نوفل خوشی سے کار میں ہی ناچنے لگا" "یاہووووواب تو پارٹی کریں گے..." باسم اس کی حرکتوں پر ہمیشہ کی طرح پریشان سر پکڑ کر گاڑی چلانے لگا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

روحیل گل خان کی فیکٹری میں داخل ہو چکا تھا پہلے اس نے پوری فیکٹری کا جائزہ لیا اور پھر ہر جگہ پیٹرول چھڑکنے لگا تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پوری فیکٹری میں پیٹرول چھڑک چکا تھا خود فیکٹری سے باہر نکلنے لگا اور لائٹر جلا کر اس نے خود سے کچھ قدم دور پھینک دیا اور خود کھڑکی سے باہر کود گیا

دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف آگ کے شعلے بھڑکنے لگے گل خان کا کافی مال جل کر راکھ ہو چکا تھا روحیل اپنے ایک مقصد میں تو کامیاب ہو چکا تھا وہ بہت پر سکون انداز میں جلتی ہوئی فیکٹری کے سامنے سے چلتا جا رہا تھا جبکہ اس فیکٹری میں گل خان کے کچھ آدمی بھی موجود تھے جو اب جل کر بھسم ہو چکے تھے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

بیسٹ کام ہو گیا..."روحیل نے مختصر بات کی"

ویل ڈن آر جے..."بیسٹ نے کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ اب وہ ڈون سے ملنے کا انتظار کر رہا تھا"

کچھ ہی دیر میں وہ اپنے جنگل والے گھر میں موجود تھا تب ہی اس کے لیپ ٹاپ پر کسی کی ویڈیو کال آنے لگی جس پر بیسٹ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی کافی دیر تک وہ یوں ہی پر سکون بیٹھ کر آتی ہوئی کال دیکھنے لگا وہ کال مسلسل

آئی جارہی تھی تقریباً پندرہ منٹ بعد بیسٹ نے کال ریسیو کی کیونکہ دونوں طرف اندھیرا تھا اس لیے ان کو

بیسٹ کی شکل دکھائی نہیں دے رہی تھی جبکہ وہ لوگ خود بھی ماسک پہنے ہوئے تھے

بیسٹ امید ہے تم ہماری باتوں کو سیریس لوگے پچھلی بار کی طرح کچھ بھی غلط نہیں کروگے..."ان میں سے"

ایک آدمی بولا جو کہ ڈون تھا

بیسٹ نے ان کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے بیئر پہنی شروع کردی اندھیرے کی وجہ سے کچھ دکھائی نہیں

دے رہا تھا مگر اتنا وہ لوگ سمجھ چکے تھے وہ بندا کچھ پی رہا ہے ڈون دوبارا بولا

ہم تم سے بات کررہے ہیں بیسٹ..."اس کا لہجہ بیسٹ کو ناگوار گزرا مگر وہ نظرانداز کرنے والے انداز میں"

مختصر جواب دے گیا

پتا ہے..."ڈون کو اس کا یہ الفاظ تماچے کی طرح لگا وہ اس بات غرایا"

تو جواب دو نہ ہمیں..."بیسٹ اس بار ہڈی منہ پر چڑھائے ماسک لگا کر لائٹ آؤن کرنے لگا اور پھر ان سے"

سخت لہجے میں مخاطب ہوا

میرے سامنے اُونچی آواز میں بات کرنے سے گریز کرو...ورنہ انجام کے زمہ دار تم خود ہوں گے..."بیسٹ"

نے آنکھوں میں سخت تاثرات لئے انہیں گھوراڈون ویسے تو دبائی کا سب سے بڑاڈون تھا مگر بیسٹ کی ایک

دھمکی پراور بیسٹ کی آنکھوں میں خون دیکھ کر ڈون پھیکا پڑھ گیا

میرا یہ مطلب نہیں تھا بیسٹ..."ڈون فورن سے اپنی صفائی دینے لگا جبکہ اس کا ساتھی جو پہلے ہی خوفزدہ تھا"

اب جب ڈون کو خوفزدہ ہوتے دیکھا تواور بھی زیادہ ڈر گیا

کام کی بات کرو"بیسٹ نے آنکھوں میں سرد تاثرات لئے کہا جبکہ لہجہ اب بھی سخت تھا "

ہمارے ساتھ کام کروگے..."ڈون نے پہلے کچھ سوچا پھر کہنے لگا جس پر بیسٹ نے ایک ابرو اچکائی"

میرا مطلب ہم تمہارے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں...ہم دونوں مل کر گل خان کو شکست دیں گے..."بیسٹ"

بیزاری والے انداز میں انہیں دیکھنے لگا

گل خان کو شکست دینا بیسٹ کا بائے ہاتھ کا کھیل ہے اس کے لئے تمہاری ضرورت نہیں اور ابھی تمہاری اتنی"

اوقات نہیں کے تم بیسٹ کے ساتھ کروگے."بیسٹ کے الفاظ ڈون کو تیلی لگا گئے تو وہ عجیب انداز میں سر

ادھر سے ادھر گھمانے لگا

اور کچھ ؟"بیسٹ کے سوال پر اس نے پھر سے کہا"

بیسٹ آخری بار پوچھ رہا ہوں کیا ہمارے ساتھ کمنٹ میٹ کرو گے دیکھو یہ کام تمہارے اور میرے دونوں" کے لئے آسان ہو جائے گا"ڈون کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ بیسٹ کو چانس دے رہا ہوں مگر وہ بھی بیسٹ تھا وہ دوسروں کو چانس دیتا تھا نہ کہ خود کسی کے چانس پر چلتا تھا

ہونہہ مجھے مشکل کام پسند ہیں ایکزٹ..."بیسٹ نے سخت لہجے میں کہا اور کال ڈراپ کر دی کال بند ہوتے ہی" ڈون بہت بھیانک انداز میں چلایا اس کی چیخ پورے مینشن میں گونج رہی تھی

اب کیا کرو گے ہاں؟اب تو بیسٹ نے پھر سے منہ پھیر لیا..."دوسرے شخص نے اس کے غصے کی پرواہ کئے بنا" کہا

ببببہ منننند کرو اپنی بکواسسسسس...!!!بیسٹ نہ صحیح تو گل خاان ہی صحیح مگر معائدہ کر کے رہوں گاااایسٹ" کے ساتھ مل کر گل خان کو شکست نہ دے سکا تو کیاااہوا گل خان کے ساتھ مل کر بیسٹ کو تباہ و برباد کر دوں گا میں سمجھے تم..."وہ پھر سے چیخنے لگا اور سامنے پڑی شراب کی بوتلوں کو ہاتھ مار کر گراتا ہوا وہاں سے چلے گیا

یہ ہم سب کو برباد کر کے ہی چھوڑے گا..."اسے اب اپنی فکر ہو رہی تھی کیونکہ اگر ڈون گل خان اور بیسٹ"

کی جنگ چھڑ گئی تو وہ خود بھی اس میں کھنچا چلا جائے گا اور برباد ہو جائے گا بزنس تو جائے گا ہی ہاتھ سے اور اس کی

خود کی جان بھی جائے گی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

واؤوؤوؤلو یو جانِ من ویسے تو تم بہت کڑوے ہو مگر آج بہت ہی سویٹ لگ رہے ہو...ایک بائٹ لے لوں"

کیا..."بیسٹ کی بات سن کر نوفل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بیسٹ کو چوم چوم کر پاگل ہو جائے جبکہ مہر اور

باسم اس کی باتوں پر بامشکل ہنسی دبائے کھڑے تھے جبکہ حورین نوفل کی چیپ باتوں پر اسے بڑی بیزاری سے

دیکھ رہی تھی جیسے یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ تم کبھی نہیں سدھرو گے

ہم ابھی ہی نکل رہے ہیں."بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے "مگر اتنی جلدی"

پیکنگ..."مہر آگے کچھ کہتی بیسٹ نے اس مسئلے کا بھی حل نکال لیا"ہو ہیوا ونلی ہاف آوور...جتنا ہو سکے کرو باقی

"...کے کام وہیں پہنچ کر کرنا جلدی فاسٹ

وہ لوگ جلدی جلدی سے اپنی پیکنگ کرنے کے لئے اپارٹمنٹ میں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ بیسٹ اپنے کمرے میں شیشے کے پاس کھڑا چہرے پر سخت تاثرات لئے ہاتھ میں کچھ پکڑا ہوا دیکھنے میں مصروف تھا

"...آئی کانٹ ویٹ...کانٹ"

ہائے ئے اللہ جی مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کہ ہمارے ظالم بیسٹ کو ہم پر رحم کیسے آ گیا"نوفل اپنی الماری سے اپنے کپڑے نکال نکال کر بیگ میں ٹھوس رہا تھا اور خوشی سے مسلسل بڑبڑایا جا رہا تھا

بس کر دے یار کتنا بولے گا کان میں درد کر دیا تیری اس بے سری آواز نے..."باسم نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا تب ہی اسے بیسٹ کا میسج ملا

"...گائز فاسٹ ہمارے پاس اب صرف دس منٹ ہیں"

وہ لوگ جلدی جلدی پیکنگ مکمل کر کے اپارٹمنٹ لاک کرتے ہوئے وہاں سے ائیر پورٹ نکل گئے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

آخر کون تھا وہ... کیا یہ صرف میرا وہم تھا یا پھر واقعی وہ وہی شخص تھا نیلی آنکھوں والا..."ماہی اب بھی اس" انجان شخص کی سوچوں میں گم تھی تب ہی اس کے موبائل پر میسج آیا تو وہ فورن سے عمل کرتی ہوئی اپنے روم سے نکل کر نیچے کینٹین کی جانب جانے لگی

ابھی وہ لفٹ کا انتظار کر رہی تھی جب لفٹ کا دروازہ کھلا تو وہ بنا کہیں نظر دوڑائے لفٹ میں آ کھڑی ہوئی مگر تبھی اسے احساس ہوا برابر میں کھڑا شخص وہی تھا جسے وہ دو بار دیکھ چکی تھی اس نے جیسی پلٹ کر دیکھا ویسی لفٹ رک گئی اور لفٹ کی لائٹ بند ہو گئی پوری لفٹ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی

اس نے جلدی سے اپنی پوکٹ سے موبائل نکالنا چاہا مگر یہ کیا؟ وہ موبائل تو اپنے ہی روم میں بھول آئی تھی اس نے پیچھے مڑ کر اس شخص کو دیکھا جو اندھیرے میں بھی پر سکون کھڑا ہوا تھا جیسے اس کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو یا پھر وہ کہیں اور ہی دنیا میں گم ہوا بھی وہ اس ہی کو دیکھنے میں مصروف تھی جب لفٹ میں عجیب قسم کے جھٹکے محسوس ہونے لگے شاید لفٹ میں کوئی خرابی ہو گئی تھی جس وجہ سے لفٹ کام نہیں کر پا رہی تھی ماہی بہت نازک سے دل کی تھی وہ ڈرنے لگی یہاں تک کے اس کے آنسوں بھی نکل رہے تھے وہ بار بار لفٹ کا بٹن دبا کر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی

اُوفف میں کیا کروں یہ سب کیا ہو رہا ہے...یا اللہ مدد فرما..."وہ بچوں کی طرح آنسوؤں سے رو کر دعائیں کر"

رہی تھی تب ہی لفٹ میں عجیب عجیب سی آوازیں آنا شروع ہو گئیں ماہی نے مکمل خود کے کانوں پر ہاتھ رکھ کیا

تبھی پیچھے کھڑے شخص نے اسے اپنے حصار میں لیا کیونکہ ماہی کو اس وقت ڈر کے علاوہ کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا

تھا جبھی وہ اس شخص کی باہوں میں پناہ لینے لگی اور اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ کر مظبوطی سے

پکڑنے لگی

تقریباً پندرہ منٹ تک وہ یوں ہی اس ماسک والے شخص کے سینے سے لگی رہی مگر پھر جب لفٹ کی لائٹ چلی تو

اسے ہوش آیا اور یہ دم وہ اس سے دور ہوئی جس پر وہ شخص اسے آنکھیں چھوٹی کرتا ہوا دیکھنے لگا

تھ... تھینکس اگین..."وہ پھر سے باہر جانے لگی مگر صرف لائیٹ آن ہوئی تھی لفٹ اب بھی خراب تھی"

لفٹ کا دروازہ اب بھی نہیں کھل رہا کیا آپ میری ہیلپ کر سکتے ہیں..."ماہی نے اس کی صرف التجائی"

نظروں سے دیکھا مگر اب ہی لفٹ میں عجیب سی مومنٹ ہونے لگی بس اسے سمجھ آ چکا تھا یہ شخص بس اس کی

اتنی ہی ہیلپ کر سکتا ہے کہ اس کو اس ڈر سے بچا کر اپنی باہوں میں پناہ دے سکتا ہے وہ پھر سے ڈرنے لگی پھر

دوبارا اسے اس شخص نے باہوں میں بھر لیا اور اس بار وہ شخص اسے سکون دے رہا تھا اس شخص نے ماسک ہٹایا مگر لائٹ کھل بند ہونے کی وجہ سے اس کا چہرہ واضح نظر نہیں آرہا تھا

کیونکہ ماہی کی سانس اب رکنے لگی تھی پل بھر میں اس شخص نے ماہی کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے وہ شاید اسے سانس لینے میں مدد کرنا چاہتا تھا ماہی اب بھی اس کی شرٹ کو مظبوطی سے تھامی ہوئی تھی کافی دیر تک وہ شخص ماہی کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑتا گیا یہاں تک کہ اب لفٹ ٹھیک بھی ہو گئی تھی لائٹ بھی جل گئی تھی مگر وہ اب بھی اس پر جھکا ہوا تھا جیسے سکون پا رہا ہو کچھ سوچ کر اس نے ماہی کے نرم ہونٹوں پر گرفت کمزور کی اور ماسک لگا کر پیچھے ہٹا اور بٹن سے دروازہ کھول کر باہر چلا گیا جبکہ ماہی اب بھی اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی اسے اس کا لمس جانا پہچانا سا لگ رہا تھا ماہی جب ہوش میں آئی تو جلدی سے لفٹ سے باہر نکلی اور اپنی نظریں ہر طرف دوڑانے لگی مگر وہ شخص وہاں کہیں بھی نہیں تھا

"...آخر کون ہے وہ کیوں مجھے اس کا لمس سکون دے رہا تھا کیوں مجھے اس کی قربت بری نہیں لگ رہی تھی"

ابھی وہ کھڑی ہوئی یہی سوچ رہی تھی جب زینش اس کے پاس آئی کیا ہوا "ماہی تم ٹھیک تو ہو نا" جس پر ماہی چونکی "ہاں ہاں ٹھیک ہوں میں تم لوگوں نے بلایا تھا مجھے".

ہاں نہ بیس منٹ پہلے اور تمہیں اب خیال آیا ہے؟ خیر چلو نیچے ہمیں عریشہ کی برتھڈے کے لئے کچھ "

انتظامات کرنے ہیں" زینش اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ان کا پلین لینڈ کر چکا تھا بیسٹ کے کہنے کے مطابق وہ سب بیسٹ کے دیئے ہوئے ایڈریس پر اس کے فارم

ہاؤس پہنچے جہاں بیسٹ ان سے بھی پہلے سے موجود تھا

واؤ کتنا بڑا فارم ہاؤس ہے نہ..."مہر کو تو یہ خواب لگ رہا تھا یہ فارم ہاؤس بیسٹ کے علاوہ صرف روحیل نے "

دیکھا تھا باہر سے تو یہ کوئی عام سا گھر لگ رہا تھا مگر گاڑی کے اندر جاتے ہی کہ کوئی بادشاہ کے خوبصورت محل

سے کم نہ تھا

مائی گوڈ ہم یہاں اسٹے کریں گے باسم..."مہر کی بات پر باسم نے مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چوما وہ لوگ یہاں "

کس مقصد سے آئے تھے کہ بیسٹ کے علاوہ ان میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا بیسٹ اپنے آفس میں موجود تھا

بیسٹ ہم یہاں کب تک رہیں گے؟؟" باسم کے سوال پر بیسٹ نے کرسی گھما کر اس کی طرف دیکھا"

جب تک میرا مقصد پورا نہیں ہو جاتا..."بیسٹ کا لہجہ ایسا ہوتا تھا جیسے وہ ہر وقت غصے میں ہی رہتا ہو"

مگر ہمارا مقصد ہے کیا؟؟"مہر کے سوال پر بیسٹ نے پین کو گھماتے ہوئے کہا"

بس اتنا جان لو جب تک میری اجازت نہ ملے واپس پاکستان نہیں جا سکتے..."بیسٹ کا مطلب صاف تھا وہ جس"

مقصد سے یہاں آیا تھا اس مقصد کا وہ کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتا تھا

فرسٹ فلور میں تم لوگوں کے رومز ہیں."بیسٹ کا اشارہ ملتے ہی وہ لوگ سامان لئے فرسٹ فلور پر چلے گئے"

جبکہ بیسٹ پتا نہیں کن سوچوں میں گم ہو گیا تھا پھر کچھ دیر بعد اس نے موبائل اٹھا کر کسی کو کال ملائی

روحیل اپنے کمرے میں آ کر تیز تیز سانسیں لے رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کس طرح کا نشہ تھا ابھی

وہ ان ہی سوچوں میں گم تھا جب اس کا موبائل بجنے لگا

اوکے بیسٹ میں آتا ہوں..."موبائل واپس جیب میں رکھ کر وہ وہاں سے باہر چلا گیا"

کچھ ہی دیر میں وہ بیسٹ کے فارم ہاؤس پر موجود تھا"بیسٹ یہ کیسے ممکن ہے؟؟ایسے تو بہت پرو بلم ہو سکتا ہے

اگر ڈون گل خان کے ساتھ مل گیا تو تم جانتے ہو نہ،...کتنے معصوموں کی جان چلی جائے گی..."روحیل کو جس

بات کا ڈر تھا بیسٹ نے اسی بات سے اسے آگاہ کر دیا تھا

وہ نہیں جانتا ہم کہاں ہیں... لیکن اگر اسے پتا چلا کہ ہم یہاں ہیں تو وہ کسی کی بھی فکر کئے بنا ہم پر وار کرے گا"

اور اس میں نہ صرف کوئی اور بلکہ انسپیکٹر رضوان بھی مارا جائے گا اور پھر اس کی فیملی..."آگے بیسٹ کچھ کہتا

روحیل کے چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے جس پر بیسٹ کو مزید غصہ آنے لگا وہ اٹھ کر روحیل کے پاس آیا

بیسٹ نے اس کے کندھے پر اپنے ہاتھ کی "کیاااامنہ لٹکائے کھڑے ہو؟ کیا تم کمزور پڑھ رہے ہو آر جے؟"

گرفت مضبوط کی جس پر روحیل نے نظریں چرائی تو بیسٹ کو اور بھی غصہ آنے لگا اور وہ بنا کچھ سوچے روحیل کا

کالر پکڑ کر اسے خود کے قریب کر گیا

پاااگل مت بنو... صرف ایک شخص کے لئے تم اپنے مقصد سے منہ نہیں موڑ سکتے...اگر یہی کمزوریاں دکھانی"

ہیں تو تم یہاں سے جا سکتے ہو میں نہیں روکوں گا..."بیسٹ نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا اور منہ موڑ

کر کہنے لگا جس پر روحیل اسے حیرت سے دیکھنے لگا

"...میں...میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ میں اپنے مقصد سے ہٹ رہا ہوں...مجھے بس ڈر ہے کہ"

کیسااڈر؟؟؟ہاں؟؟؟یہ مت بھولو کہ تم ہو کون کس کے آدمی ہو تم...اگر تمہیں واقعی اس کی اتنی فکر ہے تو"

ہو ہیواونلی ٹو آپشنز..."بیسٹ کی آواز پورے آفس میں گونج رہی تھیں بیسٹ نے انگلی کے اشارے سے اسے

آپریشنز بتائے

...فرسٹ: یا تو اسے اپنے پاس بلالو فورایور تو وہ سیف ہے ہمیشہ"

سیکنڈ: اسے لے کر یہاں سے چلے جاؤ مگر اس سے پہلے تمہیں ریزائن دینا ہو گا اور تم دوبارا میرے ساتھ کام

"...نہیں کروگے

روحیل اپنی جان تو دے سکتا تھا مگر بیسٹ کا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا اس لئے اس نے پہلا آپشن چوز کیا

وہ تھوڑا مشکل تو تھا مگر اس سے روحیل کا ہر ڈر دور ہو جاتا وہ پر سکون رہتا نہ کہ ہمیشہ ٹینشن میں

بیسٹ نے اسے سمجھا کر وہاں سے بھیج دیا جبکہ اب خود کچھ سوچ کر مسکرا رہا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

عرش تم ریڈ کلر کا ڈریس پہننا...بہت سوٹ کرے گا تم پر..."ہارون نے عریشہ کے روم میں بکھرے ہوئے کپڑوں کو سائڈ پر کرتے ہوئے کہا جبکہ عریشہ تو پھر عریشہ تھی وہ کہاں کسی کی سنتی تھی اس نے بلیک ہی ڈریس نکالا آج اسے کسی کا شدت سے انتظار تھا اسے بس رات کا انتظار تھا پھر اس کا یہ انتظار ختم ہونے والا تھا

میں بلیک میکسی ہی پہنوں گی ڈیٹز اٹ..."عریشہ نے بلیک میکسی خود سے لگا کر دیکھی "خیر یہ بھی تم پر بہت اچھی لگ رہی ہے بلکل موڈل لگ رہی ہو اس میں تم."ہارون نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے اسے کمرے سے نکال کر لاک کر دیا

مگر ایک بات تو سمجھ ہی نہیں آ رہی وہ نمبر پروش کیسے کرے گا اس کے پاس پتا نہیں میرا نمبر ہو گا بھی یا نہیں..."پہلے وہ خود ہی سوچوں میں گم رہی پھر کچھ سوچتے ہوئے تیار ہونے لگ گئی

رات کے بارہ بجنے والے تھے جب وہ مکمل تیار ہو کر ہارون کے بتائے گئے ریسٹورنٹ پر پہنچی جہاں مکمل اندھیرا تھا وہ ابھی اندر انٹر ہوئی ہی تھی جب اچانک سے لائٹس آن ہوئیں اور سامنے سب کھڑے عریشہ کو برتھڈے وش کر رہے تھے

ہیپ ہیپی برتھڈے عریشُو "سب نے یک آواز ہو کر کہا اور ہر طرف میوزک آن ہو گیا عریشہ بہت ایکسائٹڈ تھی اتنی کے اس کو یاد ہی نہیں رہا کہ وہ صبح سے جس کا انتظار کر رہی تھی وہ یہی کہیں موجود اسے بہت غصے سے دیکھ رہا تھا عریشہ چلتی ہوئی ٹیبل کے پاس آئی جہاں کیک اور تمام گفٹ رکھے ہوئے تھے

ہارون عریشہ کا بیسٹ فرینڈ تھا اس لئے وہ عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر کیک کٹ کروا رہا تھا عریشہ کا اسے چھونا دور کھڑے شخص کے دل میں آگ لگا گیا تھا ہارون نے عریشہ کو کیک کھلایا اور پھر عریشہ نے ہارون کو تمام لوگوں نے بھرپور تالیوں میں عریشہ کا برتھڈے کیک کٹ کروایا کیونکہ کیک عریشہ کا فیوریٹ چوکلیٹ والا تھا اس لئے کئی بار عریشہ اسے کھانے میں لگی ہوئی تھی پھر ان لوگوں نے عریشہ کو گفٹز دیئے اور وہ لوگ کھانے کی ٹیبل پر چلے گئے

پہلے ہی ہارون کا عریشہ کے قریب ہونا اس شخص پر سخت ناگوار گزرا تھا عریشہ کھانا کھانے میں مصروف تھی تب ہی ہارون نے پیچھے سے آ کر اس کے منہ پر کیک لگا دیا جس سے اس کا ایک گال پورا کیک میں بھر گیا اور وہ اٹھ کر اسے مارنے کے لئے بھاگی وہ لوگ ہنس ہنس کر پاگل ہو گئے تھے ان دونوں کی حرکتوں پر مگر عریشہ کو کہاں خبر تھی کہ وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے اور کیا ہونے والا ہے اس کے ساتھ

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اس وقت عریشہ کے روم میں موجود تھا پورے کمرے میں ہر طرف گلاب کی پتیاں بکھیری ہوئی تھیں کمرا ایسے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا جیسے کسی بر تھڈے منائی گئی ہو مگر پھولوں سے

وہ شخص شیشے کے سامنے کھڑا ہوا ہاتھ میں پھول کے کر خود کو دیکھ رہا تھا آخر وہ کیسے بھول گئی تھی اسے کیا اسے یاد نہیں تھا کہ وہ اسے کتنا یاد کرتا ہے بچپن سے لے کر اب تک وہ اسے ہمیشہ فکز ٹائم پر گفٹ بھیجا کرتا تھا مگر وہ ہمیشہ اس کے عام سے گفٹ کو غریبوں کی حماقت کہہ کر ڈز بن میں ڈال دیتی تھی مگر جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی گئی اس کے لئے گفٹ بھی مہنگے آتے رہے

پہلے تو وہ بچپن میں ہی اس کا بہت بار دل دکھا چکی تھی مگر اب پچھلے تین سالوں سے عریشہ کو اس انجان شخص کی طرف سے قیمتی گفٹ ریسیو ہو رہے تھے تو وہ انہیں اپنے پاس رکھتی بھی تھی اور استعمال بھی کیا کرتی تھی مگر اس بار وہ کیوں بھول گئی تھی اسے مگر اب وہ بچپن کا دور نہیں تھا اگر عریشہ کا غصہ عروج پر تھا تو دوسری طرف اس شخص کے جزبات بھی عروج پر تھے

مائے بیوٹی کوئین کیوں...آخر کیوں...ہمیشہ مجھے اتنی تکلیف کیوں دیتی ہو تم...کیا میری محبت میرے جزبات تمہارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے تم نے مجھے کبھی محسوس کیوں نہیں کیا کیا تمہیں میں ایک دفع بھی یاد نہیں آیا کیا ایک بھی دفع تمہیں میرا خیال نہیں آیا..."

وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کے گلاب کے پھول کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور ایک ایک لفظ بہت تکلیف زدہ انداز میں ادا کر رہا تھا ایک آنسوں اس کی آنکھ سے نکل کر اس پھول کی پتی پر گرا پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا لہجہ اس کے تاثرات بدل گئے

"مگر اب...ایسا کچھ نہیں ہو گا...اب میں تمہیں ہر پل اپنی موجودگی کا احساس دلاتا رہوں گا...جتنا میں تمہیں محسوس کرتا ہوں اتنا تم بھی مجھے محسوس کرو گی پھر چاہے مجھے اس کے لئے تمہیں تکلیف ہی کیوں نہ دینی پڑے...پہلے تم نے میری بے بس لاچار محبت دیکھی تھی نہ مگر اب تم میرے جزبات میرا جنون دیکھو گی..."

"...شہرام ملک کا جنون

وہ آنکھوں میں سخت تاثرات لئے ہاتھ میں پکڑا پھول اپنی انگلیوں سے دبوچنے لگا اور اس ہی دوران پھول کی ٹہنی پہ لگے کانٹوں سے اس کی انگلی زخمی ہوئی مگر وہ تو اپنی محبت کے لئے نجانے کتنی اذیتیں اٹھا چکا تھا تو پھر یہ چھوٹا سا زخم کیا تھا

وہ ابھی خود سے ہی تلخ لہجے میں مصروف تھا جب اسے کسی کے آنے کا احساس ہوا جیسے اس کمرے کے پاس کوئی آرہا ہو اس نے جلدی سے تمام لائٹیں بند کر دیں تب ہی عریشہ نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اس کے اُوپر بہت سارے پھولوں کی برسات سی ہوئی جس پر وہ حیران ہوئی کہ آخر یہ سب کیا ہے

اُوففف اللہ یہ ہارون بھی نہ...جب سارا ارینج منٹ ہوٹل میں رکھ دیا تھا تو پھر میرا کمرہ ڈیکوریٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی..."وہ بے دھیانی میں بولتی چلی گئی اس بات سے انجان کے ایک بار پھر اس کے یہ لفظ کسی کو آگ کی طرح جلا رہے ہیں اب شہرام کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی اس کی محبت آخر کس طرح سے اس کے ہاتھوں سے سجائے گئے کمرے کو کسی اور کی محبت سمجھ رہی تھی بھلے سے دوستی والی مگر سمجھ تو رہی تھی نہ

ہیپی برتھڈے مائے ڈیئر بیوٹی کوئین "شہرام کے سخت لہجے میں کہے گئے الفاظوں سے عریشہ چونکی تب ہی "

پورے کمرے میں ہلکی ہلکی سی روشنی پھیلنے لگی اس وقت پورا کمرہ بہت رومینٹک لگ رہا تھا شہرام ہڈی پہنے

دیوار کی طرح رخ کئے کھڑا تھا عریشہ ایک انجان انسان کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ڈرنے لگی

ککک کون ہو تم...اااوور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"وہ شخص اب بھی دوسری طرف منہ کئے کھڑا تھا عریشہ "

کی بات پر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا عریشہ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

ہا...ہارون اگر یہ تم ہو تو...پلیز زز ایسا مزاق نہ کرو...ممم...مجھے ڈر لگ رہا ہے..."ایک بار پھر سے وہ شہرام کے "

زخم پر نمک چھڑک گئی تھی شہرام ارادہ کر چکا تھا کہ اب وہ اسے بتائے گا کہ درد کیا ہوتا ہے وہ مکمل پلٹا مگر منہ پر

ماسک لگے رہنے کی وجہ سے اس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں اور چہرے پر آتے بکھرے ہوئے بال

آنکھیں مکمل لال ہو چکی تھیں جن سے وہ عریشہ کو گھور رہا تھا ہارون کا نام سن کر وہ جھٹ سے اس کے قریب

آیا اور اسے دیوار سے لگا گیا

ایک بات میری کان کھول کر سن لو...آج کے بعد اپنی اس زبان سے ہارون کا نام نہ لینا ورنہ کاٹ کر پھینک "

دوں گا سمجھیں..."شہرام کی گرفت عریشہ کے بازوؤں پر مظبوط ہو رہی تھی

چھ... چھوڑو مجھے... پلیززز دور ہٹو..."عریشہ نے منہ موڑتے ہوئے کہااسے اس پاگل شخص کی پراسرار آنکھوں کی تپش جھلسہ رہی تھی جس پر شہرام کی پکڑاور بھیی مظبوط ہوئی

نہیں ہٹوں گا دورمائے بیوٹی کوئین... کیا کرلو گی..."لہجہ اب بھی سخت تھا عریشہ کو لگا جیسے سامنے کھڑا شخص اسے چیلنج کررہا ہو پہلے تو وہ مزاحمت کرنے لگی مگر اس شخص کی گرفت تھی ہی اتنی مظبوط کی وہ بچاری اس کی قید سے رہائی نہ پاسکی

یو ہرٹنگ می"عریشہ نے آنکھوں میں نرم تاثرات لئے اسے دیکھا جس پر شہرام نے اس پر اپنی گرفت تھوڑی کم کی

تم مجھے کیسے بھول گئیں؟؟ تمہیں میں کیسے یاد نہ رہا؟؟ تم کس طرح مجھے بھلا سکتی ہو تم کس طرح اپنا قیمتی وقت میرے بجائے کسی اور کو دے سکتی ہو... کیا تمہیں میرے جزبات نظر نہیں آتے کیا تمہیں میرا پیار دکھائی نہیں دیتا؟؟"

شہرام کے الفاظ اس کے جزباتوں کا منہ بولتا ثبوت تھے عریشہ اس کی آنکھوں میں عجیب پاگل پن دیکھ رہی تھی

"ککگون ہو تم... کیا چاہتے ہو مجھ سے..." عریشہ نے نرم لہجے میں پوچھا جس سے وہ براؤن آنکھوں والا شخص اس کے چہروں پر بکھری معصومیت کے رنگ بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا

"تمہارا عاشق ہوں... تمہیں چاہتا ہوں..." اس نے عشق کے نشے میں بہکنے والے انداز میں کہا

"کیا مطلب... میں سمجھی نہیں"

"مطلب صاف ہے... عشق کرتا ہوں تم سے عاشقی ہو تم میری... ضد بن گئی ہو تم میری میرے جنون کی آخری حد ہو تم... تمہیں کیوں میرے جزباتوں کی قدر نہیں میری جان..." شہرام کی آنکھوں میں آنسوں تھے عریشہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیسا شخص ہے کبھی غصہ کر رہا تھا کبھی اداس ہو رہا تھا کبھی پاگل پن دکھا رہا تھا مگر وہ بھی عریشہ تھی اسے کہاں تھی کسی کی قدر کسی کا احساس

" دور ہٹو مجھ سے اور آئیندہ میرے قریب مت آنا... ورنہ"

اب وہ شہرام کو مزید غصہ دلا رہی تھی

"ورنہ کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟" شہرام کی آواز پورے کمرے میں گونجی

بولو ورنہ کیا؟؟؟؟ کیا کرو گی تم ہاں؟؟؟؟ بتاؤ مجھ؟؟؟؟ دور جاؤ گی مجھ سے یا میری جان لینے کی کوشش"

کرو گی؟؟ اگر ایسا کچھ سوچ رہی ہو تو میری جان یہ سب خوش فہمیاں اپنے اس چھوٹے سے دماغ سے نکال کر

"...پھینک دو کیونکہ اب میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا تم صرف میری ہو صرف میری

شہرام کی جنونیت کا اندازہ اس کے الفاظوں سے ہو رہا تھا مگر عریشہ نے تو قسم کھائی ہوئی تھی اکڑ دکھانے کی وہ

اس کے غصے کو بار بار ہوا دے رہی تھی

"...بند کرو اپنی بکواسسسسس... چھوٹی باتیں یہ بے کار کے تھڑڈکلاس لوجک ہو کون تم ہاں"

شٹ اپ...ایک لفظ اور کہا تو بہت برا کروں گا تمہارے ساتھ...اگر اب تم نے میری باتوں کو میرے جز باتوں"

کو جھوٹا کہا تو...اور میں وہی ہوں جس کے بھیجے ہوئے تحفے تم غریبوں کی حمایت کہہ کر ڈزبن میں پھینک دیا

"...کرتی تھیں

شہرام نے آخری الفاظ پر سر جھکاتے ہوئے کہا جیسے اسے بہت دکھ ہو رہا ہو جیسے وہ کل ہی کی بات ہو

کیا تم...تم وہ..."عریشہ کے وہموں گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ شخص اس کے پیچھے یہاں تک آجائے گا آخر وہ"

کیوں بچپن سے اس کے لئے اتنا سب کچھ کر رہا تھا کیا وہ اس انجان شخص کے لیے اتنی اہم تھی

شہرام کچھ کہتا تب ہی عریشہ کا موبائل بجنے لگا جس پر ہارون کی کال تھی جسے دیکھ کر شہرام پھر سے غصے میں آگیا ابھی وہ مزاحمت کرتی شہرام نے اس کا فون آف کر کے بیڈ پر اچھالا اور پھر سے اپنی براؤن آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

وٹ دا ہیل یہ کیا حرکت ہے..." عریشہ غصے سے چیخنے لگی جس پر شہرام نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا"

"...چپ ایک دم چپ...اگر آج کے بعد تم اس کے ساتھ نظر آئیں یا اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو"

تو کیا ہاں؟ بیسٹ فرینڈ ہے وہ میرا اور تم ہوتے کون ہو مجھے اس سے ملنے سے روکنے والے اور تمہارے لئے" کیوں چھوڑوں اسے میں" شہرام کے غصے کی پرواہ کئے بنا وہ شہرام کے منہ پر بات رکھ کر مارنے لگی جس پر شہرام اسے اور بھی زیادہ غصے سے گھورنے لگا

کیا متنتنی بار کہوں عشق ہے مجھے تم سے...عاشق ہوں میں تمہارا...تم عاشقی ہو میری...میری ضد ہو میری" جنونیت ہو..." شہرام کے الفاظ عریشہ منہ بند کروا گئے اب وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی آخر کس قدر جنون تھا اس شخص میں عریشہ کے عشق کا

تم صرف میری ہو... صرف میری...اگر تمہاری طرف کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو اس کی آنکھیں نکال" دوں گا میں...اگر تمہیں اب کسی نے بھی چھوا تو اس کا ہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گا میں...آگ لگا دوں گا سب کو "میں برباد کر دوں گا

اب وہ عریشہ کا گال سہلا رہا تھا اور اپنے جنون بھرے الفاظ کا شدت سے عریشہ پر واضح کر رہا تھا عریشہ کو بھی سکون کہاں تھا پھر سے بول پڑی

"...اور اگر میں نے کسی اور کے بارے میں سوچا یا کسی کو چھوا یا کسی اور کو دیکھا...تو" بخشوں گا تو تمہیں بھی نہیں میری جان اگر یہ سب تم نے کیا تو تمہیں میں اپنے طریقے سے سزا دوں گا...مائی "بیوٹی کوئین.

شہرام کتنی حسرتیں لئے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ مائے بیوٹی کوئین والے الفاظ اس نے عریشہ کا گال کھینچتے ہوئے کہا تھا عریشہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ کس قسم کا شخص ہے پل میں تولا پل میں ماشہ کبھی اتنا غصہ کبھی اتنا جنون کبھی اتنا محبت بھرا لہجہ

جسٹ شٹ اپ... عریشہ خان کو کوئی سزا نہیں دے سکتا سمجھے تم بھی نہیں مسٹر انونیمس..."اب وہ شہرام کو"

چیلنج کر رہی تھی"اوہ اچھا...سچ میں..."شہرام نے بھی اس کا جواب بڑے مزے سے دیا

ہاں مسٹر انونیمس بوئے...میں تو ملوں گی اپنے بیسٹی سے ہاتھ بھی لگاؤ گی اسے اور...اور."پہلے وہ بے دھیان"

میں بولتی گئی مگر اب وہ شہرام کا صبر آزما رہی تھی مگر جب نظر اس کی آنکھوں پر پڑی تو یہ دم سے چپ ہو گئی

جیسے وہ اس سے اپنا بدلا لینے والا ہو

شہرام نے پل بھر میں سوئچ بند کر دیا اور پورے کمرے میں اندھیرا پھیل گیا شہرام نے اپنا ماسک اتار کر جیب

میں رکھا ابھی عریشہ اس کا مطلب سمجھ پاتی شہرام نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کی بولتی بند کر دی وہ

جو کچھ دیر پہلے بک بک کی جا رہی تھی اب شہرام کی شدتوں سے دوچار ہو رہی تھی

ہر ایک ایک لمحے شہرام کی شدت میں مزید اضافہ ہو رہا تھا عریشہ نے شہرام کے سینے پر ہاتھ مارنے شروع کر

دیئے کیونکہ اب اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا مگر شہرام ابھی بھی اپنے کاموں میں مصروف تھا عریشہ نے

اس کے سینے پر جٹکی کاٹی جس سے یک دم پیچھے ہوا اور عریشہ کو آزادی ملتے ہی وہ اپنا سانس بحال کرنے لگی

میرے ساتھ چلا کی..."شہرام کی آواز تو اسے سمجھ آگئی تھی مگر چہرہ اندھیرے کی وجہ سے واضح نظر نہیں آرہا" تھا ابھی وہ بھاگنے کا سوچ رہی تھی جب شہرام نے اس کو مظبوطی سے پکڑ کر گود میں اٹھایا اور پھولوں بھرے بیڈ پر لٹا کر اس پر جھک گیا اس کے ارادے سے لگ رہا تھا کہ وہ آج ہی اس اکڑو لڑکی کی ساری اکڑ نکال کر اسے اپنا بنا لے گا

اب کر کے دکھاؤ خود کو مجھ سے آزاد اس بار تمہیں کچھ الگ طرح کا گفٹ دوں گا میں..."شہرام نے کہا اور اس کی گردن پر جھک کر اپنا لمس چھوڑنے لگا پہلے تو وہ نرمی برت رہا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس کا لمس شدتیں اختیار کر گیا اور عریشہ کو درد دینے لگا عریشہ کی آنکھوں سے آنسوں جا رہی تھے آخر وہ کتنا ظالم شخص تھا عریشہ کو اب اپنی گردن اور گلے کے درمیان درد محسوس ہو رہا تھا

پلیز زز مجھے چھوڑ دو پلیز..."تقریباً دس منٹ تک وہ یوں ہی خاموشی سے اس کی شدت برداشت کرتی رہی مگر" اب اس کا صبر جواب دے رہا تھا شہرام اس کا لہجہ سمجھ چکا تھا کہ وہ درد میں ہے شہرام نے اس کو نرمی سے آزاد کیا اور اس کے برابر میں لیٹ گیا شہرام کے پرفیوم کی خوشبو اب عریشہ کے پاس بھی چھلک رہی تھی

کچھ دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگا لیٹا رہا پھر کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھا اور ماسک لگا کر لائٹس آن کی عریشہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور گردن پر ہاتھ پھیرنے لگی جبکہ شہرام اس کے گلے اور گردن پر موجود نشانات دیکھ چکا تھا اس لئے اس کے پاس آ بیٹھا جس پر عریشہ ڈر کر دور ہونے لگی تب ہی شہرام نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے قریب کیا

"نہ میری جان... مجھ سے ڈرو مت جان نہیں لوں گا تمہاری. ہاں اگر دور جانے کی کوشش کی تو پھر مجھے ایسا سوچنا پڑے گا...اور یہ جو تمہاری نیک پر نشانات ہیں یہ تمہیں ہر روز اب بات کا احساس دلاتے رہیں گے کہ تم کسی کی امانت ہو تم کسی کی محبت ہو کسی کی ملکیت ہو...اور اگر تم نے یا کسی نے بھی میری امانت میں خیانت کرنا تو دور کی بات ایسا سوچا بھی تو میں اس کے جسم کے ایک ہزار ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دوں گا... سمجھیں تم مائے بیوٹی کوئین..."

شہرام نے عریشہ کے کان میں سرگوشی نما انداز میں اسے وارننگ دی اور اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنا ماسک ہٹایا اور پھر سے اس کے ان نشانات پر اپنے لب رکھتا ہوا ماسک لگا کر کمرے سے باہر چلا گیا اس کے جاتے ہی عریشہ نے دروازہ بند کر دیا اور شیشے میں اپنے نشانات دیکھنے لگی

"۔یہ...یہ سب...کیا تھا...کیا اس کی محبت یا اس کا جنون"

شہرام جب سے گیا تھا عریشہ کی تو نیند ہی حرام ہو گئی تھی اس شخص کی وجہ سے اس کے جانے کے بعد نجانے عریشہ کب تک جاگتی رہی اور بار بار اپنی گردن پر نشان دیکھتی رہی صبح کے خار بجے اس کی آنکھ لگی تھی اور اس وقت دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب عریشہ کے کمرے کا دروازہ بجا عریشہ نیند سے اٹھ کر سیدھا دروازے کی طرف گئی اور بے دھیانی میں دروازہ کھولا

"عرش...؟؟؟ یہ کیا...؟؟؟ تم نے اب تک ڈریس چینج نہیں کیا؟ لگتا ہے تمہیں کچھ زیادہ ہی پسند آ گئی یہ میکسی..."

ہارون نے عریشہ کی حالت دیکھ کر اس کا مزاق بنایا جس پر عریشہ کو ہوش آیا اسے رات والا منظر یاد آنے لگا تو وہ جلدی سے بھاگ کر اپنا اسکاف پہن کر آئی جس پر ہارون حیران ہوا کہ اسے کیا ہو گیا

"...نننہیں وہ...مجھے نیند آ رہی تھی بہت تو ایسی سہگی ء تھی...تم بتاؤ کیا کام ہے تمہیں کہو"

عریشہ نے ہڑ بڑاتے ہوئے کہا جیسے کچھ چھپانا چاہ رہی ہو

"... نہیں مجھے کچھ کام نہیں... تم ٹھیک تو ہو نہ آرو"

ہارون اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جس پر عریشہ نظریں چرانے لگی

"نہیں بس تھوڑی تھکن محسوس ہو رہی ہے... فریش ہوؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی"

"...اچھا ٹھیک ہے تم فریش ہو کر نیچے آجاؤ ہم تمہارا ویٹ کر رہے ہیں"

ہارون کہہ کر چلا جبکہ عریشہ اب کمرہ لاک کر کے شیشے کے سامنے آئی اسکاف اتار کر دیکھا تو وہ نشان اب بھی موجود تھے عریشہ ویسے تو بہت اکڑ مجاز تھی مگر یہاں آکر اس کی آدھی اکڑ نکل گئی تھی اور ڈر بھر گیا تھا

"...آخر وہ... وہ ہے کون... کیوں میرے پیچھے پڑا ہوا ہے... میں... میں ڈیڈ کو بتا دوں"

"نہیں اگر میں نے انہیں بتایا تو وہ پریشان تو ہو جائیں گے ہی اور پھر مجھ پر بھی پابندی لگا دیں گے"

وہ خود ہی خود بولی جا رہی تھی وہ کشمکش میں مبتلا تھی کہ آخر اس مسئلے کا کیا حل کیا جائے پھر کچھ سوچ کر وہ وہاں سے باتھ چلی گئی

جب وہاں سے آئی تو دوسرے کپڑوں میں ملوث تھی اس نے ان نشانات کو چھپانے کے لئے میک اپ کیا مگر اس کی جلد پر جلن ہونے لگی پھر اس نے ایک ٹیشو کی مدد سے میک اپ صاف کیا اور اسکاف گلے میں ڈال کر ان نشانات کو چھپانے کی کوشش کی اور کئی حد تک کامیاب بھی ہو گئی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

او خبیس کا بچہ خانا خراب اوئے تم ام کو آخروٹ سمجھتا اے... تم ام کو شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کا مشورہ دیتا ہے او کیا تم نئ جانتا وہ بیسٹ اے بیسٹ اس کو اگر پتا چلا کہ اس کے ساتھ یہ سب ام کر رہا اے تو وہ ام کو برباد کر دے گا پہلے ہی وہ ہمارا ترکی کا بیکٹری جلا چکا ہے"

بیسٹ سے کٹھ جوڑ نہ ہونے کی صورت میں ڈون نے گل خان سے ہاتھ ملانے کا فیصلہ کیا تھا جہاں تک وہ کامیاب بھی ہو چکا تھا مگر جب گل خان کو پتا چلا کہ ڈون بیسٹ کے پیچھے ہے تو وہ ڈر گیا کیونکہ پہلے ہی بیسٹ اس کا بہت نقصان کر چکا تھا اس کے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا اگر اب پھر گل خان کچھ کرتا ہے تو اس کی قیمت ڈون سمیت اس کو بھی چکانی پڑے گی

"واہ گل خان تم تو بڑے مرد کے بچے بنے پھرتے تھے... ایک بیسٹ سے ہی ڈر گئے یہ ہے تمہاری مردانگی؟"

ڈون نے گل خان کو تیلی لگائی جس سے گل خان بھڑک اٹھا

اوئے خانا خراب تم ہمارا مرد انگی کو للکارتا ہے تمہارا اتنا اوقات..."وہ بھی پٹھان تھا آخر اس کا خون کیسے نہ کھولتا"

ابھی وہ ڈون کا گریبان پکڑنے لگا ہی تھا جبھی ایس کے بیچ میں آیا

بس کرو تم دونوں...یہاں ہم معائدہ کرنے آئے ہیں اور تم لوگ آپس میں ہی لڑ رہے ہو...یہ وقت آپس"

".میں لڑائی کا نہیں ہے ہمیں بیسٹ کے خلاف کام کرنا ہوا سخت سے سخت

ایس کے کی بات ہو گل خان نے ڈون کا گریبان چھوڑا اور اب وہ راضی ہو چکا تھا بیسٹ کے خلاف کام کرنے کے لئے

"پلان کیا اے ام کو پلان بتاؤ"

گل خان کی بات ہو ڈون شیطانی مسکراہٹ مسکرانے لگا اور پھر وہ لوگ بیسٹ کے خلاف پلاننگ کرنے لگے مگر

ایس کے کو ڈون کا یہ پلان کچھ خاصی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا کیونکہ اس میں یا تو ان سب کی مکمل جیت ہو گی یا

مکمل ہار آخر وہ ایک باپ تھا وہ کیسے نہ پریشان ہوتا

یہ ہے پلان..."ڈون نے ان دونوں کے سامنے پورا پلان رکھا جس پر گل خان نسوار کی خوراک لیتا ہوا مسکرایا"

وایار تم نے تو کمال کر دیا...ام راضی ہے ام مل کر کام کرے گا جتنا پیسہ لگے گا جتنا آدمی ضروری ہو گا ام سب "

"کچھ دے گا

جبکہ ایس کے ابھی بھی پریشان تھا ڈون نے ایس کے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا مگر ایس کے نے اسے اشارے سے چپ کروا دیا کیونکہ وہ اپنا ذاتی مسئلہ گل خان جیسے درندے کے سامنے ہر گز نہیں رکھنا چاہتا تھا

"...اوکے ڈن"

ڈون نے گل خان سے ہاتھ ملایا اور ایس کے کے ساتھ وہاں سے چلا گیا

اب وہ لوگ اپنی گاڑی میں موجود تھے ڈون کے پیچھے پانچ گاڑیاں اور آگے تین گاڑیاں ہوتی تھیں جو شاید اس نے اپنے تحفظ کے لیے رکھی ہوئی تھیں بے شمار گارڈز اس کے پروٹوکول کے لئے ساتھ ہی موجود ہوتے تھے وہ دنیا کی نظر میں تو یوکے کا بہت بڑا اور مشہور بزنس مین تھا مگر دراصل وہی ڈون تھا دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچانے والا نجانے کتنی ماؤں کی گود اجڑنے والا کتنے معصوم بچوں پر ظلم کرنے والا کتنی معصوم لڑکیوں کی زندگیوں کو جہنم بنانے والا شیطان تھا وہ اسے اپنے اس حرام کے پیسوں پر بے انتہا غرور تھا سب کچھ تھا اس کے پاس مگر پھر

بھی وہ خود سے یہی کوشش کرتا آرہا تھا اگر بیسٹ کی طاقت اس کے ساتھ ہو جائے تو وہ اور بھی زیادہ طاقتور ہو جائے گا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں...؟؟ کیا تم میرے پلان سے مطمئن نہیں ہو؟"

ڈون نے سگار پیتے ہوائے گھمنڈی انداز میں کہا جس پر ایس کے اسے دیکھنے لگا

"ڈون...بات دراصل یہ ہے کہ...اگر یہ جنگ چھڑ گئی تو...سب کچھ برباد ہو جائے گا...میرا بزنس میری دولت ...اور...اور سب سے بڑھ کر...میری...اولاد"

آخر اصلی بات اس کے منہ پر آ ہی گئی تھی جس پر ڈون نے چشمہ اتارتے ہوئے مسکراہٹ اچھالی

"...اوہ...تو یہ مسئلہ ہے...ہمممم...یہ تو واقعی بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے...کچھ تو سوچنا پڑے گا"

ایس کے شاید اب پچھتا رہا تھا اسے حقیقت بتا کر جبکہ ڈون کے اس گھٹیا دماغ میں بہت سے گھٹیا خیالات گھوم رہے تھے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ماہی عریشہ کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی عریشہ جتنی کل خوش تھی اس سے کئی زیادہ آج پریشان نظر آرہی تھی ماہی نے سب کو اس بات سے آگاہ کیا تھا کہ عریشہ مینٹلی طور پر بہت ڈسٹرب ہے اس لئے جس مقصد سے وہ لوگ یہاں آئے ہیں اب وہ مقصد پورا کیا جائے

ہیئی گائز اگر تم سب لوگوں کی باتیں ہو گئیں ہو تو ہم لوگ آوٹنگ پر چلیں بہت ساری پکچرز لینی ہیں" انسٹا گرام پر پوسٹ کرنی ہے اور پھر بہت سا اری شوپنگ بھی کرنی ہے..." ماہی کی بات پر سب اتفاق کر گئے اور تیار ہونے اپنے کمروں میں چلے گئے ماہی ابھی اپنے کمرے میں انٹر ہی ہوئی تھی جب اس کو لگا اس کے پیچھے کوئی ہے جیسی اس نے مڑ کر دیکھا باہر کوئی نہیں تھا

شاید اتفاق ہو گا..." ماہی وارڈروب سے کپڑے نکال کر چینج کرنے کے لئے باتھ چلی گئی تب ہی وہ ماسک والا" شخص اس کے کمرے میں داخل ہوا اور خوبصورت پھولوں کی بکے ماہی کے بیڈ پر سجانے لگا اور ایک خوبصورت ساکارڈ وہاں رکھ کر وہاں سے چلا گیا

ماہی جب کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو اتنے حسین پھول اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی "یہ...یہ پھول...ابھی کچھ دیر تو یہاں ایسے کوئی پھول نہیں تھے پھر...یہ سب..." وہ پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے بکے کو ہاتھوں میں اٹھاتے ہوئے بولی تب ہی اس کے موبائل میں کسی کا میسج آیا

"Good Evening My Sleeping Beauty..."

یہ تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ نیند کی کتنی کچی تھی مگر یوں کسی انجان نمبر سے ایسا میسج آنا اسے حیران کر گئی ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی دوبارا کسی کا میسج آیا

"پھول پسند آئے آپ کو؟"

"...ماہی حیران ہوئی "آپ کون؟؟؟

" ہمممم یہ تو میں آپ کو نہیں بتاؤں گا آپ یہ سمجھ لیں آپ کا چاہنے والا ہوں ایک عام سا شخص ہوں"

ماہی بار بار ایک ہی میسج کو دیکھنے لگی اور رانگ نمبر سمجھ کر اگنور کر گئی اور تیار ہونے لگ گئی

جب وہ تیار ہو کر اپنے اپنے سے باہر نکلی تو کسی کی نظروں کی تپش کو خود پر محسوس کرنے لگی وہ اس کے برابر والا کمرہ تھا جس میں کون رکا ہوا تھا اب تک کسی کو نہیں پتا تھا مگر ماہی کو اکثر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی ہے جو اسے

دیکھ رہا ہے ماہی سیڑھیاں عبور کر کے نیچے اترنے لگی جب سے لفٹ والا حادثہ ہوا تھا ماہی بہت ڈر گئی تھی اس لئے سیڑھیاں ہی استعمال میں لاتی تھی

" پنک سوٹ میں بہت پیاری لگتی ہو آپ میری سلیپنگ بیوٹی"

ماہی کے موبائل پر پھر سے اس نمبر سے میسج آیا جس پر ماہی دوبارا سے حیران ہوئی کیونکہ اس نے پنک کپڑے ہی پہنے تھے

اُوففففف آخر یہ ہے کون." وہ وہی سیڑھیوں پر کھڑی خود سے سوال کر رہی تھی جبکہ اس بات سے انجان کے اس کے ایسے منہ بنانے پر اس کسی کے چہرے پر بہت حسین مسکراہٹ بکھر گئی

"لگتا ہے آپ لفٹ والے واقعے کے بعد بہت زیادہ ڈر گئیں...اتنا زیادہ کہ اب سیڑھیوں کا استعمال کر رہی ہیں...کافی ڈرپوک ہیں آپ..."

اس نے لفٹ والا واقعہ یاد دلا کر اس بات کا اشارہ دیا تھا کہ وہ وہی لفٹ والا شخص تھا کیونکہ اس دن اس کے اور ماہی کے بیچ کچھ ایسے لمحات بھی آئے تھے جسے یاد کر کے ماہی کے چہرے پر بے ساختہ حیا کے رنگ نمایاں ہوئے جسے وہ بہت اچھے طرح سے دیکھ چکا تھا

" مطلب...یہ...یہ تو وہی...اوہ مائی گوڈ اسے میرا نمبر کہاں سے ملا"

"میم کب تک یہیں کھڑی رہیں گیں؟؟کیا آپ کو آوٹنگ پر نہیں جانا؟"

موبائل کی رنگ ٹون سے وہ ہوش میں آئی اور میسج دیکھ کر اسے یاد آیا اسے تو بہت دیر ہو چکی ہے وہ جلدی سے

وہاں سے بھاگنے والے انداز میں سیڑھیاں اتر کر ہوٹل سے باہر چلی گئی

میری جان...کتنی معصوم ہے..."روحیل کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی وہ دل میں کتنی حسرتیں لئے"

اسے جاتے دیکھ رہا تھا ابھی وہ اس کے پیچھے جاتا جب اس کے موبائل پر بیسٹ کی کال آئی

اوکے بیسٹ میں آتا ہوں..."دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس کو اپنی نظروں سے اوجھل کرے مگر اس کے لئے"

کام پہلے تھا وہ اپنا موبائل جیب میں رکھتا ہوا بیسٹ سے ملنے چلا گیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

اُپسسس مائی گوڈ اٹس ٹو مچ ہوٹ..."نوفل کی باتوں پر ہمیشہ کی طرح وہاں موجود سب لوگ مسکرائے بیسٹ"

کے علاوہ اور اس بار حورین اور روحیل بھی

ارے اتنی بھی گرم نہیں ہے یار ایک کوفی ہی تو ہے تُو تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے تیرے سامنے کوئلہ رکھ دیا ہو""

باسم نے نوفل کو چھیڑتے ہوئے کہا جبکہ سب لوگ اس بات پر بہت حیران مگر خوش بھی تھے کہ بیسٹ کتنے سالوں بعد ان کے ساتھ کوفی انجوائے کر رہا تھا

ہاں ہاں مجھے پتا ہے تم سب کی تو جل رہی ہو گی نہ میرے ڈارلنگ نے پہلی بار اپنے ہاتھوں سے مجھے کوفی کا مگ" پکڑوایا ہے اس لئے کافی اور بھی زیادہ ہوٹ لگ رہی ہے اُوو ففففففففف میرے تو ہاتھ ہی جل گئے..."

مہر کی تو ہنسی ہی کنٹرول میں نہیں آ رہی تھی جبکہ بیسٹ اسے بڑی گور سے دیکھ رہا تھا

ویسے بیسٹ میں سوچ رہا ہوں ہم لوگوں نے گل خان کی صرف ایک ہی فیکٹری کیوں برباد کی؟؟؟ مطلب" ہمیں تو اس کو اور بھی زیادہ شاکڈ کرنا تھا نا" باسم کے سوال پر سب سنجیدہ ہوئے

کیونکہ ابھی ڈیوائسز باقی ہیں...اور روحیل کی انفارمیشن کے مطابق پاکستان میں گل خان کا ایک ہی آدمی موجود" تھا جس میں چپ تھی باقی سب گارڈز ہیں ممکن ہے ترکی میں موجود اس کے دو خاص آدمیوں میں سے کسی ایک میں چپ موجود ہو..."

بیسٹ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت تھا جبکہ سب لوگ اس کی بات بڑی غور سے سن رہے تھے

"...مطلب ہمارا نیکسٹ شکار یہیں پر موجود ہے"

باسم کی بات پر روحیل تیڑی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"اور نہیں تو کیا؟ تمہیں لگا ہم یہاں ہنی مون...آئی مین ویکیشنز منانے آئے ہیں..."نوفل نے ہمیشہ کی طرح

ایک ادا سے یہ الفاظ کہے

"باسم اور مہر...ایک نئے قسم کا ایسڈ تیار کرو...نوفل اور حورین...کل شام میں ان دونوں بندوں کو اٹھا کر یہاں

لانا ہوگا تمہیں..."

اور روحیل...؟؟"بیسٹ کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کے نوفل بول پڑا"آر جے ایک دو دن مجیوکے"

"...جائے گا اور ڈون کی انفورمیشن ہم تک پہنچائے گا...اس کا اگلا پلان کیا ہے...آگے وہ کیا کرنے والا ہے

روحیل یوکے کا سن کر اندر ہی اندر پریشان ہو رہا تھا وہ کیسے ماہی سے دور رہ سکتا تھا جبکہ بیسٹ اس کے چہرے کے

تاثرات کو بہت اچھی طرح سمجھ چکا تھا وہ اپنی کوفی ختم کر کے وہاں سے اٹھا اور اپنے روم میں چلا گیا جبکہ نوفل

بیسٹ کے مگ میں جھانک کر دیکھنے لگا

"ابے اتنا کیوں جھانک رہا ہے اندر گر جائے گا." باسم نے نوفل کی حرکت نوٹ کی

ہونہہ ظالم ساری کوفی ختم کر کے چلا گیا یہ نہیں کہ کچھ چھوڑ جاتا..."نوفل نے لڑکیوں کی طرح منہ بناتے"

ہوئے کہا جس پر مہر پھر سے دانت دکھانے لگی

کیوں؟تُو نے اس کافی میں سوئمنگ کرنی تھی؟؟"باسم کہ کہنے کی دیر تھی مہر ہنس پڑی اس کو ہنستا دیکھ کر"

حورین بھی مسکرائی مگر نوفل منہ بنا کر رہ گیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

بیسٹ یہ سب اتنا جلدی ممکن نہیں ہے...وہ تو مجھے جانتی بھی نہیں وہ کیسے اس طرح میرے ساتھ یہاں آنے"

"پر راضی ہو گی...وہ بہت معصوم اور ڈرپوک ہے

روحیل نے بیسٹ کی بات پر اصل مسئلہ بتایا

یہ میرا مسئلہ نہیں تمہارا مسئلہ ہے...اگر تم چاہتے ہو وہ سوور ہے تو تمہیں کچھ بھی کر کے اسے اپنی محبت کا یقین"

دلانا ہو گا یہ کام جلد سے جلد کرو ہم ایک ہفتے سے زیادہ یہاں نہیں رکیں گے کیونکہ گل خان کو یہ تو معلوم ہو

چکا ہے کہ بیسٹ کا کوئی آدمی ترکی میں سب بھی موجود ہے....اگر حالات خراب ہوئے تو ہمیں یہاں سو

"...دوسرے ملک جانا ہو گا سمجھے تم

بیسٹ کی بات پر روحیل ثبات میں سر ہلاتا کچھ سوچنے میں مصروف ہو گیا جبکہ بیسٹ یہ تو جانتا تھا کہ کوئی بھی لڑکی یوں اچانک کسی پر بھروسہ نہیں کرے گی

"میرے پاس ایک پلین ہے... جس سے اسے تم پر پورا یقین ہو جائے گا... مگر تمہیں اس کے لئے تھوڑی اذیت برداشت کرنی پڑے گی..."

"...میں ہر طرح کی اذیت برداشت کرنے کے لیے پوری طرح سے تیار ہوں بیسٹ"

ہمم گڈ..."روحیل کی اس بہادری پر بیسٹ نے اسے مسکرا کر جواب دیا وہ واقعی میں بہت زیادہ بہادر تھا آخر وہ بیسٹ کا سب سے قریبی شاگرد تھا تو کیوں نہ ہوتا ایسا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"آپ کب سے مجھے بار بار کال کئے جا رہے ہیں مگر میں آپ کو کتنی بار بتاؤں کہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی..."

ماہی بار بار اس کی کال ڈسکنیکٹ کر رہی تھی مگر آخر میں مجبور ہو کر اٹینڈ کرنی پڑی

"...ماہی مجھے آپ سے بہت امپورٹڈ بات کرنی ہے...پلیز زز آپ منع مت کریں ورنہ میں ہرٹ ہوؤں گا"

ماہی کو اس کی آواز تو واقعی بہت دلچسپ لگی تھی مگر جو بھی تھا وہ کیسے اس انجان شخص سے بات کرنے اور ملنے کے لئے راضی ہو جاتی

"اوکے کہیں کیا بات ہے؟؟؟"

"میں آپ کو کال پر نہیں بتا سکتا... کیا آپ مجھ سے کہیں باہر مل سکتی ہیں..." ماہی پہلے کچھ سوچنے لگی پھر نہیں میں جواب دے کر کال کاٹ دی تب ہی اس کے پاس میسج آیا

"ماہی میں آپ کو ابھی سے نہیں پہلے سے جانتا ہوں مگر کبھی آپ سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی مگر اب میں آپ سے مزید دور نہیں رہ سکتا... پلیز زمیرے جزباتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں..."

ماہی کو اب اس پر ترس آ رہا تھا اس لئے ویٹ کا میسج کر کے وہ سامنے والے کمرے کی طرف چلی گئی جو عریشہ کا تھا

"عجیب یار... مطلب لگ ہی نہیں رہا کسی انسان کا دیا ہوا نشان ہے... یہ تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی زہریلے کیڑے نے کاٹا ہو..." عریشہ اب تک اس ہی ٹوپک پر رکی ہوئی تھی اور بار بار اپنے گلے پر اس نشان کو دیکھی جا رہی تھی

وہ جو بھی تھا اس نے یہ تو بلکل صحیح کہا تھا کہ یہ نشان مجھے بار بار اس کی یاد دلاتا رہے گا...ویسے...بوڈی سے تو"
ہینڈسم دکھ رہا تھا اور پرفیوم تو بڑا مہنگا والا لگا رکھا تھا اس انونیمس بوئے نے...ایسا تو نہیں مجھے امپریس کرنے کے
"...لیے کسی سے مانگ کر لگایا ہو

ابھی وہ ان ہی باتوں میں الجھی ہوئی تھی جب ماہی اس کے کمرے میں آئی تو یک دم اس کی زبان کو بریک لگ گیا

آر و تم فری ہو؟ مجھے بہت امپورٹینڈ بات کرنی ہے پلیز زز..."ماہی اپنی تمام پریشانیاں صرف عریشہ کے"
سامنے ہی ظاہر کرتی تھی

"کہو ماہی کیا ہوا ہے؟؟؟"

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

میں نے تو تمہیں آئیڈیا دے دیا کے اپنی بیٹی کو بھی اپنے ساتھ کے آؤ یہاں میرے پاس رہے گی تو بلکل محفوظ"
رہے گی..."ڈون نے شراب کا گلاس لبوں سے لگتے ہوئے کہا

"...مگر یہ کیسے ممکن ہے ڈون وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے سمجھدار ہے اگر اسے پتا چلا کہ اس کا باپ"

ایس کے آگر کچھ کہتا ڈون ہنس پڑا

اس کا باپ کتنا حرامی کے تو وہ اپنے باپ کو چھوڑ تو نہیں دے گی نہ...اور ویسے بھی تم اسے جہاں جائز رشتے سے"

"...کے کر آ سکتے ہو

ڈون اپنی بات پر آیا ایس کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"...اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو"

ڈون کے کہنے کی دیر تھی ایس کے غصے سے اٹھا

کیا مطلب ہے تمہارا... تم تم نے یہ... یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اپنی پھول جیسی بیٹی تمہارے حوالے کروں"

"گا؟؟؟

آواز نیچے..."ڈون کو کہاں پسند تھی اُونچی آواز اس لئے وہ بھی بھڑک اٹھا"

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم میری سپورٹ کے بنا اپنی بیٹی کو پروٹیکٹ کر سکتے ہو تو پھر اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے"

اور جا کہ اپنی بیٹی کو کسی محفوظ مقام پر سیو کر دو مگر یاد رکھنا ایس کے تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو اگر میں

"...چاہوں تو ایک دن کے اندر اندر تمہاری بیٹی کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکال سکتا ہوں میں سمجھے تم

ڈون کے الفاظ ایس کے کو تیر کی طرح محسوس ہو رہے تھے مگر وہ کرتا بھی کیا وہ ڈون کی طاقت سے واقف تھا

میں نے اپنے بتائے گئے پلین پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے بیسٹ یقیناً پاکستان جائے گا اور اس ہی دوران ہم"

" اس کی تمام جگہیں جو ہمیں پتا ہیں سب جلا ڈالیں گے

وہ زو معنی الفاظ استعمال کر رہا تھا جبکہ ایس کے سمجھ چکا تھا آگے کیا ہونے والا ہے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

روحیل یو کے کیلئے نکلنے والا تھا اس لئے اس کو آج ہر حال میں ماہی کو راضی کرنا تھا جبکہ دوسری طرف ماہی

عریشہ کو ساری سچائی بتا چکی تھی جو جو کچھ اب تک اس کے ساتھ ہوا مگر عریشہ نے ماہی کو اب تک کچھ بھی نہیں

بتایا جبکہ وہ اس کشمکش میں تھی اس رات جو شخص اس کے کمرے میں آیا تھا کہیں وہی پلین والا شخص تو نہیں کیا

وہ اسے اور ماہی دونوں کو تنگ کر رہا تھا

"...عریشہ...؟؟؟؟ کہاں کھو گئیں؟؟؟" ماہی کی آواز پر عریشہ چونکی

"نہیں...کچھ نہیں...میرا مطلب...ماہی تم اس شخص سے ملوا سے جانو آخر کون ہے وہ...کیا تم نے اسے بنا ماسک

"...کے نہیں دیکھا؟ اگر وہ تمہیں ملنے بلا رہا ہے تو اس کا مطلب یہ تھوڑی کہ وہ اب ابھی چہرہ چھپا پھرے گا

عریشہ کو اب اس گھٹیا شخص پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ بد تمیز ایک ہی ہوٹل میں دو دو لڑکیوں پر لائن مار رہا تھا

ٹھیک ہے میں اسے میسج کرتی ہوں..."ماہی نے یہ کہااور اس ان نان نمبر پر میسج کرنے لگی"

روحیل جو یو کے جانے کی تیاری کر رہا تھاماہی کا میسج دیکھ کر مسکرایا"اوکے پھر میں آپ کو آج شام لوکیشن سینڈ کرتاہوں..."ماہی کا یوں اس سے ملنے پر رضامند ہونا روحیل کو اپنی آدھی کامیابی نظر آرہی تھی

عریشہ وہ کہہ رہاہے کہ وہ آج شام ہی ملے گا..."ماہی نے میسج پڑتے ہوئے کہا جس پر عریشہ کادل کر رہا تھاماہی" سے موبائل چھین کر اس بد تمیز انسان کو کھری کھری باتیں سنائے مگر وہ کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی

اوکے عریشہ تم آرام کرو میں اپنے روم میں جارہی ہوں..."ماہی مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ" عریشہ نے اس کے جاتے ہی کمرہ لاک کیااور وہاں موجود تمام چیزیں بکھیرنے لگی پانچ منٹ کے اندر ہی اس نے اپنے کمرے کا پورا نقشہ بدل ڈالا

ہونہہ کہہ رہا تھامیں جنونیت ہوں اس کی عاشقی ہوں ملکیت ہوں اور تم ہارون سے نہ ملنا ہونہہ جھوٹا کہیں کا" "...اب دیکھو بچو میں کرتی کیا ہوں

عریشہ نے خود ہی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر ساری بھڑاس نکالی اور پھر کچھ سوچ کر ہارون کو کال لگائی

"...ہارون آج شام کہیں باہر چلیں"

اس کے لہجے سے ہی غصہ جھلک رہا تھا

نہیں نہیں صرف تم اور میں..."اس کے کہنے کی دیر تھی ہارون کی تو جیسے آج عید ہو گئی ہارون نے بلیک کلر"

کے شرٹ بلیک ہی پینٹ نکالی اور ابھی سے تیار ہونے لگ گیا

جبکہ دوسری طرف عریشہ اب تک آگ بگولہ ہوئی بیٹھی تھی

شام کے ساتھ بج رہے تھے جب ہارون اپنے کمرے سے نکل کر عریشہ کے کمرے کی طرف جانے لگا اور جب

اندر گیا تو اندر کا منظر دیکھ کر دیکھتا ہی رہ گیا

عریشہ بلیک گھٹنوں تک آتا اسکٹ اس کے ساتھ ریڈ شرٹ اور گلے میں چھوٹا سا اسکاٹ جو شاید اس نے اپنے

نشان کو چھپانے کے لئے بڑے اسٹائل سے لپیٹا ہوا تھا اور ہائی ہیلز پہن کر کھلے بالوں کے ساتھ کھڑی سیلفی لے

رہی تھی ہارون کو یوں کھڑا دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوئی

"ہارون...اوہ ہیلو؟؟؟ کیا ہو گیا کیوں فریز ہو گئے؟؟؟؟"

عریشہ ہارون کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولی جس سے وہ ہوش میں آیا

"ہاں...وہ...ہاں میں کہہ رہا تھا چلنا نہیں ہے؟؟"

عریشہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اسے اس ڈریس میں دیکھ کر شاکڈ ہو گیا ہو گا

"...ہاں تو چلو نہ کب سے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا مگر تم ہو کہ... عجیب"

عریشہ منہ بناتی ہوئی اس کے برابر سے بال ہلاتے ہوئے گزری جس سے ہارون کے چہرے پر اس کے بال لگے

مگر وہ اب بھی پاگلوں کی طرح اسے دیکھے جا رہا تھا

وہ لوگ جب کمرے سے نکلے تو ماہی بھی کہیں جانے کے لئے ریڈی تھی عریشہ کو اس کا یوں تیار ہو کر اس ماسک

والے شخص سے ملنے جانا بلکل پسند نہیں آیا

ہیئی ماہی کیا تم بھی کہیں جا رہی ہو؟؟"ہارون نے ماہی سے پوچھا جس پر وہ عریشہ کو دیکھ کر مسکرائی"

ہاں دراصل مجھے کچھ شوپنگ کرنی ہے سو میں زینش اور حارث کے ساتھ ہی باہر جا رہی ہوں تم لوگ کہاں"

جا رہے ہو؟؟"ماہی کی بات پر ہارون نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا"ہاں ایکچلی آر و بہت بور ہو رہی تھی

"...سو...ہم نے سوچا کچھ دیر باہر آوٹنگ پر چلتے ہیں

ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے جب زینش آئی

"...ماہی...تم ریڈی ہو؟؟چلو چلیں"

وہ لوگ سب ایک ساتھ لفٹ میں جانے لگے جب ہی ماہی کو لفٹ والا سین یاد آیا اور پھر وہ کتنا ڈر رہی تھی اس واقعے کے بعد...

"ماہی؟؟؟"

زینش نے ماہی کو ساخت کھڑے دیکھا تو پھر سے بولی جس پر ماہی آگے پیچھے دیکھنے لگی

"...تم لوگ چلو میں کمرے میں کچھ بھول آئی ہوں"

ماہی جلدی سے وہاں سے بھاگی تو وہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے وہ اپنے کمرے میں آکر اندر سے کمرہ لوک کرنے لگی جبھی اس کی کال آئی

ماہی کہاں ہو آپ؟؟ میں نے کب سے ڈرائیور بھیجا ہوا ہے وہ آپکا ویٹ کر رہا ہے پلیز زینچے آئیں..."وہ آواز پہچان گئی تھی

کیا ڈرائیور؟؟؟ مگر میں تو..."وہ آگے کچھ کہتی جب روحیل بول پڑا"

ماہی...ڈونٹ بھی اسکارڈ...میں آپ کا اپنا ہی ہوں...بیلیو میں آپ سیو وہو..."ماہی ثبات میں جواب دے کر"

کمرہ لاک کر کے باہر آئی اور سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئی تو زینش اس کا ہی انتظار کر رہی تھی اور حارث بھی

بار بار وہیں دیکھ رہا تھا

"ماہی کیا ہو گیا؟؟سب ٹھیک ہے نہ؟؟"

ہاں وہ میں یہ کہہ رہی تھی تم لوگ جاؤ میری ایک فرینڈ مجھ سے ملنے آرہی ہے تو میں وہی جاؤں گی..."ماہی"

نے مختصر سا بہانا بنایا جس پر حارث حیران ہوا

"تمہاری فرینڈ ادھر ترکی میں کیا کر رہی ہے؟؟؟"

"...وہ اکیلی اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہوئی ہے تو اس نے مجھے کہا آج مصروف نہیں ہے وہ تو ملنا چاہتی ہے"

چلو ٹھیک ہے پھر..."زینش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہاں سے وہ لوگ باہر چلے گئے پہلے تو وہ ان"

کے جانے کا ویٹ کرتی رہی جب وہ لوگ ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے تو پھر ماہی باہر آئی

".اُوففففف مجھے کیا پتا ان میں سے کونسا ڈرائیور ہے"

باہر بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں جس میں سے ایک کار سے ڈرائیور نکل کر باہر آیااور اس نے ماہی کو فون دیا جس پر روحیل تھا

ماہی گاڑی میں بیٹھو۔"ماہی سمجھ گئی یہ وہی ڈرائیور ہو گا ماہی کار میں بیٹھی اور دس منٹ کا فاصلہ طے کر کے وہ" لوگ ایک بہت شاندار ریسٹورنٹ کے سامنے رکے

گڈ ایوننگ میم..."وہاں ایک ویٹر باہر آیا ماہی اس کے پیچھے اندر جانے لگی مگر اندر بہت اندھیرا تھا ماہی ڈر رہی" تھی کہ کہیں اس نے یہاں آکر کوئی غلطی تو نہیں کی پتا نہیں کون ہو گا وہ شخص کیسا ہو گا

ویٹر ماہی کو اندر چھوڑ کر باہر سے ریسٹورنٹ کا دروازہ بند کر کے چلا گیا سہی معنوں میں ماہی کی اب اچھی خاصی ہوا نکل رہی تھی ابھی وہ اپنا موبائل ان کرتی جب ہر طرف لائٹس آن ہونے لگی اور اس نے خود کو ایک بہت حسین اور پھولوں سے سجی ہوئی جگہ پر کھڑا پایا

وہ لوگ اس وقت ایک بہت بڑے کسینو میں موجود تھے جہاں ہر طرح میوزک کا شور تھا کچھ لوگ ڈانس میں

بیزی تھے کچھ لوگ تاش کھیلنے آئے ہوئے تھے جبکہ کچھ لوگ فل ٹن تھے جبکہ عریشہ کو یہ ماحول بلکل چیپ لگ رہا تھا اور ہارون کو بھی یہ جگہ کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی

"...یار یہ کونسی گھٹیا جگہ لے آئے تم ہارون حد ہے"

ہارون نے عریشہ کو گھورا "یار آرو تم نے ہی کہا تھا تمہیں کسی کلب میں جانا ہے." اور جب عریشہ نے اسے گھورا تو وہ خاموشی سے نیچے نظریں کر گیا

وہاں نجانے کتنے چیپ لوگ موجود تھے جن کی نظریں عریشہ پر مرکوز تھیں وہ گھور گھور کر عریشہ کو دیکھ رہے تھے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

آرواب ہمیں چلنا چاہیے یہ جگہ تمہارے لائق نہیں..." ہارون نے آس پاس کے ماحول کو بھانپتے ہوئے کہا" جس پر عریشہ نے بھی غور کیا مگر تب ہی ہارون کے نمبر پر کسی کی کال آئی تو وہ عریشہ کو ویٹ کا کہہ کر وہاں سے سائڈ میں چلا گیا جبکہ عریشہ ہاتھ میں جوس کا گلاس لئے چیئر پر بیٹھ گئی جبکہ جو کپڑے اس نے زیب تن کئے ہوئے تھے کوئی بہت بری طرح سے اسے گھور کر دیکھ رہا تھا وہ آج پھر سے کسی کے غصے کو ہوا دے رہی تھی

ہیئی ہوٹی..."دو لڑکے جو فل ٹن تھے اس کے قریب آئے اور کہنے لگے عریشہ کو بہت عجیب سا لگ رہا تھا ان کا"

یوں قریب آنا عریشہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تب ہی ان میں سے ایک لڑکے نے عریشہ کا ہاتھ پکڑنے لگا

جس پر عریشہ نے رکھ کر چماٹ مارا تو سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے مگر وہ تو تھے ہی ڈھیڈ اور بھی زیادہ

بد تمیزی پر اتر آئے اور ابھی وہ لڑکا عریشہ کو چھونے والا تھا اگلے ہی لمحے کسی ہڈی والے شخص نے اس لڑکے کا

ہاتھ پکڑ کر مکمل مروڑ ڈالا وہ درد سے چلانے لگا جبکہ عریشہ اسے بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی اور پہچاننے کی

کوشش کر رہی تھی ان دونوں لڑکوں کے کچھ ساتھی بھی آ گئے تھے

تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر اس نے ان ساتھوں کی درگت بنا دی تھی تو کلب میں موجود تمام لڑکیوں نے

تالیاں بجانی شروع کر دیں جبکہ عریشہ بھی اس کی لڑائی کرنے کے انداز سے متاثر ہوئی ہر ایک کی نظر صرف

اس شخص پر ہی مرکوز تھی جبکہ اس کا منہ ماسک میں چھپا ہوا تھا ورنہ تو لوگ پتا نہیں کیا کرتے مگر وہ تمام نظروں

کو نظر انداز کرتا ہوا عریشہ کے قریب آیا اور مظبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگا عریشہ کو یہ

لمس جانا پہچانا سا لگا

کون ہو تم ہاتھ چھوڑو میرا..." باہر آ کر عریشہ نے مزاحمت کی جس پر اس شخص نے عریشہ کو گھور کر دیکھا اس"
کی وہ براؤن آنکھیں عریشہ پہچان چکی تھی یہ وہی شخص ہے اس نے زبردستی عریشہ کو اپنی کار کے فرنٹ سیٹ پر
بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا عریشہ کی بک بک مسلسل جاری ہی

"...تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے"

شہرام نے ایک جھٹکے سے کار اسٹارٹ کی اور ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار میں گاڑی چلانے لگا جبکہ عریشہ اب بھی
گاڑی روکنے کا کہی جا رہی تھی جیسے اس کے برابر بیٹھا شخص اس کی سننے والا ہے
اس نے گاڑی ایک سنسان جنگل کے اندر کی جس پر عریشہ کا خوف بڑھنے لگا ان کی گاڑی ایک چھوٹے سے
اپارٹمنٹ کے سامنے آ کر رکی

یہ کہاں لے آئے ہو تم مجھے ہاں..." عریشہ نے پھر سے چیختے ہوئے کہا جس پر شہرام نے خونخوار نظروں سے"
عریشہ کو گھورا اور خود گاڑی سے نکل کر باہر آیا اور پھر عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے نکالا اور ٹھوکنے والا انداز
میں گاڑی کا دروازہ بند کیا

میں نے پوچھا کہاں لائے..." ابھی آگے وہ کچھ کہتے شہرام کی آواز پورے جنگل میں گونجی"

تمہاری ہمت کیسے ہوئے اس گھٹیا جگہ پر ایسے گھٹیا کپڑے پہن کر جانے کی..." عریشہ یک دم سے چپ ہو گئی شہرام اسے زبردستی اندر لے گیا اور دروازہ بند کر دیا اور سیڑھیاں عبور کرتا ہوا وہ اسے ایک کمرے میں لے آیا جو زیادہ بڑا نہیں مگر بہت خوبصورت اور پر سکون سا تھا شہرام نے اسے بیڈ پر اچھالا جس سے وہ بیڈ پر جا گری

شہرام اس کے اُوپر جھک کر اسکے منہ کو دبوچنے لگا جس سے عریشہ کو درد ہونے لگا

میں نے پہلے بھی تم سے کہا تھا نہ کہ تم صرف میری ہو میری امانت ہو اور میری امانت میں اگر کبھی خیانت ہوئی تو بہت برا ہو گا مگر تمہیں شاید شوق ہے میری دی ہوئی اذیتوں کو برداشت کرنے کا" آخری الفاظوں میں شہرام نے اسے ایک جھٹکے سے دور کیا اور اس کے گلے میں باندھا ہوا اسکاف کھینچ کر دور کیا جس سے اسے جلن محسوس ہونے لگی

تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہوئے ہو... تم کیوں مجھے جینے نہیں دیتے... تم..." آگے کچھ کہتی شہرام نے اس کی بک بک کا حل نکالتے ہوئے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ویلکم ماہی..."روحیل کی آواز پر ماہی نے اوپر دیکھا جہاں سامنے سے روحیل سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف آرہا" تھا مگر ماسک اب بھی منہ پر تھا ماہی اس کی نیلی آنکھوں سے اسے پہچان چکی تھی اس لئے مسکراتے ہوئے اس کے قریب آئی بیچ میں ایک ٹیبل اور دو کرسی رکھی ہوئی تھیں روحیل نے کرسی کھینچ کر ماہی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گیا جبکہ ماہی صرف اسے ہی دیکھی جا رہی تھی

کیسی ہو میری جان..."روحیل کی حسرت بھری نگاہیں محسوس کرتی ہوئی ماہی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا" "میں ٹھیک اور آپ..."روحیل اس کی مسکراہٹ کو اپنے دل میں اتارتا ہوا کہنے لگا"مہربانی ہے آپ کی..."اس کی بات پر ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

آئی مین آپ کو دیکھ کر ہی جی رہا ہوں...تو ہوئی نہ آپکی مہربانی..."روحیل کے کہنے کی دیر تھی ماہی پھر سے" مسکرانے لگی اب روحیل اصلی بات پر آچکا تھا

ماہی...آپ کو اگر مجھ میں یہ میرے متعلق کوئی بھی ڈاوٹ ہے تو آپ مجھے کہہ سکتی ہیں میں سب کچھ کلئر" ".کر دوں گا باقی آپ کو جو پوچھنا ہے آپ پوچھ سکتی ہیں

"آپ میرے بارے میں جاننا نہیں چاہیں گے ؟؟"ماہی کے سوال پر روحیل نے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور مسکرانے لگا بھلا اس سے زیادہ ماہی کو اور کون جانتا ہو گا

"میری جان مجھے آپ کے بارے میں کچھ جاننے کی ضرورت نہیں، میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں..."ماہی حیران ہوئی تھی اس کی باتوں سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آخر کیا واقعی وہ اسے اتنا جانتا ہے

"ماہی میرا نام روحیل جہانزیب ہے میں گریجوٹڈ ہوں اس کے علاوہ کمپیوٹر کے ڈفرنٹ کورسز کئے ہوئے ہیں فلحال ایک کمپنی میں جوب کرتا ہوں"

روحیل نے اپنا تعارف کروایا تو ماہی نے ثبات میں سر ہلایا پھر کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی

"روحیل آپ نے کہا تھا آپ مجھے جانتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے..."ماہی کی بات پر روحیل اپنی نیلی آنکھوں سے پہلے اسے بہت غور سے دیکھنے لگا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑنے لگا جس پر ماہی تھوڑی گھبرائی مگر اگلے ہی لمحے روحیل کی آنکھوں میں کھو سی گئی

روحیل نے کچھ سوچتے ہوئے ماسک ہٹایااور ٹیبل پر رکھ دیاماہی کو لگتا تھاوہ ہینڈسم ہے تو پیارا بھی ہو گا مگر اتنا زیادہ یہ اسے نہیں پتا تھاماہی اسے ہی دیکھ رہی تھی سرخ وسفید رنگت پر کشش ہونٹ ہلکی سی شیو جو اس کے چہرے کو مزید دلکش بنا رہی تھی ماہی کے منہ سے بے ساختہ نکلا

ماشاءاللہ..."جس پر روحیل مسکرانے لگا تو ماہی اس کی اس حسین مسکراہٹ میں کھونے لگی کافی دیر تک وہ" اسے یوں ہی دیکھتی رہی پھر روحیل نے ماہی کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلائے

ماہی...؟؟""جی جی..."ماہی ہوش میں آئی روحیل پھر سے مسکرانے لگا اس کی اس حرکت پر جبکہ ماہی اب" اپنے کئے گئے سوال کے جواب کی منتظر تھی

ماہی...جو بات میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں پلیز زز آپ مائنڈ نہیں کریں گی..."وہ دنیا کے سامنے تو بہت پتھر" دل تھا مگر ماہی کے سامنے آکر اس کا یہ پتھر دل کسی چھوٹے سے پرندے کے دل کی مانند ہو جاتا تھا یا شاید وہ ڈرتا تھا کہ کہیں اسے اتنے سالوں کے انتظار کے بعد انکار نہ سننا پڑے

ماہی میں...میں آپ کو کچھ دنوں سے نہیں بلکہ سالوں سے جانتا ہوں..."روحیل کی بات سے ماہی شاکڈ ہو گئی" یہ بھلا کیسے ممکن تھا

"جی ہاں ماہی یہ سچ ہے...آپ جب بھی کہیں دور جانے والی ہوتی تھیں ٹراویلر پر تو آپ کو روکنے کے لئے وہ چٹ میں ہی لکھا کرتا تھا..."

اب تو ماہی کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ کچھ کہہ سکے مگر اتنا ضرور کنفرم ہو چکا تھا وہ سب اس کا وہم یا کسی کی شرارت نہیں تھی وہ سب روحیل کرتا تھا

"ماہی میں تو آپ کے اتنے قریب تھا کہ...میں روز رات آپ سے ملنے آتا تھا مگر آپ کے سو جانے کے بعد مجھے ڈر تھا اگر میں آپ کو پرپوز کروں تو کہیں آپ ریجیکٹ نہ کر دیں..."

"مگر یہ کیسے ممکن ہے...آپ...آپ کیسے میرے روم...میں..."ماہی کو کچھ عجیب لگا کیونکہ جس شخص کو وہ آج پہلی بار جاننے کی کوشش کر رہی تھی وہ شخص اس سے ملنے آنے لگا تھا

"ماہی...میں جانتا ہوں یہ سب تمہیں بہت عجیب لگ رہا ہو گا مگر یہی سچ ہے...میں نے بہت انتظار کر لیا...مگر اب...اب بس میں جلد سے جلد آپ کو اپنانا چاہتا ہوں..."

ماہی کچھ کہتی مگر روحیل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

"ماہی ول یو میری می؟؟"وہ ابھی کچھ سمجھتی اگلے ہی لمحے روحیل نے اس کو شادی کے لئے پرپوز کر دیا"

"...مگر روحیل یہ...یہ کیسے ممکن ہے...میرے ڈیڈ"

"ڈونٹ وری ماہی میں پاکستان جاتے ہی سب سے پہلے آپ کے ڈیڈ سے آپ کا ہاتھ مانگوں گا...مگر مجھے سب سے پہلے آپ کی رضامندی چاہیے میں نہیں چاہتا آپ کے ساتھ زبردستی ہو..."

ماہی کو یہ لمحہ تھوڑا مشکل مگر حسین لگ رہا تھا کیونکہ پہلی بار اس کا دل کسی کے لئے دھڑک رہا تھا

"آپ کو پتا ہے ماہی...جب آپ مری ٹور پر جانے کی تیاری کر رہی تھیں تو میں نے آپ کو ایک چٹ لکھ کر دی تھی...مگر آپ نے وہ چٹ...پھاڑ کر ڈزبن میں"

روحیل یک دم اداس ہو گیا جیسے ابھی کل ہی کی بات ہو ماہی اس کی یہ اداسی محسوس کر چکی تھی

"...روحیل...آپ سیڈ ہو رہے ہیں"

ماہی تو تھی ہی نرم دل کی مالک کیسے نہ محسوس کرتی اس کا دکھ

"...نہیں بس...ماہی میں آپ سے دور نہیں جا سکتا...مجھے آپ کی عادت ہو چکی ہے"

روحیل نے ماہی کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا

"ماہی یہ دل...یہ دل آپ کے نام سے دھڑکتا ہے...کیا آپ میرا پروپوزل ایکسپٹ کرو گی...؟؟؟"

ماہی نے نظریں جھکالی تھیں جبکہ وہ روحیل کی تیز دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...ڈون...کام ہو گیا"

ڈون اپنے محل نما گھر کے ایک بڑے سے کمرے میں صوفے پر بیٹھا شراب نوشی کر رہا تھا جب اس کا آدمی اندر آیا اور اسے کئے گئے کام سے آگاہ کیا

"...ویل ڈن...جلا دو اس جگہ کو بلکل خاک کر دو"

اس کا حکم ملتے ہی اس کے خار آدمی بیسٹ کے جنگل والے کھنڈر نما گھر کو جلانے کے لیے چلے گئے اس گھر کا بھی اس کے آدمیوں کو انسپکٹر رضوان نے ہی بتایا تھا کیونکہ ڈون نے اسے نجانے کس کس قسم کی دھمکیاں دی تھیں

ڈون کے آدمی پورے پاکستان میں پھیل چکے تھے وہ بیسٹ کو کسی جنگلی کتوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے مگر وہ اس بات سے انجان تھے کہ بیسٹ اس گھر سے اپنی تمام ضروری چیزیں لے جا چکا تھا کیونکہ اسے پتا تھا ڈون یہ ضرور کرے گا

ڈون کو یہ لگ رہا تھا کہ بیسٹ کا کھیل اس کی مٹھی میں آ چکا ہے جبکہ سچ تو یہ تھا کہ اس کے ہر اٹھائے جانے والے قدم کو بیسٹ پہلے ہی بھانپ چکا تھا بیسٹ یہ بھی جانتا تھا کہ ڈون کٹھ جوڑ نہ ہونے کی صورت میں اپنی جلن اور بدلے کی آگ میں پاکستان کے تمام حالات خراب کرنے کی کوشش کرے گا

اس لئے بیسٹ نے پہلے ہی ساری پلیننگ کر لی تھی بس ڈون کے وار کا انتظار تھا جو کہ ڈون کر چکا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

نجانے وہ کتنی بار مزاحمت کر چکی تھی اس کی قید سے نکلنے کی مگر وہ تھا کہ اس کی شدتیں کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں آخر کار اس نے عریشہ کے لبوں کو آزاد کر ہی دیا تھا جبکہ عریشہ اس کی ہی ہڈی کو مظبوطی سے تھامے سانسیں لینے میں مصروف تھی مگر وہ بھی شہرام تھا اسے سب یاد تھا کہ عریشہ کیا حرکت کر کے آئی ہے

اور شہرام کی ڈکشنری میں تو معافی کا لفظ ہی نہیں تھا شہرام نے بالوں سے پکڑ کر اس کا منہ اپنی طرف کیا اور ماسک لگا کر اس کی آنکھوں سے پٹی اتاری اور پھر سے اس کا منہ دبوچنے لگا

"بتاؤ... کیوں گئیں تھیں وہاں... کیوں پہنے تھے ایسے کپڑے کہ لوگ تمہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے؟؟؟"

عریشہ اس کی براؤن آنکھوں میں بڑی غور سے دیکھ رہی تھی وہ شخص جسکی آنکھیں اتنی دلچسپ پر کشش ہیں تو وہ خود کیسا دکھتا ہوگا ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب شہرام نے پھر سے اس کا منہ دبوچا

"بتاااااو..." اس کی آواز پر وہ چونکی

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں؟؟؟ دور ہٹو..." عریشہ کو یاد آگیا کہ وہ تو ماہی سے ملنے گیا تھا پھر یہاں کیا کر رہا ہے اب

عریشہ کو اس انجان شخص پر بہت غصہ بھی آرہا تھا اور اسے جلن بھی ہو رہی تھی نہ جانے کیوں مگر ہو رہی تھی

"عریشہ کی، تم جھوٹے مکار دھوکے باز ہو اپنے گریبان میں جھانکو آئے بڑے مجھ پر پابندیاں لگانے والے،" باتوں سے شہرام اسے سوالیہ نظروں سے گھورنے لگا

کیاہوا؟؟؟ہاں؟؟؟اب کہونہ اپنی تھرڈکلاس ورژنز مجھے ایموشنل بلیک میل کرنے والے جھوٹے انسان..."""

وہ مسلسل اسے برا کہی جارہی تھی مگر اب تک وجہ نہیں بتائی تھی کہ آخر شہرام نے اس کے ساتھ کیا دھوکا کر دیا تھا

کیا بکواس کئے جارہی ہو؟اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری اس بکواس کے چکر میں میں تمہیں سزا دینا بھول جاؤں" گا تو یہ غلط فہمی ہے تمہاری"وہ اپنے ہی بھرم میں بولا جارہا تھا مگر اسے کیا پتا سامنے جو لڑکی ہے وہ جلن کی آگ ...میں جل رہی ہے

جسٹ شٹ اپ سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں؟؟؟سب پتا ہے مجھے اپنے گناہ چھپانے کے لئے مجھ پر بھرم دکھا رہے ہو جھوٹے دھوکے باز انسان"شہرام کو بلکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا آخر وہ بار بار اسے کیا کہی جارہی تھی

بکواس بند کرواپنی...دھوکے باز کس کو کہہ رہی ہو؟؟؟"شہرام نے ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا"

"...تمہیں...تمہیں کہا ہے دھوکے باز...سمجھے تم"

عریشہ نے انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر وہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگا

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟میں نے کب تمہیں دھوکا دیا؟؟؟"

اوہ اب زیادہ معصوم نہ بنو... تم ہی نے ماہی کو ملنے بلایا تھا نہ تم ہی اسے کال پر کال کر رہے تھے نہ اور تم ہی تھے" نہ وہ پلین والے شخص جو ماہی کے برابر میں بیٹھنے کے لیے بہت بے تاب ہو رہے تھے..." شہرام سمجھ چکا تھا وہ کس کی بات کر رہی ہے دراصل وہ شہرام کو وہی شخص سمجھ رہی تھی جبکہ اب شہرام کے دماغ میں اسے تپانے کے طریقے آنے لگے تو وہ بڑے آرام سے اس کو پکڑ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا

"... ہمم ماہی... ہاں میں نے اسے ملنے بلایا تھا اور ملا بھی تھا... بہت حسین ہے وہ"

شہرام کی بات پر عریشہ نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا جس پر شہرام نے اس کی نام دبائی

"مگر تم سے زیادہ حسین اس دنیا میں کوئی نہیں..." وہ سمجھ چکا تھا کہ عریشہ کو اب اپنی ہی دوست سے جلن محسوس ہو رہی ہے کیونکہ وہ خود کو سب سے زیادہ حسین امیر پڑی لکھی دولت مند سمجھتی تھی

"ہٹو دور تم دھوکے باز انسان..." عریشہ بھی عریشہ ہی تھی شہرام نے اس کا موبائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "کرو کال اپنی فرینڈ کو اور معلوم کرو کہ اس وقت وہ کس کے ساتھ ہے..." عریشہ اس کو نا سمجھی والے انداز میں دیکھنے لگی شہرام نے عریشہ کا موبائل ان لاک کیا اور ماہی کو کال ملائی

"یہ... تمہیں میرا پاسورڈ کیسے پتا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

میری جان مجھے تو یہ بھی پتا ہے کہ تمہارا دل اس وقت دو سو چالیس کی اسپیڈ میں دھڑک رہا ہے یہ تو پھر بس"

"...پاسورڈ ہے

وہ تو عریشہ کی دھڑکنیں بھی محسوس کر رہا تھا شہرام نے مائک آن کیا اور تب ہی ماہی نے کال ریسیو کی شہرام نے

اسے آنکھوں سے اشارے سے پوچھنے کا کہا تو عریشہ ماہی سے مخاطب ہوئی

"...ہیلو ماہی کہاں ہو تم"

عریشہ نے ایک ہی سانس میں یہ جملہ بولا تھا جس پر شہرام نے بامشکل ہنسی دبائی

".عرش وہ...میں اس وقت ؟روحیل کے ساتھ ہوں"

"...کون روحیل؟؟؟؟"عریشہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے پوچھا"وہی...جس کا میں نے تمہیں بتایا تھا"

مطلب وہ ابھی تمہارے ساتھ ہی ہے؟؟"عریشہ بڑی بڑی آنکھوں سے شہرام کو دیکھ رہی تھی"

"ہاں نہ عرش کیوں کیا ہوا؟؟؟"

"...نہیں نہیں کچھ نہیں چلو میں فون رکھتی ہوں بائے"

عریشہ نے جلدی سے بائے کہااور شہرام کے ہاتھ سے موبائل چھینا جبکہ شہرام اب ابرو چڑاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

"چل گیا پتا مل گیا سکون ہو گئی تسلی؟؟؟"

شہرام نے سخت لہجے میں کہا جس پر عریشہ اسے تیڑی نظروں سے گھورنے لگی

"...اب بتاؤ کیا تمہیں جلن ہو رہی تھی کہیں میں کسی اور لڑکی کے ساتھ"

وہ تو عریشہ کے غصے کو بھی مذاق میں اڑا رہا تھا

"جی نہیں مجھے کیوں جلن ہو گی بھاڑ میں جاؤ"

عریشہ نے پھر سے وہی لہجہ اختیار کیا جس پر شہرام کا موڈ دوبارہ سے بدلنے لگا اور وہ پھر سے خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"...کیوں پہنے ہیں ایسے کپڑے؟؟؟؟ شرم نہیں آتی تمہیں نجانے کتنی نظروں کا مرکز بنی ہوئی ہو نگی تم"

وہ ایک ایک الفاظ ٹھوکنے والا انداز میں کہہ رہا تھا

بات سنو میری اگر بہت شوق ہے چھوٹے کپڑے پہننے کا تو شوق سے پہنو مگر صرف میرے سامنے کسی اور کے "

"...سامنے اگر تمہارے جسم کا ایک بھی حصہ جھلکہ تو یاد رکھنا وہ حصہ تمہارے جسم سے الگ کر دوں گا میں

وہ کس جنون کس شدت سے اسے دھمکیاں دے رہا تھا اور یہ صرف دھمکی کی حد تک نہیں تھا وہ اس دھمکی کو

سچ کر دکھانے کی ہمت بھی رکھتا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"روحیل کیا آپ واقعی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟؟"

ماہی نے نرم لہجے پوچھا جس پر روحیل اس کی معصومیت پر فدا ہو گیا تھا وہ کتنی معصوم تھی

"...ہاں ماہی میں جلد سے جلد آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں"

"اور اگر میرے ڈیڈ اس رشتے کے لئے نہ مانے تو؟؟؟"

ماہی کی بات پر روحیل کے چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے جو ماہی دیکھ چکی تھی

"...وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں"

روحیل کا لہجہ اس بار تھوڑا سخت تھا ماہی سمجھ چکی تھی اس کی کہی گئی بات روحیل پر ناگوار گزری ہے مگر یہ بھی تو سچ تھا نہ اگر ماہی کے ڈیڈ نے انکار کر دیا تو روحیل کیا کرتا وہ جاننا چاہتی تھی مگر روحیل نے تو سب کچھ خود ہی سنبھالنے کی قسم کھائی ہوئی تھی نہ

ماہی نے روحیل کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا

میں نہیں جانتی میرے ڈیڈ کیا فیصلہ کریں گے اور میں یہ بھی نہیں جانتی آپ کو لے کر میری کیا فیلنگز ہیں مگر" میں ایک ایسے شخص کو کبھی بھی کھونا نہیں چاہوں گی جو مجھ سے بے انتہا پیار کرتا ہو جس کے لئے میں سب کچھ ہوں..."

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ماہی کی باتوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ ماہی روحیل سے راضی ہے ماہی سچ میں ایک معصوم لڑکی تھی وہ پیار کو ترسی ہوئی تھی کبھی ماں کے کبھی بھائی بہن کے پیار کو

مگر جب ایک شخص اسے اتنی اہمیت دے رہا تھا اتنی قدر کرتا تھا تو کیا وہ اسے انکار کر دیتی کبھی بھی نہیں ماہی نے فیصلہ کر لیا تھا وہ روحیل کا پرپوزل ایکسپٹ کرے گی

روحیل کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ماہی اس کو ہاں کر چکی ہے وہ بے یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے ماہی کو دیکھ رہا تھا

"...ماہی... کیا واقعی آپ... آپ مجھ سے شادی کرنے کے لیے راضی ہو"

ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تھا روحیل اب چالیس پرسنٹ کامیاب ہو چکا تھا ایک ٹاسک اس کا کمپلیٹ ہو چکا تھا اب باری تھی دوست ٹاسک کی جس کے لئے وہ بے حد بے صبر ہو رہا تھا

روحیل نے ٹیبل پر رکھے پھولوں کے بُکے کے اندر سے ایک ڈبّی نکالی اور ماہی کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

"ول یو میری می؟؟؟"

ماہی نے ہاں میں سر ہلایا جب کہ وہ بلش کرتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی روحیل کی آنکھیں تھوڑی نم تھیں روحیل نے انگوٹھی ماہی کی انگلی میں پہنائی اور اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا جس سے ماہی شرمانے لگی یہ لمحہ ان دونوں کی زندگی کا سب سے حسین ترین لمحہ تھا

جب عریشہ کی آنکھ کھلی تو وہ اپنے روم میں تھی کل رات جو کچھ ہوا اسے خواب سا لگ رہا تھا یہ کیس ممکن تھا کہ کل رات وہ اس شخص کے ساتھ کسی ڈپارٹمنٹ میں تھی اور آج صبح ہی جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ واپس اپنے کمرے میں موجود تھی

وہ یوں ہی اسے اپنی قید میں لئے دھمکیوں پر دھمکیاں دیئے جا رہا تھا اور وقفے وقفے سے اسے اپنے شدت بھرے لمس سے دوچار کئے جا رہا مگر وہ بچاری کب نیند کے آغوش میں چلی گئی اسے پتا ہی نہیں چلا اور اب جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو خود کو اپنے ہوٹل کے کمرے میں پایا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

عریشہ؟؟؟؟ عریشہ دروازہ کھولو کیا تم جاگ رہی ہو؟؟؟"ماہی جب رات ہوٹل آئی تھی تو ہارون اسے " پریشان لگ رہا تھا زینش اور حارث بھی وہی موجود تھے اور جب اس نے ان سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو سب نے یہی بتایا تھا کہ عریشہ کلب سے کہیں غائب ہو گئی ہے مگر جب انہوں نے اس کا کمرہ چیک کیا تو وہ اندر سے لاک تھا یعنی وہ اندر تھی اور شاید سو چکی تھی نجانے کب کیسے شہرام نے اسے اس کے کمرے میں باحفاظت پہنچا دیا تھا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"کیا ہو گیا؟؟؟"

"عریشہ نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سب لوگ وہی کھڑے اسے گھور رہے تھے "آرو تم گھر کب آئیں؟؟؟

ہارون جھٹ سے اندر آیا اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر پوچھنے لگا جبکہ وہ بچاری بتاتی بھی کیا اسے تو خود ہی نہیں پتا تھا کہ وہ یہاں کب اور کیسے آئی تھی مگر اب اسے کوئی تو بہانا تھا نہ

جب تم فون پر بزی تھے میرا دم گھنٹ رہا تھا اس لیے میں وہاں سے ٹیکسی لے کر یہاں قریبی ریسٹورنٹ آ گئی "

"تھی

عریشہ تھوڑا کنفیوز ہو کر بول رہی تھی جو ماہی سمجھ چکی تھی مگر اس نے سب کے سامنے کچھ بھی کہنا ٹھیک نہیں سمجھا

مگر اتنی بھی کیا جلدی تھی کہ..."آگے ہارون کچھ کہتا عریشہ نے اسے کمرے سے باہر کر کے دروازہ بند کر دیا"

جبکہ سب اس کی یہ حرکت دیکھتے ہی رہ گئے

گائیز لگتا ہے وہ نیند میں ہے سو پلیز زز چلو اسے ڈسٹرب نہیں کرو"ماہی نے انہیں کہا اور خود بھی وہاں سے" چلی گئی

یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ آخر...چاہتا کیا ہے وہ شخص...اور...اور کیا اب...اب مجھے وہ ہر بات کی"

"...سزائیں یوں ہی دیتا رہے گا...آخر...آخر میرا جرم کیا ہے

عریشہ کو دماغ پھٹنے کو تھا وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو دبوچ رہی تھی مگر اس کا درد کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہ اس مسئلے کا کیا حل نکالے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

اوففففف ظالم بتا بھی دے کونسا پرفیوم لگایا ہوا ہے تُو نے، ہمارے پاکستان میں تو ایک سے ایک اعلیٰ قسم کے "

"...پرفیوم ہیں مگر تیرے والے کی بات ہی الگ ہے

بیسٹ کے حکم پر نوفل اور حورین گل خان کے دونوں ترکی والے آدمیوں کو پکڑ کر فارم ہاؤس لا چکے تھے جبکہ بیسٹ اب تک وہاں موجود نہیں تھا ان دونوں کو اس وقت فارم ہاؤس کے تہہ خانے میں رکھا گیا تھا نوفل کب سے ان میں سے ایک بندے کو سونگھا جا رہا تھا اور پریشان کر رہا تھا

"...نوفل بس کر دے یار ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے ایسی جگہ لات مارے کہ تُو ساری زندگی پچھتاتا رہے"

باسم نے نوفل کو سمجھانا چاہا مگر وہ بھی نوفل تھا اسے کہاں پرواہ ہوتی تھی کوئی کچھ بھی کہے

ہونہہ ہٹو دور اور تم تو رہنے ہی دو... تم بہت چلاک لڑکے ہو تمہیں میں نے کتنی بار کہا تھا اپنے وہ والے پرفیوم "

"...کا نام بتا دو جو یونیورسٹی میں لاسٹ سمسٹر کے لاسٹ ڈے پر لگا کر آئے تھے

نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر مہر نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی

"اوہ...اچھا...وہ والا... جسے لگا کر جب میں کلاس میں آیا رھا تو مہر مجھ پر فدا ہو گئی تھی...وہ والا؟؟"

باسم نے جان بوجھ کر نوفل کو چھیڑا جس پر مہر اسے آنکھیں دکھانے لگی اور نوفل کا منہ اور بھی زیادہ سوجھ گیا

"...ہونہہ...ہاں ہاں وہی والا...ہونہہ"

ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے جب بیسٹ کے سخت قدموں کی آواز آنے لگی جبکہ نوفل اب بھی اس شخص کے کانوں میں بار بار پرفیوم کا نام پوچھا جا رہا تھا

مہر اور باسم نے اس بار خاص قسم کا زہر بنایا تھا بیسٹ کے آتے ہی باسم نے سرنج بیسٹ کی طرف بڑھائی

"...ویل ڈن باسم"

بیسٹ نے چہرے پر سے ہڈی ہٹائی اور کرسی قریب کر کے ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا اور اشارے سے ان کے ہاتھ کھولنے کا کہا باسم بنا وقت ضائع کئے ان دونوں کے ہاتھ کھول دیئے اور جیسے ہی ان کے ہاتھ کھلے وہ لوگ بیسٹ کے پیروں میں بیٹھ کر معافی مانگنے لگے

"...تم جو مانگو گے ہم دے دیں گے...بس ہماری جان بخش دو"

بیسٹ کا قہقہہ پورے تہہ خانے میں گونجا جو اس اندھیری جگہ کو اور بھی زیادہ خوفناک بنا رہا تھا

"...بیسٹ کسی سے کچھ نہیں لیتا...مگر سب کو دیتا ضرور ہے"

بیسٹ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح بے انتہا کڑوا اور سخت تھا جبکہ اس کی آواز بہت رعب دار تھی بیسٹ کی بات پر ان

دونوں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا جیسے کچھ جاننا چاہ رہے ہوں

"جاننا چاہو گے بیسٹ سب کو کیا دیتا ہے؟؟؟"

بیسٹ نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا جبکہ اس کنڈیشن میں بھی وہ مسکراتے ہوئے بے حد حسین

لگ رہا تھا

"...دردناک موت"

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو خوفگی سے دیکھنے لگے بیسٹ نے اپنی بات مکمل کی اور ایک

لات مار کر ان میں سے ایک کو زمین پر گرایا اور اس کے ہاتھ پر اپنے پاؤں کا پورا زور دینے لگا جس سے وہ چلا اٹھا

"....بتاؤ چپ کہاں فٹ ہے"

بیسٹ کی بات پر دوسرے شخص نے آنکھیں گھمانا شروع کر دیں جس سے صاف واضح تھا چپ اس کے اندر

فٹ ہے بیسٹ نے اس شخص کو گریبان پکڑ کے کھڑا کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑنے لگا

کدھر فٹ کی ہوئی ہے چپ...؟؟؟؟؟؟"بیسٹ کی آواز اس کے کان کا پردا پھاڑنے کو تھی مگر وہ تو اب بھی"

"چپ تھا"سنا نہیں میں نے کیا پوچھا؟؟؟

بیسٹ نے اس کا گلا دبوچتے ہوئے پوچھا

"...مجھے کچھ نہیں پتا بیسٹ...میں کچھ نہیں جانتا"

"...یہ ایسے نہیں مانے گا"

بیسٹ نے پل پھر میں سرنج اس کی گردن میں گاڑ دی اور پورا زہر اس کے جسم میں اتار دیا منٹوں کے اندر اس شخص کے جسم کی تمام نسیں اُبھرنے لگیں وہ کسی جنگلی جانور کی طرح خود کو اپنی انگلیوں سے نوچ رہا تھا آنکھوں سے آنسوؤں کی جگہ خون رسنے لگا تھا اس شخص نے خود کو مکمل اپنے ہی ہاتھوں سے نوچ کر خونم خون کر دیا دیا اور پھر وہ زمین پر گر گیا جبکہ دوسرا شخص اسے اس اذیت میں دیکھ کر بار بار اپنے پسینے صاف کر رہا تھا اگلے ہی لمحے اس شخص نے اپنی گردن کو نوچنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پوری گردن نوچ ڈالی اور جب اس کا دم نکل رہا تھا تو وہ چپ واضح ہو گئی تھی وہ اس کی گردن میں فٹ کی گئی تھی

بیسٹ بڑے آرام سے چلتا ہوا اس شخص کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ میں موجود چمٹی نما ہتیار کی مدد سے وہ چپ نوچ کر نکالنے لگا جبکہ وہاں موجود سب لوگ اس چل کو دیکھ کر بے حد خوش تھے دو چپ ان کے ہاتھ لگ چکی تھیں مگر تین اب بھی باقی تھیں بیسٹ نے اس چپ کو مہر کی طرف بڑھایا تو مہر ایک خاص کیمیکل کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس چپ کو اس کے اندر ڈالنے لگی کیونکہ اس شخص کے جسم میں زہر پھیل چکا رھا اور چپ پر اس شخص کا خون موجود تھا تو چپ کو کسی بھی کسی کا نقصان پہنچا کر وہ بیسٹ کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی اس کیمیکل میں چپ کو دو گھنٹے رکھا جائے تو اس پر لگے زہر کی وجہ سے اس کی فائلز فیل نہیں ہوتیں

اب باری تھی دوسرے کی جو پہلے ہی آنکھوں میں خوف لئے بیسٹ کو دیکھ رہا تھا آخر وہ تھا بھی تو اتنا خطرناک کب کس کو کیسی موت دے دے کچھ نہیں پتا

"...یار پرفیوم کا نام ہی بتا دے"

جب نوفل نے بیسٹ کو اس شخص کی طرف گھورتے دیکھا تو نوفل کے منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر سب نوفل کو گھورنے لگے

بیسٹ کیاہم اسے بھی مار دیں گے..."مہر کی بات پر بیسٹ نے اس شخص کو غور سے دیکھااور پھر آنکھیں"

چھوٹی کر کے کچھ سوچنے لگا

"ہوسپٹل سے کوئی کال آئی؟؟؟"

بیسٹ کی بات پر باسم آگے بڑا

"...بیسٹ کافی کالز آئی ہیں دل کے علاوہ ہمیں جگر کی ضرورت ہے"

باسم کی بات پر بیسٹ نے اس شخص کواُوپر سے نیچے دیکھا

"...یہ شکار کافی صحت مند نظر آرہاہے...اس کی صحت کا کچھ تو فائدہ ہوناہی چاہیے نہ"

بیسٹ کی بات کا مطلب باسم سمجھ چکا تھابیسٹ نے باسم کی طرف ہاتھ بڑھایاتو باسم نے جلدی سے اسے بلیڈاور

ایک چھوٹی سے بوتل دی جس میں کیمیکل تھابیسٹ نے ہر بار کی طرح اس بار بھی بلیڈ پر اس بوتل سے زہر لگایا

اوراس شخص کے قریب آنے لگا جس سے وہ دور ہونے لگابیسٹ نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی شرٹ پھاڑی اور

دل کی طرف وار کیا جس سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر اس

کے ساتھ یہ ہوا کیا تھا

بیسٹ نے اپنے گلفز والے ایک ہاتھ سے اس کا دل پکڑا اور دوسرے سے بلیڈ مار کر اس کا دل کھینچ کر باہر نکالا

اور پل بھر میں اس کا دل بیسٹ کی مٹھی میں تھا

"...ہونہہ مر گیا مگر پرفیوم کا نام نہیں بتایا اس نے"

نوفل کی بات پر حورین اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگی جس سے نوفل نے منہ بسور لیا

"...لیٹ اسٹارٹ...اونلی ٹوئینٹی منٹس"

بیسٹ اس کا دل کسی بول کی طرح ہاتھ میں اچھال کر وہاں سے چلا گیا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"... بیسٹ تمہارا شک صحیح تھا گل خان کے آدمیوں نے ہمارا جنگل والا گھر جلا کر خاک کر دیا"

روحیل کی بات پر بیسٹ نے یک طرفہ مسکراہٹ پاس کی

"...گڈ"

روحیل اب خاموش تھا شاید وہ بیسٹ کے سوال کرنے کا انتظار کر رہا تھا "مور؟؟؟؟" بیسٹ نے خاموشی توڑی

"...بیسٹ ٹاسک ون سیسز فل ہو چکا ہے"

"...واؤ دیٹز گریٹ ویل ڈن آر جے"

بیسٹ کی بات پر روحیل مسکرانے لگا بیسٹ نے ٹیبل سے ایک پین اٹھایا اور اسے گھمانے لگا

نیکسٹ ٹاسک...؟؟؟؟"بیسٹ کی نظریں پین پر تھیں"

بیسٹ کل رات دو بجے میری یو کے کی فلائیٹ ہے..."روحیل نے وجہ بتائی"ہمم آفٹر ؟؟؟"اب بیسٹ کی"

نظریں اس پر مرکوز تھیں

"...ایک ہفتے تک میں ساری انفارمیشن حاصل کروں گا اور پھر نیکسٹ ٹاسک"

"...گڈ"

روحیل نے نظریں جھکائے جواب دیا جس پر بیسٹ نے بھی مختصر جواب دیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ایک ہفتہ ہو چکا تھا مگر روحیل ماہی کو زیادہ ٹائم نہیں دے پا رہا تھا اور اس نے یو کے جانے کا بھی یہ بہانا کیا تھا کہ اس کے بوس نے بزنس کے کچھ معاملات کے لئے اسے یو کے بھیجا تھا اس ایک ہفتے میں ماہی کو نجانے روحیل کی اتنی عادت ہو چکی تھی کہ وہ ایک پل بھی روحیل کو یاد کئے بنا نہیں رہ پاتی تھی

جبکہ عریشہ کو ایک ہفتے سے شہرام کی طرف سے کوئی رسپونس نہیں ملا تھا شاید وہ ٹھیک چل رہی تھی تبھی اب تک شہرام اس سے ملنے نہیں آیا تھا نہ ہی اسے اس رت کے بعد کسی قسم کی دھمکی ملی اس کے ڈیڈ کی بھی بار بار کالز آ رہی تھیں مگر وہ ان سے بھی ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی

اب حالات پہلے جیسے نہیں رہے تھے روحیل آج شام ہی واپس ترکی آیا تھا بیسٹ کو اس نے تمام حالات سے آگاہ کر دیا تھا اب حالات بہت پیچیدہ ہو چکے تھے اب وقت تھا کوئی بہت ٹھوس فیصلہ کرنے کا کوئی بہت بڑا قدم اٹھانے کا روحیل سیکنڈ ٹاسک کے لئے بلکل تیار تھا

ماہی روحیل کی واپسی پر بہت خوش تھی اس کے جانے کے بعد اس نے ترکی کی کافی جگہوں پر وزٹ کیا مگر روحیل کے بنا اس کو خوبصورت جگہ بھی بورنگ بیکار سی لگ رہی تھی مگر آج جب وہ واپس آیا تھا تو اس نے

دوسرے دن ہی ماہی کو ڈنر پر لے جانے کا کہا تھا ویسے تو ان کے کمرے ساتھ تھے مگر پھر بھی روحیل ماہی سے یوں آکر نہیں ملتا تھا کیونکہ اب بات کچھ اور تھی

آر جے...آر یو ریڈی...؟؟؟"بیسٹ کی آواز پر روحیل نے ہاں میں سر ہلایا"

تمہیں اچھے سے پتا ہے نہ کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟؟؟"بیسٹ نے اسے اپنی طرح ٹرین کیا تھا کسی بھی مشکل" وقت میں کس طرح اپنے فائدے کی بات کرنا کس طرح کسی سامنے والے کا ذہن پڑھنا سامنے والے کو کس طرح قائل کرنا کب اور کیسے خود کو پر سکون رکھنا سب کچھ اس نے روحیل کو سکھایا تھا اور روحیل اس کے سکھاوے پر پورا اترا تھا وہ جانتا تھا کل اسے کس طرح پوری صورتحال کو قابو کرنا تھا

رات بھر وہ جاگ کر کل کا انتظار کرتا رہا اور صبح کا سورج نکلتے ہی روحیل نے سب سے پہلے بیسٹ کو کال کی اور پھر ماہی کو پانچ بجے تیار رہنے کا میسج کرتا ہوا خود کسی کام سے نکل گیا

شام پانچ بجے کا وقت تھا جب ماہی وائٹ کلر کی سمپل سی فراک پہنے گلے میں ڈوپٹہ لئے بالوں کو آزاد کئے شیشے کے سامنے کھڑی روحیل کے میسج کا ویٹ کر رہی تھی جب ہی روحیل کی کال آئی

"...کیا مسئلہ ہے روحیل میں کب سے ویٹ کر رہی تھی آپ کا اور آپ"

"...اُوففففف سوری نہ مائی سلیپنگ بیوٹی باہر آجاؤ جلدی"

وہ ماہی کو مناتا ہوا اس کے ہی کمرے کے باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ کمرے سے باہر نکلی تو روحیل کی نظریں اس پر پڑی اور وہ وہیں کھڑا رہ گیا

"روحیل؟؟؟ چلیں؟؟؟"

ماہی کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا اور اسے پھر سے دیکھنے لگا ان دونوں کی آج اتفاق سے میچنگ ہو گئی تھی کیونکہ روحیل نے بھی بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنی تھی

"...ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری سلیپنگ بیوٹی"

روحیل اس پتھر دل میں کتنی حسرتیں لئے اسے دیکھ رہا تھا وہ واقعی آج پہلے سے بھی کئی زیادہ پیاری لگ رہی تھی

آپ بھی..."ماہی نے شرماتے ہوئے نظریں جھکائیں"

چلیں..."روحیل نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا مگر جب اس نے روحیل کا رخ لفٹ کی طرف جاتے دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف تاری ہونے لگا اور اس کے قدم وہیں رک گئے روحیل اس کے یوں اچانک رکنے پر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا مگر جلد ہی سمجھ گیا کہ مسئلہ کیا ہے

روحیل نے ماہی کا مظبوطی سے ہاتھ تھاما اور اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"میری جان...ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ آپ کے ساتھ...پھر کیسا ڈر ہے؟؟؟"

ماہی کو یوں لگا جیسے واقعی وہ بے وجہ ڈر رہی ہو اس کی ہمت اس کی طاقت اس کے ساتھ ہی ہے روحیل کے اشارہ کرنے پر ماہی نے ایک ہاتھ سے روحیل کا بازوں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے روحیل کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی

روحیل نے لفٹ کے اندر قدم رکھا تب ہی ماہی اس سے چپکنے لگی تو اس نے ماہی کو اپنی باہوں کے حصار میں لیا

"..."میری جان...میں ہوں آپ کے ساتھ

روحیل نے ایک بار پھر اسے اپنی باہوں میں پناہ دی تھی اور وہ ایک بار پھر روحیل کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی بس فرق صرف اتنا تھا پہلے وہ اس کے لئے انجان تھا مگر اب وہی شخص اس کی جان تھا

ان کے ہوٹل سے نکلتے ہی کسی نے ان کی کار کا پیچھا کیا تھا روحیل سب سے پہلے ماہی کو شوپنگ کے لیے لے کر گیا اسے شوپنگ کروائی اور پھر وہ لوگ کچھ دیر یوں ہی مختلف جگہوں پر وزٹ کرتے رہے

تقریباً رات نو بجے کا ٹائم تھا جب ان کی کار ایک ریسٹورنٹ کے سامنے رکی مگر تب ہی روحیل کی گاڑی کے سامنے کسی اور کی گاڑی رکی روحیل کو ان کی یہ حرکت بلکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی ماہی بھی اس کے ساتھ ہی کار

سے نکلی ابھی روحیل کچھ سمجھتا ہی کہ ان نقاب پوش آدمیوں نے روحیل پر فائر کیا جس وجہ سے ایک گولی روحیل کے کاندھے پر لگی وہ خود کو سنبھال نہ پایا اس لئے زمین پر جا گرا ماہی کی چیخ فضا میں نمودار ہوئی گولی چلنے کی آواز سے ماہی نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا ماہی بھاگ کر روحیل کے پس گئی اور اس کا سر زمین سے اٹھا کر اپنی گود میں رکھا

ان دونوں کے سفید کپڑے اب خون کی وجہ سے بلکل لال ہو چکے تھے "کوئی ہے...پلیز زززز ہماری مدد کریں..."ماہی چیخ چیخ کر رو رہی تھی روحیل کا ایک ہاتھ خون میں بھر چکا تھا دوسرے ہاتھ سے وہ ماہی کے ہاتھ کو مظبوطی سے پکڑا ہوا تھا آنکھوں سے آنسوں جاری تھے جان تو جب نکلی جب روحیل نے آنکھیں بند کر دیں...

یار زینش تمہیں مسئلہ کیا ہے آخر اس کی لائف اس کی مرضی وہ جو بھی کرے... تمہیں اس کی اتنی ٹینشن کیوں ہو رہی ہے..."

حارث زینش کی باتیں سن سن کے تھک چکا تھا جبھی پریشان ہو کر بول پڑا جبکہ عریشہ اور ہارون بھی ان کے ساتھ ہی موجود تھے یہ لوگ ایک کیفے میں تھے زینش بار بار ماہی کے لئے فکر مند ہو رہی تھی اسے ماہی کا روحیل کے ساتھ یوں ساتھ رہنا کچھ عجیب لگ رہا تھا جبکہ بات تو عریشہ کو بھی پسند نہیں آئی تھی مگر وہ کہتی بھی کیا اسے تو اپنا ہی مسئلہ سمجھ نہیں آ رہا تھا

"حارث بات ٹینشن کی نہیں دوستی کی ہے...یو نو نہ وہ کتنی معصوم ہے...اسے لوگوں کی پہچان بلکل بھی نہیں ہے...اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہماری دوست ہے یہ ہمارا فرض ہے کہ اسے کسی بھی غلطی کرنے سے پہلے روکیں سمجھائیں شاید وہ غلطی پر ہو..."

زینش اب بھی فکر مند تھی حارث نے اپنا سر پکڑ لیا

"بس کرو لڑکی تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو اس کے بارے میں...مانا کہ وہ معصوم ہے مگر اسے اپنے اچھے برے کی سمجھ ہے وہ بہتر جانتی ہو گی کہ روحیل اس کے لئے کیسا رہے گا اور تم نے تو اسے اپنے حواسوں پر ہی سوار کر لیا یار زینی حد ہو گئی..."

حارث کی بات پر زینش نے منہ بنایا مگر تب ہی ہارون کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

"...یاااار یہ سب کیا ہو گیا"

کیا ہوا ہارون؟؟" حارث نے ہارون کو موبائل کو عجیب نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھا"

"...ماہی کا میسج آیا ہے کہ...روحیل کو گولی لگی ہے...ہمیں فورن اس ایڈریس پر پہنچنا ہو گا"

ہارون کی بات پر سب گھبرا گئے اور وہاں سے اٹھ کر ٹیکسی کر کے ہوسپٹل جانے لگے

"...ہارون پلیززززز گاڑی تیز چلاؤ...ماہی پتا نہیں کس حال میں ہو گی...وہ کتنا ڈر رہی ہو گی"

عریشہ کو اب ماہی کی بے حد فکر ہو رہی تھی کیونکہ وہ اتنی مشکل صورتحال میں ہوسپٹل میں بلکل اکیلی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!
🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

کافی دیر تک وہ یوں ہی روتی رہی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اور کوئی ان کی ہیلپ بھی نہیں کر رہا تھا مگر تب ہی ایک کار آ کر رکی جس میں دو لڑکے بیٹھے تھے انہوں نے فوری طور پر روحیل کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور ماہی کو ہوسپٹل کا بتا کر وہاں سے جانے لگی مگر ماہی نے روحیل کا ہاتھ نہیں چھوڑا روحیل اپنے ہوش میں نہیں تھا مگر ٹھیک سے بے حوش بھی نہیں ہوا تھا اس لئے ماہی کا ہاتھ اب تک اس نے مظبوطی سے پکڑ کر رکھا ہوا تھا تو ماہی بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ روحیل کو ہوسپٹل لے گئی

وہاں جا کر ڈاکٹر نے فوری آپریشن کر کے گولی نکالنے کا کہا اور پھر ان دونوں لڑکوں نے ریسیپشن پر پیمنٹ کی

اور وہاں سے چلے گئے بنا کچھ بتائے

ماہی کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرتی اس نے موبائل ان لاک کیا اور ہارون کو میسج کر کے صورتحال سے

آگاہ کیا

ابھی وہ آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھی رو رہی تھی جب زینش حارث عریشہ اور ہارون وہاں آئے

ماہی..."عریشہ کی آواز سن کر ماہی کھڑی ہوئی اور بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی"

عرش...یہ کیا ہو گیا ہے روحیل کے ساتھ...عرش میں کیا کروں..."رو رو کر اس کا چہرہ سرخ پڑھ گیا تھا"

ماہی بتاؤ تو کہ آخر یہ سب ہوا کیا ہے؟؟؟روحیل کو گولی لگی کیسے؟؟"عریشہ نے ماہی کے آنسوؤں کو صاف"

کرتے ہوئے پوچھا ماہی بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی

وہ...وہ...آرو...جب ہم...ریسٹورنٹ کے سامنے رکے تو...تو دو لوگوں کی گاڑی...گاڑی ہمارے سامنے"

"...رکی...اور اور ان نقاب پوشوں نے...گولی مار دی میرے روحیل کو

ماہی پھر سے رو رہی تھی جبکہ زینش اور عریشہ مسلسل اسے تسلی دے رہے تھے

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟کیا روحیل کی کسی سے دشمنی تھی؟؟ماہی کیا ان لوگوں نے تم لوگوں سے کچھ چھینا؟؟؟"

"کچھ لینے کی کوشش کی؟؟؟

حارث نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا جس پر ماہی نے نہ میں سر ہلایا تب ہی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا

"Where is Mrs RohaiL jahazaib??"

وہ شروع میں ہی ماہی کو روحیل کی بیوی سمجھ رہے تھے اس لئے سب کو دیکھ کر کنفیوز ہوئے تب ہی ماہی سامنے آئی سب لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

"ڈاکٹر پیشنٹ کی حالت اب کیسی ہے؟؟؟"

"آپریشن ہو چکا ہے گولی نکال دی گئی ہے ہوش آنے میں ابھی تھوڑا وقت لگے گا"

ڈاکٹر کوئی ترکش نہیں بلکہ پاکستانی تھا اس لیے اردو میں بات کرنے لگا

شکر اللہ کا... کیا میں ان سے مل سکتی ہوں...؟"ماہی نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے پھر سے فکر مندی سے پوچھا"

"...کچھ ہی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے، تب آپ اپنے ہسبینڈ سے مل سکتی ہیں"

تھینکس..."ماہی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ سب سے چھپا نہ سکی"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

کیا...؟ کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟؟؟ میں نے ساری زمیداری تمہیں دی تھی نہ.؟؟؟؟ پھر تم یہ کیسے کہہ"

سکتے ہو کہ تم اسے اب تک کنوینس نہیں کر پائے؟؟؟اور کنوینس تو دور کی بات تم نے تو اسے اب تک ایسا کچھ

"...کہا بھی نہیں...کیسے...کیسے بڑھے گی بات آگے...کیسے؟؟؟؟؟؟ٹیل می

ایس کے کی آواز پورے روم میں گونج رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح چلا رہا تھا جبکہ دوسری طرف اب بھی خاموشی تھی

"بات سنو میری تم...اگر میری بیٹی کے ساتھ کچھ غلط ہوا یا ڈون نے اسے کوئی نقصان پہنچایا...میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گے اپنے باپ کی طرح... سمجھے تم..."

ایک بار پھر سے ڈون کا سارا غصہ اس شخص پر اتار کر ایس کے نے فون کو زمین پر دے مارا

"ہر بار کی طرح اس بار بھی شراب کی بو...کیسے تم میری بیٹی پر گندی نظر ڈالو گے ڈون..."میں بھی دیکھتا ہوں

پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی جبکہ ٹیبل سے کتابیں نیچے گری ہوئی تھیں وہ کمرہ کسی کباڑ خانے سے کب نہ لگ رہا تھا

جبکہ دوسری طرف ڈون ایس کے کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کے منصوبے بنا رہا تھا وہ نہ صرف بیسٹ اور گل خان کو بلکہ وہ تو ایس کے کو بھی اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا

"سر...پہلے آپریشن بیسٹ ہینڈل کرنا ہے یہ پھر ایس کے کی ڈوٹر کو اٹھانا ہے...؟؟؟"

ڈون کا آدمی سر جھکائے ڈون کے جواب کا منتظر تھا

"...بوتھ"

اگر اسے بیسٹ کا ساتھ حاصل ہو جاتا تو گل خان جیسے دس گینگسٹرز کو بآسانی صفا ہنستی سے مٹا چکا ہوتا مگر اب جب بیسٹ ایک بار پھر سے اس کی آفر ریجیکٹ کر چکا تھا تو یہ اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا بیسٹ سب کے بعد آخر میں اس کا بھی کام تمام کر دیتا اس لئے وہ گل خان جیسے گینگسٹر کے ساتھ مل کر وہ بیسٹ کے ساتھ ایس کے کو بھی ختم کرنا چاہتا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ساری رات وہ لوگ وہی رہے کیونکہ ماہی واپس جانے کو تیار ہی نہیں تھی اس لئے وہ لوگ بھی ماہی کے ساتھ ہی تھے گولی لگنا کوئی عام بات نہیں تھی جن لوگوں نے روحیل کو نقصان پہنچایا تھا وہ لوگ ماہی کو بھی نقصان پہنچا سکتے تھے اس لئے سب لوگ ماہی کے ساتھ ہی تھے

روحیل کے پاس روم میں صرف ماہی تھی فجر کا وقت تھا جب ماہی نماز ادا کر کے دعا کر رہی تھی تب روحیل کو ہوش آنے لگا

م...ماہی..."روحیل کو ہوش آنے لگا تھا ماہی جلدی سے اٹھ کر روحیل کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں اپنا"

ہاتھ دیا تب ہی سب لوگ اس روم کے اندر آ گئے کیونکہ وہ بار بار ماہی سے روحیل کی طبیعت پوچھنے آ رہے تھے

روحیل...میں یہی ہوں روحیل...آپ کے پاس..."روحیل کا سر چکرا رہا تھا مگر ماہی کو دیکھ کر وہ اٹھنے کی"

کوشش کرنے لگا

نہیں پلیز زز روحیل ابھی ڈاکٹر نے آپ کو ریسٹ کا کہا ہے..."ماہی نے روحیل کو اٹھنے سے روکا تب روحیل"

نے وہاں کھڑے لوگوں پر نظر ڈالی جانتا تو سب کو تھا وہ مگر اب ماہی کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

روحیل یہ سب آپ کی خیریت پوچھنے آئے ہیں..."ماہی کے علاوہ اسے سب کی موجودگی کچھ عجیب لگ رہی"

تھی مگر ماہی کے خاطر وہ سب کچھ برداشت کر جاتا تھا تب ہی حارث اور ہارون بیڈ کے قریب آئے روحیل کی

خیریت پوچھنے کے لیئے جس پر روحیل نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا وہ لوگ سمجھ چکے تھے روحیل ماہی سے

کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا مگر ان سب کی موجودگی اس میں خلل بن رہی تھی

"...چلو گا ئز اب ہمیں چلنا چاہیے"

حارث کی بات پر وہ لوگ سب ماہی سے مل کر وہاں سے جانے لگے

ماہی جب بھی روحیل کو ڈسچارج کیا جائے یا جو بھی بات ہو پلیز زز مجھے بتانا ہم لوگ فورن ہو سپٹل آ جائیں"

گے... تم بلکل بھی پریشان نہیں ہونا" عریشہ نے ماہی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے حوصلہ دے کر

سمجھانے لگی ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ لوگ وہاں سے چلے گئے

ماہی کو ڈوپٹہ باندھے دیکھ کر روحیل کے چہرے پر مسکراہٹ آنے لگی

میرے لئے دعا کر رہی تھیں..." ماہی نظریں جھکائیں"

"اگر گولی بازو کے بجائے سیدھا دل پر لگتی اور میں مر جاتا تو؟؟؟"

روحیل کی بات پر ماہی کی آنکھیں نم ہو گئیں

اللہ نہ کرے ایسے نہ کہیں..." روحیل نے ماہی کو اپنے پاس بٹھایا"

مرا تو نہیں نہ زندہ ہوں..." روحیل نے اس کے گال کو سہلاتے ہوئے کہا"

"کون تھے وہ لوگ روحیل...اور اور انہوں نے ایسا کیوں کیا تھا؟؟؟"

ماہی کی بات پر روحیل نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا جو ماہی کو پریشان کر گیا

"...روحیل پلیززز بتائیں آخر بات کیا ہے؟؟؟ کیا آپ کی کسی سے دشمنی ہے؟؟؟ پلیززز مجھے بتائیں"

ماہی کے بہت پوچھنے پر روحیل نے رخ اس کی طرف کیا اور اس کا ہاتھ تھاما

ماہی...وعدہ کرو مجھ سے...تم کبھی بھی مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی...ہر حال میں میرا ساتھ دو گی میرے ساتھ"

"...رہو گی

روحیل نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا جیسے وہ اسے کھونے سے ڈر رہا ہو

روحیل کیا ہو گیا آپ کو...میں ساتھ ہوں آپ کے...حالات چاہے جیسے بھی ہوں میں ہمیشہ آپ کے ساتھ"

"...رہوں گی...پرومس

ماہی نے روحیل کو یقین دلاتے ہوئے کہا

میں نہیں جانتا وہ لوگ کون ہیں مگر...جب سے میں بزنس کے سلسلے میں ٹراویلر پر ہوں تب سے مجھے ایسا فیل"

ہو رہا ہے جیسے کوئی میرا پیچھا کرتا ہے کوئی ہے جو مجھ پر نظر رکھتا ہے..."روحیل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

تو آپ اپنے بوس کو اس بات کا کیوں نہیں بتاتے خدانہ خواستہ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو اور وہ آگے بھی آپ کو"

"...نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے

ماہی نے فکر مندی سے کہا جس پر روحیل کافی دیر تک کچھ سوچتا رہا

"میں نے سوچ لیا میں یہ جوب چھوڑ دوں گا...اور ایک نیو جوب کے لئے اپلائے کروں گا... مگر اس کے لئے مجھے یہاں سے دور جانا پڑے گا کچھ ٹائم کے لیے..." روحیل نے آخری الفاظ ماہی سے نظریں چراتے ہوئے ادا کئے تھے جس پر ماہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"...دور جانا پڑے گا...مطلب"

"ماہی...میں نے پہلے ہی یہ سوچ لیا تھا میں یہاں سے دور چلا جاؤں گا میں نے پیرس میں رہنے کا سوچا تھا مگر اب ...جب آپ میرے ساتھ ہو...میں یوں آپ کو کہی بھی چھوڑ کر نہیں جا سکتا"

روحیل کا مطلب صاف تھا مگر ماہی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی

"روحیل میں سمجھی نہیں...آپ کو جانا بھی ہے اور آپ مجھے چھوڑ کر جا بھی نہیں رہے...مطلب کیا ہے آپ کا...؟؟؟"

"ماہی ول یو میری می...؟؟؟"

ماہی کو لگا جیسے اس نے غلط سنا ہے

کیا؟کیا کہا آپ نے؟"ماہی نے سمجھی میں پوچھنے لگی جس پر روحیل اٹھ کر بیٹھنے لگا"

"ماہی مجھ سے شادی کرو گی؟؟"

ماہی کی آنکھیں کھلی رہ گئیں روحیل آخر یہ کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

اوہ کمون آر وایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے؟؟بس اتنا ہی تو پوچھا ہے کہ کوئی بوئے فرینڈ ہے کیا تمہارا کوئی کو"

"لائک کرتی ہو کیا تم...؟

ہارون کی باتوں سے عریشہ کو دماغ گھوم رہا تھا وہ کب سے اس کا سر کھایا جارہا تھا اب عریشہ کا غصہ اس کی

برداشت سے باہر ہو رہا تھا

"یہ کیاااابکواس باتیں پوچھ رہے ہو؟؟؟دماغ وماغ تو نہیں کھسک گیا تمہارا؟؟؟"

عریشہ بیڈ سے اٹھ کر اتنا غصے میں اس کے قریب آئی کے ہارون خود کو تکیے کے پیچھے چھپانے لگ گیا

تمہیں کیا لگتا ہے؟؟؟میرے پاس اتنا فالتو ٹائم ہے کہ میں بوئے فرینڈ کو سنبھالوں؟؟مجھ سے اپنا غصہ نی"

"...برداشت ہوتا بوئے فرینڈ کے نخرے کدھر سے برداشت کروں گی؟؟؟عجیب

عریشہ کھا جانے والی نظروں سے ہارون کو گھور رہی تھی جبکہ ہارون اب صحیح معنوں میں عریشہ سے ایسا سوال

پوچھ کر پچھتا رہا تھا

عرش بس یار...میں نے تو ایسے ہی سمپل سا سوال پوچھا تھا مجھے کیا پتا تم تو ہٹلر ہی بن جاؤ گی..."ہارون نے"

ڈرنے والے انداز میں عریشہ کو کہا جس پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

"...تم سے اس ہی گھٹیا اور بے ہودہ سوال کی امید کی جا سکتی ہے...ہٹو پیچھے"

عریشہ نے چپس کا باؤل اس کے ہاتھ سے چھینا اور خود بھی اس کے برابر میں بیٹھ گئی

"اچھا ایک اور سوال پوچھوں؟ایک لاسٹ؟؟"

ہارون نے دانت دکھائے

"...پوچھو مگر دھیان سے کہیں یہ باؤل تمہارے منہ پر ہی نہ الٹا دوں میں سمجھے"

عریشہ نے اسے فارن کرنے والے انداز میں کہااور چپس کھانے لگ گئی

چلومان لیاتمہارا کوئی بوئے فرینڈ نہیں... مگر کوئی ایسا تو ہو گا نہ جو تمہارے دل پر راج کرتا ہو گا؟؟ یا پھر فیوچر"

"میں کبھی کرے گا...جو تمہارا فیوچر ہو گا...جو تمہارے دل میں بستا ہو گا

اس کے کہنے کی دیر تھی عریشہ کے سامنے اس ہڈی والے کا چہرہ آنے لگا اس کی وہ براؤن آنکھیں اس کا وہ غصہ اس کی قربت اس کی سزا اس کا ظلم اس کا لمس اس کی آواز اس کی خوشبو... عریشہ کا آدھا سانس اوپر اور آدھا نیچے ہی رہ گیا

عرش...؟؟؟؟ کیا ہو گیا؟؟؟"ہارون نے عریشہ کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا جس پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی

اُوففففف کیا مسئلہ ہے تمہیں..."عریشہ نے منہ بناتے ہوئے نظریں چرائیں"

میں نے کچھ پوچھا ہے..."ہارون اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگا"

ہونہہ دل پر راج؟؟؟ عریشہ خان سب کے دلوں پر راج کرتی ہے مگر کوئی بھی ایسا نہیں جو عریشہ خان کے دل پر راج کرے گا سمجھے تم..."

عریشہ نے ایک ادا سے اپنے چہرے پر آئے بالوں ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے کہا

"اور اگر ایسا کوئی آ گیا تو؟؟؟"

وہ بھی ہارون تھا جس نے سوالات کرنے پر پی ایچ ڈی کی ہوئی تھی

"...کوئی بھی نہیں آئے گا سمجھے تم ہٹو اب دماغ خراب"

عریشہ نے اسے دھکا دیا اور چپس کا باؤل اس کے ہاتھ میں رکھ کر وہاں سے چلی گئی

قسم سے بہت ضدی ہے یار..."ہارون نے اپنے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا جبھی عریشہ دوبارہ وہاں آئی"

ادھر دو یہ سارے لے کر بیٹھ گئے..."عریشہ نے اس کے ہاتھ سے چپس کا باؤل چھینا اور اپنے کمرے میں چلی"

گئی

ہونہہ ساری لے کر چلی گئی..."جبکہ ہارون پیچھے سے منہ بناتا رہ گیا"

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...روحیل یہ کیسے ممکن ہے اپنے تو کہا تھا نہ کہ"

ماہی نے فکر مندی

ہاں میں نے کہا تھا کہ میں پاکستان جا کر آپکے ڈیڈ سے بات کروں گا مگر سب کچھ آپکے سامنے ہے اب حالات پہلے جیسے نہیں رہے...انہوں نے آپ کو میرے ساتھ دیکھ لیا ہے...اگر اب میں آپکے ڈیڈ سے ملنے جاؤں گا تو نہ صرف آپ کو بلکہ انہیں بھی جان جائیں گے وہ...میرے ساتھ آپکی بھی جان کو خطرہ ہے..."

روحیل نے فکر مندانہ انداز میں ماہی کا ہاتھ پکڑا ماہی نے نظریں جھکا لیں کیونکہ وہ کس طرح سے اپنے ڈیڈ کے بنا اس سے شادی کر سکتی تھی یہ ممکن نہیں تھا

ماہی نے ہاتھ چھوڑ دیا اور وہاں سے اٹھنے لگی اب وہ روحیل کا دل دھڑک رہی تھی روحیل اس کے اس طرح کرنے پر ڈرنے لگا تھا

ماہی...تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو؟؟میں بس تمہاری حفاظت کرنا چاہتا ہوں آج انہوں نے مجھے نقصان پہنچایا ہے مگر کل کو تمہیں اگر کچھ کر دیا تو؟؟؟میں کیا کروں گا کہاں جاؤں گا؟؟؟؟"

آپ کو میری فکر کرنے کی بلکل ضرورت نہیں...میرے ڈیڈ پولیس آفیسر ہیں..."ماہی نے روحیل کو دیکھے بنا"

یہ کہا تھا وہ سمجھ چکا تھا ماہی اس کی بات ماننے کے حق میں نہیں ہے اس لئے وہ چپ ہو گیا کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر

وہاں آیا

"مسٹر روحیل کیسا فیل کر رہے ہیں آپ؟؟"

ڈاکٹر نے روحیل کی فائل چیک کرتے ہوئے پوچھا

"...پہلے سے بہتر"

"...ہمم گڈ آپ کی مسز آپ کے لئے بہت پریشان ہو رہی تھیں...بہت لکی ہو آپ آپ کو ایسی مسز ملیں ہیں"

ڈاکٹر کی بات پر روحیل نے نم آنکھوں سے ماہی کو دیکھا تو ماہی نے نظریں جھکا لیں

"...ڈاکٹر میں ڈسچارج کب تک ہوؤں گا؟؟ یہاں بیڈ پر پڑے پڑے میرا پورا جسم دکھ رہا ہے"

"...گولی لگی ہے آپ کے بازو پر ایک دو دن تو آپ کو یہی ہوسپٹل میں رہنا پڑے گا مسٹر روحیل"

ڈاکٹر بھی حیران تھا کہ آخر اتنی بڑی چوٹ پر بھی وہ اٹھ کھڑا ہونے کا سوچ رہا تھا

"... نہیں میں مینج کرلوں گا آپ آج شام تک مجھے ڈسچارج کردیں پلیززز"

وہ بھی روحیل تھا اپنی بات پر اڑا رہا ماہی کو روحیل کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اسے ہو کیا گیا اچانک سے

"...اوکے مسٹر روحیل بٹ آپ کو بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہے میکسیمم ون ویک تک"

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا جبکہ ماہی روحیل سے کچھ پوچھنا چاہ رہی تھی مگر روحیل نے دوسری طرف رخ کر کے

آنکھیں بند کرلیں ماہی کو اس کی یہ حرکت ناگوار گزری کیا وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا وہ بھی اس طرح

سے ماہی سوچوں میں پڑ گئی تھی اگر روحیل واقعی اس سے ناراضگی برتے گا تو وہ اس کی یہ ناراضگی کیسے برداشت

کرے گی وہ بہت کمزور دل کی لڑکی تھی اس میں نفرتوں کو ناراضگیوں کو برداشت کرنے کی ہمت بلکل بھی

نہیں تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"بیسٹ کام ہو گیا گولی ڈائریکٹ آر جے کے بازو پر لگی ہے"

باسم اور نوفل نے بیسٹ کو خبر دی جس پر بیسٹ نے ان کی طرف رخ کیا یہ بیسٹ کا ہی آئیڈیا تھا تاکہ ماہی کو

روحیل کے قریب لایا جاسکے کیونکہ روحیل نہیں چاہتا تھا کہ وہ ماہی کو خود سے خوف زدہ کرے وہ اس نازک

دل لڑکی سے بے انتہا محبت کرتا تھا وہ چاہتا تھا ماہی اپنی رضامندی سے اس کو اپنے نکاح میں قبول کرے اس لئے اس نے بیسٹ کا یہ سیکنڈ ٹاسک کو قبول کر لیا تھا

ویل ڈن..."بیسٹ نے نوفل کی طرف آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھا جو منہ بنا کر کھڑا تھا"

پارٹس ہوسپٹل پہنچ گئے تھے؟؟"بیسٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا"

" ...یس بیسٹ"

باسم نے مختصر جواب دیا تو بیسٹ نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ نوفل اب بھی وہاں منہ بنائے کھڑا تھا

واٹ ہیپن؟؟؟"بیسٹ نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا"

ہم پاکستان کب جائیں گے بیسٹ؟؟ مجھے نہیں رہنا یہاں..."نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا"

وائے؟؟"بیسٹ نے ایک ابرو اچکائی"

"یہاں مجھے بلکل بھی مزہ نہیں آرہا وہاں تو بہت مزہ آتا تھا ہر دو دن بعد ایک نیا شکار ملتا تھا جس کے ساتھ میں ڈھیر سارا دن کرتا تھا مگر اب..."

نوفل بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہہ رہا تھا جس پر بیسٹ نے بوریت کا اظہار کیا

"بیسٹ نے کہا اور اسے جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ پاگلو کی طرح خوش ہونے لگا... آفٹر ون ویک"

"نوفل اس کے قریب آیا... ہائے جانِ من جانِ جہاں مجھے پتا تھا تم میری بات ضرور مانو گے لب یو ڈارلنگ"

اور گلے ملنے کے لئے اس پر جھکنے لگا جس پر بیسٹ نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا تو وہ سوری سوری کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

جبکہ بیسٹ اب سنجیدگی سے کچھ سوچوں میں گم ہو گیا تھا تب ہی اس کے موبائل پر کال آئی جسے سن کر وہ آگ بگولہ ہونے لگا سامنے پڑا گلاس ہاتھ مار کر توڑ دیا جبکہ اس کا ہاتھ بھی زخمی ہوا تھا

"مجھے ہر حال میں جلد سے جلد یہ تین چپ حاصل کرنی ہوں گی... پھر تمہارا کھیل ختم ڈون"

وہ خونخوار نظروں سے موبائل کو گھور رہا تھا جیسے اسے بھی زمین پر مار کر توڑ دے گا

کل شام ہی روحیل ہوسپٹل سے ڈسچارج ہو چکا تھا مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی بار ماہی سے بات کی ہو یا اس کے کسی سوال کا ٹھیک سے جواب دیا ہو جبکہ ماہی بھی یہ بہت اچھی طرح سے سمجھ چکی تھی کہ وہ کیوں ناراض تھا اس وقت وہ اپنے روم میں موجود تھا ماہی کل سے دو تین بار آ چکی تھی اس کی خیریت پوچھنے مگر وہ تو اسے بیٹھنے کا بھی نہیں کہہ رہا تھا اسے جس بھی چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ خود ہی ہوٹل انتظامیہ کو کال کر دیتا تھا جس کا مطلب صاف واضح تھا کہ وہ اپنا کوئی کام بھی ماہی سے نہیں کروانا چاہتا وہ کسی بھی کام میں ماہی کی مدد نہیں لیتا تھا ابھی وہ بستر پر لیٹا آرام کر رہا تھا جب اس کا موبائل بجا جس پر بیسٹ کا نام چمک رہا تھا

"طبیعت کیسی ہے؟؟؟"

پہلے سے کافی بہتر بیسٹ..."روحیل نے بھی مختصر سا جواب دیا"

کام ہوا؟"بیسٹ نے دھیمی سی آواز میں پوچھا"

ابھی نہیں ہوا...بٹ جلد ہی ہو جائے گا..."بیسٹ کو روحیل پر پورا بھروسہ تھا بیسٹ کا دیا ہوا کام روحیل ضرور" پورا کرتا تھا پھر چاہے اس کے لئے اسے اپنی جان ہی کیوں نہ گوانی پڑے

گڈ..."بیسٹ نے کہااور فون بند کر دیا جبکہ روحیل کو اب بھوک محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اس نے کل شام "

سوپ پی کر دوائیاں کھائی تھیں اور سو گیا تھا تب سے اب دوپہر ایک بجے تک اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اس

سے تو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا اور سونے پہ سہاگا اس کے زخم کی پٹی سے

بھی ہلکہ سا خون رسنے لگا تھا پہلے اس نے سوچا باسم کو بلا لے ہو سپٹل جانے کے لئے مگر جب دروازے پر دستک

ہوئی تو وہ مسکرانے لگا

آ جائیں..."اس نے بے رخی والے انداز میں کہا ماہی اپنے ہاتھ میں ایک ٹرے تھامے کمرے کے اندر آئی اور "

بیڈ پر روحیل کے پاس آ کر بیٹھ گئی جبکہ روحیل دوبارہ سے منہ سجھا کر بیٹھ گیا

اب طبیعت کیسی ہے آپکی روحیل..."ماہی نے باریک سی آواز میں کہا"ٹھیک ہے"جس پر روحیل نے پھیکے "

لہجے میں مختصر جواب دیا

"آپ نے صبح سے کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں...؟؟"

ماہی نے فکر مندی سے پوچھا مگر روحیل نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے موبائل اٹھا کر کال لگائی

ہیلو...ہاں باسم...مجھے کچھ کام تھا یار تُو آ سکتا ہے؟؟..."روحیل کال پر خود کو بہت مصروف ظاہر کر رہا تھا"

اُوففففف اچھا اٹس اوکے یار ایکچلی مجھے ہوسپٹل جانا تھا بینڈج کروانے..."روحیل نے ماہی کی طرف نظر کی مگر" اسے خود کی طرف متوجہ پاکر جلدی سے نظریں جھکا گیا تب ہی ماہی کی نظر اس کی پٹی پر گئی وہ کتنی مشکلوں سے شرٹ پہنے بیٹھا تھا مگر خون پھر بھی نظر آرہا تھا جیسے ہی اس نے موبائل رکھا فورن سے ماہی اس کے قریب گئی

"...روحیل...یہ کیا؟؟آپ کے تو بلڈ آرہا ہے...مائے گوڈ"

ماہی پریشانی کی حالت میں اس کے اتنے قریب تھی کہ روحیل اس کی خوشبو محسوس کررہا تھا مگر اس بچاری کو تو روحیل کے زخم کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آرہا تھا روحیل اس کی قربت کو محسوس کرتا ہوا مزید اس کے قریب آنے لگا جب ماہی کو احساس ہوا کہ وہ اس کے کتنے قریب ہے ماہی نے جلدی سے نظریں جھکائیں اور اس سے دور ہونے ہونے لگی

ہو جائے گا ٹھیک...کرلوں گا بینڈج خود..."وہ بھی روحیل تھا اکڑنا اس کو بھی بہت اچھے سے آتا تھا"

پہلے یہ کھانا کھائیں...پھر آپ کی بینڈج میں کردوں گی."ماہی نے نرمی سے کہا اور ٹرے اس کے قریب لائی"

مجھے بھوک نہیں ہے..."روحیل نے دوسری طرف منہ کیا"

بھوک ہو یا نہ ہو کھانا تو آپ کو پڑے گا...اگر صحیح ہونا ہے تو میڈیسن پابندی سے لینی ہو گی اس کے لئے آپ کو"

ٹھیک سے کھانا کھانا ہو گا..."ماہی کسی ڈاکٹر کی طرح اسے سمجھا رہی تھی روحیل اسے بڑی حیرت سے دیکھ رہا تھا

روحیل تو بہت سالوں سے اس سے محبت کرتا تھا اس کی قربت میں سکون پاتا تھا مگر ماہی کو ابھی دو ہفتے بھی نہیں

ہوئے تھے اس کی محبت کو قبول کر کے مگر وہ اب بھی کتنی فکر کتنا خیال کر رہی تھی اس کا

کیا ہوا؟؟ کھائیں نہ پلیززز..."ماہی نے لقمہ بنا کر اس کے قریب کیا جس پر روحیل نے ایبرو کا زاویہ بنایا"

آپ مان رہی ہو میری بات؟ جو میں آپ کی بات مانوں؟؟ اور نہیں ہونا مجھے ٹھیک...رہنے دیں اس ہی حال"

میں آپ مجھے..."روحیل نے اب کہیں جا کر اپنے الفاظوں سے ناراضگی کا اظہار کیا تھا وہ بھی آدھا ادھورا

روحیل کیا ہو گیا ہے آپ کو ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں نہیں ہونا آپکو ٹھیک؟؟ پوری لائف پڑی ہے"

آگے اب کیا ایسے ہی بیڈ پر لیٹے رہنے کا ارادہ ہے آپ کا؟؟"ماہی کی بات پر وہ اسے مایوسی سے دیکھنے لگا

فائدہ ایسی زندگی کا جس میں میرا پیار میری جان ہی میرے ساتھ نہ ہو..."روحیل نے اداس لہجے میں کہا جس پر"

ماہی اسے خالی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے اس کے پاس کوئی جواب نہ ہو

آپ کا بہت تھینکس آپ اتنی فکر کر رہی ہو میری آگے مجھے اکیلے رہنا ہے تو اکیلے ہی سب ہینڈل کرنا ہو گا آپکو"

میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں، یہ سب لے جاؤ مجھے نہیں کھانا، اور

جاتے جاتے دروازہ بند کر دیا میں آٹھ نہیں سکتا..." کیا تھا وہ شخص باتوں باتوں میں ہی اس کے سامنے خود کو

کبھی مظبوط تو کبھی کمزور ثابت کر رہا تھا

ماہی کو اس کا یہ رویہ بہت برا لگا تھا اس لئے وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر تبھی رکی

" کھانا یہاں رکھ دیا ہے کھا لئے گا پلیز ز ز"

ماہی وہاں سے باہر چلی گئی جبکہ روحیل کو لگ رہا تھا وہ اب ماہی کو اپنی بات منوانے کے لیے راضی نہیں کر پائے گا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

یہ کیسے ممکن ہے بیسٹ؟؟؟ اگر ایسا ہو گیا تو ہمیں پاکستان جانے کہ بجائے کسی اور ملک جانا پڑے گا... تم سمجھ"

رہے ہو نہ اس کا مطلب؟؟؟ یار ہمارا پلان خطرے میں ہے..." باسم نے بیسٹ کی بات سن کر پریشانی ظاہر کی

مگر یقیناً بیسٹ کا بھی کوئی پلان تو ہو گا نہ وہ ایسے ہی اپنے کسی دشمن کے ہاتھوں شکست کھانے والوں میں سے

تو ہر گز نہیں ہے

ہم پاکستان ہی جائیں گے ہمیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آر جے کی دی ہوئی انفارمیشن کے "

مطابق گل خان کے ڈھائی سو آدمی پاکستان روانہ ہوئے ہیں جن کا مقصد ہمیں ڈھونڈنا ہے مگر وہ اس بات سے

انجان ہیں کے ڈون کے آدمی ان کے تعاقب میں ہیں وہ مواقع ملتے ہی اس کے سارے آدمیوں کو مار کر چپ

"...حاصل کرنا چاہیں گے جو کہ ہمارے پلان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اس لئے ہمیں پاکستان جانا پڑے گا

بیسٹ کی بات سن کر مہر اور حورین بھی تھوڑا گھبرائیں تھیں کیونکہ اب ان کا یہ مقصد بہت اہم مراحل سے

دوچار ہونے والا تھا ممکن تھا انہیں اس مشکل وقت میں کافی پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے مگر بیسٹ

نے انہیں بہت اچھے سے سکھایا تھا کہ مظبوط کیسے بنا جاتا ہے اور مشکل وقت کو خود پر حاوی کرنے کے بجائے

اس پر حاوی کیسے ہوا جاتا ہے وہ لوگ بیسٹ کا پلان سب چکے تھے

تو مطلب ان چند دن کے اندر اندر ہمیں پاکستان جانا ہوگا..." باسم نے کچھ سوچتے ہوئے نوفل کی طرف دیکھ "

کر بیسٹ سے کہا جس پر نوفل بول پڑا

ہاں ہاں بھائی مجھے پتا ہے اس بار بھی ٹکٹ کروانے مجھے ہی جانا پڑے گا ہونہہ چھ چھ لوگوں کی ٹکٹ بک "

"کروانے کی زمہ داری میرے ان نازک کاندھوں پر ڈال دی ظالموں نے

اس کے منہ بنانے پر اس سچویشن میں بھی مہر کی ہنسی نکل گئی جبکہ بیسٹ اس کی اس زنانہ حرکت پر اسے گھورنے لگا

چھ نہیں آٹھ..."بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے اسے ایسے دیکھنے لگے جیسے" اس نے کسی خزانے کا ذکر کر دیا ہو بیسٹ ہمیشہ کی طرح مغرورانہ چال چلتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ پیچھے وہ سب کھڑے ایک دوسرے سے یہی سوال کر رہے تھے کہ چھ کہ بجائے آٹھ ٹکٹ کیوں؟؟

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

اوہ تو مطلب ایک تیر سے دو نہیں بلکہ تین شکار؟؟؟"ڈون کا خاص آدمی سمجھ چکا تھا ڈون کی پلاننگ اس لئے" شیطانی مسکراہٹ لئے کہنے لگا جس پر ڈون نے بھی شیطانوں کی طرح ہنسنا شروع کر دیا

تو ڈون اگر آپ کہو تو میں خود پاکستان جا کر ان پر نظر رکھوں جیسے ہی وہ لوگ بیسٹ کا کام ختم کریں گے ہم ان" لوگوں کا کام تمام کر دیں گے "ڈون کے آدمی نے ڈون کا شراب کا گلاس پکڑاتے ہوئے پوچھا

اہم اس کی ضرورت نہیں میں نے بہت خاص بندوں کو بھیج دیا ہے اور پھر تم تو جانتے ہو تمہارا کام میرے" ساتھ ہی رہنا ہے "ڈون کی بات پر وہ ہاں میں سر ہلا یا رہ گیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ہم بائے ہی ایئر جائیں گے مگر پرائیویٹ ہیلی کاپٹر میں..." باسم کی بات پر سب لوگ حیران ہوئے کیونکہ ابھی"

تو بیسٹ نے ٹکٹز کروانے کا کہا تھا مگر اب اس کا ارادہ کچھ اور تھا

اوہ واؤ یعنی ہم اپنے ہیلی کاپٹر میں جائیں گے..."نوفل نے خوشی سے کہا مگر باسم بہت سنجیدہ تھا کیونکہ اسے"

شک ہو چکا تھا کہ بیسٹ نے چھ کے بجائے آٹھ ٹکٹس کا کیوں کہا تھا بات واقعی کچھ اور تھی

ویل ہمیں پیکنگ کر لینی چاہیے" باسم اپنے کمرے میں چلا گیا ساتھ مہر بھی چلی گئی"

ہم بھی اپنی پیکنگ کریں حور؟؟"نوفل نے ایک سائیڈ ہو کر پوچھا جس پر حورین اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی"

چلی گئی"ہونہہ میری تو کوئی سنتا ہی نہیں..."ہمیشہ کی طرح وہ بچارا زنانہ انداز میں بڑبڑاتا ہوا اپنے کاموں میں

مصروف ہو گیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

جب اس کا غصہ تھوڑا کم ہوا تو اسے یاد آیا کہ روحیل کے زخم سے خون نکل رہا تھا نجانے وہ کس طرح اپنی بینڈج کرے گا ماہی کچھ دیر تو سوچتی رہی کہ جائے یہ نا جائے مگر پھر اس کا دل نرم ہونے لگا تو روحیل کے رویے کو بھلا کر اس نے جانے کا فیصلہ کیا

روحیل کب سے خود کی بینڈج کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس سے تو زخم پر لگا خون بھی صاف نہیں ہو پا رہا تھا ماہی بنا پوچھے اچانک کمرے میں آگئی اور جیسے ہی سامنے نظر پڑی فورن آنکھوں پر ہاتھ رکھنے لگی جبکہ اسے یوں اچانک پا کر روحیل بھی تھوڑا شرمانے لگا تھا کیونکہ وہ بنا شرٹ کے تھا

کیا ہوا؟؟؟ کوئی کام تھا آپ کو؟؟"روحیل نے پھیکے لہجے میں پوچھا جس پر ماہی نے بنا ہاتھ ہٹائے جواب دیا"

جی وہ آپ کی بینڈج کرنی تھی..."ماہی کی بات پر روحیل اسے بہت حیرت سے دیکھنے لگا"

تو کرو پھر..."اب اس کے دماغ میں تھوڑی شرارت سوجھ رہی تھی ماہی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر آگے بڑھنے"

لگی اور بیڈ تک آئی

ایسے کرو گی بینڈج؟؟ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر؟؟؟"روحیل کی بات پر ماہی نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹائیں مگر"

نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں روحیل نے فسٹ ایڈ باکس اس کے قریب کیا تو ماہی نے اسے تھاما اور اس کے

قریب آکر بیٹھ گئی پہلے ماہی نے اس کے زخم پر لگا خون صاف کیا مگر روحیل کا درد تو جیسے کہیں غائب ہو گیا تھا اس کی نظریں ماہی پر تھیں وہ اس آج کے بے انتہا قریب تھی اتنی کے وہ ماہی کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا

اب ماہی نے اس کے زخم پر ٹیوب لگایا اور بینڈج کرنے لگی پٹی باندھتے وقت وہ اس کے چہرے کے اتنی قریب تھی کہ روحیل کا دل کر رہا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک گستاخی کی جائے مگر ماہی کی نظر جب روحیل کے چہرے پر گئی تو وہ اسے اپنے اتنا قریب پا کر اس سے دور ہٹنے لگی جس پر روحیل نے اپنا زخمی ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اسے اپنے قریب کیا اور بھی زیادہ قریب

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ماہی نے روحیل کے سینے پر ہاتھ رکھ لئے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو سیدھا جا کر اس کے لبوں سے ٹکراتی

روحیل نے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ماہی کے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کیا

روحیل...آپکا ہاتھ..."ابھی وہ آگے کچھ کہتی روحیل نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرایا"

پتا نہیں تم میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہوں گی مگر یہ بات سچ ہے کہ مجھے اب تمہاری عادت ہو چکی ہے تم" سے پہلے میں اپنا خیال خود رکھ لیتا تھا مگر تمہارے آنے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہونے لگا ہے جیسے میں تمہارے بنا ادھورا ہوں مجھے مکمل صرف تم کر سکتی ہو ماہی"

روحیل اس کی آنکھوں میں گم سا ہو گیا تھا اور اپنے دل کی بات ماہی سے کہہ رہا تھا جبکہ ماہی اسے بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ کچھ دیر پہلے کیا تھا اور اب کیا ہو گیا تھا وہ شخص

"...بتاؤ ماہی... کیا تم مجھے مکمل ہونے میں میرا ساتھ دو گی؟ کیا تم اپناؤ گی اس ادھورے شخص کو"

اب وہ ماہی کو اور قریب کر کے ماہی کی جان نکال رہا تھا جبکہ وہ اب بھی اپنے سوال کا جواب مانگ رہا تھا

"ماہی...اپنا ماضی میں تمہیں بتا چکا ہوں...حال تمہارے سامنے ہے...اور مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے"

ماہی نے اپنی نظریں جھکائیں جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اب بھی اپنی بات پر قائم ہے روحیل نے اس کے چہرے کو اُوپر کیا

"... نہیں...آج تو تمہیں جواب دینا پڑے گا...یوں نظریں نہ جھکاؤ ماہی"

روحیل...اگر آپ کو مجھ سے شادی کرنی ہے تو آپ کو میرے ڈیڈ سے بات کرنی ہو گی پھر جوان کا فیصلہ ہو گا"

وہ مجھے منظور ہو گا..."ماہی نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا جس پر روحیل نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی

"اچھا...اور اگر آپ کے ڈیڈ نے انکار کر دیا تو؟؟تو کیا کرو گی؟؟چھوڑ کے چلی جاؤ گی مجھے ہاں؟؟"

اب روحیل کا لہجہ سخت ہو گیا تھا جس پر ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تو روحیل نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور

کیا

...تو پھر یہاں کیا کر رہی ہو؟جاؤ یہاں سے اور اپنے ڈیڈ سے پوچھ کر آؤ کے روحیل کے بینڈج کرنی ہے یا نہیں"

اگر وہاں کہیں تو پھر آنا ورنہ میرے روم کے اندر آنے کی ہمت بھی نہ کرنا سمجھیں اگر دوبارہ تم مجھے میرے

"آس پاس نظر بھی آئیں تو بہت برا ہو گا سمجھیں جاؤ یہاں سے اب

روحیل کی آواز پورے کمرے میں گونجی ماہی سہم گئی تھی اس کی آواز پر ماہی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا

آخر وہ کس طرح اس معصوم سی لڑکی پر اپنا غصہ اتار رہا تھا جبکہ وہ اس بات سے واقف تھا کہ وہ کتنی حساس لڑکی

ہے

رو...روحیل...آپ..."ماہی نے کچھ کہنے کی ہمت کی مگر وہ پھر سے چیخنے لگا"

"JusT Go... aNd NeVer CoMe BacK aGaiN"

ماہی گھبراتی ہوئی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہاں سے چلی گئی جبکہ روحیل نے ادھوری بینڈج کو ٹھیک سے باندھا اور غصے سے برابر میں رکھی ٹرے کو ہاتھ مار کر زمین پر گرایا یہ وہی کھانا تھا جو ماہی اس کے لئے لائی تھی

کیوں...آخر کیووووں نہیں ماااان رہیں تم ماااہی...کیووووں..."وہ آج پہلی بار اتنا غصہ دکھا رہا تھا وہ" پاگلوں کی طرح چلہ رہا تھا آخر کتنا کچھ اس نے کیا تھا اپنے پیار کے لئے گولی تک کھالی مگر ماہی کو اب بھی اس کا خیال نہیں آرہا تھا

روحیل نے کال ملائی اور سخت لہجے میں بات کرنے لگا

"... نیکسٹ ٹاسک"

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

اُووووففف اب یہ انونیمس بوئے مجھے کیوں کال کر رہا ہے..."عریشہ پانچ بار شہرام کی کال کاٹ چکی تھی کیونکہ" پہلی بار ریسیو کرنے پر وہ اس کی آواز پہچان چکی تھی تب ہی اس کے پاس میسج آیا

اگر کال ریسیو نہیں کی تو اٹھا کر لے جاؤں گا... سمجھیں"عریشہ کو اس کے میسج پر ہنسی آنے لگی"

ہونہہ آیا بڑا اٹھا کر لے جانے والا پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو...انو نیمس بوئے..." عریشہ اپنی ہی باتوں میں مگن تھی جب ماہی اس کے پاس آئی وہ بہت ڈری سہمی لگ رہی تھی

"ماہی تم...؟ کیا ہوا ہے؟؟" عریشہ اسے یوں اس حال میں دیکھ کر پریشان ہوئی ماہی اسے ہی عریشہ کے گلے لگ کر رونے لگ گئی

"اوففف ماہی کچھ تو بتاؤ ہوا کیا ہے؟؟ روحیل کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟؟" عریشہ نے اسے چپ کرانا چاہا مگر وہ مسلسل روئی جا رہی تھی اس ظالم کو اس معصوم پر ذرا رحم نہیں آیا تھا وہ کس طرح اس پر اپنا غصہ نکال رہا تھا

کچھ دیر تو وہ یوں ہی روتی رہی پھر ماہی نے جب رونا بند کیا تو عریشہ نے اسے پانی کا گلاس دیا ماہی نے دو گھونٹ پی کر گلاس میز پر رکھ دیا عریشہ نوٹ کر چکی تھی کہ ماہی بہت زیادہ ڈری ہوئی ہے کیونکہ گلاس پکڑاتے وقت عریشہ دیکھ چکی تھی جس طرح ماہی کے ہاتھ کانپ رہے تھے

ماہی نے عریشہ کو سب کچھ بتایا اب تک جو جو روحیل نے اسے کہا تھا اور جو کچھ ماہی نے روحیل سے کہا تھا جسے سن کر عریشہ کو کچھ عجیب سا لگا

"ماہی یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ تم سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہے... مگر ایسا بھی کیا ہو گیا جو وہ اتنی جلدی نکاح کرنا چاہتا ہے"...؟؟؟

"پتا نہیں آر وہ بہت غصے میں ہے مجھے ڈر ہے کہیں وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تو..." ماہی پھر سے رونا شروع ہو گئی تھی جس پر عریشہ نے اسے چپ کروایا

"بات سنو ماہی اگر وہ تم سے سچی محبت کرتا ہو گا تو تمہیں سمجھنے کی کوشش کرے گا سمجھیں اور تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں تم اب وہی کرو گی جو میں کہوں گی... تمہیں اب بلکل بھی روحیل کے پاس نہیں جانا تم اسے اگنور کرو گی سمجھیں نہ؟"

عریشہ کی بات پر ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی

"اوففف آئی نو ایک تو تمہیں کسی کو اگنور کرنا نہیں آتا دیکھو یہ اتنا مشکل تھوڑی ہے... تم اس کی کال ریسیو نہ کرنا اس کے میسج کا جواب نہ دینا اور اگر وہ تمہارے سامنے آجائے تو اپنا راستہ بدل لینا اور ویسے بھی تم یہاں انجوئے کرنے آئی ہو تو انجوائے کرو کوئی روگ لگا کر بیٹھنے کی ہرگز تمہیں ضرورت نہیں سمجھیں"...

عریشہ اسے کسی ٹیچر کی طرح گائیڈ کر رہی تھی جبکہ ماہی کو اس کی باتیں بہت مشکل لگ رہی تھیں ماہی کو پتا تھا یہ سب عریشہ کے لئے بہت آسان ہو گا مگر وہ خود اس کہی بات پر عمل کیسے کرے گی یہ اس کے بلکل سمجھ نہیں آرہا تھا مگر سامنے بھی عریشہ تھی اگنور کرنے میں پی ایچ ڈی کری ہوئی تھی اس نے وہ اسے بہت اچھی طرح سے سب سکھانے کا ہنر بھی جانتی تھی جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ یہ باتیں کوئی سن چکا ہے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"کیا مطلب؟؟؟ تمہیں کیسے پتا وہ اپنی دوست کے کہنے پر چل رہی ہے؟؟؟ بیسٹ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ خود اتنی معصوم ہے وہ کیسے کسی کی بات پر عمل کرے گی تمہیں پتا ہے وہ بہت نرم دل لڑکی ہے شاید یہ سب ناراضگی میں کر رہی ہو..."

روحیل اب اپنی کی گئی حرکت پر بے حد شرمندہ تھا اور ایک دو بار اس نے ماہی کو کال بھی کی تھی مگر ماہی اسے فل اگنور کر رہی تھی جبکہ روحیل کو لگا تھا کہ اب ماہی ناراضگی کا اظہار کر رہی ہے بیسٹ نے ماہی کے اگنور کرنے کی اصل وجہ انہیں بتادی تھی جس پر روحیل کو بلکل بھی یقین نہیں آرہا تھا

"...اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس کی فرینڈ اسے مجھ سے اور بھی دور کر دے گی"

روحیل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"اسے میں سمبھال لوں گا تم پریشان نہ ہو اور پلان سنو"

بیسٹ نے ریلیکس ہو کر اپنا پلان اسے سمجھایا جسے سن کر روحیل تھوڑا کنفیوز ہوا مگر پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ بیسٹ بہتر جانتا ہو گا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اس وقت اپنے کمرے میں سکون کی نیند سو رہی تھی تب ہی کوئی اس کے کمرے میں آیا اور اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا مگر وہ اب تک سونے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے اپنے قریب کسی کا وجود محسوس ہی نہیں ہوا

"کیوں میری جان آخر کیوں؟؟تم اتنی بدل گئی ہو آخر کیوں؟؟"شہرام بلکل اس کے قریب تھا اس پر جھک کر ماتھے پر بوسہ دینے لگا وہ جس عریشہ کو جانتا تھا وہ ایسی تو نہ تھی وہ تھوڑی غصے والی تھوڑی مغرور تھوڑی نکچڑی تھوڑی اکڑو تھی مگر اتنی زیادہ نہیں آخر وہ اتنا کیسے بدل گئی تھی

"میری بیوٹی کوئین تم نے مجھے خود سے دور رکھ کر بہت بڑا ظلم کیا مجھ پر، تم سوچ بھی نہیں سکتیں یہ چوبیس سال میں نے تمہارے بنا کس عذاب میں گزرے ہیں، تم میری ذمہ داری تھیں نہ تم امانت تھیں نہ میری، پھر

تمہیں مجھ سے دور کیوں کیا گیا تھا..." شہرام عریشہ پر جھک کر اپنے دل کی باتیں آج اس سے شیئر کر رہا تھا مگر وہ نواب زادی تو اب بھی نیند کی وادیوں میں گم تھی

سب لوگ میرے خلاف ہو گئے تھے مگر تم تو مجھے سمجھ سکتی تھیں نہ تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی تھیں نہ مگر تم" ...نے بھی مجھے خود سے دور کر دیا تھا

لیکن اب اور نہیں اب میں تمہیں اپنا بنا کر رہوں گا... تم صرف شہرام ملک کی ملکیت ہو تم صرف میری ہو ..." صرف میری، سالوں سے جو فاصلے ہمارے بیچ قائم تھے انہیں آج میں ختم کر دوں گا

شہرام نے شدت سے عریشہ کے ہونٹوں کو گرفت میں لیا جس سے عریشہ کی آنکھیں کھل گئی اپنے اوپر کسی کو جھکا دیکھ کر اس کی تو جان نکل گئی مگر وہ شہرام کا لمس محسوس کر چکی تھی اسے پتا تھا یہ وہی شخص ہے مگر یوں اچانک اس طرح سے وہ اس کے کمرے میں کیسے آیا

عریشہ اسے خود سے دور کر کے اس کا چہرہ دیکھتی مگر اس نے عریشہ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور ماسک لگا کر وہاں سے جانے لگی تب ہی عریشہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے روکا

"رک جاؤ تم... کیوں بھاگ رہے ہو؟"

اس کی بات پر شہرام نے اس کی طرف رخ کیا

"تمہیں میں نے کہا تھا نہ کہ مجھ سے دور رہو... مگر تم پھر آ گئے...اور جب آ ہی گئے تو جا کیوں رہے ہو؟؟؟اور یہ اپنا منہ کیوں چھپا کر رکھتے ہو؟؟؟دکھانے میں کیا مسئلہ ہے؟؟"

"ہاہا...بے بی مسئلہ تو کوئی نہیں بس میں نہیں چاہتا کہ تم ابھی سے مجھے دیکھ لو ویسے بھی ساری زندگی تمہیں یہی شکل دیکھنی اور برداشت کرنی ہے..."

شہرام نے دو قدم اس کے قریب آ کر یہ الفاظ ادا کئے تھے جبکہ عریشہ اب بھی اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھور رہی تھی

"کیا ہوا؟؟ہمیشہ خود بھگاتی ہو مگر آج تو خود ہی ہاتھ پکڑ کے کھڑی ہوئی ہو...لگتا ہے آج ارادہ کچھ اور ہے..."""

شہرام اب اس کے بلکل قریب تھا جبکہ اس کی باتوں سے عریشہ کو یاد آیا کہ وہ اب بھی اس کا ہاتھ پکڑی ہوئی تھی عریشہ نے جلد سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اسے خود سے دور کرنے لگی مگر اگلے ہی لمحے شہرام نے اسے دیوار سے لگا دیا

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ...چاہتے کیا ہو تم مجھ سے..."عریشہ نے منہ بناتے ہوئے پوچھا جس پر شہرام" اسے بہکی نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا وہ اس وقت نائیٹی میں موجود تھی

"تمہیں چاہتا ہوں تم سے کچھ نہیں چاہتا...بائے داوے نائس نائٹی...قیامت"

شہرام نے اس کی نائیٹی کی ڈور پکڑتے ہوئے بولا جس پر عریشہ کو اس کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگے عریشہ ابھی مزاحمت کرتی جب شہرام نے برابر لگا سوئچ آف کر دیا اور شہرام نے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیئے جہاں پہلے والے نشان اب کچھ کم ہو چکے تھے

شہرام کا شدت بھرا لمس عریشہ کو مدہوش کر رہا تھا مگر وہ خود پر قابو کرتے ہوئے اسے دور کرنے کی کوششوں میں تھی مگر وہ بھی شہرام ملک تھا اسے اچھے سے پتا تھا کہ اپنی بیوٹی کوئین کو کیسے قابو کرنا عریشہ نے بہت مزاحمت کر کے اسے خود سے دور کیا عریشہ کا ایسا کرنا شہرام کے کام میں مداخلت کے برابر تھا اسے کہاں پسند تھا اپنے سکون بھرے لمحے میں کسی بھی قسم کا خلل عریشہ کی کی گئی مزاحمت سے وہ عریشہ سے دور ہوا اور عریشہ کو غصے سے دیکھنے لگا مگر عریشہ اندھیرے کی وجہ سے کچھ کچھ دیکھ نہ پائی

"!!!...منع کیا تھا نہ...میں نے منعع کیا تھا نہ"

شہرام کی آنکھیں اب غصے سے لال ہو رہی تھیں اس کی آواز پر عریشہ سہم گئی ابھی کچھ سیکنڈ پہلے تو وہ اس پر پگھل رہا تھا مگر اب...

شہرام نے اپنے غصے کا اظہار کچھ اس طرح کیا کہ عریشہ کی نائیٹی کی ڈوری کھول دی

اب اس نے عریشہ کی جان نکال دی تھی عریشہ آنکھیں بند کئے اپنی نائیٹی کو قابو کئے کھڑی تھی مگر وہ بھی شہرام تھا اس نے عریشہ کو بالوں سے پکڑا اور اس کی گردن کو اپنے شدت بھرے لبوں کی گرفت میں لینے لگا

وہ یوں ہی اپنی شدت کو اپنے غصے کو عریشہ پر ظاہر کر رہا تھا

شہرام کا لمس اب عریشہ کو گردن سے نیچے محسوس ہو رہا تھا وہ شخص آج کچھ زیادہ ہی بہک رہا تھا یا پھر وہ اس طرح سے اپنے غصے کا اظہار کر رہا تھا

"پلیززز نہیں پلیززز."

ابھی وہ کچھ زیادہ بہکتا جب عریشہ کی درد بھری آواز پر رکا وہ اپنا ماسک لگاتے ہوئے دور ہوا اور سوئچ آن کیا

"عریشہ کا گال تھپتھپاتا ہوا وہ روم سے... ڈرو مت نکاح سے پہلے بس اتنا ہی ظلم کروں گا اس سے زیادہ نہیں

باہر چلا گیا جبکہ عریشہ کو ایک نئی مشکل میں ڈال گیا تھا

آج وہ لوگ آخری بار آوٹنگ پر گئے تھے پھر وہاں سے شوپنگ مال روحیل بھی اس ہی شوپنگ مال میں تھا مگر ماہی اسے بار بار اگنور کر رہی تھی وہ عریشہ کی بتائی گئی باتوں پر بہت اچھے سے عمل کر رہی تھی جبکہ روحیل کو اب خود پر غصہ آرہا تھا کہ آخر اس نے ایسا رؤیہ کیا ہی کیوں تھا ماہی کے ساتھ جو اس ماہی اس کو اس طرح سے اگنور کئے جا رہی تھی

روحیل بھی اس ہی ریسٹورنٹ میں تھا جہاں ماہی اپنے دوستوں کے ساتھ موجود تھی مگر ماہی اب بھی روحیل کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھ رہی تھی جبکہ روحیل بچارا پتھر دل انسان آج اپنے پیار کے ہاتھوں اس پتھر دل میں درد محسوس کر رہا تھا

روحیل ابھی باہر نکلا ہی تھا جب اس کے کان میں لگے ایئر فون پر کال آنے لگی بیسٹ نے کال ریسیو کی تب ہی بیسٹ کے الفاظ اسے کچھ سمجھ نہیں آئے تب ہی ماہی اپنے دوستوں کے ساتھ "...اس کو آواز آئی "ریڈی رہو

باہر نکل رہی تھی جیسے ہی ماہی روحیل کے سامنے سے گزرنے لگی وہی سے ایک گاڑی گزرنے لگی گاڑی دیکھ کر روحیل سمجھ چکا تھا اور ہوشیار بھی ہو چکا تھا

آر جے.....بچاؤ اسے..."بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی جب چلتی گاڑی سے کسی نے بندوق سے فائر کیا ان کا" نشانہ ماہی کی طرف تھا روحیل نے ماہی کو دھکا دیا جس سے وہ دونوں ہی سائڈ پر جا گرے کیونکہ ماہی سب سے پیچھے تھی اس لئے باقی سب لوگ آگے جا چکے تھے اس لئے ماہی پر فائر کیا گیا تھا روحیل یوں اچانک والے حملے کے لئے بلکل بھی تیار نہ تھا گولی ریسٹورنٹ کے شیشے پر لگی تھی عریشہ سمیت سب لوگ گولی کی آواز سے پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے مگر ماہی اور روحیل سائڈ میں گر چکے تھے اس لیے ماہی سیف تھی مگر وہ گاڑی جس میں سے کسی نے فائر کیا تھا وہ جا چکی تھی

اس اچانک والے حملے میں بھی روحیل نے ماہی کا بچاؤ کچھ اس طرح کیا تھا کہ ماہی کو خود کے ساتھ لے کر گرا تھا جس سے اس کا سر زمین پر لگ گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا مگر ماہی بلکل ٹھیک تھی بس اس کے ہاتھ میں کھروچ آئیں تھی

سب لوگ بھاگ کر ماہی کے پاس آئے جبکہ ماہی اپنے آپ کو بھول چکی تھی اس کا سارا دھیان روحیل پر تھا جبکہ روحیل آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا وہ پاگلوں کی طرح اس پر جھک کر رونے میں مصروف تھی

"...روحیل"

میری سلیپنگ بیوٹی...میں ابھی زندہ ہوں..."روحیل کی آواز پر ماہی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اس حالت" میں بھی مسکرا رہا تھا روحیل نے اٹھنے کی کوشش کی حارث اور ہارون نے بھی روحیل کو سہارا دیا مگر اس کا سر زمین پر لگنے کی وجہ سے چکرا رہا تھا

حارث ٹیکسی بلانے لگا مگر روحیل نے اسے اپنی جیب سے گاڑی کی چابی نکال کر دی روحیل کا کافی خون بہہ چکا تھا اس لئے حارث وقت ضائع کئے بغیر اس کی گاڑی اسٹارٹ کر کے سامنے لایا اور ماہی کے ساتھ ہی اسے ہوسپٹل لے کر چلا گیا جبکہ روحیل نے سب کو کہا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس لئے سب لوگ اس کے بہت کہنے پر ہوٹیل واپس چلے گئے

روحیل کے سر پر بینڈج کی گئی اور اسے آرام کا کہا مگر وہ اس وقت بہت غصے میں تھا اسے واپس ہوٹل جانا تھا ہر حال میں اس کی بہت ضد پر حارث اور ماہی اسے واپس ہوٹل لے کر آ گئے تھے سب لوگ اس کے کمرے کے

باہر کھڑے تھے جیسے ہی وہ لفٹ سے اوپر آئے سب لوگ طبیعت پوچھنے لگ گئے جس پر وہ آرام کا کہہ کر کمرے میں چلا گیا اور اندر سے کمرہ لاک کر دیا ماہی کو اس کا یہ رویہ بہت عجیب لگا

"گائز اسے آرام کی ضرورت ہے اس کا سر چکرا رہا تھا تو ہمیں اسے ابھی ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے..." حارث کی بات پر سب لوگ اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ ماہی وہیں کھڑی رہی تب ہی روحیل نے دروازہ کھول کر اسے اندر بلایا

"روحیل...زیادہ درد تو نہیں ہے..." ماہی کی بات پر روحیل مسکرانے لگا "تمہارے لئے میری جان قربان...یہ تو پھر چھوٹی سی چوٹ ہے..." اس نے ماہی کی جان بچائی تھی اگر وہ اسے نہ بچاتا تو ماہی آج زندہ نہ ہوتی

"روحیل پلیز زز ایسا نہ کہیں...آپ کو کچھ بھی نہیں ہو گا انشاءاللہ..." روحیل اس کی بات پر چپ ہو گیا تھا کافی دیر تک وہ یوں ہی چپ رہا پھر اس نے اس خاموشی کو توڑا "ویسے تم اگنور اچھا کر لیتی ہو..." روحیل کی بات پر ماہی کچھ کہتی جبھی روحیل بول پڑا "میں...

"ماہی...شاید تم نے ٹھیک ہی کیا تھا...تمہارا مجھ سے دور رہنا ہی ٹھیک تھا...کاش میں تمہارے ساتھ اس دن باہر نہ جاتا اور نہ ہی وہ لوگ تمہیں میرے ساتھ دیکھتے اور نہ آج وہ لوگ تمہیں نشانہ بنانے آتے...سب غلطی میری ہے..."روحیل کا لہجہ سخت تھا مگر غصہ اسے بیسٹ پر تھا

"روحیل پلیززز خود کو بلیم نہ دیں...آپ کی اس میں کوئی غلطی نہیں...اینڈ آئی این سوری میں نے آپ کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا..."ماہی نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا مگر روحیل کے تاثرات کچھ عجیب لگ رہے تھے جیسے وہ کھل کر کچھ بیان کر نہیں پا رہا ہو

"سب کچھ میری غلطی ہے سب میری وجہ سے ہوا ہے...تمہاری جان بھی خطرے میں ہے صرف میری وجہ سے...تمہیں تحفظ کی ضرورت ہے...مجھے کچھ کرنا ہوگا...مجھے جو ب ڈھونڈنے سے پہلے کچھ کرنا ہوگا"

روحیل اپنی ہی سوچوں میں کچھ بولا جا رہا تھا جبکہ ماہی کو اس کی باتوں سے فکر ہو رہی تھی کہ آخر کہ وہ کہنا کیا چاہ رہا ہے

"روحیل...آپ دوسرے کنٹری میں جاب کریں گے؟"

روحیل نے ہاں میں سر ہلایا"تو کیا آپ ہمیشہ کے لیے دوسرے کنٹری شفٹ ہو جائیں گے ؟؟"ماہی نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا جس پر روحیل اس کے قریب آیا

ہاں...مجھے کہیں تو جاب کرنی ہو گی مگر میں تمہیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا... تمہیں مجھ سے نکاح بھی نہیں کرنا..."

"...مجھے کچھ سوچنا ہو گا مجھے تمہارے تحفظ کے لیے کچھ سوچنا ہو گا

روحیل کے عجیب ہی تاثرات تھے وہ دھیرے دھیرے غصے میں آتا جا رہا تھا اس کا یہ سخت لہجہ اب اور بھی زیادہ سختی اختیار کر رہا تھا وہ اپنی بات کہتا ہوا کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگا تب ہی ماہی نے اسے روکا

"روحیل کیا ہو گیا آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟؟"

تم اپنے کمرے میں جاؤ...اور اکیلے باہر مت نکلنا... تمہیں میری قسم..."وہ کہتا ہوا اسے اس کے کمرے میں بھیج کر خود گاڑی کی چابی لئے ہوٹل سے باہر چلا گیا جبکہ ماہی کو کمرے میں جاتا دیکھ کر حارث نے زینش کو بتایا تو زینش اور عریشہ اس کے کمرے میں چلی گئیں

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

روحیل فارم ہاؤس پر پہنچ چکا تھا وہ گاڑی سے اتر کر فارم ہاؤس کے اندر سیڑھیاں عبور کرتا ہوا سیدھا بیسٹ کے آفس آ پہنچا جبکہ بیسٹ اپنی کرسی پر پر سکون انداز میں بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا تب ہی روحیل اس کے کمرے میں داخل ہوا بنا اجازت لئے مگر بیسٹ کو پہلے سے ہی علم تھا اس کے اس رد عمل کا

بیسٹ...کیا تھا یہ سب...؟؟؟؟؟ یہ کس قسم کی حرکت تھی...اسے کچھ ہو جاتا تو؟؟؟"روحیل کا جسم پسینے سے" شرابور تھا آنکھوں میں سخت تاثرات تھے سانس پھول رہا تھا اور لہجہ بھی کافی سخت تھا وہ آج پہلی بار بیسٹ سے اس لہجے میں بات کر رہا تھا

ہوا تو نہیں نہ..."بیسٹ نے پر سکون انداز میں کہا جبکہ آنکھیں اس کی اب بھی بند تھیں اس کی اس بات سے"

روحیل کو اور بھی زیادہ غصہ آیا

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟ یار تمہیں پتا بھی ہے تم نے کیا کیا تھا؟؟ کچھ بھی ہو سکتا تھا اسے...اگر تمہارا ایسا کوئی"

"...ارادہ تھا تو تم مجھے پہلے سے بتا سکتے تھے

اگر میں تمہیں پہلے بتا دیتا تو تم ماہی پر فائر چلانے کے خلاف ہوتے..."بیسٹ نے اب آنکھیں کھولی اور سامنے"

کھڑے روحیل کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر روحیل کا سانس اب بھی پھول رہا تھا

بیسٹ یہ کوئی طریقہ نہیں تھا... تمہیں اس پر فائر چلانے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟ تم مجھ پر بھی تو چلا سکتے تھے"

نہ..."روحیل نے کس جذبے سے خود پر فائر کروانے کی بات کی تھی بیسٹ اس کی طرف ابرو کا زاویہ بناتے

ہوئے دیکھنے لگا

تم نے عشق میں تکلیفیں اٹھانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟؟؟"بیسٹ کی بات پر روحیل نے نظریں چرائی جس پر"

بیسٹ نے سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسل دیا

کیاہواتمہارےاس پلان سے؟؟؟بیسٹ سب کچھ ویساہی ہے...اور کل وہ پاکستان جارہی ہے..."روحیل نے"

فکرمندی سے کہاوہ ویسے توبہت سمجھداراورذہین تھامگراپنی محبت کے معاملے میں اس کادماغ یاتوبہت زیادہ

چلنے لگتاتھایاپھر بلکل ہی کام کرناچھوڑدیتاتھا

"بیسٹ ایساکوئی پلان بناتاہی نہیں جورائگاں جائے"

بیسٹ نےایک ہی جملاکہااورپھرسے کرسی سے سرٹکاکربیٹھ گیاجبکہ روحیل کواس کی بات کچھ سمجھ نہیں آئی

تھی"مطلب؟؟"روحیل نےایک ہی لفظ میں اس سے وضاحت مانگی تب ہی اس کافون بجنے لگا

اس مطلب کاجواب تمہیں اپنے فون سے ملے گا..."بیسٹ کی بات پراس نے موبائل نکالاتوماہی کافون تھا"

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

"For God saKe aReesHa"

ماہی پریشان تھی کہ کیافیصلہ کرے مگرعریشہ اس کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھی اور تبھی وہ ماہی کو بار بار

روحیل سے دوررہنے کامشورہ دے رہی تھی مگراس بارزینش بول پڑی جس پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا

"...یہ اس کی زندگی ہے اسے خود ہی فیصلہ کرنے دو"

زینش کی بات پر ماہی کو بھی تھوڑی ہمت آئی تھی اسے وہ سب لمحات یاد آرہے تھے جو اس نے روحیل کے ساتھ گزارے تھے روحیل کی باتیں روحیل کا پیار روحیل کا یوں اس کی فکر کرنا اور سب سے بڑھ کر روحیل نے اس اپنی جان پر کھیل کر اسے بچایا تھا ورنہ آج وہ یہاں زندہ نہ ہوتی اگر ہوتی بھی تو ہوسپٹل میں آخری سانسیں لے رہی ہوتی

"یار کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟اس کی جان خطرے میں ہے مانا کہ روحیل نے آج اس کی جان بچالی مگر وہ ہر جگہ اس کے ساتھ نہیں ہو گا اور ماہی کا روحیل سے دور رہنا ہی ان دونوں کے لئے بہتر ہے..."مگر عریشہ اب بھی اپنی بات منوانے میں لگی پڑی تھی مگر تب ہی ماہی نے ان سے تنہائی میں رہنے کا کہا تو وہ دونوں وہاں سے چلی گئیں

"ماہی کو کچھ کیا فیصلہ کروں کیا کروں میں...کیا روحیل کو خود سے دور جانے دوں...نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی بھی سمجھ نہیں آرہا تھا مگر تب ہی اس نے اپنا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا اور اسے روحیل کی بات یاد آئی

"میری جان...ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ آپ کے ساتھ...پھر کیسا ڈر ہے؟؟؟"

بے ساختہ ماہی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کتنی محبت کرتا تھا وہ شخص اس سے اور ماہی کتنی خود غرض بنی ہوئی تھی

جب وہ شخص خود کہہ رہا تھا کہ جب وہ اس کے ساتھ ہے تو اسے ڈرنا نہیں چاہیئے تو کیا وہ شخص جھوٹا تھا؟ آخر

کیوں اسے یہ سب باتیں نظر نہیں آ رہی تھیں وہ شخص اس کے لئے اپنی جان دینے کو بھی تیار تھا تو پھر وہ کیوں

اسے اتنا تڑپا رہی تھی وہ تو اب جانتی بھی نہیں تھی ٹھیک سے مگر وہ شخص نجانے کتنے سالوں سے اس سے محبت

کرتا آ رہا تھا اس کی محبت میں کوئی شک نہیں تھا

ماہی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے اب اور نہیں تڑپائے گی وہ اس پیار میں پاگل شخص پر پورا بھروسہ کرے گی اور

اپنا آپ اسے تھام دے گی وہ اب اسے خود سے دور نہیں جانے دے گی دل پر ہاتھ رکھ کر اس نے فون اٹھایا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

موبائل اسکرین دیکھ کر روحیل کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں وہ بے یقینی کی کیفیت میں موبائل کو گھور رہا تھا

جس کے لئے اس نے پہلے اتنی کوششیں کیں اب وہی کام بیسٹ ایک ہی دن میں کر گیا تھا

"بیسٹ...یہ سب...کیسے؟؟؟"

روحیل بے یقینی کی کیفیت میں اب بھی مبتلا تھا بیسٹ نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی اور دوسرا سگریٹ سلگانے لگا

کیا لکھا ہے اس نے؟؟"بیسٹ نے کش لگاتے ہوئے پوچھا"

وہ نکاح کے لیے راضی ہے بیسٹ... مگر یوں اچانک؟؟ یہ کیسے ممکن ہے؟؟ یا تو ناممکن تھا..."روحیل کی بات"

پر بیسٹ نے ایک ابرو اُچکائی

ناممکن کو ممکن کر دکھانا بیسٹ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے..."بیسٹ نے کش لگا کر دھوئیں کو ہوا میں آزاد" کرتے ہوئے کہا جس پر روحیل مسکرانے لگا واقعی میں یہ بات سچ تھی

وہ بیسٹ تھا وہ ہر ناممکن کو ممکن کرنا اچھے سے جانتا تھا وہ ہمیشہ خود ہی مشکل راستوں کا انتخاب کرتا تھا اسے شوق تھا ہر مشکل کو فیس کرنے کا اور وہ کر دکھاتا تھا

ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے جب نوفل اور باسم نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو بیسٹ نے اشارے سے انہیں اندر آنے دیا نوفل کی نظر روحیل پر گئی جو نیچے گردن کئے مسکرانے میں مصروف تھا

ہونہہ پتھر دل لوگ بھی مسکراتے ہیں ہمیں تو آج پتا چلا..."نوفل کی بات پر روحیل نے نظریں اٹھا کر اسے"

دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا بیسٹ نے باسم کر بیٹھنے کا اشارہ کیا کیونکہ وہاں صرف تین کرسیاں تھیں ایک بیسٹ

کی کرسی تھی بیچ میں ٹیبل اور ٹیبل کی دوسری سائٹ دو کرسیاں جس میں سے ایک پر روحیل بیٹھا ہوا تھا دوسری

پر باسم بیٹھ گیا تھا اور اب نوفل کھڑا ان دونوں کو گھور رہا تھا

ہونہہ اس معاشرے میں میری کوئی عزت ہی نہیں..."نوفل کے منہ بنانے پر باسم اس سے مخاطب ہوا"

نہیں میری جان یو آر رونگ معاشرے میں شی میلز کی بہت رسپیکٹ ہوتی ہے..." باسم کے کہنے کی دیر تھی"

جب روحیل کی ہنسی نکل گئی یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اتنا خوش نظر آ رہا تھا باسم بہت حیران تھا اس پر

نوفل منہ بنا کر سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تب ہی حورین اور مہر وہاں آئیں تو وہ بھی نوفل کے ساتھ

صوفے پر بیٹھ گئی

جبکہ مہر نے روحیل کے سر پر پٹی دیکھ کر وجہ پوچھی جس پر باسم بول پڑا

"...بیسٹ صاحب کی مہربانی ہے"

تو روحیل اسے گھورنے لگا کیونکہ گاڑی میں سے فائر باسم نے ہی کی تھی باسم دانت دکھا کر نظریں چرا گیا

بیسٹ خیریت؟کوئی نیو پلان ہے کیا؟؟"حورین نے سنجیدگی سے پوچھا جس پر بیسٹ نے دھوئیں کو ہوا میں اڑاتے ہوئے جواب دیا

کوئی پلان نہیں...اب نکاح ہو گا..."بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی نوفل لپک کر بیسٹ کے ٹیبل کی طرف آیا"

ہائے ئے ئے ظالم تم نے بھی دھوکا دے دیا مجھے اس پتھر دل انسان کی طرح..."روحیل کی طرف اشارہ کرتا"

ہوا وہ ایک ادا سے بولا جس پر بیسٹ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے گھورنے لگا

آرجے کا نکاح..."بیسٹ کی بات پر سب لوگ حیران رہ گئے کہ روحیل اتنی جلدی نکاح کرنے والا ہے جبکہ"

نافل کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہ رہی

ہائے ئے ئے میں صدقے میں واری...کب ہے نکاح...؟؟مجھے ڈانس پریکٹس ابھی سے شروع کرنی ہو گی"

ہائے کتنا مزہ آئے گا نہ شادی بیاہ والا ماحول بنا ہوا ہو گا...میں نے تو گانا بھی ڈسائڈ کر لیا...کالا ڈوریاں"نوفل کی

بات پر مہر ہنسنے لگی جبکہ روحیل سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھنے لگا

بس کر دے بھائی ہر جگہ آ جاتے ہیں ایسے لوگ شادی بیاہ میں تو اور بھی زیادہ آتے ہیں..."باسم کی بات پر مہر کا"

قہقہہ نکلا جس پر نوفل باسم کو گھورنے لگا

کوئی فنکشن نہیں ہو گا...سادگی سے نکاح ہو گا..."بیسٹ نے سخت لہجے میں کہا جس پر نوفل منہ بناتا واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا جبکہ اب سب سنجیدگی سے بیسٹ کی بات سن رہے تھے

"نکاح اپارٹمنٹ میں ہو گا...جو باسم اور مہر کا ذاتی اپارٹمنٹ کہلائے گا...نکاح میں باسم اور نوفل کے علاوہ دو گواہان اور ہوں گے...مہر تم باسم کی فیونسی کی حیثیت سے ماہی سے ملو گی اور حورین تم نوفل کی فیونسی کی حیثیت سے ملو گی..."

جب بیسٹ نے حورین سے مخاطب ہو کر کہا تو نوفل کا تو دل باغ باغ ہو گیا تھا وہ شرمانے والے انداز میں حورین کو دیکھ رہا تھا جبکہ حورین نے اسے گھورنے والے انداز میں دیکھا تھا

"نکاح کے بعد آرجے اور ماہی تم چاروں کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں پاکستان روانہ ہوں گے...اس کے لئے ماہی کو کیسے کنوینس کرنا ہے آرجے جانتا ہے...دورانے سفر ماہی کو تم سب پر کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہونا چاہیے..."

بیسٹ اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جانے لگا جب باسم نے سوال کیا

"بیسٹ اور تم؟؟؟تم کب آؤ گے پاکستان؟؟"اس کے سوال پر بیسٹ کے قدم رکے

جب تم لوگ پاکستان پہنچو گے تو میں تمہیں وہیں پر ملوں گا..."مطلب صاف تھا وہ اپنے الفاظ ادا کر کے بنا کسی"
کی طرف دیکھے اپنے خاص قسم کے اسٹائل سے چلتا ہوا وہاں سے باہر چلا گیا جبکہ باسم اور سب لوگ روحیل کے
لئے بہت خوش تھے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

صبح گیارہ بجے کا وقت تھا جب سب لوگ آپس میں ماہی کے بارے میں پوچھ رہے تھے کیونکہ ماہی کا کمرہ لاک
تھا اور فون بھی بند جا رہا تھا آج ان لوگوں کی واپسی کی فلائیٹ تھی مگر ماہی کا کچھ اتا پتا ہی نہیں تھا
یار کہاں چلی گئی یہ...اس کو پتا بھی ہے کہ پانچ بجے کی فلائیٹ ہے ہماری..."عریشہ نجانے کتنی بار اسے کال کر
چکی تھی مگر ماہی کا نمبر اب تک بند جا رہا تھا عریشہ اب غصے میں بڑبڑانے لگی تھی

جبکہ دوسری طرف ماہی روحیل کے ساتھ باسم کے اپارٹمنٹ میں موجود تھی وہاں ان کا نکاح ہو رہا تھا روحیل
نے ماہی کو ایک اچھا سا ریڈ کلر کا ڈریس دلایا تھا جسے پہن کر وہ بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ روحیل اس کے کہنے
پر سفید کرتے میں ملوث تھا

روحیل جہانزیب ولد محمد جہانزیب علی آپ کا نکاح ماہین آفتاب ولد رضوان آفتاب کے ساتھ کرایا جاتا ہے"

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"روحیل نے تین بار قبول ہے کہا تھا

یہ ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں چار پڑے صوفے موجود تھے جس میں سے ایک پر ماہی اور روحیل بیٹھے تھے

برابر والے ہر مولوی صاحب باسم اور نوفل جبکہ تیسرے پر مہر حوریں موجود تھے اور سامنے والے پر دو اور

گواہان تھے

اب مولوی صاحب نے ماہی سے پوچھا تھا جس پر ماہی نے بھی تین بار قبول کیا تھا

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے"

ماہی کے قبول کرتے ہی روحیل کے دل کو سکون سا ملا تھا وہ بہت خوش تھا جسے وہ سالوں سے پانا چاہ رہا تھا آج وہ

اسے مل چکی تھی اب ان کے درمیان ایک پاک رشتہ قائم ہو چکا تھا اب وہ ماہی پر پورا پورا حق رکھتا تھا

مبارک ہو مبارک ہو نکاح ہو گیا ہے..."نوفل تو خوشی سے پاگل ہو رہا تھا اس نے مٹھائی کا ڈبا اٹھایا اور سب کو"

کھلانے لگا جبکہ ماہی کو وہ بہت پسند آیا تھا وہ اسے بھابھی کے بجائے آپی کہا جا رہا تھا روحیل کے نمبر پر بیسٹ کی

کال آنے لگی وہ سمجھ گیا بیسٹ کیا کہنا چاہتا ہے

ماہی مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے..."روحیل نے ماہی کے کان میں سرگوشی کی جس پر ماہی اسے"

گھورنے لگی

روحیل کیا ہو گیا سب دیکھ رہے ہیں..."ماہی نے اسے آنکھیں دکھائیں"

ماہی مجھے سچ میں تم سے بات کرنی ہے وہ بھی بہت امپورٹینڈ "وہ ماہی کو زبردستی اپنے ساتھ ایک کمرے میں"

لے گیا

ماہی تم اپنے فرینڈز کو کال کرو اور انہیں کہو کہ تم میرے ساتھ پاکستان جاؤ گی."ماہی اس کی بات پر حیران"

ہوئی

مگر کیوں روحیل آپکو پتا بھی ہے پانچ بجے کی فلائیٹ ہے میری..."آگے وہ کچھ کہتی روحیل بول پڑا"

ماہی مجھے میرے فرینڈ نے خبر دی ہے کہ جس نے فائرنگ کی تھی وہ لوگ اب بھی ہمارے پیچھے ہیں تمہارا"

یوں اپنے دوستوں کے ساتھ جانا بلکل ٹھیک نہیں نا تمہارے لئے نہ ان کے لئے سو پلیز زز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ

"ماہی ہم پرائیویٹ ہیلی کاپٹر میں پاکستان جائیں گے

ماہی پہلے تو انکار کرتی رہی مگر پھر اپنے فرینڈز کے خاطر راضی ہو گئی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"ماہی پاگل ہو گئی ہو کیا تم؟؟ وہ لگتا کیا ہے تمہارا جو تم اس کے ساتھ پاکستان جانے کی بات کر رہی ہو...؟ میں تمہیں کبھی بھی اس انجان شخص کے ساتھ کہیں نہیں جانے دوں گی نیور"

ماہی جب ہوٹل آئی تو اس نے نکاح کی بات کسی کو بھی نہیں بتائی بس یہ کہہ دیا تھا کہ روحیل کے یونیورسٹی فرینڈز سے ملنے گئی تھی جبکہ وہ یہ بات بھی بتا چکی تھی کہ وہ پاکستان ان کے ساتھ نہیں جا رہی سب نے اسے بہت سمجھایا مگر وہ یہی کہہ رہی تھی کہ پاکستان پہنچتے ہی وہ ان سب سے ملے گی

وہ اپنا سامان پیک کر کے جا چکی تھی جبکہ باقی سب بھی جانے کے لئے ریڈی تھے عریشہ اپنے کمرے میں موجود تھی اور پیکنگ کرنے میں مصروف تھی تب ہی کوئی اس کے کمرے میں آیا ابھی وہ پلٹ کر سامنے والے کو دیکھتی مگر اگلے ہی لمحے کسی نے اس کی ناک پر رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا اور دروازہ اندر سے لاک کر دیا

اب اس کے ہاتھ میں عریشہ کا موبائل تھا

اس نے موبائل کا پاسورڈ ان لاک کیا اور ہارون اور زینش کو ایک ہی میسج کاپی پیسٹ کر کے سینڈ کر دیا جبکہ اب وہ باقیوں کے ہوٹل سے جانے کا انتظار کر رہا تھا

واٹٹ؟؟یہ عریشہ پاگل تو نہیں ہو گئی؟؟"زینش نے جیسی موبائل پر آتا میسج چیک کیا وہ اُچھل کر حارث کے پاس آئی حارث جو ہر بار کی طرح بچارگی والے انداز سے اپنا اور زینش کا بیگ پیک کرنے میں مصروف تھا اس کے یوں قریب آنے سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تب ہی ہارون بھی ان کے کمرے میں آیا زینش حارث کو کچھ بتاتی ہارون بول پڑا

"گائز عریشہ کو کیا ہو گیا ہے؟؟ہمیں پتا تھا اسے ماہی کی بہت فکر ہے مگر اتنی فکر ہو گی کہ وہ اس کے ساتھ ہی جائے گی ہمیں پتا نہیں تھا..."ہارون کی بات پر حارث نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو ہارون نے اپنا موبائل حارث کی طرف بڑھایا اس پر عریشہ کے میسج لگے ہوئے تھے عریشہ کا نمبر اس کے پاس سویٹ ہارٹ کے نام سے سیو تھا

عریشہ کے میسج میں لکھا ہوا تھا"سوری گائز میں ماہی کو اس انجان شخص کے ساتھ اکیلا نہیں چھوڑ سکتی اس لیے میں بھی اس کے ساتھ ہی پاکستان جاؤں گی تم سب کا سفر اچھا گزرے میرا نمبر آف رہے گا کیونکہ سگنلز نہیں آئیں گے اوکے خدا حافظ..."

حارث نے میسج پڑھ کر سر پکڑ لیا جبکہ زینش نے ماہی کو کال ملائی کیونکہ روحیل نے ماہی کا فون آف کر دیا تھا اس لئے اس کا نمبر بند جا رہا تھا اور اب عریشہ کا نمبر بھی بند جا رہا تھا مطلب سگنل بند ہو چکے تھے پہلے وہ تینوں پریشان ہوئے مگر پھر یہ سوچ کر چپ ہو گئے کہ ایک طرح سے عریشہ نے ٹھیک ہی کیا تھا اب وہ ماہی کے ساتھ رہے گی تو انہیں ماہی کی فکر نہیں ہو گی

وہ لوگ ہوٹل سے نکل چکے تھے تب ہی ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے ایک لڑکا عریشہ کے کمرے کی طرف آیا اور دروازہ بجانے لگا

سر راستہ صاف ہے... گاڑی باہر آ چکی ہے کیمرا اس بھی آف کر دیے..." یہ وہ شخص تھا جس کی جاب خود بیسٹ" نے اس ہوٹل میں لگوائی تھی جو بیسٹ کے لئے کام کرتا تھا مگر عام انسانوں کی طرح یہاں رہتا تھا

گڈ "بیسٹ نے اسے کچھ پیسے دیئے اور پیچھے کے راستے سے عریشہ کو گود میں اٹھا کر لے کر چلا گیا جبکہ وہ لڑکا" عریشہ کا سامان گاڑی میں پہنچانے کے لیے اس ہی راستے سے لے گیا اور کمرہ لاک کر دیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

اوففففف میرا موبائل اب تک آف ہے..."ماہی اب ہیلی کاپٹر میں موجود تھی باسم مہر نوفل اور حورین بھی ان"

کے ہی ساتھ تھے روحیل ماہی کو باتوں میں لگائے اس کا موبائل آف کر چکا تھا مگر اب ماہی کو اندازہ ہوا تھا کہ اس

کا موبائل آف ہے وہ ابھی آن کرتی جب روحیل نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا

جان پلیز زز اس حسین لمحے کو ضائع مت کرو کچھ ہی دیر میں ہم ہواؤں میں اڑ رہے ہوں گے پھر تم یہاں کہ"

نظارے دیکھنا بس..."روحیل اس کے گرد باہیں ڈال کر بیٹھ گیا تھا جبکہ ماہی اس کی آنکھوں میں کھو گئی تھی کچھ

ہی دیر میں ان کے ہیلی کاپٹر نے اڑان بھرنی شروع کی مگر

ماہی کو اب ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ وہ پلین میں بھی بیچ والی سیٹ پر بیٹھا کرتی تھی اور اگر کھڑکی کی طرف بیٹھتی تھی تو

بھی باہر کا منظر نہیں دیکھتی تھی مگر روحیل نے جان بوجھ کر اسے کھڑکی کی طرف بٹھایا تھا اور خود اس کے برابر

میں بڑے سکون سے بیٹھ گیا تھا

روحیل مجھے ڈر لگ رہا ہے..."ماہی روحیل کے سینے سے لگ گئی جبکہ روحیل نے ہر بار کی طرح اس بار بھی بھی"

اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا ماہی آنکھیں بند کئے روحیل کی جیکٹ کو مظبوطی سے تھامے اس کے سینے سے لگی

ہوئی تھی روحیل کو ماہی کی اس ادا پر بے انتہا پیار آ رہا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ دونوں اس وقت ہیلی کاپٹر میں موجود تھے وہ اب تک بے ہوش تھی جبکہ بیسٹ نے اسے اپنے سینے پر جھکائے رکھا تھا اسے یوں بے ہوش پڑے دو گھنٹے ہو چکے تھے بیسٹ نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھا عریشہ اب تک اس کی گود میں موجود تھی کیونکہ وہ ہوش میں نہیں تھی ایسے میں اسے سیٹ پر بٹھانا مشکل تھا

بیسٹ نے برابر والی سیٹ پر رکھی ہتھکڑی اٹھائی اور عریشہ کو سیٹ پر بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اب اس نے عریشہ کے ہاتھوں کو ہتھکڑی کی مدد سے قید کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اس بد تمیز لڑکی کو ہوش آیا تو وہ ہیلی کاپٹر میں ہی کہرام مچا دے گی

عریشہ کو اب ہلکا ہلکا ہوش آنے لگا تھا بیسٹ کو مشکل کام بہت پسند تھے اس نے سوچا کیوں نہ اس شام کے سفر کو یادگار بنایا جائے اس لیے جان بوجھ کر اس نے پانی کے چھینٹے عریشہ کی آنکھوں پر مارے جس سے عریشہ نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں مگر سر چکرانے کی وجہ سے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

"کون ہو تم...؟ میں کہاں ہوں... یہاں کیسے آئی ہوں میں"

عریشہ کو سب کچھ دھندلا نظر آرہا تھا مگر سامنے کھڑے شخص جس کی شکل واضع طور پر دکھائی نہیں دی رہی تھی اس سے سوال کرنے لگی

میں عاشق ہوں تمہارا، تم محفوظ ہو یہاں، تمہیں اپنی باہوں میں اٹھا کر لایا ہوں میں "شہرام اس پر جھک چکا" تھا جبکہ بے ہوشی اب تک اس پر طاری تھی

سارے راستے وہ یوں ہی روحیل کے سینے سے لگی سوتے ہوئے آئی تھی پاکستان پہنچتے ہی روحیل نے ماہی کو ماتھے پر بوسا دے کر اسے جگایا تو ماہی کی آنکھ کھلی باقی سب ہیلی کاپٹر سے اتر چکے تھے مگر وہ دونوں اب بھی وہیں پر موجود تھے

ماہی آنکھوں میں نیند لئے روحیل سے شکوہ کر رہی تھی "اوف روحیل آپ نے مجھے جگایا بھی نہیں؟؟؟" جس پر روحیل مسکرانے لگا

میری جان سوتے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھی اس لئے دل ہی نہیں کیا جگانے کا"روحیل سارے راستے"

اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا تھا اور اب بھی اسے چاہت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جس پر ماہی

نے شرما کر نظریں جھکائی تھیں

ویل چلو میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں، یا اگر آپ کہو تو آج رات میرے فلیٹ میں؟"وہ اپنا جملہ مکمل"

کئے بنا ہی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جس پر ماہی نے جلدی سے نا میں سر ہلایا

روحیل اب مجھے گھر جانا چاہیے..."روحیل اس کے قریب آیا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہا ہو مگر ماہی نے اسے روکنے"

کے لیے یہ بات کر دی جس پر روحیل ثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کا سامان لئے آگے چلنے لگا اور ماہی اس کے

پیچھے پیچھے

بلڈنگ سے نیچے دو گاڑیاں کھڑی تھیں ایک گاڑی میں باسم حورین مہر اور نوفل کو ساتھ لیے اپنے اپارٹمنٹ کی

طرف چلے گئے جبکہ دوسری گاڑی میں روحیل نے ماہی کا اور اپنا سامان رکھا اور ماہی کو اس کے گھر چھوڑنے چلے

گیا تھا

ماہی کو گھر کا راستہ بتانے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ روحیل ماہی سے جڑی ہر چیز سے واقف تھا اور پھر وہ خود بھی تو کتنی بار ماہی سے ملنے اس کے گھر آیا کرتا تھا ابھی آدھا راستہ ہی کٹا تھا جب روحیل کی نظر ماہی پر پڑی وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی مگر اس کے چہرے کے تاثرات سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ کسی ٹینشن میں ہے

"...ماہی؟؟" روحیل نے نرمی سے ماہی کا نام لیا تھا جس پر ماہی چونکی "ج ج جی"

ماہی کیا ہوا ہے؟؟ کچھ پریشان لگ رہی ہو آپ؟؟" روحیل بھانپ چکا تھا اس کی پریشانی مگر پھر بھی اس سے" سوال کرنے لگا

نہیں روحیل...ایسی کوئی بات نہیں..." ماہی نے نظریں چرائیں جس پر روحیل نے ایک ہاتھ سے ماہی کا ہاتھ" تھاما

ماہی بتاؤ کیا ہوا ہے...اب تم میرے نکاح میں ہو میری زمہ داری ہو میرا تم سے رشتہ بدل چکا ہے اب ہمیں" اپنی خوشی اپنے دکھ ایک دوسرے سے شیئر کرنے چاہیے...بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے آخر بات کیا ہے؟؟؟" روحیل کی بات پر ماہی نے آخر اپنی پریشانی بتا ہی دی

روحیل میں...میں بابا کو کیسے بتاؤں گی کہ میں نے ان کو کچھ بھی بتائے بنا ہی آپ سے نکاح کر لیا..."ماہی کی آنکھیں نم تھیں وہ بہت زیادہ پریشان تھی اس بات کو لے کر کہ وہ اپنے بابا سے یہ سب شیئر کیسے کرے گی

روحیل اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اپنے سینے میں درد محسوس کر رہا تھا اس نے گاڑی روکی اور ماہی کا ہاتھ تھاما

"ماہی...میری جان...نکاح ہم دونوں کی مرضی سے ہوا ہے...تو ہم دونوں ہی اس کے جواب دہ ہیں...آپ کیوں پریشان ہو رہی ہو؟؟ کیا آپ کو لگتا ہے میں آپ کا ساتھ نہیں دوں گا؟ ماہی فلحال آپ اپنے بابا کو اس بارے میں نہیں بتانا میں پاکستان میں ہی کوئی جاب ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا تاکہ مجھے آپ سے دور نہ جانا پڑے...میں اگر یہی ہوؤں گا تو آپ کی حفاظت بھی کر سکوں گا... صحیح وقت آنے پر میں خود آپ کے بابا سے بات کروں گا...تب تک آپ ان کے پاس میری امانت ہو..."

ایک پل کے لئے ماہی کو ایسا لگا تھا جیسے وہ واقعی میں بے وجہ پریشان ہو رہی ہے روحیل ہے نہ اس کے ساتھ تو پھر ڈر کیسا...ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تھا روحیل نے ماہی کے گال پر بوسہ دیا اور واپس سے گاڑی اسٹارٹ کی

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ماہی کے گھر کے قریب موجود تھے روحیل نے ماہی کا سامان گاڑی سے نکالا اور اسے گیٹ تک چھوڑنے جانے لگا مگر ماہی نے اسے یہی پر ٹھہرنے کا کہا اور ایک الوداعی نظر روحیل پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی جب وہ گھر کے اندر جا چکی تھی تو روحیل نے واپس گاڑی اسٹارٹ کی اور اپنے فلیٹ چلا گیا

ماہی جب اپنے کمرے میں آئی تو بے حد ڈری ہوئی تھی اسے اب بھی ڈر لگ رہا تھا کہ وہ کیسے نارمل بی ہیو کرے گی اپنے بابا کے سامنے مگر تب ہی اسے روحیل کا خیال آیا تو پھر اس کا ڈر کافی کم ہو گیا تھا ماہی نے پہلے اپنے ڈیڈ سے ملنے کا سوچا تھا مگر رات کے اس پہر ان کے کمرے میں جا کر نیند خراب کرنا اسے مناسب نہ لگا تھا

اس لیے کل ملنے کا سوچ کر اس نے اپنا سامان ایک جگہ رکھا اور کپڑے بدل کر بیڈ پر آ بیٹھی اور روحیل کی یادوں میں گم ہو گئی اسے پتا ہی نہ چلا کب نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا

جبکہ دوسری طرف روحیل بھی اس ہی کی یادوں میں گم تھا اور اس کی تصویریں دیکھ رہا تھا اور پھر وہ بھی ماہی کا نام لیتے لیتے ہی نیند کی وادیوں میں چلا گیا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ لوگ صبح کے پانچ بجے ائیر پورٹ سے گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے زینش اور حارث کا تو بحث کرتے کرتے سفر کٹ گیا تھا مگر ہارون کو عریشہ کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی کیونکہ ایک وہی تو تھی جس کی وہ بک بک برداشت کرتا تھا عریشہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی ابھی سے نہیں بچپن سے ہی اس لیے ہارون کبھی بھی اس کے بنا کہیں بھی ٹوور پر نہیں جاتا تھا

ابھی وہ گھر آ کر بیٹھا ہی تھا جب اسے یاد آیا کہ عریشہ کو کال کر کے معلوم کیا جائے کیونکہ جہاز کی بنسبت ہیلی کاپٹر کا سفر کافی ہم ہوتا ہے اور اس لحاظ سے اسے اب تک پاکستان پہنچ جانا چاہیے تھا اس نے بہت بار کال ملائی مگر عریشہ کا فون اب تک آف جا رہا تھا پھر اس نے سوچا شاید وہ گھر پہنچ کر سو گئی ہو گی اس لئے وہ خود بھی کپڑے چینج کر کے سونے کے لئے بستر پر لیٹ چکا تھا

زینش اور حارث بھی گھر پہنچتے ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے وہ لوگ کزنس تھے ان دونوں کے والد کا آپس میں بھائی کا رشتہ تھا وہ لوگ جوئن فیملی میں رہتے تھے اس لئے ان کی بچپن ہی سے بہت دوستی تھی اور عمر بڑھنے پر ان کے درمیان پسندیدگی کا رشتہ جنم لینے لگا تھا ان کے والدین بھی ان کی خوشی میں بہت خوش تھے اس لئے سب نے ان کا رشتہ پکا کر دیا تھا

وہ لوگ بھی بہت تھکے ہوئے تھے اس لئے بنا کسی سے ملے اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو چکے تھے کسی کو بھی ماہی اور عریشہ کا خیال نہیں آیا تھا یا پھر یہ سب سفر کی تھکن کی وجہ سے ہوا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ لوگ بیسٹ کے فارم ہاؤس پر موجود تھے وہ ہمیشہ سے یہی پر رہتے تھے جبکہ اس کے علاوہ بھی بیسٹ کا ایک اور گھر تھا جو کسی محل سے کم نہ تھا مگر وہاں بیسٹ بہت کم جایا کرتا تھا

بیسٹ عریشہ کو لے کر جنگل میں موجود ایک کھنڈر نما گھر میں آیا عریشہ کو جب سے ہوش آیا تھا وہ اسے دھمکیاں دیئے جا رہی تھی بیسٹ کبھی یوں ہی اس کی بکواس سنتا رہتا اور جب تنگ آ جاتا تو اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کا منہ بند کر دیتا مگر اب تک وہ یوں ہی اندھیرے میں ماسک ہٹا کر اس کے قریب آتا رہا اس نے ایک بار بھی اپنا چہرہ عریشہ کے سامنے واضح نہ ہونے دیا تھا

اب اس نے عریشہ کے منہ پر ٹیپ لگا دیا تھا گھر پہنچ کر اس نے عریشہ کو ایک ویران سے کمرے میں قید کر دیا تھا تقریباً دو گھنٹے تک وہ اس ہی حال میں وہاں پڑی رہی تھی جبکہ شہرام دوسرے کمرے میں سکون سے بیٹھا

سگریٹ نوشی کر رہا تھا کیونکہ اگر وہ اب اس کے سامنے جاتا تو وہ پھر سے مچلنا شروع ہو جاتی سگریٹ ختم ہوتے ہی اس کی وہی صوفے پر آنکھ لگ گئی تھی

دو گھنٹے کے بعد جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ عریشہ کے پاس چلا گیا مگر جب کمرے کے اندر گیا تو عریشہ بندھے ہاتھوں کے ساتھ ہی زمین پر لیٹی پڑی تھی شاید نشہ اب تک اپنا اثر دکھا رہا تھا اس لئے وہ بے ہوش ہو چکی تھی

شہرام اس کے پاس زمین پر بیٹھ کر اسے دیکھ رہا تھا وہ اب بھی پہلے کی طرح ہی حسین دکھتی تھی بدلہ تھا تو اس کا رویہ وہ ایک ضدی، بدتمیز، بدلحاظ، بگڑی ہوئی خود سر لڑکی تھی اسے اپنے باپ کے پیسوں پر بہت غرور تھا وہ سب کو اپنے پیروں کی دھول سمجھتی تھی اس کے آگے اہمیت تھی تو صرف مہنگے برینڈ کی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس لڑکی کو جھیلنا کوئی عام انسان کا کام تو تھا ہی نہیں اسے صرف ایک ہی شخص جھیل سکتا تھا اور وہ تھا شہرام ملک ایک وہ ہی تھا جو اس کے سر سے دولت کا بھوت اتار سکتا تھا ایک وہی تھا جو اس بدتمیز لڑکی کو راہ راست پر لانے کی ہمت رکھتا تھا

شہرام اب بناماسک کے وہاں موجود تھا کچھ ہی دیر میں دن کا اُجالا نکلے والا تھا شہرام نے اس کے پاس آ کر اس کے منہ سے ٹیپ ہٹایا اس کے ان سوکھے لبوں کو دیکھ کر شہرام کو طلب محسوس ہونے لگی تھی وہ جھک کر اپنی

طلب مٹانے لگا تھا پہلے تو اس کے لمس میں اتنی شدت نہ تھی مگر جیسے جیسے اسے عریشہ کی سانسیں محسوس ہو رہی تھیں اس کی طلب بڑھتی جا رہی تھی

اب وہ اس کی گردن پر جھک چکا تھا اس کا لمس محسوس کر کے عریشہ ہوش میں آنے لگی تھی شہرام کا شدت بھرا لمس اب اسے تکلیف دے رہا تھا اس نے مکمل آنکھیں کھول کر دیکھیں تو کسی کو خود پر جھکا پاتا اسے اپنی گردن پر درد محسوس ہونے لگا تھا وہ مچلنے لگی تھی مگر اس ظالم شخص کو کہا پرواہ تھی اس کے درد کی وہ اپنے کاموں میں مصروف تھا

ہٹو پیچھے...درد ہو رہا ہے مجھے..."آخر دل کی بات لبوں پر آ ہی گئی تھی شہرام نے نرمی سے اس کی گردن کو آزاد کیا مگر وہ ایک بار پھر اپنے لمس کے نشان اس کی گردن پر چھوڑ چکا تھا جو عریشہ کی تکلیف کا سبب بن رہے تھے

عریشہ کی آنکھیں تو کھلی رہ گئیں جب سامنے ایک خوبصورت سا نوجوان دیکھا وہ وہی براؤن آنکھوں والا شخص تھا جسے وہ انونیمس کہتی تھی مگر اب وہ لاپتہ کہاں رہا تھا اب تو وہ ہمیشہ اس کے ساتھ اس کے پاس رہنے کا ہی ارادہ رکھتا تھا

عریشہ بڑی غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی یہ وہی آنکھیں تھیں جو کبھی تو بہت پر کشش لگتی تھیں مگر اگلے ہی لمحے ان میں خون اتر آتا تھا اور وہ کسی وحشی کی طرح معلوم ہوتی تھیں اب عریشہ کی نظر اس کے ہلکے سرخ رنگ کے لبوں پر گئی جسے دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کہ اب بھی یہ لب طلب گار ہوں

اس کے چہرے کو اور بھی زیادہ پر کشش بنانے والی داڑھی جو زیادہ بڑی تو نہیں مگر اس کے چہرے کو چار چاند لگا رہی تھی اس کی گردن کی اُبھری ہوئی نصوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ خاص بوڈی کیئر کرتا ہو وہ دیکھنے میں ہر طرح سے بہت ہینڈسم دکھتا تھا عریشہ نے شاید اس جیسا اسمارٹ ہینڈسم اور خوبرو نوجوان کبھی نہیں دیکھا ہو گا اس نے تو سپنوں میں بھی نہیں سوچا ہو گا جس شخص کے دہکتے لمس سے وہ دوچار تھی وہ اتنا حسین ہو گا وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ کسی محل کا شہزادہ دکھتا تھا

شہرام سمجھ چکا تھا وہ اسے یوں غور سے کیوں دیکھ رہی تھی وہ وہاں سے اٹھ کر باہر فریج کے پاس گیا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر واپس اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا تھا جیسے جیسے وہ پانی پیئے جا رہا تھا عریشہ کو بھی پیاس محسوس ہو رہی تھی کیوں اب اسے بارہ گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے یوں بھوکے پیاسے پڑے ہوئے

شہرام اس کی طرف دیکھنے لگا تو عریشہ کی نظریں اس بوتل پر ہی تھیں شہرام نے اشارے سے پانی کا پوچھا تو وہ منہ پھیر گئی پھر شہرام اس کے پاس آیا اور پانی کی بوتل آگے کی اور اس کے ہاتھ کھول دیئے عریشہ جیسے ہی بوتل لینے کے لیے آگے بڑھنے لگی شہرام نے ہاتھ پیچھے کر دیا جس سے بے دھیانی میں وہ اس کے سینے سے ٹکرا گئی

"عریشہ نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا تو شہرام یک طرفہ مسکرانے لگا عریشہ یہ کیا بدتمیزی ہے؟" ایک پل کے لئے اس کی مسکراہٹ میں کھو گئی تھی مگر ہوش تو تب آیا جب وہ ظالم انسان اسے پانی پلانے کے بجائے سارا پانی خود پی چکا تھا اور کھالی بوتل اس کے سامنے کر رہا تھا عریشہ نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی اور اس ہی کے منہ پر ماری

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے غصہ دیکھا رہی تھی مگر اس یہ بھی رکھ لو نہ یہ بھی کیوں دے رہے ہو..." بے پرواہ شخص کو اس کے غصے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

"شہرام اس کے بلکل قریب آ چکا تھا اور اب وہ بہت زبان چلنے لگ گئی تمہاری...پہلے تو ایسی بلکل نہیں تھیں..." پیچھے کو ہٹ رہی تھی مگر پیچھے دیوار تھی

دور رہو..."عریشہ نے اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہا جس پر شہرام اس کے اور بھی قریب آیا اب وہ"

دیوار سے لگ چکی تھی

نہ رہوں تو؟؟"شہرام اس کے سوکھے ہونٹوں کو تکتے ہوئے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کر رہا تھا"

تو میں تمہاری جان لے لوں گی..."عریشہ کے کونفیڈینس پر شہرام قہقہہ لگانے لگا جس پر عریشہ اسے آنکھیں"

چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

اوہ...ریلی؟؟کیسے لو گی میری جان؟؟ذرا مجھے بھی تو پتا چلے..."شہرام کہتا ہوا اس کے اور بھی قریب آیا جس پر"

عریشہ نے رکھ کر اسے تھپڑ مارا ایک پل کے لئے وہ شہرام سے خوف زدہ سی ہو گئی تھی کیونکہ وہ اب اسے بہت

غصے سے گھور رہا تھا مگر پل بھر میں پھر سے ہنس پڑا

ہاہاہائے بیوٹی کوئین ایسے جان لو گی اپنی جان کی؟؟؟بھلہ ان نازک سے ہاتھوں کا تھپڑ کھا کر کون اپنی جان"

گواہ بیٹھے گا؟؟"وہ ڈھیڈوں کی طرح اب بھی اس سے بحث کئے جا رہا تھا جبکہ عریشہ کو اب اس ڈھیڈ انسان پر

سخت قسم کا غصہ آ رہا تھا مگر وہ کرتی بھی کیا ایک تو نیند سے اس کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں اوپر سے بھوک

پیاس کی وجہ سے اس کی حالت خراب۔ہو رہی تھی

مائے بیوٹی کوئین مجھے کچھ کام ہے تو میں دوپہر تک واپس آؤں گا اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے آتے آتے"

" رات ہو جائے تو ڈرنا بلکل بھی مت اوکے

شہرام اسے کسی بچے کی طرح سمجھا رہا تھا مگر اب وہ اس کے لہجے میں تھوڑی سختی آگئی تھی

اور ہاں ایک بات یاد رکھنا یہاں سے بھاگنے کی بلکل بھی کوشش نہ کرنا کیونکہ اس وقت تم جس گھر میں موجود"

ہو وہ کوئی اچھی سوسائٹی میں نہیں بنا ہوا بلکہ ایک ویران سے خوفناک جنگل میں بنا ہوا ہے تو اگر تم یہاں سے باہر

"گئیں تو بڑے بڑے دانتوں والے جنگلی جانوروں کا شکار بن جاؤ گی

شہرام اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے ڈرا رہا تھا اور مزے کی بات تو یہ تھی وہ ڈر بھی رہی تھی

ایک اور بات... جتنا خطرہ گھر کے باہر ہے اتنا اندر بھی ہے...اگر کوئی خوفناک آوازیں سنائی دیں تو وہ رہی جائے"

نماز وضو کرنا تو آتا ہو گا نہ؟؟بس تو پھر وضو کرنا اور جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے تمام گناہوں کو یاد کرنا کیا پتا کب وہ

"... بڑے سینگ والا جن تم پر حملہ کر دے

اس بار وہ عریشہ واقعی ڈر سی گئی تھی وہ آخر کتنا ظالم تھا کس کس طرح سے اسے ڈرا رہا تھا

"...کون...کونسا جن...کیا اس گھر میں جن بھی ہے"

عریشہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا جس پر شہرام اس کے قریب آیا بلکل قریب

صرف جن نہیں دو تین حسین چڑیلیں بھی ہیں..."شہرام کہہ کر واپس جانے لگا مگر پھر سے پلٹا"

مگر تم سے کم"شہرام آنکھ مار کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ عریشہ کو دن کے اُجالے میں بھی ڈر لگ رہا تھا"

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

واٹ؟ماہی آر یو میڈ؟؟یہ کیا کہہ رہی ہو تم جانتی بھی ہو؟؟ایسا کیسے ممکن ہے؟عریشہ نے خود ہمیں میسج کر"

کے تمہارے ساتھ جانے کا بتایا تھا اور پھر اس کا موبائل آف جا رہا تھا..."ہارون نے صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے

عریشہ کو کال کی مگر نمبر اب بھی آف تھا مگر جب اس نے ماہی کو کال کی تو ماہی نے شاکڈ ہو گئی تھی کیونکہ عریشہ

سے تو اس کی ہوٹل میں ہی ملاقات ہوئی تھی پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اس کے ساتھ جانے والی تھی

تم ایک کام کرو تم زینش اور حارث سے بات کرو ہو سکتا ہے وہ تم لوگوں کے ساتھ کوئی مزاق کر رہی ہو اور تم"

"...لوگوں کے ساتھ ہی پلان میں آئی ہو مگر سیٹ الگ ہو

ماہی نے اپنا ٹوٹا پھوٹا خیال ظاہر کیا کیونکہ اس وقت وہ روحیل سے بات کر رہی تھی مگر بیچ میں ہارون کی کال آ گئی

تھی ہارون نے ٹھیک ہے کہہ کر کال کاٹ دی

زینش اور حارث بھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے اب یہ بات کوئی چھوٹی سی تو تھی ہی نہیں جو چھپائی جاتی ہارون نے عریشہ کے والد کو کال ملائی اور حالات سے آگاہ کیا جس پر شفقت بے حد پریشان ہو گئے تھے

جس ہوٹل میں وہ لوگ رکے ہوئے تھے شفقت صاحب نے ہارون سے اس ہوٹل کے بارے میں معلوم کیا اور فوری طور پر ترکی کی ٹکٹ کروا کر وہاں جانے کی تیاری کرنے لگے تھے

"آخر تم کہاں جا سکتی ہو آرو؟؟ کہاں؟؟" ہارون کا تو ایک لمحہ بھی اب اس کے بنا گزارنا مشکل ہوتا جا رہا تھا ویسے

تو عریشہ اسے ہمیشہ ذلیل کرتی رہتی تھی ہمیشہ اپنا سارا غصہ اس پر اتارا کرتی تھی اور کبھی کبھی تو دو تین تھپڑ بھی رسید کر دیتی تھی مگر تھی تو اس کی دوست نہ عریشہ کی ماہی کے علاوہ سب سے زیادہ دوسری ہارون سے تھی مگر عریشہ کو لے کر ہارون کے جزبات کچھ اور ہی تھے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا...ایسا کیسے ممکن ہے؟؟؟ بہزاد تمہیں پتا بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟؟ اگر ڈون اور بیسٹ کی جنگ چھڑ گئی تو نا صرف ایس کے بلکہ میں بھی رینج میں آ جاؤں گا"

انسپیکٹر رضوان کو بھی اب حالات خراب ہوتے ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ دوسری طرف بیسٹ نے اسے دو مردہ آدمیوں کی لاشیں بھی بھجوائی تھیں جو بظاہر تو صرف ہڈیاں نظر آرہی تھیں کیونکہ ان کے جسم کے کئی حصے نکال دیئے گئے تھے اور یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا بیسٹ یا تو اپنے شکار کی ہڈیاں کتوں کے سامنے ڈال دیتا تھا یا پھر انسپکٹر رضوان کو بھیج دیتا تھا

سر سچ یہی ہے ڈون گل خان کے ساتھ مل کر بیسٹ کے خلاف کام کرنا چاہ رہا ہے اور پاکستان میں نجانے گل خان کے کتنے آدمی موجود ہیں اور اس کا نقصان نہ صرف بیسٹ کو بلکہ ہمیں بھی ہو سکتا ہے" بہزاد نے کچھ سوچتے ہوئے رضوان سے کہا جبکہ رضوان کو سب سے زیادہ فکر اپنی بیٹی کی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

شہرام کے جانے کے بعد عریشہ کافی دیر یوں ہی ڈری سہمی بیٹھی رہی مگر پھر اسے پانی کی پیاس محسوس ہوئی تو وہ کمرے سے نکل کر کچن کی طرف جانے لگی مگر تب ہی اس کی نظر سامنے موجود بند کمرے پر گئی جہاں تالا لگا ہوا تھا

صبح کا وقت تھا اس لیے اسے زیادہ ڈر محسوس نہیں ہوا وہ اس کمرے کو نظر انداز کرتے ہوئے کچن میں گئی جہاں کھانا پکانے کا تو کوئی سامان نہ تھا بس چند برتن موجود تھے اور ایک فریج رکھا ہوا تھا عریشہ لپک کر اس فریج کی طرف گئی اور فریج کھول کر بوتل نکالی ابھی وہ پانی پینے کے لئے ڈھکن کھولنے کی والی تھی جب اس کی نظر سامنے کھڑکی پر گئی جہاں سے باہر کا جنگل صاف دکھائی دے رہا تھا وہ اس کھڑکی کے قریب گئی مگر باہر جانوروں کی خوفناک آوازیں سنائی دے رہی تھیں

عریشہ کو شہرام کی بات یاد آئی وہ بنا وقت ضائع کئے وہاں سے بوتل لئے اس ہی کمرے کی طرف بھاگی اور کمرے کے اندر ایک بیڈ موجود تھا وہ وہی پر بیٹھ گئی اور پانی پینے لگی ساتھ ہی میز پر پھلوں کی ٹوکری بھی تھی مگر اسے صرف پانی کی طلب تھی وہ نڈھال پڑی تھی اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ یہاں سے بھاگ جائے کیونکہ یہ ایک بہت بڑا جنگل تھا جہاں سے نکلنا کوئی آسان کام نہیں تھا اوپر سے خالی پیٹ میں تو بلکل بھی نہیں

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

بیسٹ اپنا کام کر چکا تھا ایک ہی دن میں اس نے دو آدمیوں کو پکڑ کے چپ حاصل کر لی تھیں مگر یہ گل خان کے ان آدمیوں میں سے نہیں ملی تھی جنہیں اس نے ابھی ہی پاکستان بھیجا تھا بلکہ یہ گل خان کے ان آدمیوں میں موجود تھی جو اب تک پبلک کی نظروں میں یتیم مسکین بنے ہوئے تھے

جبکہ دوسری طرف گل خان کے آدمی بیسٹ کو ڈھونڈنے میں اب تک ناکام رہے تھے اُلٹا اس کے آدمیوں میں سے کچھ تو لاپتہ ہی ہو گئے تھے مطلب صاف تھا بیسٹ نے ایک ہی دن میں اس کے نجانے کتنے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا جبکہ گل خان اور ڈون کو ایک اور دھچکا لگنے والا تھا یہ جان کر کے بیسٹ نے چار چپ حاصل کر ہی لیں ہیں

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بیسٹ کو یہ سب کرتے ہوئے رات ہو گئی تھی اس پورے ان میں اس نے ایک گلاس بھی پانی کا نہیں پیا تھا اب جب باسم نے اسے کھانے پر رکنے کا کہا تو اسے یاد آیا کہ عریشہ کو بھوکا پیاسا رہ کر پورے چوبیس گھنٹے ہونے والے ہیں اس نے کھانے سے انکار کیا اور الگ سے کھانا آرڈر کرنے لگا روحیل سمجھ چکا تھا یہ کھانا وہ اپنے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے آرڈر کر رہا ہے جبکہ کھانا ڈیلیور ہوتے ہی وہ لے کر اپنے ساتھ چلا گیا

اب وہ فل اسپیڈ میں گاڑی چلاتے ہوئے جنگل کے اندر آ چکا تھا جہاں رات کی تاریکی میں جنگلی جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو اس جنگل کو اور بھی زیادہ خوفناک بنا رہی تھیں شہرام نے گھر کے سامنے گاڑی روکی گھر کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گیراج بنا ہوا تھا جہاں شہرام اپنی گاڑی پارک کرتا تھا کیونکہ یہ جگہ پبلک کی نظروں سے تو سیوف تھی مگر جانوروں کا خطرہ لاحق تھا

عریشہ کو اس بند کمرے سے کافی بار سنسناہٹ سنائی دی تھیں مگر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس بند کمرے کے قریب جا کر دیکھ سکے کہ یہ کس چیز کی آواز ہے جو بوتل عریشہ نے صبح فریج سے نکالی تھی اب اس کا پانی بھی ختم ہو چکا تھا اور ڈر کے مارے اس کی اتنی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کچن سے جا کر دوسری بوتل نکالے شہرام کی گاڑی کی آواز کو بھی وہ کسی جنگلی جانور کی آواز سمجھ کر ڈر رہی تھی اسے بار بار اس دو سینگ والے جن کا بھی خیال آ رہا تھا جو اس کے ڈر میں مزید اضافہ کر رہا تھا

ابھی وہ یوں ہی خود میں سمٹی ہوئی بیٹھی تھی جب اسے کمرے کے باہر سے کسی کے قدموں کی آوازیں آنے لگیں

جن...دو سینگوں والا جن...وہ آ گیا...اوففففف خدایا میں کیا کروں..."عریشہ کی حالت پہلے ہی نڈھال تھی مگر"

اب تو اور بھی زیادہ خراب ہوتی جا رہی تھی

شہرام جان بوجھ کر بھاری قدموں سے اس کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ اندر عریشہ اس جن کو مارنے کے

لئے کمرے میں چیزیں تلاش کر رہی تھی کیونکہ وہاں بیڈ کے علاوہ اور کچھ تو تھا ہی نہیں اس لیے تکیا ہی اٹھا لیا تھا

جیسے ہی اس کمرے کا دروازہ کھلا عریشہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اس پر تکیا مارا جسے شہرام نے کیچ کر کے پکڑ

لیا مگر عریشہ کی آنکھیں اب بھی بند تھیں

یا اللہ جی پلیز زز مجھے بچا لیں بس ایک بار پلیز زز..."عریشہ مسلسل یہی کہہ جا رہی تھی جبکہ شہرام عریشہ کے"

قریب آ کر اس کو بازوؤں سے جکڑنے لگا

آاااا...!!!!!!"اس کی چیخ پورے گھر میں گونج رہی تھی جبکہ شہرام کو تو چیخیں سننے کی عادت سی ہو گئی"

تھی مگر اسے عریشہ کی حرکتیں مزہ دے رہی تھیں

چھوڑو مجھے جن...میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے چھوڑو مجھے..."عریشہ کی تو جان ہی نکل رہی تھی تب شہرام نے"

اس کی گردن پر بوسہ دیا جسے محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولی

جن...!!"عریشہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی وہ تو وہی ظالم انسان تھا"

ہاں... مگر دو سینگوں والا نہیں بلکہ تمہارا جن..."شہرام کہہ کر اس کے اور بھی قریب آنے لگا جبکہ وہ بیڈ پر گر"

چکی تھی شہرام بنا کچھ سوچے اس کی گردن پر جھک چکا تھا وہ آج تیسری بار اس کی تکلیف کا باعث بن رہا تھا

نجانے کب تک وہ یوں ہی اس کی گردن پر ظلم کرتا رہا جبکہ عریشہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے پھر کچھ

سوچ کر وہ اس سے دور ہوا اور اپنے ہی جنون سے بنائے گئے نشانوں پر انگلی پھیر رہا تھا عریشہ کو یوں محسوس ہو

رہا تھا جیسے اب وہ ہمیشہ یوں ہی اس کی گردن زخمی کرتا رہے گا

ہمم ڈن چلو اب کھانا کھاتے ہیں."اس کے گالوں کو کھینچتا ہوا وہ اس پر سے اٹھ کر کمرے سے باہر کچن کی"

طرف چلا گیا جبکہ عریشہ یوں ہی اپنی گردن سہلاتی رہ گئی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ایس کے کا سارا غصہ سامنے کھڑے شخص پر نکل رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے وجود کی جان

لے لے اور اس کے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دے

سر...ہمارے جاسوس نے ڈون پر پوری نظر رکھی ہوئی ہے مگر اب تک اس نے اس بارے میں کسی کو بھی"
کوئی حکم نہیں دیا، ہو سکتا ہے یہ کام گل خان کا ہو کیونکہ ایسی گری ہوئی حرکت گل خان ہی کر سکتا ہے ڈون
نہیں..."اس بندے نے ایس کے کو اپنا خیال بتایا جس پر ایس کے بندوق تھامے اس کے قریب آیا
تمم آج کل کچھ زیادہ ہی اس ڈون کی طرف داری نہیں کر رہے...کیا وہ تمہارا باااااپ لگتا ہے جو اتنی حمایت"
کر رہے ہو اس کی...اور تم اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ حرکت ڈون کی نہیں بلکہ گل خان کی
"ہے؟؟؟؟

ایس کے کا پارا آئی ہو چکا تھا اسے نقصان پر نقصان برداشت کرنا پڑھ رہا تھا جبکہ گل خان اور ڈون ایک پاور بن
چکے تھے جو جب چاہیں اسے تباہ و برباد کر سکتے تھے موت اس کے سر پر منڈلا رہی تھی مگر اب بھی اس کو اپنے
بزنس کی پرواہ تھی زندگی میں اس نے بہت کچھ کھویا تھا صرف اس دولت کے خاطر مگر وہ اس بات سے انجان
تھا کہ اس کا یہ حرام کا پیسہ کبھی بھی اس کے کام نہیں آئے گا

"...سر میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا مگر میں اس بارے میں معلومات حاصل کر کے آپ کو آگاہ کروں گا"

اس نے سر جھکائے جواب دیا

"... تو یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟؟؟ جاؤ اور جا کر معلوم کرو یہ کس کی حرکت ہے"

ایس کے نے اپنے خاص آدمی کو ہی وہاں سے دفع کر دیا تھا جبکہ اب وہ بیسٹ کے بجائے ڈون سے خوفزدہ تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

شہرام جب کمرے میں آیا تو وہ لڑکی چادر کو پنکھے پر باندھ رہی تھی جیسے اس کے اتنے سے ظلم سے اتنی جلدی تنگ آگئی ہو شہرام نے اسے پکڑ کر زبردستی وہاں سے نیچے اتارا اور چادر کو سائڈ میں پھینک دیا جبکہ عریشہ اب پھر سے اسے ان ہی نظروں سے دیکھ رہی تھی جن سے پہلے دیکھا کرتی تھی

"پاگل ہو گئی ہو؟؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے پنکھے سے لٹک کر مر جاؤ گی؟؟ ہونہہ بلکل بھی نہیں ابھی تمہیں اور بھی زیادہ سزائیں برداشت کرنی پڑیں گی جو کچھ تم کرتی آئی ہو ایک ایک بات کا گن گن کر حساب لوں گا میں تم سے، مگر پہلے کھانا کھاؤ شاباش"

شہرام اس کا ہاتھ پکڑے اس کے پاس آنے لگا مگر وہ بھی عریشہ تھی

"ہاتھ چھوڑو میرا جنگلی جانور... تم جانتے نہیں مجھے میں ہوں کون ایک دن کے اندر اندر تمہیں اس دنیا سے غائب کروا سکتی ہوں میں سمجھے تم..."

ہر بار کی طرح آج بھی وہ اپنی انا اور دولت کے نشے میں چور سامنے کھڑے شخص کو بار بار دھمکیاں دیئے جا رہی تھی جبکہ وہ جانتی بھی تھی اس سنسان جنگل میں بنے اس کھنڈر نما گھر میں اسے بچانے والا کوئی نہیں

بکواس بند کرواپنی...اور چپ چاپ یہ کھانا کھالو اور یہ خیال اپنے دماغ سے نکال دو کے اتنی آسانی سے میں"

"تمہیں مرنے دوں گا...نہ میں خود مروں گا نہ ہی تمہیں اتنی آسان موت دوں گا

وہ ایک ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لئے دوسرے ہاتھ سے اسے قابو کئے بیٹھا تھا وہ ایک تھا مگر وہ ایک ہی سب پر بھاری تھا اس لڑکی کے بھاگنے کی اب تمام راستے بند ہو چکے تھے مگر اس بچاری کو اب بھی امید تھی کہ وہ اتنی آسانی سے اس بھیڑیے نما انسان سے بچ جائے گی

"...کھاااا رہی ہو یا کروں زبردستی"

اپنی بات کو نظر انداز ہوتا دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس شخص کی قید میں ہے نا جانے وہ کتنی مشکلوں سے خود کو قابو میں رکھ کر اس بد تمیز لڑکی کو جھیل رہا تھا مگر وہ یہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ کب اور کیسے اسے اپنی کہی گئی ہر بات کی اہمیت سامنے بیٹھی لڑکی کو منوانی ہے

دوسری بار جواب نہ پا کر وہ غصے سے بیڈ سے اٹھا اور کھانے کی ٹرے کو میز پر رکھنے لگا وہ لڑکی مکمل اس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہی تھی وہ تھا تو بہت حسین اتنا حسین کے کوئی بھی باآسانی اس کے سحر میں جکڑ جائے مگر وہ صرف شکل ہی سے حسین تھا دل تو مانو جیسے اس کے اندر تھا ہی نہیں وہ بے انتہا کا ظالم بھیڑیا تھا اس کے اس حسین چہرے کے پیچھے ایک بہت ظالم درندہ چھپا تھا اور جو ایک بار اس معصوم چہرے کی حقیقت جان لے اسے یہ درندہ موت کے گھاٹ اتار کر ہی دم لیتا تھا

جب وہ پلٹ کر اس کے قریب آنے لگا تو اس کی آنکھیں مکمل لال ہو چکی تھیں وہ لڑکی اس کی ان پر کشش آنکھوں میں غصے کے تاثرات دیکھ کر گھبرانے لگی وہ اس کے قریب آیا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

"... نہیں... پلیز زز پلیز زز نہیں ایسا مت کرنا"

پہلے خود ہی اس نے اس حسین لڑکے کے اندر کا بھیڑیا جھگایا اور اب وہ خود اس سے پناہ مانگ رہی تھی

"ہونہہ میری جان میں نے تو اپنے باپ کو بھی نہیں بخشا تو تم کیا چیز ہو؟"

وہ جانتا تھا اس گھمنڈی لڑکی کے سر سے دولت کا بھوت کیسے اتارنا ہے اس کے سامنے دولت کی کوئی اہمیت نہیں تھی وہ نواب تھا ایک اپنی ہی دنیا کا اسے نفرت تھی ہر اس شخص سے جس کے اندر دولت کا غرور ہو

شرٹ کو اتار کر اس نے غصے سے اچھالا جو برابر پڑے صوفے پر جا گری وہ لڑکی خوف سے اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر ہڑ بڑا اٹھی اور برابر میز پر پڑی پھلوں کی ٹوکری سے چھری اٹھا کر اپنا بچاؤ کرنے لگی اس کی اس حرکت پر اس ظالم درندے کے لبوں پر ایک دل جلانے والے مسکراہٹ آئی وہ مزید وقت ضائع کئے بنا اس کے قریب تر قریب آ گیا

وہ چاہتی تو نہیں تھی کہ اسے کوئی نقصان پہنچائے مگر اپنی عزت نفس بچانے کے لیے اس نے ایک وار اپنے اوپر جھکتے ہوئے شخص کے ہاتوں پر کیا مگر یہ کیا؟ اس شخص کو تو جیسے کوئی فرق ہی نا پڑا ہو اپنے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ کر وہ اب اسے بہت حیرت اور ڈر کے ملے جلے تاثرات لئے گھور رہی تھی اور اپنی کی گئی حرکت پر پچھتا رہی تھی پہلے اس نے اپنے ہاتھ سے نکلتے خون کو دیکھا پھر سامنے بیٹھی لڑکی کو جو اس کی طرف ہی متوجہ تھی

" ...بہت بڑی غلطی کر دی تم نے"

وہ کہتا ہوا اپنے زخم کی پرواہ کئے بنا اس کے ہاتھ سے چھری لے کر نیچے پھینکنے لگا اور پل بھر میں اس کے ہونٹوں پر پہلی گستاخی کرنے لگا...اس بچاری کو تو اس درندے کے لمس سے بے حد تکلیف ہو رہی تھی نا جانے کتنے

سالوں کی کثر وہ آج پوری کر رہا تھا کیسا تھا وہ شخص کبھی کس طرح سے اذیت دیتا تھا کبھی کس طرح سے... مگر وہ چھوٹی سی لڑکی اب اپنا سانس رکنے کی وجہ سے اس ظالم شخص کی باہوں میں بے ہوش ہو چکی تھی

"ایک ایک ظلم کا گن گن کر حساب لوں گا تم سے مائے بیوٹی کوئین"

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اس ویران کمرے میں اکیلے پایا پہلے تو وہ کافی دیر تک یوں ہی لیٹی رہی پھر رات والا منظر یاد کر کے یک دم اٹھ بیٹھی مگر وہ ظالم انسان اس وقت اس کمرے میں نہیں تھا تو پھر کہاں تھا وہ؟

جیسے ہی وہ بیڈ سے اٹھنے لگی یک دم اس کا سر چکرانے لگا اور وہ بیڈ پر گر گئی ایک تو اس بچاری نے کتنے گھنٹوں سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا اُوپر سے اب اس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا ابھی وہ اپنا سر پکڑے بیڈ پر ہی بیٹھی ہوئی تھی

جب کمرے کا دروازہ کھولا اور وہی ظالم شخص کمرے کے اندر آیا اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی

گڈ مارننگ مائے بیوٹی کوئین..." شہرام نے ٹرے میز پر رکھی اور خود اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا جبکہ اس کے "

لہجے میں اب بھی سختی تھی عریشہ نے اس کی بات کو نظر انداز کیا مگر جب اس کے ہاتھ پر بندھی پٹی پر نظر گئی تو

وہ غور سے دیکھنے لگی یہ وہی زخم تھا جو اس نے کل رات اسے خود ہی دیا تھا اور جس کا بدلہ شہرام بہت اچھے سے لے چکا تھا

"ہیلو...؟؟ جا کے فیس واش کرو اور آ کر یہ کھانا کھاؤ ورنہ بھوک کے مارے پاگل ہو جاؤ گی اور پھر تمہاری یہ خوبصورت رنگت بھی کمزور پڑ جائے گی..."

شہرام نے اس کے گال کو چھوتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا مگر شہرام اگنور کر گیا اب عریشہ ایک بار پھر سے اپنی انا کو جتانے کے چکر میں بھوکی نہیں رہنا چاہتی تھی اس لئے اس ظالم شخص کی بات ماننا ہی بہتر سمجھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

عریشہ وہاں سے اٹھ کر منہ دھونے کے لئے واش بیسن کے پاس گئی کیونکہ یہ گھر بہت سالوں سے بند پڑا تھا یہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھا اس لئے صفائی نہ ہونے کی وجہ سے یہاں بہت دھول مٹی اور بڑے بڑے جالے موجود تھے کیونکہ عریشہ کو اسپائیڈر سے بہت ڈر لگتا تھا اس لئے آنکھیں بند کر کے چیخنے لگی جس پر شہرام بھاگ کر اس کے پاس آیا

شہرام تو اس کی رگ رگ سے واقف تھا اسے پتا تھا کہ اسپائیڈر کو دیکھ کر عریشہ کی جان نکل جاتی ہے اس لیے جان بوجھ کر اس نے عریشہ کو اس طرف بھیجا تھا

کیا ہو گیا؟؟ کیوں شور مچا رہی ہو؟؟"شہرام نے سخت تاثرات لئے اس سے سوال کیا جس پر وہ پیچھے کی جانب ہٹی"

وہ...وہ...دیکھو...اس...اسپائیڈر..."عریشہ نے اس چھوٹی سی مکڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"

ہاں تو؟؟؟ اتنی بڑی ہو کر اتنے سے کیڑے سے ڈر رہی ہو؟؟ ویسے تو بڑی ہٹلر بنی پھرتی ہو..."شہرام اس کے سر پر کھڑا اسے ہی سنائے جا رہا تھا جس پر عریشہ اسے غصے سے دیکھنے لگی"

حد میں رہو اپنی سمجھے...اور وہ اتنی سی نہیں ہے...اتنی بڑی ہے نظر نہیں آتا کیا اندھے ہو؟"عریشہ اس سے لڑنے میں مصروف تھی جبکہ اس بات سے انجان تھی کہ جس سے وہ اتنا ڈر رہی ہے وہ اس کے کتنے قریب آ چکی ہے"

اندھا میں نہیں ہوں اندھی تم ہو دیکھو کرنے پیار سے وہ چلتی ہوئی تمہارے پاس آ رہی ہے..."شہرام کو تو مزہ آتا تھا اسے پریشان کر کے ابھی وہ شہرام کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کی نظر اس اسپائیڈر پر

گئی جو واقعی زمین پر چلتی ہوئی اس کے قریب آچکی تھی عریشہ نے ایک زوردار چھلانگ ماری اور چیختے ہوئے شہرام کے پیچھے چھپ گئی

"ہٹاؤ...ہٹاؤ اسکو پلیز زز..."شہرام تو دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہا تھا اسے تنگ کر کے مگر اس بچاری کی تو جان پر بنی ہوئی تھی

"نہیں میں نہیں ہٹا رہا اور ویسے بھی تم ہو ہی اس لائق، یہ تو ایک چھوٹی سی اسپائیڈر ہے میں تم پر اس سے بڑی اسپائیڈر چھوڑوں گا اور باہر سے کمرہ لاک کر دوں گا..."وہ اس حالت میں بھی اس کو ڈرا رہا تھا کیوں کہ اب تک جو جو اس نے کہا تھا وہ کر کے بھی دکھایا تھا اس لئے عریشہ ڈر کے مارے رونے لگ گئی وہ بھی بنا آواز کے جسے دیکھ کر شہرام کافی انجوائے کر رہا تھا

"پہلے پرومس کرو میری بات مانو گی؟"شہرام نے اس کے بلکل قریب جاتے ہوئے پوچھا جس پر وہ بے دھیانی میں ثبات میں سر ہلانے لگی

"گڈ"تو شہرام نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور بیسن کے پاس لے جانے لگا کیونکہ وہ اب تک خوف زدہ تھی اس لیے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچنے لگی اور اس کے سینے میں سر چھپا گئی

عریشہ بس کردو...زیادہ نخرے مت دکھاؤ سامنے دیکھو وہ رکھا بیسٹ اور برش...چلو شاباش پانچ منٹ کے "
اندر اندر جلدی سے برش کرو اور فیس واش کرو جلدی..."عریشہ کو ڈرتے دیکھ کر شہرام سختی سے کہنے لگا جس
پر عریشہ نے اسے حیرت سے دیکھا وہ کس طرح اس کو گود میں اٹھائے منہ دھلوانے کے لیے کھڑا ہوا تھا عریشہ
نے وقت ضائع کئے بنا جلدی جلدی پیسٹ کو برش پر لگایا اور جلدی جلدی برش کرنے لگی اور پھر سامنے رکھے
صابن کو گھورنے لگی

کیا گھور رہی ہو؟؟"شہرام نے اسے یوں صابن کو گھورتے دیکھا تو چلاتے ہوئے بولا ایک تو وہ رات اس کا ہاتھ "
زخمی کر گئی تھی اور اب جب وہ اسے گود میں لئے کب سے کھڑا ہوا تھا تو وہ نواب زادی بڑے آرام سے اپنے کام
کر رہی تھی شہرام کے ہاتھ پر بندھی پٹی خون کی وجہ سے لال ہونے لگی تھی

یہ کیا ہے؟؟"عریشہ نے اس کی طرف گھمنڈی انداز میں پوچھا جیسے کسی اسکول کی پرنسپل ہو"

نظر نہیں آرہا صابن ہے؟؟اسے منہ پر لگاؤ اور پھر پانی سے منہ دھولو..."شہرام نے بھی ٹکا کر جواب دیا"

آر یو میڈ؟؟میں...عریشہ خانزادی...اس گھٹیا صابن کو اپنے فیس پر اپلائے کروں گی؟؟؟نیورر."عریشہ پھر "
سے اپنے پرانے انداز میں آگئی تھی جس پر شہرام کو بہت غصہ آتا تھا

بات سنو... تم کسی منسٹر کی اولاد نہیں ہو سمجھیں...اور اگر ہو بھی تو ہو نگی اپنے گھر کی یہ میرا گھر ہے یہاں میری" مرضی سے چلنا پڑے گا زیادہ اکڑ دکھائی تو وہ جو سامنے کمرہ ہے نہ وہاں اس سے بھی بڑی اسپائیڈر رہے وہیں بند کر دوں گا تمہیں میں سمجھیں پھر پڑی رہنا اپنی انا کو لے کر..."

شہرام اسے غصے سے گود سے اتارنے لگا مگر تب ہی عریشہ کو خیال آیا کہ اگر اس کی بات نہ مانی تو وہ واقعی ایسا کر بھی دے گا اس لئے جلدی سے اس صابن سے اپنا منہ دھونے لگی

بظاہر تو وہ بہت سخت دکھائی دے رہا تھا مگر اندر ہی اندر عریشہ کی حرکتیں اسے مزہ دے رہی تھیں وہ بلکل نہیں بدلی تھی بچپن سے لے کر اب تک اس کے ڈر اس کی پسند اس کے شوق وہی تھے جو پہلے ہوا کرتے تھے

ڈن..." عریشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اس نے فیس واش کر کے شہرام پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو" جسے وہ ساری زندگی اتار نہیں سکتا

گڈ..." شہرام اسے یوں ہی گود میں لئے کمرے کی طرف آیا" اب تو اتر جاؤ... کیا ساری زندگی یوں ہی میری" گود میں رہنے کا ارادہ ہے..." شہرام کی بات پر وہ ایک جھٹکے سے اس کی گود سے اتری اور منہ بناتے ہوئے اسے دیکھنے لگی شہرام نے اس کے سامنے کھانے کی ٹرے رکھی اور اسے کھانے کا اشارہ کیا اور خود صوفے پر جا بیٹھا

عریشہ بھوکوں کی طرح کھانا کھانے میں مصروف تھی جبکہ وہ اسے یوں کھاتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا مگر جب عریشہ کی نظر اس پر گئی تو جلدی سے منہ موڑ گیا اب اس کا دھیان اپنے ہاتھ پر بندی پڑی پر تھا شہرام نے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور اپنی بینڈج کرنے لگا وہ بڑے آرام سے ایک ہی ہاتھ سے اپنی بینڈج کر رہا تھا جیسے اسے اس کام میں بہت ایکسپیرینس ہو جسے عریشہ بڑی حیرت سے دیکھ رہی تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ماہی آپ کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو؟؟اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے "ماہی اس وقت روحیل کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھی وہ عریشہ کو لے کر بہت پریشان تھی اور اب وہ پچھتا رہی تھی ہیلی کاپٹر میں آکر اگر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ پلان میں ہی آتی تو شاید عریشہ اس کے ساتھ ہی ہوتی اور وہ ایسا میسج کر کے یوں غائب نہ ہوتی

روحیل میں کیسے پریشان نہ ہوؤں...وہ دوست ہے میری...پتا نہیں وہ اس وقت کس حال میں ہو گی کہاں ہو گی...اسے کچھ ہوا تو نہیں ہو گا نہ".

ماہی کے تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ عریشہ نے آخر سب جو اس طرح کا میسج کیوں بھیجا تھا آخر یہ کیسی حماقت کی تھی اس نے

"ماہی... لسن ٹو می میری جان... دیکھو سب ٹھیک ہو جائے گا مجھے ایسا فیل ہو رہا ہے وہ جہاں بھی ہے ٹھیک ہے... آئی ہوپ ایسا ہی ہو گا آپ پلیز زز پریشان نہ ہوں"

روحیل نے تو بہت کوشش کی اسے اپنی طرف سے دلاسا دینے کی مگر ماہی آخر کس طرح سے اتنی بڑی بات کو نا سوچتی آخر عریشہ اس کی بہت گہری دوست تھی اور پھر اس نے یہ بات اپنے ڈیڈ سے بھی شیئر نہیں کی تھی کیونکہ اگر وہ یہ بات اپنے ڈیڈ کو بتاتی تو اسے سب کچھ سچ بتانا پڑتا کہ وہ پلین میں نہیں ہیلی کاپٹر میں آئی تھی

ماہی روحیل سے ملنے کے بعد زینش کے گھر چلی گئی تھی جبکہ زینش اور حارث خود ہارون کے لئے پریشان تھے کیونکہ ہارون نہ کال ریسیو کر رہا تھا نہ ہی میسج کا جواب دے رہا تھا زینش اور حارث نے ماہی کو ہارون کے بارے میں بتایا تو وہ لوگ ہارون کے فلیٹ پر چلے گئے جہاں دروازہ اندر سے بند تھا

ان سب کو وہاں کھڑے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا مگر کوئی بھی گیٹ پر نہیں آیا تھا مسلسل بیل بجانے کے بعد ہارون نے دروازہ کھولا حارث جلدی سے فلیٹ کے اندر گیا جبکہ اس کے پیچھے زینش اور ماہی بھی اندر گئے

ہارون...تم ہمارا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے اور...اور یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی ہاں؟؟" مسلسل"

سگریٹ نوشی کرنے کی وجہ سے اس کے چہرے کا رنگ ہی اڑا ہوا تھا بال بکھرے ہوئے تھے مسلسل جاگنے کی

وجہ سے حالت نڈھال تھی

حارث مجھے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی..."زینش اس کی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے کہنے لگی"

حارث...وہ آرو..."ہارون اس حال میں بھی عریشہ کو یاد کر رہا تھا"

ہارون تم کیوں پریشان ہو رہے ہو؟؟ عریشہ کے ڈیڈ ترکی میں ہی ہیں نہ وہ ڈھونڈ لیں گے اسے..."حارث نے"

اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور صوفے پر بٹھایا جبکہ ہارون حارث کے گلے لگ کر رونے لگا

حارث مجھے عریشہ چاہیئے...مجھے میری آرو واپس چاہیئے وہ پتا نہیں کہاں ہو گی کون ہو گا اس کے پاس..."""

ہارون نے یوں ہی رو رو کر اپنی حالت خراب کی ہوئی تھی

ہارون پلیز زز زیار تم تو ایسے نہ روؤ دیکھو سب ٹھیک ہو جائے گا پلیز زز زخود کو سنبھالو پلیز زز زیار..."حارث"

نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے چپ کروایا تھا جبکہ حارث بھی یہ بات سمجھ چکا تھا ہارون کا عریشہ کے لئے یوں رونا

کوئی گہری دوستی کی علامت نہیں بلکہ ہارون کے جزبات کچھ اور ہی ہیں

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"بسسسسس کردووووتم...!!!سب کچھ تمہاارے وجہ سے ہوا ہے...یہ ذمہ داری تمہیں دی تھی نہ میں نے

"؟؟؟پھر آخر کیسے ؟؟کیسے تم نے اتنی بڑی غلطی کر دی؟؟؟کیسے آخر کیسے ؟؟؟؟

ایس کے کا پارا آج بھی ہائی تھا وہ کال پر موجود دوسرے شخص پر مسلسل چیخ رہا تھا ایس کے نے غصے سے فون کو

زمین پر مارا اور تب ہی دروازے پر دستک ہوئی

"...سر ڈون کی طرف سے ایک خوفیہ خبر ملی ہے"

بلللکوووووو...!!!!"ایس کے نے چلاتے ہوئے بولا جس پر وہ شخص بنا وقت ضائع کیئے بول پڑا"

سر ڈون کے فارم ہاؤس پر موجود ہمارے جاسوس نے یہ خبر دی ہے کہ ڈون کے آدمیوں نے گل خان کے"

کچھ آدمیوں کو خوفیہ طور پر موت کے گھاٹ اتارا ہے جن میں سے ایک آدمی کے جسم سے کوئی ڈیوائس ملی ہے

"...وہی ڈیوائس جس کے پیچھے ڈون اور بیسٹ کئی سالوں سے تھے

وہ شخص اپنی بات مکمل کر کے نظریں نیچے جھکا گیا جبکہ اس کی دی ہوئی خبر ایس کے کے سر پر کسی پہاڑ کی طرح

ٹوٹی تھی

اس کو ایک اور شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا وہ پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے سامنے میز پر رکھی چیزیں توڑ رہا تھا وہ سمجھ چکا تھا اس کا انجام بہت قریب ہے یا بیسٹ کے ہاتھوں یا پھر ڈون کے ہاتھوں مگر موت تو اس کی ہونی ہی تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

عریشہ کب سے اس کمرے میں بیٹھی ہوئی یہاں سے بھاگنے کی پلاننگ کر رہی تھی تب ہی وہ کمرے میں آیا

"یہ پہنو اور تیار ہو جاؤ..." شہرام نے اس کے سامنے شوپنگ بیگ اچھالتے ہوئے لاپرواہی سے کہا جس پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

"تمہارا پرابلم کیا ہے؟؟؟"

"عریشہ نے ان بیگز کو دور پھینکتے ہوئے غصے سے کہا جس پر اس نے بنا پلٹے جواب دیا" تم...

"واٹ یو مین؟؟؟"

"...مطلب یہ کہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں"

شہرام موبائل میں مصروف انداز میں کہنے لگا جس پر عریشہ جلدی سے اٹھ کر اس کے قریب آئی

"کیا مطلب؟؟"

سارے مطلب آج ہی سمجھا دوں؟؟" شہرام پلٹ کر دو قدم آگے آیا جس پر عریشہ پیچھے ہوئی"

م...مجھے واپس جانا ہے...مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے...آج ابھی..." عریشہ نے اسے حکم دینے والے"

انداز میں کہا جس پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"اوہ ریلی؟؟"

سنا نہیں تم نے؟؟؟ مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے...مجھے پاکستان جانا ہے...تم مجھے یہاں کیوں لے کر آئے"

"ہو؟؟ آخر چاہتے کیا ہو تم ہاں مجھے یوں قید کر کے کیا مل جائے گا تمہیں ہاں؟؟؟

سکووووووون..." عریشہ بنا سانس لئے بولی چلی جا رہی تھی جس پر شہرام نے ایک ہی الفاظ کہا اور ایسا کہا کے"

اس کی آواز اس ویران گھر کے ہر کونے میں گونج رہی تھی

"...سکووون ملے گا مجھے سمجھی تم...اب چپ چاپ یہ کپڑے پہن کر تیار ہو جاؤ ورنہ"

شہرام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پورے جنون سے یہ بات کہہ رہا تھا جبکہ آخری الفاظ اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا

ورنہ کیا؟؟"وہ بھی عریشہ تھی پوچھے بنا نہ رہ سکی"

ورنہ تمہیں اس ہی کمرے میں زندہ جلادوں گا سمجھیں..."شہرام نے اپنی بات مکمل کر کے جانے لگا تبھی" عریشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا

ہونہہ ظالم کھڑوس انسان."جس پر شہرام نے ایک نظر اسے دیکھا اور دروازہ لاک کر کے وہاں سے چلا گیا"

اوففف کہاں پھنس گئی میں یار...ڈیڈ پلیز زز مجھے ڈھونڈ لیں...پلیز زز مجھے اس ظالم انسان سے بچالیں"عریشہ" کو اس وقت اپنی قسمت پر بہت افسوس ہو رہا تھا کچھ دیر وہ یوں ہی بیٹھی رہی پھر کچھ سوچ کر زمین پر پڑے بیگز کو اٹھا کر دیکھنے لگی جس میں سے ایک میں ریڈ کلر کی فراک تھی اور دوسرے میں ریڈ ڈوپٹہ اور اس کے ساتھ ہی ایک لپ اسٹک

"یہ کیا مذاق ہے؟؟"میں بھلہ اتنا ہیوی ڈریس کیوں پہنوں گی وہ بھی ایک تھریڈ کلاس مارکیٹ سے لایا گیا"

عریشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ہمیشہ ڈیزائنر ڈریسز پہنتی تھی وہ بھی یا تو سمپل سے یا پھر ماڈرن اتنا ہیوی ڈریس تو اس نے صرف برائڈ کو پہنے دیکھا تھا

مگر مجبوری تھی اب جب وہ ظالم انسان اسے وارن کر کے گیا تھا تو اسے یہ بات ماننی پڑی تھی ورنہ وہ کھڑوس انسان کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا عریشہ نے وہ ڈریس پیکنگ سے نکالا اور پہننے لگی

کیونکہ وہ پہلے ہی اتنی خوبصورت سی پیاری سی دکھتی تھی اس لئے لال رنگ کے ڈریس میں اور بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی شہرام کا دیا ہوا پہلا ڈریس تو وہ پہن چکی تھی مگر پیچھے لگی ڈوری باندھنے میں اسے تھوڑی مشکل ہو رہی تھی

اوففف یہ کس قسم کا ڈریس ہے یارررر..."اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح پیچھے گردن کی طرف" لگیڈوری باندھے تبھی دروازہ کھلا اور شہرام اندر آیا

جب نظر سامنے کھڑی عریشہ پر پڑی تو جیسے دیکھتا ہی رہ گیا

وہ ان کپڑوں میں کتنی خوبصورت لگ رہی تھی بنا میک اپ کے بھی قیامت ڈھا رہی تھی وہ

شہرام چلتا ہوا اس کے پاس گیا تو وہ اسے اگنور کر کے اپنی ڈوری باندھنے میں الجھی رہی شہرام اس کے پیچھے جا کر اس کے بالوں کو آگے کرنے لگا جس پر عریشہ تھوڑا گھبرائی شہرام نے ڈوری باندھی اور اس کے کان کے پاس سرگوشی کرنے لگا

"آج بہت خوبصورت لگ رہی ہو مائے بیوٹی کوئین..." شہرام کے ہاتھ اب اس کی کمر پر تھے جنہیں محسوس کر کے وہ مسلسل گھبرا رہی تھی کیونکہ وہ تھا بھی ایسا کب کیا کر جائے کچھ پتا نہیں

عریشہ نے اسے پیچھے دھکیل کر اپنا بچاؤ کیا جس پر شہرام کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے تھے عریشہ کو پتا تھا اب وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے اس لئے بات کو گھمانے کے لئے اس نے اپنی بک بک دوبارہ سے شروع کر دی

"تم نے مجھے اتنا تیار کیوں کروایا ہے ہاں؟ کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے؟؟"

عریشہ نے ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا جس پر شہرام دو قدم آگے آیا

اپنے گھر..." شہرام کی بات پر عریشہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی مگر وہ کچھ نہ بولا"

"مطلب تم واقعی مجھے میرے ڈیڈ کے پاس لے کر جا رہے ہو؟ مگر اتنا تیار کروا کر کیوں؟"

تم سے یہ کس نے کہہ دیا کہ جو گھر تمہارے ڈیڈ کا ہے وہ تمہارا بھی گھر ہے؟؟تم وہاں اب تب تک نہیں جاؤ"

"گی جب تک میری مرضی نہ ہو...اور رہی تیار ہونے کی بات تو وہ تمہیں کچھ دیر میں خود ہی پتا چل جائے گا

شہرام نے ایک نظر اس پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا آخر وہ کرنے کیا والا تھا عریشہ کو اس شخص کی کچھ سمجھ نہیں آتی تھی آخر وہ کہہ کر گیا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

تقریباً پندرہ منٹ بعد عریشہ کو کمرے کے باہر سے کچھ لوگوں کی آوازیں آنے لگیں جب اس نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا تو چار نقاب پوش لڑکوں کو باہر کھڑا دیکھا اسے یہ تو پتا ہی تھا کہ شہرام کتنا خطرناک، ظالم چھیڑے نما شخص ہے مگر وہ اتنا گھٹیا نکلے گا یہ اس کے وہم و گمان بھی نہیں تھا

شہرام جیسے ہی کمرے کے پاس آنے لگا عریشہ نے اندر سے کمرہ لاک کر دیا جب شہرام نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ سمجھ چکا تھا دروازہ اندر سے بند ہے

"HeY WhaT aRe YouH DoinG? OpeN The DooR..."

شہرام کو اس کی یہ حرکت بہت عجیب لگی جبکہ اندر عریشہ کی جان نکل رہی تھی

"LisTeN To MeH AreeSha I saiD OpeN The DooR..."

شہرام نے پھر سے غصے میں کہا مگر عریشہ نے کوئی جواب نہ دیا جس پر شہرام کو غصہ آنے لگا اب وہ اس کے اندر کا بیسٹ جگا رہی تھی شہرام نے بنا وقت ضائع کئے بنا دروازہ توڑنے کی کوشش کی کیونکہ یہ گھر کافی سالوں پرانا تھا یہاں کی ہر چیز خستا ہو چکی تھی اس لئے دروازے کو ٹوٹنے میں دو منٹ بھی نہ لگے شہرام نے دو تین لاتوں میں ہی اس دروازے کو توڑ دیا تھا

جب وہ اندر آیا تو عریشہ ڈری سہمی کھڑی تھی شہرام غصے سے اسکی طرف بڑھا

"مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟؟ یہ کیسی حرکت تھی؟؟"

شہرام غرراتے ہوئے اس کی طرف آیا جس پر عریشہ ڈر کے مارے آنکھیں بند کر گئی

شہرام نے بیڈ سے ڈوپٹہ اٹھایا اور اس کے ہاتھوں میں تھمایا

سیدھی شرافت سے پہنو اسے اور باہر چلو میرے ساتھ..." عریشہ اسے نہ سمجھی والے انداز میں دیکھنے لگی جس پر اسے اور بھی زیادہ غصہ آنے لگا

سنائی نہیں دیا؟؟؟؟؟ پہنو اسے...ابھی..." شہرام کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"میں باہر نہیں آؤں گی سمجھے تم دھوکے باز انسان تمہیں کیا لگا میں پاگل ہوں جو تمہارے گھٹیا ارادوں سے بے خبر رہوں گی."

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھورنے لگا آخر وہ کس بارے میں اس سے بات کر رہی تھی

"عشق کرتے ہو مجھ سے؟ یہ ہے تمہارا عشق ہاں؟؟ جھوٹے مکار فروڈی انسان... میں نہیں آؤں گی تمہارے ان گھٹیا دوستوں کے سامنے سمجھے تم..."

عریشہ کی بک بک اب اس کے سمجھ میں آئی تھی وہ اس کے بارے میں کتنا غلط سوچ رہی تھی نجانے وہ کیوں اس کے جز باتوں کا بار بار مزاق بناتی تھی نجانے کیوں اس کی محبت کو وہ ہر بار اس کے منہ پر مار دیتی تھی مگر وہ بھی شہرام ملک تھا اس نے قسم کھائی ہوئی تھی اس بے وقوف لڑکی کو اپنا بنانے کی جو کے وہ اب پوری کرنے والا تھا

"چپ...!!ایک دم چپ...!!اب ایک لفظ بھی کہا تو تمہارے باپ کو جہنم پہنچانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا میں..."

شہرام کے منہ سے یہ الفاظ سن کر وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگی اور غصے سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئی

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا...؟کیا کیا ہے تم نے میرے ڈیڈ کے ساتھ...بتاؤ مجھے جنگلی جانور...میں نے کہا بتاؤ مجھے...!!!"

عریشہ نے شہرام کا گریبان دونوں ہاتھوں سے مظبوطی سے پکڑا اور جواب مانگنے لگی جس پر شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے اسے قابو کر کے خود کے مزید قریب کیا

فلحال تو کچھ نہیں کیا لیکن اگر تم یہ ڈوپٹہ پہن کر باہر نہیں آئیں تو پھر جو تمہارے باپ کے ساتھ میں کروں گا"
اس کی زمہ دار تم ہوں گی عریشہ خان..."شہرام نے اسے ڈراتے ہوئے کہا جس پر اسے اپنے ڈیڈ کی بے حد فکر
ہونے لگی آخر وہ چاہتا کیا تھا اس سے اور اس کے ڈیڈ سے جو اتنا سب کچھ کر رہا تھا

تم کیا کرنے والے ہو میرے ساتھ...اور یہ لوگ کون ہیں"عریشہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں جاری"
ہوئے پھر وہ چاہے کتنی گھمنڈی نواب زادی ہی کیوں نہ تھی مگر تھی تو ایک لڑکی نہ اور ایک لڑکی کے لئے اپنی
عزت نفس سے بڑھ کر اور کچھ بھی قیمتی نہیں ہوتا

میں جو کرنے والا ہوں وہ بہت ثواب کا کام ہے سمجھیں...اور ایک اور بات اگر باہر سب کے سامنے تم نے اپنی"
"... آواز نکالنے کی کوشش کی یا بک بک شروع کی تو وہیں پر زبان کاٹ کر پھینک دوں گا

ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ اسے دھمکی دے کر جانے لگا مگر تب ہی واپس مڑا

یو ہیو اونلی ٹو منٹس جلدی باہر آؤ...ورنہ تمہارا باپ جو دوسرے ملک میں بیٹھ کر آرڈر چلا رہا ہے تم جانتی بھی"
نہیں اس کی زندگی میرے آرڈر کی محتاج ہے...اگر تم نے کوئی بھی گڑبڑ کی...یا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی یا
کوئی ہوشیاری دکھائی تو آئی سویر میری ایک فون کال پر تمہارے باپ کے مینشن کے ساتھ لگے ہوئے بومب

پھٹ جائیں گے...اور تمہارے باپ کا وجود جل کر راکھ ہو جائے گا اینڈ اٹس نوٹ جسٹ آ جوک بے بی ٹرسٹ

"... می

شہرام کی بات پر عریشہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں وہ آخر کس قدر ظُلم ڈھا رہا تھا اس لڑکی پر

تم شہرام ملک کے جنون کی آخری حد ہو شہرام ملک کے عشق کی اکلوتی وارث ہو تم، تم پر زیادہ ظلم نہیں "

"کروں گا میں

شہرام اس کا گال تھپتھپاتا ہوا ایک دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر وہاں سے جا چکا تھا جبکہ

عریشہ کو ایک طرف اپنی عزت نفس کی فکر تو دوسری طرف اپنے جان سے پیارے باپ کی فکر ہو رہی تھی

نجانے آج اس کے ساتھ وہ ظالم بھیڑیا کیا کرنے والا تھا

آج وہ بہت خوش تھا بے حد خوش اپنے مینشن کے تمام ملازموں کو اس نے اپنی جیت کی خوشی میں بہت سے

تحائف دئے اور اپنے گارڈز کی تنخواہ دگنی کر دی وہ خوش کیسے نہ ہوتا آخر اتنے سالوں میں پہلی بار اس نے بیسٹ پر چھوٹا ہی صحیح مگر ایک وار کیا تھا جس کی خوشی آج اس کے اس مکروہ چہرے پر جھلک رہی تھی

جو چپ اس کو ملی تھی وہ کوئی عام چپ نہیں تھی اس چپ کے اوپر ریڈ کلر کا بال نما تار موجود تھا جو اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ یہ بہت امپورٹینڈ ہے بیسٹ کے پاس موجود چار چپس سے بھی زیادہ قیمتی چپ تھی وہ اس میں گل خان، ایس کے اور اس کے خود کے کالے کرتوتوں کے ثبوت موجود تھے اس نے اب تک اس چپ کو صرف چھوا تھا

پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ اس چپ میں سے وہ اپنے کالے کرتوتوں کے تمام ثبوت ختم کر دے گا مگر اس چپ کو اوپن کرنے کے لیے درست پاسورڈ کی ضرورت درکار تھی اگر غلط پاسورڈ لگایا گیا تو ایسا صرف چار ہی ممکن ہو گا پانچویں بار اگر غلط پاسورڈ ایڈ کیا گیا تو اس ڈیوائس کے اندر کا سارا ڈیٹا ڈیمج ہو جائے گا

ڈون کا مقصد صرف اس چپ میں سے اپنے خلاف ثبوت ختم کرنا ہی نہیں تھا بلکہ وہ اس چپ کے ذریعے ایس کے اور گل خان کو تباہ و برباد کرنا چاہتا تھا وہ اس چپ کو ان دونوں کے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا تاکہ تمام گینگسٹرز یہ جان لیں کے ڈون کا نام سب سے اوپر ہے اور ڈون سے زیادہ طاقتور کوئی بھی نہیں ہے

مگر کوئی تھا جو ایک انگلی کے اشارے سے ڈون کی ساری اکڑ نکال سکتا تھا اور ڈون اس شخص کی طاقت سے اچھی طرح سے واقف بھی تھا اور وہ بیسٹ کے ہاتھوں اپنے انجام کا سوچ کر کانپتا بھی تھا مگر شاید اپنی اس چار دن کی خوشی میں کچھ زیادہ ہی اندھا ہو گیا تھا اور یہ بھول بیٹھا تھا کہ باقی کی چپس بیسٹ کے پاس موجود ہیں جن میں اس کے خلاف زیادہ نہیں مگر اتنے ثبوت موجود ہیں کہ اگر وہ قانون کے ہاتھ لگ گئے تو اسے کئی سالوں کی سزا بھی ہو سکتی ہے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ترکی میں ہر طرف عریشہ کو تلاش کیا جا رہا تھا شفقت صاحب کا رو رو کے برا حال تھا اور پاکستان میں ہارون جو عریشہ کے غم میں آدھا ہوا جا رہا تھا اور خود کو کوس رہا تھا کہ آخر اس نے عریشہ سے اپنا اظہارِ محبت کیوں نہیں کیا تھا آخر اس نے کیوں عریشہ کی ٹھیک سے حفاظت نہیں کی تھی کیوں ہمیشہ اسے اپنی مرضی چلانے دی تھی جب بھی اس نے کہا کہ ہوتے کون ہو تم مجھے روکنے والے تو آخر اس نے اس کون کا مطلب اسے کیوں نہیں سمجھایا تھا

روحیل میں آپ کو کب سے کال کر رہی تھی آپ نے فون کیوں نہیں اٹھایا؟؟؟"ماہی نجانے صبح سے روحیل"

کو کتنی بار کال کر چکی تھی مگر روحیل کا کوئی پتا نہیں تھا ماہی کی تو جان نکلی جا رہی تھی روحیل کی فکر میں ایک

طرف عریشہ کی فکر اور دوسری طرف روحیل کی فکر ماہی کو ڈر تھا کہیں اس کے ساتھ کچھ ہو نہ گیا ہو کہیں ان

مخالفین نے روحیل کو پھر سے کوئی نقصان نہ پہنچا دیا ہو

ماہی کا وائس نوٹ سنتے ہی روحیل نے اسے کال کی تو ماہی نے سیکنڈ ضائع کئے بغیر کال ریسیو کر لی

میری جان میں بیزی تھا دراصل یونی فرینڈ کا نکاح ہے آج تو بس وہیں پر جانے کی تیاری کر رہا تھا سوری"

"...جان

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

روحیل کو نہیں پتا تھا ماہی اس کے لئے اتنا زیادہ پریشان ہو جائے گی

روحیل تو آپ مجھے بتا بھی سکتے تھے مگر آپ کا تو نمبر ہی آف جا رہا تھا آپکو نہیں پتا مجھے کتنی فکر ہو رہی تھی آپ"

کی آپ کو کوئی پرواہ نہیں میری..."ماہی نے آج پہلی بار ناراضگی ظاہر کی تھی جس پر روحیل کو اس پر بے انتہا پیار

آ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فون سے نکل کے اس کے پاس آ جائے

سوری جان بہت بیزی تھا قسم سے مجھے وقت کا پتہ ہی نہ چل سکا بٹ ڈونٹ وری میں آج آؤں گا اپنی جان سے "

ملنے..."روحیل اسے منانے والے انداز میں کہنے لگا جبکہ ماہی کی باتوں سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ

بکھرنے لگی تھی

"پکا کا؟آپ آئیں گے نہ؟؟مگر کیسے؟"

ماہی کچھ سوچتے ہوئے بولنے لگی جس پر روحیل مسکرانے لگا

جیسے ہمیشہ آیا کرتا تھا بلکل ویسے ہی."روحیل نے سرور بھرے لہجے میں کہا تو ماہی بلش کرنے لگی تھی"

اہمم سمجھ گئی کھڑکی سے..."ماہی کی بات پر روحیل قہقہ لگانے لگا تو ماہی بھی ہنسنے لگی روحیل اسے خدا حافظ کہہ"

کر بیسٹ اپارٹمنٹ پر چلا گیا تھا جہاں وہ باسم اور نوفل کے ساتھ بیسٹ کی بتائی گئی جگہ پر جانے والا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

آج اس بند کمرے کو کھولا گیا تھا جہاں بہت سے بڑے بڑے جالے اور بہت دھول مٹی تھی اور یہاں موجود

سامان پر سفید رنگ کی چادریں ڈالی ہوئی تھیں ان نقاب پوشوں میں سے ایک جوکے نوفل ہی تھا تمام چادروں

کو صوفوں سے ہٹانے لگا

جلدی جلدی ہاتھ چلا الکس انسان..." باسم نے اس کے کندھے پر رکھ کر چپیڑ مارا جس پر نوفل اپنی ان ہی"

حرکتوں پر آ گیا

ہائے اللہ جی کیسا ظالم شوہر ہے میرا ہائے میرے تو نصیب ہی پھوٹ گئے ماں باپ تو بیاہ کر مر گئے مجھے اس"

"عذاب میں تنہا چھوڑ گئے ہائے میں ننھی سی جان

نوفل نے ایک ادا سے اپنے کاندھے کو پکڑتے ہوئے زنانہ انداز میں کہا

نوفل کی حرکت پر باسم اسے گھورنے لگا

ابے او...یہ تو ہمیں پتا ہے کہ تجھ میں آدھی عورتوں کی آتما آتی ہے مگر یہ آج تو تُو پورا کا پورا سہاگن بن رہا ہے"

"...بھائی خیریت تو ہے نہ

باسم نے سر پکڑتے ہوئے کہا جس پر نوفل زنانہ چال چلتا ہوا اس کے قریب آیا

"...ہونہہ ڈارلنگ یہ سب میں نہیں کہہ رہا یہ سب مہر کہے گی ایک دن تجھے"

اوئے پاگل ہے کیا میں اپنی مہر سے تھوڑی یہ سب کام کروایا کروں گا..." باسم مہر کا نام سن کر سیدھا کھڑا ہوا"

جس پر روحیل اسے دیکھ کر ہنسنے لگا

جانے کتنے دنوں کے بعد گلی میں آچاند نکلا"روحیل کو ہنستا دیکھ کر نوفل پھر سے اپنی بے سری آواز میں گانا"

گانے لگا

فکر نہ کر تو بھی شادی کر لے پھر یہی گانا ہم تیرے بھی گایا کریں گے "روحیل کی بات پر نوفل شرمانے لگا جیسے"

لڑکیاں شرماتی ہیں تب ہی شہرام کمرے میں آیا اور ساتھ ہی وہ چوتھا نقاب پوش بھی شہرام کے آتے ہی روحیل

نے اپنا چہرہ نقاب سے ڈھک لیا جبکہ شہرام نے اس چوتھے نقاب پوش کے ساتھ سب کو ہی بیٹھنے کا کہا تو وہ سب

صوفے پر جا کر بیٹھ گئے

شہرام وقت کو مزید ضائع کئے بغیر سامنے کمرے میں گیا جہاں عریشہ موجود تھی وہ اب تک یوں ہی ساخت

بیٹھی ہوئی تھی شہرام نے ایک آگ اُگلتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی اور بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر عریشہ کے سر پر پہنایا اور

ہاتھ پکڑ کر اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر آنے لگا عریشہ دل ہی دل میں دعائیں کر رہی تھی کہ کسی بھی طرح

وہ اس جنگلی انسان کے ناپاک ارادوں سے بچ جائے

شہرام نے اسے اپنے ساتھ ہی صوفے پر بٹھایا

"...نکاح شروع کریں"

اب تک تو عریشہ کو اس کے ارادے بہت ناپاک لگ رہے تھے مگر جب شہرام نے ایک نقاب پوش کو نکاح کا کہا تو جیسے عریشہ کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی ہو شہرام کی بات پر ایک نقاب پوش نے نکاح شروع کیا عریشہ اس بات پر بہت حیران تھی کہ اگر وہ شخص اس سے نکاح کرنے کا ہی ارادہ رکھتا تھا تو یوں اس طرح سے نقاب پوشوں کو لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی بھلے وہ گواہان تھے مگر ان کے چہرے چھپانے کی آخر کیا ضرورت تھی

عریشہ خان ولد شفقت خان آپ کا نکاح شہرام ملک ولد اشفاق ملک سے ایک کروڑ سکہ رائج الوقت کیا جا رہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

ایک کروڑ کا سن کر عریشہ دنگ رہ گئی تھی جو شخص بچپن میں اسے چھوٹے چھوٹے تحفے دیا کرتا تھا آج وہ اسے حق مہر میں ایک کروڑ دے رہا تھا عریشہ کی خاموشی پر شہرام اسے غصے سے گھورنے لگا اپنے ہاتھ پر شہرام کی انگلیوں کا دباؤ محسوس کرتی ہوئی وہ ہوش کی دنیا میں آئی

" سیدھی شرافت سے جواب دو ورنہ اپنے باپ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

شہرام کی دھمکی پر عریشہ نے ایک نظر اٹھا کر شہرام کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا عریشہ التجائی نظروں اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ بھی شہرام تھا وہ تو رحم کا مطلب بھی نہیں جانتا تھا شہرام نے اپنے موبائل سے کسی کا نمبر ڈائیل کیا تو عریشہ کی جان نکلنے لگی

"عریشہ نے ڈرتے ہوئے قبول کیا اور پھر یوں ہی شہرام نے بھی جلدی سے قبول کیا اور پھر... قبول ہے... قق

پیپرز پر سائن کر کے وہ ان نقاب پوشوں کو باہر چھوڑنے چلا گیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

ایس کے پہلے ہی ڈون کو چپ ملنے والی بات کو سوچ سوچ کر آگ بگولہ ہوئے جا رہا تھا جبکہ ڈون نے اسے جلانے کے لئے کال کر دی

"ڈون کی بات کو ایس کے خاموشی سے سنتا رہا جبکہ ڈون... ہیلو ایس کے کیا حال ہے بھول تو نہیں گئے ہمیں پھر سے اس سے مخاطب ہوا

"ڈون نے ایک بار پھر اس کا دل جلانا چاہا؟؟ اپنے دوست کو مبارکباد نہیں دو گے ہاں

"کس بات کی مبارکباد؟؟"

"...اوہ ہاں یہ تو میں تمہیں بتانا ہی بھول گیا...دراصل مجھے ٹوپ ون ڈیوس مل چکی ہے"

ڈون نے مزے لیتے ہوئے کہا جس پر ایس کے نے غصے سے سامنے پڑا گلاس توڑا جس کی آواز ڈون بھی سن چکا تھا

"تم نے مجھے فون کیوں کیا؟؟"

"چپ کا بتانے کے لیے"

ڈون نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر پر سکون انداز میں کہا جس پر ایس کے کچھ سوچنے لگا

تو اس بات سے میرا کیا تعلق ہے؟؟"ایس کے کی بات پر ڈون قہقہ لگانے لگا"

"...تعلق ہے ایس کے...بہت گہرا تعلق ہے"

"کیا مطلب؟؟"

جوچپ میرے پاس ہے وہ کوئی عام نہیں مگران تمام چپ میں سب سے ٹوپ پر ہے اوراس بات کا مطلب"
سمجھتے ہو؟؟؟اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس 80٪ طاقت موجود ہے...اس لئے اب جو میں چاہوں وہ
بآسانی حاصل کر سکتا ہوں..."ایس کے کو اب شک ہونے لگا تھا کہ وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ ڈون ہی ہو گا
میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا...مجھے تمہاری بیٹی چاہیے...ہر قیمت پر چاہیے...اسے حاصل کرنا میرے"
لئے بہت آسان ہو گا مگر میں نہیں چاہتا کہ تمہارا کوئی نقصان کروں میں چاہتا ہوں کہ تم خود اپنی بیٹی کو میرے
"حوالے کر دو...ورنہ میں تمہیں سڑک پر لانے میں زیادہ وقت نہیں لگاؤں گا
ڈون اسے کھلم کھلا دھمکی دے رہا تھا جس کا مطلب ایس کے بخوبی سمجھ چکا تھا
ڈون تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے یہ کیسے ممکن ہے کیا تم نہیں جانتے تمہارا میری بیٹی سے کیا رشتہ ہے؟؟؟میرا"
نہیں تو اس رشتے کا ہی لحاظ کر لو..."ایس کے نے چلاتے ہوئے کہا جس پر ڈون ہنسنے لگا
رشتوں کا لحاظ تم مجھے مت سکھاؤ ایس کے...یہ سب سیکھنے کی تمہیں سب سے زیادہ ضرورت ہے سمجھے تم اب"
فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے...یا تو اپنی بیٹی کو میرے حوالے کر دو اور اپنا بزنس اور زندگی بچا لو یا پھر ڈوبنے کے
" لئے تیار ہو جاؤ

ڈون اپنی بات کہہ کر فون بند کر چکا تھا

🖤🔥🔥🖤

عریشہ کو ایک بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ شہرام اس کی حق مہر آخر ایک کروڑ کیسے رکھ سکتا تھا؟؟ جبکہ وہ اسے کس حال میں رکھ رہا تھا یہ بات وہ بھی اچھی طرح جانتی تھی ابھی وہ ان سوچوں میں گم تھی شہرام کمرے میں آیا

"...مبارک ہو مائے ڈیئر وائف"

شہرام اس کے بلکل قریب بیٹھ کر شیطانی مسکراہٹ اچھالنے لگا جس پر عریشہ نے دوسری طرف منہ کر لیا

"اوففف یہ بیویوں کے نخرے..." شہرام نے عریشہ کا دوپٹہ سر سے ہٹایا اور اس کے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹانے لگا

"میں نے کہا تھا نہ میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے...اور دیکھو آج تم میرے نکاح میں آ چکی ہے او فیشلی وائف بن چکی ہو تم میری..." شہرام کا ہاتھ اب عریشہ کی گردن پر تھا جس سے عریشہ کو چبن محسوس ہو رہی تھی

ویسے جب تم میری وائف نہیں تھیں تب بھی میں تم پر پورا پورا حق رکھتا تھا...رائٹ میری جان..."شہرام" نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر عریشہ دور ہونے لگی شہرام نے کمر سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کر لیا

بات سنو تم میری...مجھ سے دور ہونے کی کوششیں چھوڑ دو کیونکہ اگر تم نے اب مزید یہ ڈرامے بازیاں" جاری رکھیں تو میں مجبور ہو جاؤں گا تم پر ظلم کرنے کے لیے...اور تم یہ بات اچھی طرح سے جانتی ہو کہ شہرام ملک سے تمہیں بچانے والا کوئی بھی نہیں ہے تمہارا باپ بھی نہیں..."عریشہ کا یوں دور ہونا شہرام پر سخت ناگوار گزرا تھا اب جب کہ وہ اس پر ہر طرح کا حق رکھتا تھا وہ پاگل لڑکی اب بھی اسے خود سے دور کرنے پر تُلی ہوئی تھی

شہرام کی بات پر عریشہ اسے غصے سے دیکھنے لگی ابھی وہ کچھ کہتی شہرام نکاح کے بعد پہلی بار اسے اپنے لمس سے دوچار کر گیا تھا جبکہ عریشہ اب بھی مزاحمت کرنے میں مصروف تھی مگر شہرام کا ایسا بھی کیا جنون تھا جو کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

عریشہ کی اب سانس بند ہونے کو تھی جسے محسوس کرتے ہوئے اس نے عریشہ کے لبوں کو آہستگی سے آزاد کیا

جس پر وہ زور زور سے سانس لینے لگی اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا شہرام نے اس کا ڈوپٹہ کاندھے پر رکھا

"...تیار ہو جاؤ ہم جا رہے ہیں"

شہرام کی بات پر وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"اپنے گھر...مائے وائف"

اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی شہرام نے جواب دیا اور خود کمرے سے باہر چلا گیا

اب یہ مجھے اور کس قید خانے میں لے کر جانے والا ہے...نجانے اب یہ مجھ پر اور کون کون سے ظلم کرے"

"...گا

رات کا وقت تھا جب شہرام کی گاڑی ایک بہت عالیشان حویلی کے سامنے رکی ویسے تو یہ کوئی بہت بڑا بنگلے نما

گھر تھا مگر باہر سے یہ کسی تاریخی عمارت کی طرح تعمیر کیا گیا تھا پوری عمارت روشنی میں ڈوبی ہوئی تھی جو شام کے اس منظر کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا رہی تھی

شہرام کی گاڑی کو دیکھتی ہی واچ مین نے گیٹ کھولا تو شہرام کی گاڑی اندر داخل ہوئی راستہ بہت طویل تھا جس وجہ سے عریشہ کی آنکھ لگ گئی تھی مگر جس طرح وہ پوری دنیا سے لاپرواہ بلکل انجان اپنی نیند پوری کرنے میں مصروف تھی اس کا یہ روپ شہرام کو مزید بے چین کر رہا تھا نجانے وہ کس طرح پورے راستے خود پر قابو کئے ڈرائیو کر رہا تھا یہ صرف وہ ہی جانتا تھا

گھر کے گیٹ کے سامنے جب گاڑی رکی تب بھی عریشہ نیند کی وادیوں سے باہر نہ آئی شہرام پہلے اسکے تھوڑا قریب آیا اور اس کے چہرے پر آتے بالوں کو اپنی انگلیوں سے بڑی نزاکت سے ہٹانے لگا کہ شاید اس کی آنکھ کھل جائے "عریشہ..." شہرام نے آج پہلی بار کسی کو اتنے پیار سے مخاطب کیا تھا مگر وہ تو ٹھیری نواب زادی جسے اپنی نیند میں ذرا سا بھی خلل برداشت نہ تھا

ہممممم..."چہرے پر بیداری والے تاثرات لئے وہ نیند کے نشے میں چور تھی جس پر اب شہرام کو غصہ آنے لگا" تھا وہ ایک بات کو ایک ہی بار کہنے کا عادی تھا دوسری بار کہنا اس کی ڈکشنری میں شاید ٹھیک سے شامل نہیں ہوا تھا

شہرام کے تاثرات اب سخت تھے اس کو اس پر سکون انداز میں سوئی ہوئی لڑکی پر اب شدید غصہ آرہا تھا اس نے تیز تیز گاڑی کا ہارن بجانا شروع کر دیا جس سے وہ یک دم ڈر کر اٹھی اور خوفگی سے شہرام کو دیکھنے لگی مگر وہ اسے فل نظر انداز کرتا سامنے دیکھنے میں مصروف تھا

جب تو وہ اسے دیکھتی رہی مگر جب گاڑی سے باہر نظر دوڑائی تو دنگ رہ گئی آخر یہ اتنا خوبصورت محل نما گھر کیا واقعی شہرام کا تھا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا آخر وہ اتنا امیر انسان تھا اس کے پاس ہر طرح کی پاور تھی وہ کوئی عام شخص نہیں بلکہ کسی بڑی سی سلطنت کا بادشاہ معلوم ہوتا تھا جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی ڈور ہو جو ہر ایک کو اپنے اشاروں پر چلانے کی طاقت رکھتا تھا

شہرام نے اس کی بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھا جو وہ کب سے گاڑی کے باہر گھمائی جا رہی تھی شہرام اپنے ان ہی سخت تاثرات کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلا اور ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ بند کیا جس سے عریشہ چونک گئی

شہرام نے عریشہ کی طرف کا دروازہ کھولا اور اسے ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا جبکہ وہ اب تک اسے دیکھی جا رہی تھی وہ بلیک پینٹ کوٹ میں بہت حسین لگ رہا تھا

گاڑی سے باہر نکلتے ہی اس نے چاروں اطراف نظر دوڑائی تو وہ ایک خوبصورت حویلی نما گھر میں موجود تھی شہرام اسے اپنے ساتھ گھر کے اندر لے گیا گھر اتنا بڑا تھا کہ ہر طرح ویرانی چھائی ہوئی تھی یہ شہرام کا اپنا ذاتی گھر تھا جو اب تک صرف روحیل نے ہی دیکھا تھا

شہرام سیڑھیاں عبور کرتا ہوا اسے ایک کمرے کی طرف لے جانے لگا یہ کمرہ شاید اس نے عریشہ کے لیے ہی ڈیکوریٹ کروایا تھا اسے پتا تھا اس نواب زادی کو سکون میں رہنے کی عادت ہے اس لئے پورا کمرہ اس نے عریشہ کے مزاج کے مطابق تیار کروایا تھا شاید عریشہ کی سوچ سے بھی کئی زیادہ مہنگی چیزیں موجود تھیں اس کمرے میں عریشہ اس کمرے کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کمرہ خاص اس کے لئے ہی اس سے پوچھ کر ہی سیٹ کروایا گیا تھا

"...جلدی سے فریش ہو کر ڈائننگ پر آؤ"

شہرام اسے کہہ کر جانے لگا مگر وہ اب بھی اسے نا سمجھی والے انداز میں گھوری جا رہی تھی

"You HaVe OnLy HalF HouR...Do FaSt..."

اب کی بار شہرام کی آواز اس پورے کمرے میں گونج اٹھی تھی اس کا لہجہ ہی اتنا سخت تھا اوپر سے یہ لڑکی جب سے ملی تھی خود ہی اپنی حرکتوں سے اس کھڑوس انسان کو بار بار غصہ دلا رہی تھی

اس کے جاتے ہی عریشہ نے پورے کمرے کا جائزہ لیا یہ کمرہ بہت بڑا تھا عریشہ کے اپنے کمرے سے بھی زیادہ بڑا اس کمرے میں بیڈ، صوفہ سیٹ، ایل ای ڈی، ڈیوائڈر، ڈریسنگ، فل سائز مرر، رنگ لائٹ اور بھی بہت کچھ موجود تھا اور ایک بہت بڑی اور کشادہ کھڑکی بنی ہوئی تھی جس سے گھر کے بیک سائیڈ کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا جو کہ بہت خوبصورت اور دلکش تھا

جبکہ اس کمرے کے اندر بھی ایک کمرہ تھا جو صرف وارڈروب کے لیے ہی بنایا گیا تھا عریشہ وہاں جا کر جائزہ لینے لگی یہاں بہت سی الماریاں بنی ہوئی تھیں جس میں عریشہ کے مزاج کے مطابق کے ہی ڈریس موجود تھے اور دوسری الماریوں میں اس کے لئے کافی مہنگے اور قیمتی ہینڈ بیگز موجود تھے اس کے علاوہ دوسرے کبڈز اس کے لئے جیولری اور مختلف قسم کی ہیلز اور شوز موجود تھے جو بہت ہی خوبصورت دکھ رہے تھے

کیا شہرام واقع اس کی اتنی قدر کرتا تھا کہ یہاں کی ساری سیٹنگ سارا سامان سب کچھ اس نے عریشہ کے لئے اور اس کے مطابق ہی رکھا ہوا تھا مگر یہ بھی سچ ہے کہ محبت کو کبھی بھی دنیاوی چیزوں کی نظر سے دیکھنا غلط بات ہے محبت تو دل سے کی جاتی ہے اور شہرام تو اس سے جب بھی محبت کرتا تھا جب شہرام اسے کچھ بھی دینے کی حیثیت نہیں رکھتا تھا

ابھی وہ ان ہی چیزوں میں کھوئی ہوئی تھی جب اچانک اسے یاد آیا کہ وہ ظالم انسان اسے صرف آدھے گھنٹے کا وقت دے کر گیا ہے اگر ایک منٹ بھی آگے پیچھے ہوا تو وہ خود چل کر یہاں آجائے گا اور پھر اس کے ساتھ جو کرے گا وہ بہت اچھی طرح سے جانتی تھی عریشہ نے وارڈروب میں سے ایک ڈریس سلیکٹ کیا اور باتھ چلی گئی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

تقریباً رات دس بجے کا وقت تھا جب ماہی اپنے بابا کے ساتھ بیٹھ کر ترکی ٹوور کی باتیں کر رہی تھی اور باتیں کرتے کرتے کب اسے بابا کی گود میں ہی نیند آگئی اسے پتا ہی نہیں چلا تو رضوان نے اس کا سر تکیے پر رکھ دیا اور ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے دروازہ بند کر کے چلے گئے

ابھی وہ کچی نیند میں ہی تھی جب روحیل بالکنی سے اندر آیا اور ماہی کو سوتا ہوا پا کر کمرے کا دروازہ بند کرنے لگا

تاکہ اس دوران کوئی اندر نہ آجائے روحیل ماہی کے پاس آکر بیٹھا اور اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا

اوففففف نیند کی کتنی کچی ہو آپ میری سلیپنگ بیوٹی..."روحیل اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا"

جبکہ وہ اب بھی پر سکون نیند سو رہی تھی مگر وہ آج پورا پورا ارادہ رکھتا تھا اپنی سلیپنگ بیوٹی کو نیند سے بیدار

کرنے کا

ماہی...میری جان..."روحیل نے ماہی کے گال پر بوسہ دیا تب ماہی گھبرا کر اٹھی جب سامنے دیکھا تو روحیل"

اس پر جھکا ہوا تھا ماہی ڈر کر اٹھ بیٹھی یہ سچ تھا کہ روحیل اکثر اس سے ملنے آتا رہتا تھا مگر کبھی بھی روحیل نے اسے

بنا اجازت نہیں چھوا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا اپنی نازک سی جان کے دل میں اپنا ڈر پیدا کرے

رو..."ابھی ماہی چیختی روحیل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا"

شششش...آہستہ...انسپیکٹر صاحب ابھی جاگ رہے ہوں گے..."روحیل کی بات پر ماہی مسکرانے لگی تو"

روحیل بھی مسکرایا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"کیسی ہو میری جان... سوری یہاں آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی..."روحیل نے اس کا گال سہلایا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے ثبات میں سر ہلایا

"ویسے آپ کو اپنے شوہر کی ذرا سی بھی فکر نہیں ہے..."روحیل کی بات پر ماہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

جب شوہر نے کہا تھا کے وہ رات میں اپنی بیوی سے ملنے یہاں آئے گا تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کا انتظار" کرے... مگر آپ تو..."روحیل کی بات سن کر ماہی شرمندہ سی ہوئی اور نظریں جھکا گئی جیسے واقعی اس سے کوئی بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو

وہ...روحیل...وہ میں نے آپ کا انتظار کیا تھا...مگر...پتا نہیں کب...مجھے...نیند..."ماہی نے شرم سار انتظار میں" بامشکل یہ آدھے الفاظ ادا کئے جس پر روحیل کا دل کیا اسے گلے لگا لے مگر ماہی کا یوں شرمندہ ہونا اسے بلکل بھی اچھا نہیں لگا روحیل آگے بڑھ کر اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

ماہی...نظریں اٹھاؤ...آپ روحیل جہانزیب کی وائف ہو...آپ کو اس طرح سے نظریں جھکانا زیب نہیں" دیتا...آئندہ کبھی بھی یہ نظریں اس انداز میں جھکنی نہیں چاہیں سمجھیں آپ..."روحیل کی بات پر ماہی نے نظریں اٹھا کر معصومیت سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو نجانے کتنی حسرتیں آنکھوں میں لئے اسے دیکھ رہا تھا

اس کے لہجے سے نجانے کتنی محبت جھلک رہی تھی وہ شخص اس سے کتنی محبت کرتا تھا کہ دو ہفتوں میں ہی اس نے ماہی کو اپنا نام دے دیا تھا مگر کچھ تھا جو اب بھی ادھورا تھا جسے اب تک پورا ہو جانا چاہیے تھا اور وہ تھا ان کے

درمیان قائم رشتہ جواب تک آدھا ادھورا تھا مگر جب وہ شخص اپنی جان سے پیاری بیوی کی نیند میں خلل کی وجہ بن سکتا تھا تو کیا وہ دونوں کے درمیان اس فاصلے کو ختم کرنے کی خواہش نہیں رکھتا تھا

آج وہ پورا پورا ارادہ کر کے یہاں آیا تھا چاہے ماہی کوئی بھی بہانہ کرے مگر روحیل اسے اپنے ساتھ لے کر ہی جائے گا"ماہی...میرے ساتھ چلو گی؟"

"روحیل کی بات پر ماہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی"کہاں؟؟"

جہاں بس ہم دونوں ہوں...ہمارے بیچ کوئی تیسرا نہ ہو"روحیل نے ماہی کا ہاتھ تھاما جس سے ماہی کا دل دھڑکنے لگا"

"...میں...کچھ سمجھی...نہیں روحیل"

"...سب سمجھ آجائے گا بس ایک بار ہاں کر دو"

مگر روحیل مجھے پتا تو چلے اتنی رات میں آپ مجھے کہاں لے کر جانا چاہ رہے ہیں...میں کیسے جا سکتی ہوں آپ کے ساتھ؟"

واٹ یو مین ماہی؟؟ یہ کس طرح کی بات کی ہے اپنے؟؟ میں شوہر ہوں آپ کا پورا پورا حق رکھتا ہوں آپ"

"...پر

روحیل کو ماہی کی یہ بات بہت عجیب لگی تھی کیا وہ روحیل کے ساتھ خود کو محفوظ نہیں سمجھتی تھی جو اس نے ایسی بات کی تھی

"سوری...روحیل...میرا وہ مطلب ہر گز نہ تھا...دراصل...وہ بابا"

ماہی آپ کا جو بھی مطلب ہو آپ میرے ساتھ چل رہی ہو بس بات ختم...باقی اپنے بابا کی فکر نہ کرو جس طرح میں آپ کو لے کر جاؤں گا اس ہی طرح چھوڑ کر بھی جاؤں گا سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو آپ کو فکر کرنے کی بلکل ضرورت نہیں".

روحیل کی بات پر ماہی بلکل خاموش ہو گئی تھی جب روحیل خود کہہ رہا تھا تو اسے آخر ڈرنے کی کیا ضرورت تھی روحیل نے کبھی بھی ماہی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا اس نے ہمیشہ ماہی کا خود سے بڑھ کر خیال کیا تھا یہاں تک کہ اس کے لئے گولی تک کھالی تھی

"چلیں؟؟"

جی..."ماہی نے مختصر سا جواب دیا جس پر روحیل مسکرانے لگا اور کچھ سوچ کر وہ دروازے کے پاس آیا اور "

دروازہ کھول کر باہر کا جائزہ لینے لگا مگر باہر کوئی بھی نہیں تھا پھر اپنا موبائل نکال کر اس نے کسی کو کال کی

کچھ ہی دیر میں پورے گھر کی لائٹس آف ہو گئیں روحیل ماہی کا ہاتھ پکڑ کے سیڑھیاں اترتے ہوئے مین گیٹ

سے باہر چلا گیا جبکہ واچ مین جو کہ سو ویچ چیک کرنے کے لیے گھر کے بیک سائیڈ پر گیا ہوا تھا اسے کچھ پتا ہی

نہیں چلا اور روحیل ماہی کو گیٹ کے ذریعے باہر لے گیا اور دوسرے سائڈ پر کھڑی کار میں جا بیٹھا اور پھر سے

کال کرنے لگا

روحیل یہ آپ کس کو کال کر رہے تھے؟؟"دوران سفر ماہی نے روحیل سے پوچھا جس پر روحیل نے ان کے "

گھر کے ملازم کا بتایا جس پر ماہی حیران ہوئی

"...مگر آپ انہیں کیسے جانتے ہیں؟؟وہ تو ہمارے بہت پرانے ملازم ہیں نہ "

جی ہاں بہت پرانے ہیں...ویسے تو میں بالکنی سے ہی آیا کرتا تھا مگر اب جب آپ میرے ساتھ ہو تو مجھے ان کی "

"...ہیلپ لینی پڑھی

روحیل نے پر سکون انداز میں کہا مگر ماہی اب بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی کہ آخر وہ انہیں کیسے جانتا تھا اور کب سے جانتا تھا

"...اتنا مت سوچو میری جان...وقت آنے پر سب پتا چل جائے گا"

روحیل کی بات پر ماہی خاموش ہو گئی تھوڑی دیر بعد ہی وہ لوگ ایک فلیٹ کے سامنے پہنچے جہاں اطراف میں بہت کم لوگ نظر آرہے تھے دراصل روحیل خود ہی ایسی جگہ پر رہتا تھا جہاں وہ کسی کی نظروں میں نہ آئے اس لئے فلیٹ بھی اس نے یہی لیا تھا وہ بھی صرف ماہی کی وجہ سے تاکہ اپنی رہائش کی جگہ اسے چھپانی نہ پڑے تاکہ آگے چل کر ماہی کو شک نہ ہو

"...روحیل یہ کونسی جگہ ہے"

"گاڑی پارک کر کے روحیل ماہی کو اپنے میری جان یہ سب چھوڑو آپ چلو اب فلیٹ کے اندر چلتے ہیں..."

ساتھ اپنے فلیٹ کے اندر لے گیا جو تھوڑا چھوٹا مگر بہت ہی خوبصورت تھا

واؤ..."ماہی کے منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر روحیل مسکرانے لگا سامنے ایک ٹیبل سجی ہوئی تھی جہاں ویسے"
تو یہ ڈرائنگ روم تھا مگر روحیل نے اسے کسی ریسٹورنٹ کی طرح ڈیکوریٹ کیا تھا کیونکہ وہ پاکستان میں ماہی کو
کھلے عام یوں کہیں باہر لے کر نہیں جا سکتا تھا اس لئے اس نے گھر میں ہی ریسٹورنٹ والا ماحول بنا لیا تھا

روحیل یہ سب اپنے؟؟"ماہی تو حیران ہی رہ گئی تھی اسے اس یہ گھر تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا ہر طرف"
پھول بکھرے ہوئے تھے جو اس خوبصورت جگہ کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے ماہی کو یہ سب بہت
رومینٹک سا لگ رہا تھا

"...جی ہاں میری جان"

مگر کیوں؟؟ کوئی خاص بات ہے کیا؟؟"ماہی کے سوال پر روحیل نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے ڈائننگ کی"
طرف لے کر جانے لگا اور اسے کرسی پر بیٹھا کر خود سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

جی ہاں...یہ رات بہت خاص ہے...بہت سے بھی زیادہ خاص...ویسے تو یہ رات میں ہمیشہ اکیلے ہی سیلیبریٹ"
کرتا تھا اور اس رات کو اسپیشلی آپ سے ملنے بھی آیا کرتا تھا مگر اب جب آپ میرے ساتھ ہو میری وائف ہو

میری لائف پارٹنر ہو تو کیوں نہ اس رات کو ہم ساتھ سیلیبریٹ کریں..."روحیل مسکراتے ہوئے بہت ہیرو لگتا تھا کوئی بھی لڑکی باآسانی اس کی اس مسکراہٹ پر دل ہار بیٹھ سکتی تھی

مگر روحیل اب تو بتادیں ایسا کیا خاص ہے آج کی رات؟؟؟"روحیل نے کچھ سوچا اور پھر سامنے پڑے صوفے جہاں کچھ سامان رکھا تھا مگر اس پر لال کلر کی چادر ڈلی ہوئی تھی اس چادر کو ہٹایا ماہی بھی اٹھ کر اس صوفے کے پاس آئی یہ بہت سارے گفٹز تھے

روحیل یہ...تو کوئی گفٹ معلوم ہوتے ہیں...یہ کس کے ہیں..."ماہی ان گفٹس کو حسرت سے دیکھنے لگی"

یہ سب آپ کے ہیں...ان میں سے کچھ آپ کی برتھڈے کے ہیں اور باقی آج کی خوبصورت رات کے کو میں نے ہمیشہ آپ کے لئے لے کر رکھے تھے..."

ماہی کی سوچ سے بھی زیادہ گفٹ دیکھ کر ماہی حیران ہوئی تھی مگر جب روحیل نے بتایا کہ یہ گفٹ اس کے لیے ہی تو ہیں تو ماہی کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ رہی تھی بے ساختہ ماہی کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے جسے اگر بڑھ کر روحیل نے اپنے لبوں سے جزب کر لیا

"...نہیں میری جان...رونا بلکل بھی نہیں ہے...یہ تو خوشی کا موقع ہے"

روحیل...آپ اتنے سالوں سے مجھ سے یک طرفہ پیار کرتے رہے اور مجھے اس بات کی خبر بھی نہ ہوئی...آخر کیسے؟"

ماہی کو سامنے کھڑے شخص پر بے انتہا پیار آرہا تھا وہ کتنی خوش قسمت تھی کہ اسے اتنا چاہنے والا پیار کرنے والا لائف پارٹنر ملا تھا روحیل نے ماہی کو واپس کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ فوری عمل کرتی ہوئی جا بیٹھی

ماہی...آپ کو پتا ہے آج کی رات اتنی خاص کیوں ہے؟؟ کیونکہ کئی سالوں پہلے میں نے آج کی رات ہی آپ کو پہلی بار دیکھا تھا مجھے نہیں پتا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے بس دن رات مجھے آپ کا چہرہ دکھائی دینے لگا تھا وہی معصوم سی مسکراہٹ وہی شرماناوہی ادائیں وہی میٹھی آواز...ماہی میں پاگل ہو گیا تھا وہ کی محبت میں..." روحیل اسے اپنا حالِ دل بتانے لگا تھا جسے سن کر ماہی کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں

روحیل جب آپ مجھ سے اتنی ہی محبت کرتے تھے تو آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"اور کیا ہم پہلے کبھی ایک دوسرے کو جانتے تھے؟؟"

جی ہاں ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے...مگر اس وقت نہ ہماری عمر ایسی تھی کہ آپ سے ایسا کچھ بیان کروں" " نہ ہی حالات نے اجازت دی تھی...مگر اب جب ہم ایک ہو چکے ہیں...تو اب یہ سب آپکا جاننا ضروری تھا

ماہی نے مسکراتے ہوئے ثبات میں سر ہلایا

"ماہی...اب جب ہم ایک پاک رشتے میں بندھ چکے ہیں...تو میں چاہتا ہوں کہ...ہمارے بیچ یہ فیصلہ اب ختم ہو جائے...اب کوئی بھی دوری نہ رہے..."

روحیل کی گرفت ماہی کے ہاتھ پر مضبوط ہوئی ماہی کے اندر ایک اور بیٹ مس ہوئی روحیل اس کی تیز رفتار دھڑکنوں کو محسوس کر سکتا تھا اور کر بھی رہا تھا جبکہ دھڑکنیں تو آج اس کی بھی عروج پر تھیں ماہی کو شرماتا دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر کچن کی طرف گیا اور کچھ ڈشیز جو اس نے ماہی کی فیوریٹ بنائی تھیں وہ لایا

"ماہی یہ سب ٹیسٹ کر کے بتاؤ کیسی بنی ہے...؟"

روحیل نے ماہی کے سامنے الگ الگ اقسام کی ریسپی رکھی جسے وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی کہ روحیل کو کھانا بنانا بھی آتا ہے

"...یہ سب اپنے بنائی ہیں؟؟ مگر یہ سب تو میری فیوریٹ ہیں"

جی ہاں جبھی تو میں نے بنائی ہیں..."روحیل نے مسکراتے ہوئے کہا"

ہمم یعنی جب ہم ساتھ رہنے لگیں گے تو کھانا روز آپ بنایا کریں گے رائٹ؟؟"ماہی کی بات پر روحیل ہنسنے لگا"

جی جو آپکا حکم میری جان..."ماہی بھی بلش کر گئی تھی اور اب وہ روحیل کے ہاتھ کی بنی ہوئی ڈشز ٹرائے کر رہی تھی"

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

اپنے گیلے بالوں کو خشک کرنے کے لیے وہ ڈرائر مشین ڈھونڈ رہی تھی مگر اسے نہیں ملی تو وہ یوں ہی ٹاول سے خشک کر کے شیشے کے سامنے آ بیٹھی ڈریسنگ ٹیبل پر بہت سے نئے پرفیوم رکھے ہوئے تھے جن میں سے اس نے ایک اٹھایا اور لگانے لگی اس پرفیوم کی خوشبو واقعی بہت دلچسپ تھی

عریشہ نے بلیک کلر کی اسٹریچیبل جینس اور اس کے ساتھ بلیک ہی شرٹ پہنی تھی جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مگر اب اسے یاد آیا کہ وقت کتنا تیزی سے گزر گیا ہے وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے سے باہر جانے لگی سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے بنے ہال کا جائزہ لے رہی تھی تبھی ایک ملازم آیا

بیگم صاحبہ وہ شہری صاحب کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں..." ملازم کی بات پر عریشہ اس کے ساتھ چلتی" ہوئی ایک بڑے سے کمرے میں آئی جہاں تقریباً اتنا بڑا ڈائننگ ٹیبل موجود تھا کہ بیس بندے بھی آرام سے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکیں اب تک اس نے صرف اس ڈرائنگ روم اور اپنے روم کو کی دیکھا تھا جسے یہ کسی رئیس زادے کی حویلی معلوم ہو رہی تھی

سب سے بڑی چیئر پر شہرام نظریں جھکائے بیٹھا ہوا اس ہی کا انتظار کر رہا تھا چہرے سے ہی پتا چل رہا تھا کہ وہ تھوڑا غصے میں ہے عریشہ دھیمے قدموں کے ساتھ چلتی ہوئی اس کی کرسی کے برابر آئی اور دو کرسیاں چھوڑ کر بیٹھنے لگی مگر شہرام کی آواز پر یک دم سے چونکی

ادھر بیٹھو..." ٹیبل کی ایک سائڈ شہرام بیٹھا تھا جہاں گھر کا سربراہ بیٹھا کرتا ہے عریشہ جلدی سے اس کے" ساتھ والی کرسی پر آ بیٹھی شہرام پہلے اس کا مکمل جائزہ لینے لگا وہ بلکل سمپل سی لگ رہی تھی مگر اس سادگی میں بھی پیاری لگ رہی تھی

شہرام کے اشارے پر سامنے کھڑا ایک ملازم کچن کی طرف گیا اور دو تین ملازموں کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر مختلف اقسام کے کھانے کی ڈشز رکھنے لگا اور پھر اشارہ ملتے ہی وہ سب ملازم وہاں سے چلے گئے

جبکہ شہرام کی نظریں اب بھی عریشہ پر مرکوز تھیں اور عریشہ جو اپنے اوپر شہرام کی نظروں کی تپش محسوس کرتی ہوئی تھوڑا گھبرا رہی تھی

"میرے دیئے گئے وقت سے دس منٹ لیٹ کیوں آئیں؟؟" شہرام نے اپنی نظریں اس کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا جس پر عریشہ پہلے تو اسے دیکھنے لگی پر نظریں جھکا کر جواب دینے لگی

"وہ...ہیئر زڈرائے نہیں ہوئے تھے اس لئے دیر ہو گئی..." عریشہ نے دھیمی سی آواز میں کہا جس پر شہرام اس کے بکھرے ہوئے گیلے بالوں کو دیکھنے لگا

"...آئندہ خیال رکھنا...میرے دیئے گئے وقت سے ایک منٹ بھی اوپر ہوا تو اچھا نہیں ہو گا"

عریشہ کو اس کا یوں بات بات پر دھمکی دینا بلکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا اس کا دل کر رہا تھا سامنے بیٹھے اس کھڑوس انسان کا منہ نوچ لے شہرام اپنی بات مکمل کر کے سامنے رکھے چمچے کو اٹھانے لگا مگر تب ہی عریشہ غصے سے بولی

"...کیا مطلب اچھا نہیں ہو گا؟؟ اگر بندہ چینج کر رہا ہو اور تمہارا دیا ہوا وقت نکل رہا ہو تو کیا وہ"

تواسے چاہیے جس حالت میں ہے ایسی آجائے..."ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی جب ہی شہرام نے اس سے بھی"

اونچا لہجہ اختیار کیا اسے عریشہ کی یہ تلخ کلامی بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی جبکہ دوسری طرف عریشہ شہرام کی

بات سن کر عجیب سی شرمندگی محسوس کر رہی تھی

شہرام نے کھوان شروع کیا جبکہ عریشہ آنکھیں چھوٹی کرتی ہوئی اسے ہی گھور رہی تھی بنا دیکھے بھی شہرام سمجھ

چکا تھا عریشہ نے اب پہلی بائٹ کی جس پر اسے بریانی بہت تیز لگی وہ ایک ہی منٹ میں دو گلاس پانی پی گئی

شہرام اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

وہ...مرچی تیز ہے..."عریشہ نے ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام کر سکون انداز میں کھانا کھانے لگا"

جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو

کہاں جا رہی ہو؟؟"عریشہ کو اپنی بات نظر انداز دیکھ کر غصہ آنے لگا اور وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر"

شہرام کی آواز پر اس کے قدم وہیں رک گئے

"...کمرے میں"

"کیوں؟؟ کھانا پورا کون کھائے گا؟"

اس میں مرچی بہت تیز ہے... مجھ سے نہیں کھایا جائے گا" عریشہ نے منہ بنایا جس پر شہرام کے تاثرات اور "

بھی زیادہ سخت ہو گئے

"تمہیں یہ کھانا پڑے گا...اور ویسے بھی تمہیں تو اسپائسی چیزیں بہت پسند ہیں"

ہاں مگر اتنا زیادہ اسپائسی کون پاگل کھاتا ہو گا..." عریشہ اپنی ہی دھن میں کیا بول گئی تھی جس پر شہرام اسے "

گھور کر دیکھنے لگا

"...آئی مین...میں اتنا زیادہ اسپائسی نہیں کھاتی اور جہاں موجود ساری ڈشز اسپائسی ہی لگ رہی ہیں"

عریشہ نے بات گھماتے ہوئے کہا شہرام نے اپنی پلیٹ میں چمچہ رکھا اور اب وہ مکمل طور پر اس سے مخاطب تھا

رائٹ...یہاں رکھیں تمام ڈشز اسپائسی ہیں...مگر ان سب کے سامنے بریانی میں مرچی بہت کم ہے اور جو کھانا"

"...تم اپنی پلیٹ میں نکال چکی ہو وہ تو تمہیں ہر حال میں کھانا پڑے گا

عریشہ اس کی بات پر غصے سے اسے گھورنے لگی

"...مگر"

"No More ArGuemenTs"

ابھی آگے وہ اور کچھ کہتی شہرام نے سخت لہجے میں کہا اور اپنے کھانے میں مصروف ہو گیا جبکہ عریشہ پیر پٹختی ہوئی چیئر پر آ بیٹھی اور منہ میں بک بک کرنے لگی

"...ہونہہ... کھڑوس کہیں کا اتنی مرچی کھاتا ہے جبھی تو اتنا کھڑوس ہے"

اس کی بات شہرام با آسانی سن چکا تھا مگر عریشہ بچاری اب منہ بناتے ہوئے اپنی پلیٹ میں نکلی بریانی بڑی مشکل سے کھا رہی تھی اور سامنے رکھا پانی کا جگ وہ پورا خالی کر چکی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

کھانا واقعی میں بہت ٹیسٹی تھا ویسے تو میں ڈنر کر چکی تھی مگر اتنا مزے دار کھانا دیکھ کر دوبارا سے بھوک لگنے لگ گئی"

ماہی اور روحیل کھانے سے فارغ ہو چکے تھے اور اب وہ لوگ بیڈ روم میں موجود تھے روحیل نے دراز میں سے نیکلیس نکالا جو بہت خاص قسم کے موتیوں سے تیار کی یا گیا تھا

ماہی کے گال پر بوسہ سے کر اس نے یہ نیکلس ماہی کی نازک سی گردن میں پہنایا

"روحیل اس کی کیا ضرورت تھی آپ نے الریڈی اتنے سارے گفٹز جمع کر رکھے ہیں اور اب یہ بھی"

ماہی کی بات پر روحیل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ماہی کو تھاما اور قریب کیا

میری جان وہ تب کے گفٹ ہیں جب میں آپ کا محرم نہ تھا مگر نکاح کے بعد میں نے آپ کو کچھ بھی نہیں دیا تو"

"...بس یہ ایک چھوٹا سا تحفہ آپ کے لئے...امید ہے میری جان کو یہ پسند آیا ہو گا

"...روحیل یہ واقعی بہت خوبصورت ہے"

ہمم مگر آپ سے زیادہ نہیں..." روحیل اس کو قریب تر قریب کر گیا تھا اب وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی"

جیسے کوئی معصوم سی گڑیا ہو وہ روحیل کی مظبوط باہوں میں قید ہو چکی تھی

"...ماہی"

"جی"

"I Love You So MucH My Sleeping Beauty my wife"

"I Love You too my dear husband..."

ماہی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا جب روحیل نے آہستگی سے اس کے نازک پنکھڑی جیسے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے قید کیا ماہی کو پہلے بہت ڈر لگ رہا تھا مگر ڈر کس بات کا آخر وہ قانونی طور پر میاں بیوی تھے روحیل ماہی پر پورا پورا حق رکھتا تھا وقت گزرتا گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ ماہی کا ڈر کم ہوتا گیا جبکہ دھڑکنیں اب دونوں کی ہی عروج پر تھیں

روحیل کی اس مظبوط قید میں ماہی بلکل بکھر کر رہ گئی تھی مگر جو بکھرنے کی وجہ بنا تھا اس نے ہی اس نازک سی لڑکی کو سمیٹا بھی تھا رفتہ رفتہ روحیل کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ماہی اس کی چاہتوں سے دوچار ہوتی گئی کتنی محبت تھی ان میں کتنا پیار اتھا ان کا جوڑا کتنا خوبصورت رشتہ تھا ان کا مگر اب یہ رشتہ مکمل ہو چکا تھا روحیل نے آج اپنے اور ماہی کے بیچ جو فاصلہ سالوں سے قائم تھا اسے ختم کر دیا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

کھانا کھاتے ہی وہ ٹیبل سے اٹھ کر بھاگی کیونکہ اس کا اب یہاں بیٹھنا محال ہو چکا تھا نجانے کتنے گلاس وہ پانی کے پی چکی تھی اور شہرام اندر ہی اندر اس کی حرکت نوٹ کر کے مزے لے رہا تھا اور جب وہ وہاں سے بھاگی تو اس

کی اسپیڈ چیک کر کے مسکرانے لگا اگر عریشہ اس کی یہ مسکراہٹ دیکھ لیتی تو کچھ پل کے لیے ہی صحیح مگر اس پر فدا ہو جاتی مگر یہ بھی سچ تھا وہ کھڑوس کبھی بھی اپنی بیوٹی کوئین کے سامنے اس انداز میں نہیں مسکرایا تھا

"اوففف کیا کروں یار رررا تنی تیززز مرچی کون کھاتا ہے منہ ہی جلا کر رکھ دیا دماغ خراب کھڑوس کہیں کا..."

ایک تو ڈیڈ پتا نہیں کہاں ہیں مجھے ڈھونڈ بھی رہے ہوں گے یا نہیں اور ہارون کے بچے کو دیکھو ویسے تو بڑا آرو آرو کرتا تھا اور اب کیسے خاموشی سے بیٹھ گیا اور ماہی کو تو روحیل کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا سارے کے سارے بھول گئے مجھے..."

عریشہ کو اب بہت پچھتاوا ہو رہا تھا ترکی جا کے مگر یہ بھی سچ تھا جو شخص اس کے پیچھے ترکی جا سکتا ہے اسے ترکی سے کڈنیپ کر کے یہاں لا سکتا ہے پھر اس کے لئے تو پاکستان میں بھی کڈنیپ کرنا بہت آسان تھا

"اللہ کرے اس کے گھر میں موجود سارے مصالحے ختم ہو جائیں...آمین... نہیں بلکہ اس کے کک یہاں سے چھٹی لے کر چلے جائیں...اوف یہ بھی نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تو یہ کھڑوس انسان انگارے بھی کھا سکتا ہے ہونہہ آگ کا جو بنا ہے..."

ابھی وہ خود سے ہی بڑبڑائی جا رہی تھی کہ جب ہی دروازہ کھلا اور شہرام سامنے آ کھڑا ہوا یعنی وہ باہر سے ہی اس کی ساری باتیں سن چکا تھا شہرام کو دیکھ کر تو اس کی سٹی گم ہو گئی تھی اور اب وہ اپنے کہے گئے الفاظوں پر بچھتا رہی تھی

شہرام جو اپنے بارے میں اتنی عزت افزائی سن کر اسے غصے سے گھور رہا تھا اس کے قریب آنے لگا

اب شامت آئی..."عریشہ بھی بس عریشہ ہی تھی مگر جیسے جیسے شہرام اس کی طرف قدم بڑھاتا گیا اسے" معلوم ہو رہا تھا کہ اب وہ بہت کچھ برا کرنے والا ہے

ابھی وہ دور ہٹنے ہی لگی تھی جب شہرام نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا جس سے وہ سیدھا اس کے مظبوط سینے سے ٹکرائی

آؤچ..."اپنے ماتھے پر ہاتھ لگا کر اسے غصے سے گھورنے لگی"

"یہ کیا حرکت ہے...؟؟"

"...اس حرکت ہی میں تو برکت ہے"

شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس سے عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی جیسے ابھی کھا جائے گی

کیونکہ وہ اس وقت شہرام کے سہارے پر کھڑی تھی اس کے گھورنے پر شہرام نے اپنا ہاتھ اس کی کمرے سے ہٹایا جس سے وہ پیچھے گرنے لگی مگر تب ہی شہرام نے اس کے ہاتھ کو مظبوطی سے تھاما ورنہ وہ نیچے ہی گر جاتی

یہ حرکت کر کے شاید وہ اس کو یہ یاد دلانا چاہ رہا تھا کہ اس کا غصہ شہرام کے سامنے تنکے کے برابر بھی نہیں

عریشہ نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

"...سامنے والا روم میرا ہے...دو منٹ کے اندر اندر میرے روم میں موجود ہونی چاہیے ہو تم سمجھیں"

جب عریشہ یہاں آئی تھی تو اپنا الگ کمرہ دیکھ کر اسے یہ تسلی ہو گئی تھی کہ شہرام اسے اپنے ساتھ نہیں رکھے گا وہ دونوں الگ رہیں گے مگر شہرام نے اس کی یہ خوش فہمی بھی پل بھر میں دور کر دی تھی

"...مگر کیوں؟؟"

"...بس کمرے الگ ہیں ہم نہیں"

"...مگر مجھے نیند آ رہی ہے"

"...بھاڑ میں جائے تمہاری نیند...ٹو منٹس میں پہنچو"

شہرام اور عریشہ کی گفتگو سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی بحث کا مقابلہ کر رہے ہوں

"...ہونہہ اتنی ہی جلدی بلانا ہے تو ساتھ ہی لے جاؤ نہ"

"OHh Great IDea...Why Not BabY..."

عریشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر شہرام پلٹ کر یک طرفہ مسکرانے لگا اب ایک اور بار عریشہ بول کر پچھتا رہی تھی کیونکہ شہرام اس کے قریب بڑھ رہا تھا جیسے ہی وہ قریب آ کر اسے اٹھانے لگا وہ بول پڑی

"پلیز زز پلیز زز زز ہاتھ مت لگانا پلیز زز"

اوہ ہیلو میڈم ان ہی ہاتھوں سے تمہیں ترکی سے اٹھا کر پاکستان لایا ہو میں اور اب تو او فیشلی شوہر ہوں تمہارا ہر"

"طرح کا حق رکھتا ہو تم پر اب منع کرنے کا کیا فائدہ

شہرام اس کے اچھل کر دور ہونے پر تپ گیا ایک تو وہ اس کی بات پوری کر رہا تھا اوپر سے میڈم کی ڈرامے بازیاں ہی ختم نہ ہوتی تھیں

اب تو اس کی زبان کو ایسا بریک لگا تھا کہ اب اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے شہرام کو ہی دیکھی جا رہی تھی

اونلی ٹو منٹس..."وہ اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہا"

تھا کہ وہ اتنی رات کو آخر کیوں اسے اپنے کمرے میں بلانا چاہ رہا ہے مگر اب جب بلایا ہے تو جانا تو پڑے گا نہ

عریشہ وقت ضائع کئے بنا جلدی سے کمرے سے جانے لگی مگر تب ہی یاد آیا کہ کوئی چھوٹی سی نوکیلی چیز ساتھ

رکھے جس سے وہ اپنی حفاظت کر سکے اس ظالم کھڑوس انسان سے عریشہ نے ڈریسنگ کی دراز کھول کر چیک کی

تو وہاں میک اپ کے ساتھ کچھ ہیئر پنس رکھی ہوئی تھیں جو ہئر اسٹائلز وغیرہ میں کام آتی ہیں عریشہ نے جلدی

سے ان میں سے ایک پن نکالی اور اپنے ہاتھ میں دباتی ہوئی سامنے والے کمرے میں چلی گئی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ پاگل اس بات سے بھی انجان تھی کہ اگر اس نے اس پِن کا استعمال شہرام پر کیا تو کیا وہ اسے اتنی آسانی سے

معاف کر دے گا؟؟ کبھی بھی نہیں کیونکہ معافی اس کی ڈکشنری میں شامل نہیں تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

شہرام کرسی پر بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا جب عریشہ اس کے کمرے میں آئی وہ ایک عجیب سی اسمیل کی وجہ

سے اسے کھانسی ہونے لگی کیونکہ کمرہ بند ہونے کی وجہ سے سگریٹ کا سارہ دھواں کمرے میں ہی ٹھہرہ ہوا تھا

عریشہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی اور وہ نوابوں کی طرح ایک کرسی پر خود بیٹھا ہوا تھا جبکہ پیر سامنے والی کرسی پر سیدھے کئے ہوئے تھے اور آنکھیں بند تھیں یوں آنکھیں بند کیے وہ بڑے سکون سے کش پہ کش لگا رہا تھا عریشہ کا دل کیا اس کا گلا دبا دے مگر جب نظر اطراف میں پڑی تو وہ پورے کمرے کو غور سے دیکھنے لگی یہ کمرہ تو اس کے کمرے سے بھی کئی زیادہ بڑا اور خوبصورت دکھتا تھا

"کہو کیوں بلایا؟"

اسے اب تک یہ بات سمجھ لینی چاہیے تھی کہ شہرام کو اس کا اکڑنا اور اس لہجے میں بات کرنا بلکل بھی نہیں پسند اس کی بات سے شہرام کے چہرے کے تاثرات تھوڑے سخت ہوئے اس نے آنکھیں کھولی تو وہ سامنے کھڑی اسے گھور رہی تھی شہرام نے ایش ٹرے میں سگریٹ دبائی اور پاؤں زمین کی طرف کر کے بیٹھ گیا

"کیوں بلایا؟؟ بتاتا ہوں..." ایک ابرو اچکائے اس نے خود ہی سوال دہرایا اور جواب بھی خود ہی دیا جبکہ عریشہ ایک ادا سے اس کے سامنے کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی جیسے اس کے سر پر مسلط ہو رہی ہو شہرام نے اپنے پیروں کی طرف اشارہ کیا جس پر عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"کیا ہے یہ؟؟"

"...پیر"

"پیروں پر کیا ہے؟؟؟"

"...جوتے"

"...تو میری شکل کیا دیکھ رہی ہو؟؟اتارو انہیں"

شہرام کی بات پر عریشہ نا سمجھی والے انداز میں اسے دیکھنے لگی کہ آخر وہ کیا کہا جا رہا تھا

"!!!!...میں نے کہا اتارووووو"

"...آر یو میڈ؟؟ تمہیں لگتا ہے عریشہ خان کسی کے جوتوں پر ہاتھ لگائے گی؟؟نیوور"

"...ارے گندے تھوڑی ہیں صاف ہیں"

"Whatever..."

پہلے شہرام نے اس پر شیطانی مسکراہٹ اچھالی مگر اس کا آخری الفاظ جو شہرام کو تھوڑا ناگوار گزرا تو وہ ابرو کا

زاویہ بناتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

ہمممم تو مس عریشہ خان...اوہ آئی مین مسز عریشہ شہرام ملک کسی کے جوتوں پر ہاتھ نہیں لگاتیں...یعنی کسی"

"کے جوتے نہیں اتار سکتیں...اپنے ہبی کے بھی نہیں؟؟

"Never..."

عریشہ نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا جس پر شہرام مسکرانے لگا مگر اس کی مسکراہٹ سے صاف واضح ہو رہا تھا

کہ اب اس کے دماغ میں کوئی نہ کوئی گھٹیا سوچ تو آئی ہی ہو گی اور وہی ہوا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس کے

قریب آیا

"...مگر شرٹ تو اتار سکتی ہو نہ...اپنے...ہبی کی"

شہرام اس کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑتے ہوئے کہنے لگا جس پر عریشہ اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگی

"...دور ہٹو"

". کبھی بھی نہیں"

"...میں نے کہا دور ہٹووووو"

اس کا یوں اتنے قریب آنا عریشہ کو بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا مگر شہرام کو زبردستی کرنا بھی اچھے سے آتی تھی

شہرام نے اسے بازوؤں سے پکڑا اور جھک کر اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے لگا وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی

اسے درد دینے کا سبب بن رہا تھا

پھر کیا ہونا تھا عریشہ نے ہاتھ میں موجود ہیئر پن نکالی اور شہرام کے سینے پر چبائی جس سے اسے درد تو نہیں ہوا

البتہ اپنے کام میں خلل محسوس کر کے وہ غصے سے دور ہٹا عریشہ جلدی سے وہاں سے جانے لگی مگر شہرام نے

ایک ہی ہاتھ سے اسے کنٹرول کی اور اسی دوران اس کے ہاتھ سے پن نیچے گر گئی

"...میں نے منع کیا تھا نہ"

شہرام نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا جبکہ اس کی گرفت عریشہ پر مزید گہری

ہوئی جا رہی تھی

"!!!!!!!...میں نے منعععع کیا اا تھا انہ"

اس بار عریشہ کو لگا جیسے اس کے کان بلکل سن ہو گئے ہوں پورے کمرے میں شہرام کی آواز گونج رہی تھی

اب بھی وقت ہے جو ہیواونلی ٹو آپشنز یا تو میرے جوتے اتارو اور اسے سامنے بنے کبڈ میں رکھو یا پھر میری"

"...شرٹ کے بٹن کھولو...آئی سوویر آج تمہیں بخش دوں گا...ورنہ تم جانتی نہیں ہو شہرام ملک کو

اس نے عریشہ کے سامنے دو آپشنز رکھے اور دونوں ہی عریشہ کو نہ منظور تھے اسے دونوں کاموں میں ہی شرم محسوس ہو رہی تھی آخر وہ کس طرح کسی کے جوتوں کو ہاتھ لگاتی

"Five..."

عریشہ نہ سمجھی میں اسے دیکھنے لگی

"Four..."

آخر وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا

"ThRee..."

کیا وہ کاؤنٹنگ کر رہا تھا

"TwO..."

مگر کیاوہ اسے وارننگ دے رہا تھا

"ONe..."

"Time Up..."

اب وہ مزے اسے اسے گھور رہا تھا جیسے وہ جیت گیا ہو

"...اوہ ہو...سو سیڈ...تم نے تو یہ موقع بھی گواہ دیا...چلو اب سزا کے لئے تیار ہو جاؤ مائے بیوٹی کوئین"

شہرام نے اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کھوجنے والی نظروں سے اسے دیکھا جیسے اس کے چہرے پر اڑا رنگ دیکھنا چاہ رہا ہو

شہرام چینجنگ روم میں گیا اور کبڈ سے ایک بوکس نکال کر لایا اور عریشہ کی طرف بڑھانے لگا

"!!...یہ لو...اور پہنو اسے...ابھی"

وہ اسے حکم دینے والے انداز میں کہنے لگا جیسے وہ آگے کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہ ہو عریشہ نے جب اسے کھول کر دیکھا تو اندر خوبصورت سرخ رنگ کی نائٹی تھی ویسے تو وہ ماڈرن کپڑے پہنا کرتی تھی مگر جو کپڑے شہرام نے اس کے کمرے میں رکھے تھے ویسے کپڑے پہننے میں عریشہ کو بھی شرم محسوس ہو رہی تھی

"...مگر میں یہ کیسے"

نو مور آرگیومنٹس...جلدی اسے پہن کر میرے سامنے آؤ اور اگر تمہیں اس بات پر بھی اعتراض ہے تو بتاؤ"

" تاکہ نائٹی چینج کرنے میں میں خود تمہاری ہیلپ کروں

اس کی بات سے عریشہ اور بھی زیادہ ڈر گئی تھی وہ ایسا انسان تھا جو کہتا تھا کر کے دکھاتا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے عریشہ کی بہتری اس میں ہی تھی کہ وہ اس کی بات مان لے اور وہ شاید ماننے پر بھی مجبور ہو چکی تھی

وہ کب سے اپنے اس ہی غرور بھرے انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ اب تک

چینج کر کے باہر نہیں آئی تھی شہرام اپنے ہاتھ کی مٹھی کو دبوچتے ہوئے اپنے غصے پر قابو کیا جا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ میں موجود سوڈے کا گلاس جو اپنے آخری انجام پر نظر آ رہا تھا

مگر جب چینجنگ روم کا دروازہ کھلا اور باہر آتی عریشہ پر نظر گئی تو جیسے وہ پلک جھپکانا ہی بھول گیا لال رنگ کی نائیٹی اس کے صاف شفاف رنگ پر اور بھی زیادہ جچ رہی تھی یہ نائٹی گھٹنوں تک آ رہی تھی ویسے تو وہ پہلے بھی کئی بار گھٹنوں تک آتے ڈریسز اکثر پہنا کرتی تھی مگر آج اس نائٹی میں اسے کمفرٹیبل فیل نہیں ہو رہا تھا اور شاید اس کی وجہ بھی شہرام ہی تھا

شہرام عریشہ کو نظر بھر کر دیکھ رہا تھا وہ مکمل اس کا جائزہ لے رہا تھا جیسے اس نے پہلے کبھی بھی عریشہ کو دیکھا ہی نہ ہو یا شاید نکاح کے تین لفظوں میں اتنی طاقت تھی کہ اسے عریشہ پر پہلے سے زیادہ محبت آ رہی تھی وہ پہلے کی نسبت کئی زیادہ حسرتیں لئے اسے دیکھ رہے تھا

شہرام نے گلاس کو میز پر رکھا اور اٹھ کر اس کے پاس آیا جس سے وہ ڈری سہمی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ اب کیا کرنے والا تھا شہرام نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے بڑھایا جیسے وہ عریشہ کو ہاتھ تھامنے کا اشارہ کر رہا ہو

مگر وہ بھی عریشہ تھی اسے کہاں قدر تھی اس عشق میں پاگل انسان کی عریشہ نے اپنی نظریں کا زاویہ بدلہ جیسے وہ اس کو نظر انداز کر رہی ہو

شہرام کو اس کا یہ انداز زہر سے کم نہ لگا اس نے ایک پل بھی ضائع کئے بنا آگے بڑھ کر عریشہ کو کمر سے تھاما

شہرام کی اس اچانک والی حرکت سے ناواقف عریشہ یک دم اس کے سینے سے ٹکرائی اور مظبوطی سے اس کی شرٹ کو دبوچنے لگی جیسے وہ خود کو گرنے سے بچا رہی ہو

"تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی ہاں؟؟اور کتنا بھاگو گی مجھ سے ہاں؟؟کیا لگتا ہے تمہیں؟؟تم ایسا رؤیہ اختیار کر کے مجھ سے بچ جاؤ گی؟؟بھول ہے تمہاری..."

شہرام اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا وہ اس کے بے حد قریب تھا اس کی گرم جھلستی سانسیں عریشہ کے چہرے کو مزید جھلسا رہی تھیں عریشہ شہرام کی باہوں میں پناہ گاروں کی طرح معلوم ہو رہی تھی

"چھوڑ دو نہ اپنی یہ بیکار سی ضد...!! قبول کر لو مجھے ایز آ ہسبینڈ...!! آئی سو ویر بہت پیار دوں گا اپنی پیاری سی جان کو میں...!!"

شہرام کی بات پر عریشہ اس کی طرح دیکھنے لگی جبکہ شہرام کا لہجہ محبت سے چور تھا اس کی ان براؤن آنکھوں میں عریشہ کے لئے بے انتہا محبت تھی ہاں یہ سچ تھا وہ انتہا کا کڑوا اور ظالم انسان تھا مگر آج اس کے لہجے میں وہ کڑواہٹ وہ سختی وہ وحشت بلکل بھی ظاہر نہیں ہو رہی تھی

مگر اس کی ان پر اثر آنکھوں میں محبت دیوانگی اور شدت پسندی کے علاوہ کچھ اور بھی تھا جسے دیکھ کر کچھ پر کے لئے ہی صحیح عریشہ گم سی ہو جاتی تھی یہ پر اثر آنکھیں جن میں کئی راز دفن تھے یہ آج عریشہ کو ایک بار پھر سے مجبور کر رہی تھیں اپنی سب سے بڑی ہار کو یاد کرنے پر

"...میں تم سے محبت نہیں کرتی...میں تمہیں قبول بھی نہیں کروں گی"

تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی...ہر حال میں کرنی ہو گی...اور رہی قبول کرنے کی بات تو میری جان میں"

"...تمہارے حالات ہی کچھ ایسے کر دوں گا کہ تم خود مجھے چاہنے پر مجبور ہو جاؤ گی

شہرام کا یہ تشنگی سے چور لہجہ عریشہ کو بے سکون کر رہا تھا آخر وہ کیسے چاہ سکتی تھی اسے آخر یہ کیسے ممکن تھا

شہرام نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لے جانے لگا عریشہ خوفگی سے اس کی اگلی حرکت کا انتظار کر رہی تھی شہرام نے بہت آرام سے اسے بیڈ پر لیٹایا اور اس کے قریب آنے لگا جس پر عریشہ نے آنکھیں بند کر لیں

"!!!...آنکھیں کھولو عریشہ"

اب وہ شہرام کو غصہ دلا رہی تھی وہ ایسا کیوں کر رہی تھی جبکہ شہرام اب اس کا شوہر تھا اس پر ہر طرح کا حق رکھتا تھا پھر وہ اسے خود کے قریب آنے سے کیوں روک رہی تھی

"I SaiD OpeN Your Eyes...!!!!!"

شہرام کی آواز پر عریشہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں شہرام کی آواز اس خاموش کمرے میں شور کی وجہ بن رہی تھی عریشہ کے یوں ڈرنے پر شہرام خود کو پر سکون کرنے لگا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس خوبصورت لمحے میں وہ عریشہ پر اپنی وحشت طاری کرے

میری جان...!!اگر تم میرے ساتھ خوش رہو گی تب ہی تم سکون میں رہو گی...آخر تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟؟"

کیا تمہیں میں پسند نہیں ہوں...کیا مجھ میں اب بھی کوئی کمی ہے؟؟تم کیوں مجھے اتنی تکلیفیں دیتی ہو؟کیا اب

"بھی تمہارا دل نہیں بھرا؟؟

وہ آج پہلے بار عریشہ سے گلہ کر رہا تھا شہرام کے لہجے سے اب افسردگی ظاہر ہو رہی تھی عریشہ نا سمجھی میں اسے دیکھ رہی تھی آخر اس نے ایسا کیا ظلم کیا تھا ایسی کیا تکلیف دی تھی جو وہ ظالم شخص اس سے بدلہ لینے کے لیے اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ اب اس کی ساری زندگی اس ظالم انسان کے ہاتھوں میں تھی

"...شہرام پلیز زز دور ہٹو"

عریشہ شہرام کی جھلستی ہوئی سانسوں کو مزید برداشت کرنے کی قوت نہیں رکھتی تھی اس لئے مزاحمت کرنے لگی جس سے وہ ایک بار پھر شہرام کو غصہ دلانے کا سبب بن رہی تھی

"...نہیں ہٹوں گا... کبھی بھی نہیں"

شہرام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگا جس پر عریشہ اسے دھکا دے کر جانے لگی تو شہرام نے ایک ہی جھٹکے سے اسے خود پر گرا لیا

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں؟؟؟ تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں میں ہاں مگر تمہارا باپ میرا نوکر ضرور ہے اس کی ایک ایک سانس صرف میری مرضی سے چلتی ہے تمہیں احسان مند ہونا چاہیے میرا"

شہرام کی گرفت اس کی کمر پر مظبوط ہو گئی تھی وہ مکمل اس پر جھکی ہوئی تھی شہرام نے اسے بیڈ کراؤن سے لگایا

اور خود اس پر جھک گیا ابھی آگے وہ کچھ کہتی شہرام نے اپنے لب اس کے نازک سے لبوں پر رکھ دیئے

کافی دیر تک وہ یوں ہی اپنی پیاس بجھاتا رہا اور یوں ہی وہ اس نازک سی لڑکی کی سانسوں کو روکنے کی وجہ بنتا رہا

جب عریشہ نے ہاتھ ڈھیلے چھوڑ دیئے تو شہرام نے بہت آرام سے اس کے لبوں کو آزاد کیا

ذرا دیکھو اپنے اس نازک خوبصورت چہرے کو... کیا اس نازک سے چہرے پر ڈر کے تاثرات اچھے لگتے ہیں؟؟"

کیا ان بڑی بڑی آنکھوں میں آنسوں اچھے لگتے ہیں؟؟ کیا اس نازک پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر گلے اچھے لگتے

"ہیں؟؟ کیا اس پھول سے جسم پر ظلم ہوتے ہوئے اچھے لگتے ہیں؟؟

شہرام اس کے اتنا قریب تھا کہ شہرام کے لب اپنے الفاظ ادا کرتے ہوئے اس کے چہرے سے ٹکرا رہے تھے

عریشہ کو اب اس کی قربتوں سے گھٹن محسوس ہو رہی تھی

شہرام پلیز زززز دور ہٹو... میں نے کہا نہ مجھ سے دور ہٹو... میں نہیں کرتی تم سے محبت نہیں ہے میرے دل میں"

تمہارا احساس اور میں نے کبھی بھی تم سے کوئی دعویٰ نہیں کیا میں تو تمہیں جانتی تک نہیں تھی تم یہ کیسے کہہ

سکتے ہو کہ میں نے تمہیں بہت تکلیفیں دی ہیں...میرا تم سے کوئی تعلق نہیں یہ رشتہ جو تم نے زبردستی مجھ سے

"...قائم کیا ہے یہ ایک دن ضرور ختم ہو جائے گا اور میں آزاد ہو جاوں گی تمہاری اس قید سے

عریشہ نے آخر کیا سوچ کر اتنی بڑی بات کہی تھی شہرام نے غصے سے اس کا منہ دبوچا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اچھا؟ تمہیں لگتا ہے تم آزاد ہو جاو گی؟؟ کیا سوچ کر تم نے اپنے منہ سے یہ گھٹیا اور بے مقصد الفاظ نکالے"

ہیں؟؟ میری ایک بات تم کان کھول کر سن لو...میں تمہیں تا قیامت تک قید رکھوں گا اور اگر میں نے تمہیں

کبھی آزاد کر بھی دیا تو یہ میرا چیلنج ہے تمہارے لئے...کہ تم خود بھاگ کر میرے پاس آؤ گی تم خود مجھ سے محبت

مانگو گی جتنا تم نے مجھے تڑپایا ہے اتنا ہی تم بھی میرے لئے تڑپو گی میری طرح ایک دن تم بھی میری قربتوں کے لئے ترسو گی..."

شہرام اسے ایسے چیلنج دے رہا تھا جیسے واقعی ایسا کچھ ہو گا مگر یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ عریشہ کبھی اس شخص کے لئے تڑپے جو اسے بات بات پر ڈراتا دھماکاتا تھا

شہرام اپنے الفاظ ادا کر کے اس کی گردن پر جھک چکا تھا شہرام نے اپنے دہکتے لب اس کی نازک سے گردن پر رکھے جس سے عریشہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے وہ خاموشی سے اس کی باہوں میں قید ہو گئی تھی وہ مزاحمت کرتی بھی تو کیسے اس کی مزاحمت پر شہرام نے کونسا اپنی حرکتوں سے باز آجانا تھا

شہرام نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیئے تھے وہ اپنی اس نازک سی بیوٹی کوئین کو کسی بچوں کی طرح اپنی باہوں میں سمیٹ کر اسے اپنی محبت کا احساس دلا رہا تھا زبردستی ہی صحیح مگر اب وہ عریشہ کو مکمل طور پر اپنا بنا رہا تھا اس کا خوبصورت جسم جسے دیکھ کر اس وحشی انسان کی طلب اور بھی زیادہ بڑھ رہی تھی

وہ اب مکمل بہک چکا تھا وہ قطرہ قطرہ اسے اپنی باہوں میں پگھلا رہا تھا جبکہ وہ لڑکی اب ہمت ہار چکی تھی اسے پتا تھا کہ سامنے جو شخص ہے وہ کبھی بھی رکنے والا نہیں وہ کبھی اپنے ارادوں سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا اس نے سوچ

لیا تھا کہ اب وہ اپنی محبت کو کبھی بھی خود سے دور نہیں جانے دے گا مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ جسم سے تو اسے اپنا بنا چکا تھا مگر اس کے دل میں تو وہ تھا ہی نہیں

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

روحیل کی جب آنکھ کھلی تو خود کو اس کمرے میں اکیلا پا کر وہ پریشان ہوا وہ ماہی کو آوازیں دینے لگا تھا مگر ماہی کا کوئی پتا ہی نہیں تھا روحیل جب کمرے سے باہر آیا تو اس کی نظر کچن پر گئی جہاں ماہی کھڑی ہوئی کچھ کام کر رہی تھی ماہی کو دیکھ کر روحیل کی جان میں جان آئی

"میری جان... یہاں کیا کر رہی ہو آپ؟؟"

روحیل نے اسے پیچھے سے پکڑ کر اپنے قریب کیا جس سے ماہی ایک دم چونکی

"...اوف روحیل چھوڑیں مجھے پلیز زز میں کافی بنا رہی ہوں"

ہمم اچھا یعنی آج مجھے اپنی بیگم کے ہاتھ کی کافی ملنے والی ہے وہ بھی صبح صبح واؤ..." روحیل نے ماہی کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کے مزید قریب آنے لگا ماہی کو روحیل کے ارادے بلکل رات جیسے لگ رہے تھے تو وہ جلدی سے دور ہوئی

"جی ہاں مگر آپ جا کے فریش ہوئیں تب تک کافی بھی ریڈی ہو جائے گی اینڈ پھر آپکو مجھے گھر بھی چھوڑنا ہے"

گھر چھوڑنے کا سن کر روحیل اسے ناسمجھی میں دیکھنے لگا

"گھر؟؟"

"جی ہاں گھر... بھول گئے کیا آپ؟؟"

".ماہی مگر ابھی گھر... پلیز زرا بھی نہ جاؤنہ"

"روحیل کیا ہو گیا آپ کو اگر بابا کو پتا چلا میں گھر میں نہیں ہوں تو پتا ہے وہ کتنا پریشان ہو جائیں گے...؟"

"ہمم بہت جلد میں آپ کے بابا سے بات کروں گا آپ کو وہاں سے لے کر آ جاؤں گا ہمیشہ کے لئے"

روحیل کے لئے اب اپنی سلیپنگ بیوٹی سے دور رہنا بے حد مشکل ہو چکا تھا اب اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ماہی کو اپنے پاس لے کر آ جائے گا وہ بھی ہمیشہ کے لئے

اچھانہ پلیز زراب جلدی سے فریش ہو جائیں دیکھیں کافی بھی بلکل ریڈی ہونے لگی ہے..."ماہی نے روحیل کو"

یوں سوچو میں گم دیکھا تو اس کے گالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی جس سے روحیل مسکراتا ہوا اپنے

کمرے میں چلا گیا جبکہ ماہی روحیل کے ساتھ فیوچر کے خوابوں میں گم ہو گئی تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

جب اس کی آنکھ کھلی تو اپنے اوپر کسی کا وجود محسوس کر کے وہ گھبرا کر اٹھنے لگی مگر وہ شخص جو اس کے اوپر اپنا

مکمل وزن تان کر سکون کی نیند سونے میں مصروف تھا اب ذرا ہی مزاحمت پر آنکھ کھول کر اسے دیکھنے لگا

"Hmmm MorninG My Beauty Queen"

اس نے شہرام کی بات کو اگنور کیا اور اپنے آپ کو مکمل نائٹی سے ڈھانپنے لگی مگر شہرام نے اسے ایسا نہ کرنے دیا

وہ سرور بھرے لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

"...آئی ایم سوری میری جان وہ کیا ہے نہ نیند کم آگئی مجھے کچھ پتا ہی نہیں چلا"

شہرام نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جبکہ اب اس کی انگلی عریشہ کی گردن پر تھی عریشہ کو اس

شخص سے شدید نفرت ہو رہی تھی آخر وہ کس طرح اس کی مرضی جانے بنا اپنا حکم اس پر چلا رہا تھا اسے

زبردستی اپنا بنا رہا تھا عریشہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور اسے خود سے دور کیا جس سے اس ظالم شخص کی آنکھوں میں غصہ اتر آیا اور وہ ایک بار پھر اس کی نازک سی گردن کو نشانہ بنا گیا

عریشہ مسلسل مزاحمت کرتی رہی مگر وہ دور نہ ہوا جیسے ہی عریشہ نے ہاتھ ڈھیلے چھوڑے وہ اس کی اس ہار پر شہرام جیتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور وہ بچاری بے بس اپنی حالت پر اندر ہی اندر تڑپتی رہی

ویسے ایک بات ہے...میری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے میری بیوی..."شہرام کی شیطانی مسکراہٹ پر"

"...اب شہرام ملک کی محبت ہو تو حسین تو ہوں گی ہی نہ" عریشہ نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا

عریشہ نے اسے دور دھکا دیا اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر تب ہی شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ کراؤن سے لگ کر بیٹھا ابھی وہ کچھ کہنے لگا تھا مگر اس کے موبائل پر کال آنے لگی جس پر اس نے بے حد غصے سے کورنر پر پڑے موبائل کو دیکھا شہرام نے کال ریسیو کی اور دوسرے ہاتھ سے عریشہ کو کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھایا

جبکہ وہ بولا کچھ نہیں مگر سب کچھ سن کر کال کاٹ گیا جبکہ اب اس کے تاثرات بہت زیادہ سخت معلوم ہو رہے تھے اس نے جھک کر عریشہ کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کیا اور اسے آزاد کرتا ہوا سخت لہجے میں کہنے لگا

".اب تم جا سکتی ہو"

اس کے کہنے کی دیر تھی عریشہ جھٹ سے اٹھ کر اس کمرے سے بھاگی اور اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کر گئی

جبکہ شہرام شاور لینے چلا گیا اب اس کے دماغ میں ڈون اور ایس کے کو ایک اور بار دھچکا پہنچانے کے ارادے

چل رہے تھے

عریشہ اپنی حالت پر مسلسل روئی جا رہی تھی اس نے کبھی بھی اپنے دل و دماغ میں ایک شخص کے علاوہ اور کسی

کو بھی جگہ نہیں دی تھی مگر آج وہ اتنی بے بس ہو گئی تھی کہ اسے اپنی زندگی سے نفرت ہو رہی تھی

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں..."اسے وہ قسمیں وہ وعدے یاد آنے لگے تھے آخر وہ"

کس قدر ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی اور شہرام نے آج اسے مزید توڑ دیا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

شہرام اپنے کمرے سے نکلتا ہوا ملازم کو عریشہ کی پسند کا ناشتہ بنانے کا کہتا ہوا اپنے گاڑی میں بیٹھ کر اپارٹمنٹ کی

طرف چلا گیا جبکہ ملازم اب تک دروازے کے باہر کھڑا ہو کر عریشہ کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ تو خود کو اندر بند کر

چکی تھی اور دوبارہ دروازہ نہ کھولنے کا عہد کر چکی تھی

انسپیکٹر رضوان ہمیشہ اپنی جان سے پیاری بیٹی سے مل کر ہی اپنی ڈیوٹی پر جایا کرتے تھے مگر آج اس کا دروازہ بند دیکھ کر انہوں نے ماہی کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے جبکہ ان کے جاتے ہی روحیل ماہی کو گھر ڈراپ کرتے ہوئے وہاں سے بیسٹ کے اپارٹمنٹ چلا گیا تاکہ آگے کا پلان پتا چل سکے

"تو یہ ہے آج کا پلان اور اس پلان میں کسی بھی قسم کی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں اگر کسی نے بھی کیسی بھی غلطی کی تو وہ سزا کا حقدار ہو گا"

ایک ٹیبل جس کے آس پاس تمام لوگ کھڑے بیسٹ کا پلان بڑے گور سے سن رہے تھے وہیں پر سزا کا سن کر نوفل کی ٹانگیں کانپنے لگیں

"اوکے تو بیسٹ کے پلان کے مطابق میں مہر حوریں اور نوفل ساتھ کام کریں گے"

باسم کی بات پر سب نے ثبات میں سر ہلایا جبکہ نوفل اب تک سزا والی بات کو سوچ رہا تھا

"بیسٹ میں کچھ کہوں؟؟" بیسٹ کے خاموش ہوتے ہی نوفل بول پڑا بیسٹ نے بس ایک نظر اسے دیکھا جس پر نوفل تھوک نگلتا ہوا خوفگی سے بیسٹ کی طرف دیکھنے لگا

"بیسٹ وہ...میں کہہ رہا تھا کہ شادی کے بعد کچھ تو ظالم پن کم کر دو اپنا...یہ ظلم برداشت کرنا ہمارے لیے ہی بہت مشکل ہے اور وہ بچاری عریشہ بھابی تو پتا نہیں کس حال میں ہوں گی..."

پہلے تو بیسٹ یوں ہی چپ کر کے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کرتا رہا لیکن جب عریشہ کا نام نوفل کی زبان پر آیا تو خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور غصے سے اٹھ کر اس کے قریب آیا جس سے نوفل ایک دم گھبرایا

"بات سنو میری...اگر آج کے بعد میری بیوی کا نام کسی نے بھی اپنی زبان سے لیا تو اس کی زبان کاٹ دوں گا"

"...میں

بیسٹ کے لہجے سے وہاں کھڑے سب لوگ نظریں جھکا گئے تھے

"...بیسٹ وہ"

"...آج تو ہو گیا لیکن آج کے بعد آئندہ اگر ایسا کچھ بھی ہوا تو بہت برا ہو گا"

نوفل اب پچھتا رہا تھا عریشہ کا نام لے کر بھلے ہی وہ ان سب سے چھوٹا تھا مگر تھا تو مرد نہ اور کسی بھی غیر مرد کے لبوں پر عریشہ کا نام آئے یہ شہرام کو کہاں برداشت تھا

بیسٹ کے اشارے پر تمام لوگ اس کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ روحیل اس کے ساتھ ہی تھا کیونکہ روحیل کی زمہ داری ہمیشہ کی طرح بہت بڑی اور سخت تھی

"شہری کیا سوچا ہے اگے ؟؟اگر ڈون نے اس چپ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تو تمہیں پتا ہے نہ یہ ہمارے لئے کرنا نقصان دہ ہو جائے گا ہمارا سالوں کا مقصد ہماری سالوں کی محنت بے کار جائے گی..."

"ڈونٹ وری...وہ اس چپ کو چھونے سے پہلے بھی سو بار سوچے گا وہ چپ جتنی ہمارے لئے فائدہ مند ہے اتنی اس کے لیے بھی ہے اور ڈون کبھی بھی اپنا اتنا بڑا نقصان نہیں ہونے دے گا "

بیسٹ اس ڈون کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے بیسٹ نے اس کی سوچ سے سوچ کر یہ بات کہی تھی

"اور ایس کے ؟؟اس کا کیا کرنا ہے ؟؟"

"اسے جو دھچکا آج لگنے والا ہے ممکن ہے اس کے بعد وہ یا تو ہمارے سامنے گھٹنے ٹیک دے گا یا پھر جا کر ڈون کے ساتھ مل جائے گا"

بیسٹ کی بات پر آرجے نے ثبات میں سر ہلایا

"تم سمجھ گئے نہ تمہیں کیا کرنا ہے ؟"

ہاں بیسٹ...میں سمجھ چکا ہوں بس آج شام کا انتظار ہے...پھر ڈون کی طاقت آدھی سے بھی آدھی ہو جائے"

"...گی

روحیل اپنے ہاتھ میں موجود الیکٹرک لائٹر لئے آنکھیں چھوٹی کرتا ہوا مسکرا رہا تھا جبکہ بیسٹ اب اپنے نیکسٹ

پلان پر غور کر رہا تھا

وہ کب سے خود کو کمرے میں بند کئے بیٹھی تھی اس ظالم انسان نے اس گھمنڈی لڑکی کو آخر کس قدر جھکا دیا تھا

وہ ایسی تو نہ تھی آج جس بے بسی سے وہ خود کو قید کئے بیٹھی تھی یہ سب اس کے لئے بہت مشکل تھا

ڈیڈ پلیز زززز مجھے ڈھونڈ لیں پلیز زززز ڈیڈ کچھ بھی کر کے مجھے یہاں سے نکال لیں مجھے بچا لیں اس انسان"

"...سے

وہ مسلسل روئی جا رہی تھی جبکہ وہ ملازم اب تک باہر کھڑا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا اور ایک دو بار اس نے دروازہ

بھی بجایا تھا مگر کوئی جواب نہ پا کر وہ بھی خاموش ہو گیا تھا

شہرام کی گاڑی اپنے گھر کے مین گیٹ سے اندر آ کر رکی تو سارے ملازم خوف سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ اب ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے شہرام ہمیشہ کی طرح مغرورانہ چال چلتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا جہاں سارے ملازم لائن سے کھڑے ہوئے تھے وہ ملازم ایسا تب ہی کرتے تھے جب ان سے کوئی غلطی ہوئی ہو یا وہ شہرام کا حکم پورا نا کر سکتیں ہو

شہرام سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا جن میں سے ایک ملازم آگے آیا اور وہ اس قدر کانپ رہا تھا کہ اس کی جان ہی نکلنے کو تھی

"کیا ہوا ہے؟"

شہرام کے سوال پر سب ملازموں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا

"کیاااا ہوااا ہے؟؟؟؟؟؟؟"

شہرام کی آواز ایسی تھی کہ وہاں کھڑے تمام ملازم ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگے اور اپنی موت کی دعا کرنے لگے

"...وہ...شہری صاحب وہ...بیگم صاحبہ"

وہ بس اتنا ہی کہہ پایا تھا شہرام سمجھ چکا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے شہرام ان تمام ملازم پر ایک قہر برسانے والی نظر ڈال کر بڑے بڑے قدم بھرتے ہوئے اوپر کمرے کی طرف جانے لگا

جیسے ہی شہرام نے ہینڈل گھمایا کمرہ اندر سے لاک تھا شہرام سمجھ چکا تھا وہ پھر سے اپنی ان ہی حرکتوں پر آچکی ہے

عریشہ دروازہ کھولو..."شہرام نے سخت لہجے میں کہا مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا"

"...عریشہ دررواازہ کھوولووو"

شہرام نے پھر سے ہینڈل گھمایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اس نے ملازم کو دوسری چابی کا کہا جس پر ملازم پل ضائع کئے بنا جلدی سے دوسری چابی لایا جب شہرام نے دروازہ کھولا تو اندر عریشہ کو فرش پر بے ہوش پایا

شہرام بھاگ کر اس کے پاس گیا وہ اب تک اس ہی نائٹی میں موجود تھے شہرام نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور اپنے روم کی طرف لے گیا

اپنے بیڈ پر لٹا کر اس نے عریشہ کو ہوش میں لانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اب تک بے ہوش پڑی تھی شہرام نے پانی کے چھینٹے اس کہ منہ پر گرائے جس سے وہ ہلکی ہلکی آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی

"عریشہ...میری جان...کیاہواہے تمہیں پلیززز ہوش میں آؤ..."شہرام نے اس کا گال تھپتھپایا جس سے وہ یک دم اسے دور دھکادے کر اٹھ بیٹھی

"دور رہو مجھ سے تم...آج کے بعد میرے قریب آنے کی کوشش بھی نہ کرنا ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی..."

وہ اب بلکل سنجیدہ لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ شہرام حیران تھا کہ صبح تک تو وہ ڈری سہمی ہوئی تھی اور اب یوں اچانک اسے کیا ہو گیا تھا

"...عریشہ پاگل مت بنو"

شہرام اس کے مزید قریب آیا

"...میں نے کہا نہ مجھ سے دور رہو مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے"

آخر اصل بات لبوں پر آ ہی گئی تھی شہرام اب پر سکون انداز میں اس کے سامنے بیٹھ گیا

"اوہ ریلی تو تمہیں تمہارے ڈیڈ کے پاس جانا ہے ہمم...تمہیں کیا لگتا ہے یوں بھوکی پیاسی رہ کر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گی؟؟نیور..."

شہرام نے اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے التجائی نظروں سے دیکھنے لگی مگر سامنے والے کو اس پر کہاں رحم آنے والا تھا

"میری جان میں تمہیں تمہارے باپ کے پاس کبھی جانے دوں گا یہ خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دو کیونکہ اب میں مزید تمہیں خود سے دور بھیجنے کے ارادے بلکل بھی نہیں رکھتا سمجھیں تم... مگر ایک احسان کر سکتا ہوں تم پر اگر تم چاہو تو اپنے اس باپ کی آواز سن سکتی ہو..."

شہرام کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے عریشہ کے حال سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ اب واقع اسے خود سے دور کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا

مگر اپنے باپ کی آواز سننے کا سن کر وہ بے چین سے ہونے لگی جبکہ شہرام نے اپنا موبائل نکال کر اس کے سامنے بڑھایا جسے وہ لپک کر پکڑنے لگی مگر تب ہی شہرام نے موبائل سمیت اسے خود کے قریب کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے ٹکرائی

"بٹ میری ایک شرط ہے... تمہیں آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ نائٹی چینج کر کے نیچے آنا ہو گا وہ کیا ہے نہ تم ہو ہی اتنی ہوٹ کے تمہیں اس حال میں دیکھ کر میرا موڈ بن رہا ہے تمہیں اپنی باہوں میں قید کرنے کا اس لیے

اگر تم نہیں چاہتیں کہ میں تمہیں دیکھ کر مزید بہکوں تو پلیززز زیہ نائٹی جلد سے چینج کر لو ورنہ تیار ہو جاؤ میری

"...کل رات والی شدتوں کو دوبارہ برداشت کرنے کے لئے

شہرام اب پھر سے اس لڑکی کو دیکھ کر بہکنے لگا تھا مگر سامنے بیٹھی لڑکی اب اس کے ارادوں سے ڈرتی ہوئی خود کو

اس کی باہوں سے آزاد کراتی اپنے کمرے میں بھاگی اس کی اسپیڈ چیک کر کے شہرام مسکرایا تھا نجانے وہ اپنی اس

مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ اتنا حسین کیوں لگتا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

یہ میشن تھوڑا مشکل تھا اس لئے اس آج مہر اور باسم بھی ان کے ساتھ اس کام میں شامل تھے جبکہ روحیل کا کام

ان سب سے بہت زیادہ مشکل تھا ان چاروں کو دو دن کے اندر گل خان کے تمام بندوں کو موت کے گھاٹ اتار

کر بیسٹ کو خوشخبری دینا تھا جبکہ گل خان کے ڈھائی سو بندوں میں سے اب صرف دو سو چھ لوگ بچے تھے باقی

کہ لوگ میشن کے لئے جنگل میں پھیل گئے تھے تو دوبارہ ان کا کوئی پتا نہ چل سکا اور ان گم شدہ بندوں کی لاشیں

ڈون نے گروائی تھی تبھی تو اسے وہ ٹوپ ون ڈیوائس ملی تھی

اب ان کے پاس دو دن تھے جبکہ بیسٹ کا حکم ملتے ہی وہ لوگ اپنے تمام ہتھیار لے کر جنگل کی طرف روانہ ہو چکے تھے تاکہ ان کے آدمیوں کی جگہ ڈھونڈ سکتیں

"...اوففففف یہاں کتنے کانٹے ہیں میری تو ساری پیٹ ہی چھل گئی اب گھر جا کر ٹریٹمنٹ کروانا پڑے گا ہونہہ"

نوفل کی بات پر باسم اسے گھور کر دیکھنے لگا جبکہ دوسری طرف مہر بھی نوفل کی بات پر مسکرانے لگی جس کو حورین نے ہاتھ مار کر چپ کروایا کیونکہ یہ وقت مناسب نہیں تھا ان تمام فضول باتوں کا اور حورین بلکل بھی کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی کیوں کہ یہ میشن اب کا سب سے بڑا مشن تھا

"نوفل اپنی چونچ بند رکھ تجھے پتا نہیں ہم ان نسواریوں کے علاقے میں آ چکے ہیں... تیری یہ زنانہ حرکتیں ایک دن ہمیں بہت بڑے نقصان میں ڈال دیں گی..."

باسم نے اسے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا جس پر نوفل منہ بناتا ہوا بندوق تانے آگے بڑھتا گیا مگر جب سامنے کا منظر دیکھا تو سب سنجیدہ ہو گئے نوفل فائر کرنے کے لیے آگے بڑھنے لگا مگر باسم نے اسے روک دیا کیونکہ وہ لوگ ایک نہیں پچاس سے بھی زیادہ تھے ایسے میں ان پر سامنے جا کر فائر کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ ہتھیار ان کے بھی پاس تھے

باسم کے اشارے پر مہر نے اپنے بیگ سے کوئی بم نما چیز نکالی اور اس کا نٹ ڈھیلا کر لے باسم کو دیا پھر باسم نے پوری جان لگا کر بنا کسی کی نظروں میں آئے وہ بم سامنے بیٹھے پچاس آدمیوں کے بیچ پھینکا جس کے گرتے ہی ہر طرح دھواں پھیل گیا بس یہی موقع تھا ان نسواریوں پر وار کرنے کا وہ لوگ بسم اللہ کہہ کر آگے بڑھے اور ابھی وہ آدمی اس دھند میں اپنا ہتھیار تلاش کر پاتے وہ چاروں ان کے چاروں طرف پہنچ گئے اور فائر کرنے لگے

تقریبا یہ فائرنگ پورے پندرہ منٹ تک جاری رہی اور وہ لوگ کامیاب ہو گئے کیونکہ گل خان کے پچاس آدمیوں کو وہ موت کے گھاٹ اتار چکے تھے مگر ان کے ٹھکانے سے کچھ خاص معلومات برآمد نہیں ہوئی تھی مگر اب ان کا اگلا نشانہ ندھی کے پار تھا جو کہ وہ لوگ کل کرنے والے تھے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

شہرام ڈائننگ پر اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ دھیمے دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی ڈائننگ روم میں آئی اور اپنی پرانی کرسی پر ہی بیٹھی وہ ایسا اس لئے کر رہی تھی کہ اسے اس کے ڈیڈ سے بات کرنی تھی اس لئے وہ شہرام کی باتیں خاموشی سے مان رہی تھی

کیونکہ اب دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا اس لئے ملازموں نے شہرام کے کہنے کے مطابق بہت سی ڈشز بنائی ہوئی تھیں اور کل رات کی طرح آج بھی تمام ڈشز بہت زیادہ اسپائسی لگ رہی تھیں جنہیں دیکھ کر عریشہ ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھانے لگی

پہلے اس نے قورمہ ٹرائے کیا مگر اس میں بہت زیادہ مرچیں تھیں تو اس نے چکن کے لیگ پیس اپنی پلیٹ میں نکالے اور کیچپ سے کھانے لگی مگر ایک ہی بائٹ میں اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا گیا پھر اس نے مجبوراً بریانی اپنی پلیٹ میں نکالی اور کھانے لگی مگر اس کے لئے یہ کھانا بھی بے حد مشکل تھا جبکہ شہرام اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا جب عریشہ کی نظر شہرام پر پڑی تو وہ برے پر سکون انداز میں کھانا کھانے میں مصروف تھا جیسے اسے مرچی کا کچھ پتا ہی نہ چل رہا ہو

ہونہہ کھڑوس..." عریشہ نے اسے منہ چڑایا جس پر شہرام اسے دیکھنے لگا مگر پھر اچانک وہ جلدی سے بریانی" کھانے میں مگن ہو گئی جبکہ آدھی پلیٹ کھا کر ہی اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں وہ جلدی سے پانی پینے لگی اس کا یہ حال دیکھ کر شہرام نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی عریشہ آپ پلیٹ میں چمچہ گھمائی جا رہی تھی

شہرام نے باہر کھڑے ملازم کو اشارہ کر کے میٹھا لانے کا کہا جبکہ شہرام اپنا کھانا مکمل کر چکا تھا ملازم نے جلدی سے کسٹرڈ کی ڈش عریشہ کے سامنے لا کر رکھی جسے دیکھ کر عریشہ بے چین ہونے لگی ویسے تو اسے میٹھا بلکل بھی نہیں پسند تھا مگر آج اس کھڑوس کی وجہ سے عریشہ کو میٹھا کھانا پڑھ رہا تھا

عریشہ نے جیسے ہی کسٹرڈ نکالنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا شہرام نے اپنی پلیٹ سے فوک اٹھایا اور اس کے ہاتھ کے آگے ہی ٹیبل پر ٹھوکا جس سے عریشہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھا کھینچا ورنہ وہ کانٹا اس کے ہاتھ میں گھس جاتا

"یہ کیا حرکت ہے؟؟"

حرکت ہی میں تو برکت ہے..." عریشہ کی بات پر شہرام نے فٹ سے جواب دیا جس پر عریشہ اسے گھورنے لگی اور پھر سامنے رکھی کسٹرڈ کی ڈش کو دیکھنے لگی شہرام اسے تڑپانا چاہ رہا نجانے اسے اس پاگل لڑکی کو تنگ کر کے اتنی خوشی محسوس کیوں ہوتی تھی

"ہمم بہت اسپائسی کھانا تھا...بہت مرچیاں لگ رہی ہوں گی...رائٹ نہ؟؟"

شہرام نے اسے جلاتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے دانت پیستے ہوئے گھورنے لگی شہرام نے اپنا کانٹا واپس اپنی پلیٹ میں رکھا اور کسٹرڈ کی ڈش اس کے قریب کی

"...اب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں کہ تمہیں میٹھا بھی نہ کھانے دوں"

اس کی بات پر عریشہ کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھرنے لگی جسے دیکھ کر شہرام کا دل کیا اس بیوٹی کوئین کی یہ حسین مسکراہٹ پی جائے مگر وہ ارادے بھی کچھ ایسے ہی رکھتا تھا

"...مگر میری ایک شرط ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تو شہرام نے اپنی کرسی پیچھے کر کے عریشہ کی طرف رخ کیا اور اپنے لبوں پر انگلی پھیرنے لگا عریشہ کو اس کے ارادے کچھ عجیب سے لگے

"Give Me A Kiss"

شہرام نے عریشہ کی طرف یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"WhaT???"

"...اونچا سنتی ہو کیا؟؟ کس کرو مجھے"

"آریو میڈ؟ یہ کہاں بد تمیزی ہے؟؟"

"اوہیلو میڈم یہ بد تمیزی نہیں محبت ہے... تمہیں تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اتنا ہینڈسم، لویال اور محبت کرنے والا ہسبینڈ ملا ہے..."

شہرام کے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے مزید گھور کر دیکھنے لگی

"سمجھتے کیا ہو تم خود کو ہاں؟؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری ان بے ہودہ باتوں پر عمل کروں گی تو مسٹر شہرام ملک یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے سمجھے تم!!! اور رکھو اپنی اس ڈش کو اپنے پاس اور یہ بھی خود ہی ٹھوس لو کیونکہ یہ بھی نام کا ہی میٹھا ہو گا اس میں بھی کہیں نہ کہیں مرچ نکل آئے گی..."

عریشہ اکڑ دکھاتے ہوئے اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جانے لگی جس پر شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے اسے مظبوطی سے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا

مسز عریشہ شہرام ملک یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں بلکہ تمہارے شوہر کا گھر ہے...اس لئے یہاں اپنے مزاجی" خدا کے مزاج کے مطابق چلنا ہو گا...پھر چاہے رات کے تین بجے ہی کیوں نہ کس مانگوں تمہیں دینی پڑے گی سمجھیں تم..."

شہرام کی بات پر عریشہ کے تاثرات یک دم اداس سے ہو گئے جسے شہرام باآسانی سمجھ چکا تھا

اچھا بس ایک کس کر دو...آئی پرومس پھر تم آج جتنا بھی میٹھا کھانا چاہو تمہیں تمہاری مرضی کے مطابق ملے" گا...اور پھر آج تمہیں تمہارے ڈیڈ کی بھی آواز سننی ہے تو تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے گا...ورنہ.....یو نو نہ تمہارے ہسبنڈ کا موڈ کب چینج ہو جائے کچھ پتا نہیں"

شہرام نے آخری جملہ عریشہ کی نازک سی گردن پر انگلی پھیرتے ہوئے ادا کیا عریشہ سمجھ چکی تھی کہ اگر اس نے اس کی یہ بات نہ مانی تو بدلے میں وہ اس سے کچھ زیادہ ہی مانگ لے گا اور عریشہ اب مزید اس کی قربت کو برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

عریشہ نے جلدی سے اپنے لبوں کو شہرام کے لبوں پر رکھ دیا جبکہ شہرام اس کے یوں اچانک والے عمل پر تھوڑا حیران مگر بے حد خوش ہوا آخر اس کی بیوی نے زبردستی ہی صحیح مگر پہلی بار اپنے شوہر کو بوسہ دیا تھا شہرام

آنکھیں بند کر کے اس کے لبوں پر اپنی شدت نچھاور کرنے لگا مگر تب ہی عریشہ نے اسے دور دھکا دیا اور وہاں سے اٹھ کر ڈائننگ روم سے باہر بھاگی

شہرام سمجھ چکا تھا اس کا یوں اچانک بھاگ جانا وہ یقیناً بے حد شرم محسوس کر رہی ہو گی اس لئے اس بار شہرام نے اسے کوئی آواز نہ دی

وہ اب تک اپنے لبوں پر انگلی پھیر کر مسکرا رہا تھا اور اس کی یہ مسکراہٹ نجانے کیوں اتنی حسین تھی کہ کوئی بھی اس پر مکمل فدا ہو جائے اور ہر ایک کو اپنے پیچھے فنا کرنے کا پورا ہنر رکھتا تھا مگر وہ خود کسی پر فدا ہو چکا تھا اور اس کے علاوہ وہ کسی اور کو دیکھتا بھی نہیں تھا

عریشہ کمرے میں جا کر تیز تیز سانسیں لینے لگی وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو دیکھنے لگی کیا تھی وہ اور کیا بنا دیا تھا اسے اس خود غرض شخص نے آخر وہ کس طرح اس کی ہر بات پوری کئے جا رہی تھی صرف اپنے باپ کے لئے مگر وہ تھا کہ اسے اس لڑکی کے احساسات سے کوئی مطلب ہی نہ تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

وہ اس وقت ایک عالیشان گھر کے باہر کھڑا ذہن میں کئی سوچیں لئے اس گھر کو دیکھ رہا تھا بدلے کی آگ اس کے دل میں آج بھی بھڑک رہی تھی وہ اپنی ان گہری آنکھوں میں کئی راز لئے خود پر قابو کئے کھڑا تھا

تم نے میرے ساتھ جو کیا تھا اس کے بدلے میں میں تمہارے ساتھ جو کرنے جا رہا ہوں وہ تو صرف ایک "ٹریلر ہے..."

روحیل نے اپنے الیکٹرک لائٹر کو گھورتے ہوئے کہا وہ اس عالیشان گھر کو پل بھر میں خاک کرنے کے ارادے رکھتا تھا روحیل نے اس گھر کے آس پاس پیٹرول کے ڈرم رکھ دیئے تھے اور بڑی ہوشیاری سے گھر کے اندر ہر طرف پیٹرول چھڑک دیا تھا

پھر کیا ہونا تھا اس نے اپنے لائٹر سے زمین پر گرے پیٹرول پر آگ بھڑکائی اور خود مین گیٹ سے نکل کر باہر چلا گیا وہ بڑے آرام سے اس سنسان جگہ سے دور جا رہا تھا اور اس کے پیچھے اس گھر پر اٹھنے والے آگ کے شعلے اسے سکون دے رہے تھے ہر طرف آگ ہی آگ تھی

وہ بڑے آرام سے چلتا ہوا دور کھڑی اپنی گاڑی میں آ بیٹھا جبکہ ایک نظر اس خاک نما گھر سے اٹھنے والے شعلوں پر ڈال کر وہ گاڑی جہاز کی رفتار سے اڑاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا

وہ ہمیشہ بیسٹ کے بھروسے پر اس کے دیئے گئے ہر امتہان پر پورا اترتا تھا ایسے ہی تھوڑی بیسٹ نے اسے اتنی بڑی بڑی زمہ داریاں دیں تھی آخر کچھ تو تھا اس پتھر دل شخص میں جو بیسٹ اسے اپنے سب سے قریبی شاگرد کی نظر سے دیکھتا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اب تک یوں ہی گھٹنوں پر سر چھپائے اداس بیٹھی تھی جبکہ منہ اس کا اب تک جل رہا تھا کیونکہ اس نے میٹھا نہیں کھایا تھا مگر اپنے شوہر کے لمس سے اس کو کچھ سکون سا ملا تھا مگر وہ اب تک اس شخص کے بارے میں صرف برے ہی نظریئے سے سوچ رہی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کا شوہر یعنی شہرام اپنے ہاتھ میں کسٹرڈ کی پیالی لے کر اندر داخل ہوا اور اس کے پاس زمین پر آ بیٹھا جبکہ عریشہ اسے خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی شہرام نے بنا کچھ کہے کسٹرڈ کا پیالا اس کی طرف بڑھایا جس پر وہ منہ پھیر گئی مگر شہرام نے کوئی سخت ردِ عمل نہیں کیا

"...مائے ڈیئر وائف...اسے جلدی سے فنیش کرو شاباش"

شہرام نے دھیمی سی آواز میں کہا جس پر عریشہ اب اسے غصے سے دیکھ رہی تھی

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟ میں آخر کیوں مانوں تمہاری ہر بات؟؟ کیا تمہیں میں اتنی مجبور لگتی ہوں؟؟"

ہمم... پہلی بات میں خود کو وہی سمجھتا ہوں جو میں خود ہوں... دوسری بات تمہیں میری ہر بات ماننی پڑے گی"

"... کیونکہ او فیشلی شوہر ہوں تمہارا... تیسری بات ہاں تم مجبور ہو... بہت مجبور ہو

تم میرے شوہر نہیں ہو...!!! یہ سب تم نے زبردستی کیا ہے... اور میں نہیں مانوں گی تمہاری کوئی بھی بات"

"... سمجھے تم

اب وہ شہرام کو غصہ دلا رہی تھی جبکہ واقعی اب شہرام کے چہرے پر سخت تاثرات آ چکے تھے

تم مانو نہ مانو زبردستی ہی صحیح مگر میں شوہر ہوں تمہارا اور رہی بات نہ ماننے کی بات تو میری جان تمہیں ایسا کرنا"

پڑے گا وہ کیا ہے نہ تمہارا جو باپ ہے نہ وہ بچارا ابھی اس بات سے انجان ہے کہ اس کی لاڈلی بیٹی ایک ظالم

انسان کے قبضے میں ہے اب اسے تو بتانا پڑے گا نہ اور پھر اپنے شوہر کا تو تمہیں پتا ہی ہے نہ کہ اس کا موڈ کب کیا

"ہو جائے کچھ پتا نہیں اب میں اپنے سسر جی کو اتنی جلدی اوپر پہنچاتا ہوا اچھا تو نہیں لگوں گا نہ

شہرام کی بات کا مطلب صاف تھا وہ باتوں ہی باتوں میں عریشہ کو دھمکا رہا تھا اور عریشہ واقعی اب اس سے خوف زدہ ہونے لگی تھی اس لئے جلدی سے اس کے ہاتھ سے کسٹرڈ کی پیالی لے کر جلدی جلدی کسٹرڈ کھانے لگی جبکہ شہرام اسے یوں کھاتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا مگر وہ اب بھی کسٹرڈ کی پیالی کھالی کرنے میں لگی ہوئی تھی

"...جب ٹھیک سے کھالو تو میرے کمرے میں آجانا میں سسر جی کو کال کرنے لگا ہوں"

اپنے ڈیڈ کا سن کر وہ جلدی سے اٹھی

"...ڈن"

ہمممم گڈ گرل"..."

شہرام نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے ترچی نظروں سے دیکھنے لگی اور شہرام کے جاتے ہی وہ اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی

شہرام ٹشن سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا اپنے سسر جی کا نمبر ڈائیل کر رہا تھا جبکہ عریشہ برابر میں بے صبری سے بیٹھی اس کے کال ملانے کا انتظار کر رہی تھی جبھی شہرام اس کی طرف جھکا جس پر عریشہ تھوڑی سی پیچھے کی طرف ہوئی

بات سنو میری...!!اپنے باپ کی آواز سن کر اگر تم نے زیادہ اوورری ایکٹ کیا تو میں تمہاری جان لے لوں"

"...گا

عریشہ اس کی بات پر اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"کیا مطلب تمہارا؟؟"

"...مطلب صاف ہے...اپنی یہ زبان بند رکھنا ورنہ کاٹ کر پھینک دوں گا"

"تو میں ان سے بات کیسے کروں گی؟؟"

"تمہیں کس نے کہا بات کرنے کو؟؟"

"تم نے تو کہا تھا...اب اپنی بات سے پھر رہے ہو تم؟؟"

". میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ تمہارے باپ کی آواز تمہیں سناؤں گا سمجھیں"

"...کیا مطلب اس بات کا تم دھوکا کر رہے ہو تم نے کہا تھا تم بات کراؤ گے میری میں ان سے"

آگے وہ کچھ کہتی شہرام نے اس کی منہ پر ہاتھ رکھا

بس کر دو یار کتنی بک بک کرو گی؟؟اب اپنا منہ بند رکھنا ورنہ کہیں ایسا نہ ہو تمہاری غلطی کی سزا بھی تمہارے باپ کو ملے..."

شہرام اسے ڈراتے ہوئے کہنے لگا مگر وہ بچاری کر بھی کیا سکتی تھی شہرام نے شفقت صاحب کو کال لگائی جبکہ ایس کے جو اپنے کمرے میں بیٹھا اپنی بیٹی کو یاد کر رہا تھا ان نون نمبر سے کال آتی دیکھ کر ریسیو کرنے لگا

"...اسلام و علیکم مائے ڈیئر سسر جی"

شہرام کی آواز سن کر وہ کچھ عجیب نظروں سے موبائل پر چمکتے نمبر کو دیکھنے لگے

".سوری رانگ نمبر"

وہ یہ کہہ کر کال کاٹنے لگے جب ہی شہرام کی بات پر وہ ساخت ہو گئے

"...ارے سسر جی میں عریشہ کا ہسبنڈ بات کر رہا ہوں"

"...کون ہو تم؟؟؟اور کہاں ہے میری بیٹی"

ارے ارے آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں؟؟آپ کی بیٹی میرے قبضے...آئی مین میرے گھر میں محفوظ ہے..."

آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں موجود ہے اب ظاہر سی بات ہے عورت کا اصل گھر تو اس کے

"شوہر کا ہی گھر ہوتا ہے نہ

شہرام کی آواز انہیں جانی پہچانی لگی تھی وہی تلخ انداز وہی آواز وہی قہقہہ لگانے کا انداز

کیا بکواس کر رہے ہو؟میری بات میری بیٹی سے کراؤ جلدی تم جانتے نہیں تم نے کس کی عزت پر ہاتھ ڈالا"

"...ہے

اوففف سسر جی کیسی بات کر رہے ہیں آپ میں کیوں کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالوں گا عریشہ تو شروع سے ہی"

میری تھی اینڈ رہی آپ سے بات کرنے کی تو وہ آپ سے بات نہیں کرے گی میں نے اسے بہت انسس کیا مگر

وہ کہتی ہے کہ اسے میرے علاوہ کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا شاید آپ کی بیٹی اپنے ہسبنڈ آئی مین میرے

"ساتھ بہت زیادہ خوش ہے...ایکچلی آپ کا داماد ہے کہ اتنا کیئر فل

اس کی بات پر عریشہ غصے سے اسے گھورنے لگی آخر وہ کتنا جھوٹا انسان تھا اور کس قدر جھوٹے پنے کا مظاہرہ کر

رہا تھا جبکہ دوسری طرف ایس کے یعنی شفقت خان صاحب اپنی بیٹی کے لئے پریشان ہو رہے تھے

جبکہ اب عریشہ کچھ بولنے کے لئے قریب آنے لگی جس پر شہرام نے اسے غصے سے گھورا عریشہ کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے

"بند کرواپنی بکواس میں بہت جلد اپنی بیٹی کو ڈھونڈ نکالوں گا چاہے تم ترکی کے کسی بھی شہر میں کیوں نہ چھپ جاؤ..."

"ارے سسر جی آپ کیوں خاں مخواہ ترکی چلے گئے؟؟اپنے اتنی تکلیف کیوں کی؟؟ تھوڑا صبر کر لیتے تو میں آپ کو جلد بتا ہی دیتا کہ میں پاکستان میں ہی ہوں...وہ کیا ہے نہ آپکی بیٹی آئی مین میری پیاری وائف کا فلحال ہنی مون پر جانے کا کوئی موڈ نہیں سو اس لئے ہم پاکستان میں ہی ہیں..."

"تم چاہے جہاں بھی چلے جاؤ میں تم سے اپنی بیٹی کو آزاد کروا کر ہی رہوں گا سمجھے تم ابھی تم جانتے نہیں کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے..."

"Just Shut Up...!!!"

اس کی دھمکی پر شہرام کا دماغ گھومنے لگا وہ کہاں کسی کی اونچی آواز برداشت کرتا تھا

مسٹر شفقت خان اپنی اوقات سے باہر نکلنے کی کوشش تو بلکل بھی نہ کرنا ورنہ شاید تم نہیں جانتے تم نے کس" سے پنگا لیا تھا... عریشہ ہمیشہ سے صرف میری تھی میری ہے اور ہمیشہ میری ہی رہے گی...اور بہتر ہو گا اگلی بار اگر میں کال کروں تو مجھ سے لمٹ میں رہ کر بات کرنا لمٹ کراس کرنے کی کوشش تو غلطی سے بھی نہ کرنا ورنہ 'کاٹ کر پھینک دوں گا'...امید ہے اب 'تم کون ہو' والے سوال کا جواب بہت اچھے سے سمجھ چکے ہوں گے تم..."

شہرام نے تلخ لہجے میں کہا جبکہ اس کی روب دار آواز سن کر عریشہ بہت ڈر گئی تھی اور دوسرے طرف ایس کے جو کہ اب تھر تھر کانپ رہا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا فون کال پر کوئی اور نہیں بلکہ بیسٹ تھا

عریشہ اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل روئی جا رہی تھی آخر وہ ظالم شخص کس طرح اس پر ظلم کئے جا رہا تھا ذرا سا رحم نہیں کر رہا تھا اسے اس کے باپ تک سے بات کرنے کی اجازت نہیں دی تھی عریشہ نے سوچ لیا تھا وہ کسی

بھی طرح اس گھر سے بھاگ جائے گی مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ اس کا ظالم شوہر اس کی رگ رگ سے واقف تھا

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی عریشہ سمجھی وہی بد تمیز شخص پھر سے اس کے پاس آگیا مگر باہر سے کسی ملازم کی آواز سن کر اسے تھوڑی تسلی ہوئی

"...بیگم صاحبہ دروازہ کھولیں...آپ کو شہری صاحب سنا رہے ہیں"

اسے کہو نہیں آنا مجھے...!!"عریشہ نے غصے میں چیختے ہوئے کہا"

بیگم صاحبہ آپ کو اللہ کا واسطہ ایسے نہ کہیں...آپ اگر نہ گئیں تو آپکی تو آئے گی ہی مگر ساتھ ہماری بھی"

"...شامت آئے گی

وہ ملازم ڈرتے ہوئے کہنے لگا جس پر عریشہ نے آنسوں صاف کئے اور دھیمے قدموں کے ساتھ دروازے تک گئی جب دروازہ کھولا تو وہ ملازم سامنے سر جھکائے کھڑا مسلسل چہرے پر آئے پسینے صاف کر رہا تھا شاید وہ شہرام کے غضب سے ڈر رہا تھا عریشہ نے اب تک تمام نوکروں کو اس ہی طرح ڈرتے ہوئے دیکھا تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ ظالم انسان اپنی وحشت ہر ایک حتہ کے ملازموں پر بھی طاری کر چکا تھا

عریشہ اس ملازم کو ثبات میں سر ہلا کر جانے کا اشارہ کرنے لگی اور خود بوجھل قدموں سے چلتے ہوئے شہرام کے کمرے کی طرف آنے لگی جبکہ وہ اندر بیٹھا اس کا ہی انتظار کر رہا تھا

کیوں بلایا مجھے؟؟"وہ اندر داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے شخص سے سخت لہجے اور اونچی آواز سے مخاطب ہوئی"

جس پر سامنے بیٹھا شخص آنکھوں میں آگ لئے اسے گھورنے لگا

"Get Out..."

شہرام نے انگلی سے واپسی جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"What??"

"I SaiD Get out..."

شہرام اس سے انتہا کے کڑوے لہجے سے مخاطب ہوا تھا جس پر وہ ایک پل کے لئے سہم سی گئی تھی مگر سامنے بیٹھا شخص

"... جب کوئی کام ہی نہیں تھا تو بلایا کیوں بے وجہ وقت ضائع"

"...جسٹ شٹ اپ...ابھی میرے کمرے سے نکلو اور مجھ سے اجازت لے کر اندر آؤ"

شہرام اب اسے فل نظر انداز کرتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ عریشہ کو اس نفسیاتی انسان کی کچھ بھی سمجھ نہیں آتی تھی وہ پل بھر میں کیسا ہو جاتا تھا مگر عریشہ کو یہ سب بلکل بھی نہیں برداشت تھا کہ کوئی اس سے اس لہجے میں ...بات کرے

"...بات سنو مسٹر"

عریشہ اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کچھ کہنے لگی مگر سامنے بیٹھا شخص تو جیسے اب بہرا ہو چکا تھا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے اخبار کو پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ وقفے وقفے سے برابر میں رکھے کافی کے کپ سے سپ لگا رہا تھا عریشہ کا دل کیا اس ہی کافی سے اس کا منہ جلا دے وہ پیر پٹختی ہوئی اس کے قریب گئی اور اس کے ہاتھ سے اخبار چھینا جس سے وہ اسے سوالیہ نظروں سے گھورنے لگا

"...بات سنو میری...میں تمہاری نوکر نہیں ہوں سمجھے تم"

"...تو کیا ہوا؟؟ میں بنا دوں گا...وہ بھی بہت جلد"

شہرام نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اس کا مکمل جائزہ لیا وہ ایک دن میں دس بار کپڑے چینج کرتی تھی اور اس وقت وہ بلیک ٹائٹس کے ساتھ ریڈ کلر کی شورٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کا گلا کافی حد تک بڑا تھا اور آستینیں کافی چھوٹی تھیں

"What You Mean???"

"سارے مطلب آج ہی سمجھا دوں؟؟"

شہرام پر سکون انداز میں بیٹھا کافی پی رہا تھا اور اس کا یہ پر سکون لہجہ سامنے کھڑی لڑکی کو کسی زہر سے کم نہ لگ رہا تھا

"اب جاؤ یہاں سے اور تمیز سے بہت ادب سے مجھ سے اجازت مانگو اور جب تک اجازت نہ ملے تب تک اندر قدم نہ رکھنا بلکہ یوں ہی باہر کھڑی رہنا..."

شہرام اسے کسی باس کی طرح حکم دے رہا تھا مگر عریشہ کو کہاں پسند تھا کسی کے حکم پر چلنا وہ تو دوسروں کی باتوں کو بھی اپنے پیروں کی دھول سمجھتی تھی

"میں نہیں جاؤں گی..."

"!!!.....آئی سیڈ جاؤ"

"... نہیں جاؤں گی جو کرنا ہے کرلو"

"...میں نے کہا جاؤ ورنہ"

"...ورنہ"

عریشہ بڑے آرام سے یہ کہہ کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلنے لگی جبکہ وہ اب شہرام کا دماغ پھر سے خراب کر رہی تھی شہرام نے وقت ضائع کئے بغیر اپنی کافی کا کپ زمین پر پھینکا جس سے وہ ڈری جبکہ شہرام نے یہ عمل غصے میں نہیں بلکہ بلکل پر سکون انداز میں کیا تھا

"...صاف کرواسے"

...شہرام نے زمین پر گرے کانچ کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کیا

"کیا؟؟میں...؟؟"

"...صاااااف کروووواسے...!!!!ورنہ اپنے باپ کو کال کر کے کہو کہ وہ اپنے آخری دن گننا شروع کر دے"

شہرام نے اس بار غصے سے کہا تھا جبکہ اپنے باپ کا سن کر اس کی تھوڑی اکڑ تو کم ہو ہی گئی تھی

"...میں...صاف...کروں کیسے...مجھے تو یہ سب نہیں...آتا"

"تو پھر سکھایا کیا ہے تمہارے باپ نے تمہیں ہاں؟؟ہر وقت اکڑ دکھانا...دوسروں کو بریڈ بریڈ گنوانا اور

"اپنے شوہر سے زبان درازی کرنا...یہی سکھایا ہے تمہارے باپ نے تمہیں؟؟

شہرام کی بات پر اس کا سر جھکنے لگا تھا کیونکہ واقعی اسے یہ سب کام نہیں آتے تھے اسے اس کے باپ نے بلکل

...شہزادیوں کی طرح پالا تھا اس نے صرف حکم چلانا سیکھا تھا نہ کہ کسی کا حکم ماننا

"سنا نہیں تم نے میں نے کیا کہا ہے؟؟لگاؤں تمہارے باپ کو فون؟؟"

"...نہیں پلیز زز پلیز زز وہ میں کر...لوں گی"

شہرام کی دھمکی پر وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اب شاید وہ واقعی میں ڈر گئی تھی

"!...رفیق"

"...جی صاحب"

"...اسے صفائی کا سامان لا کر دو"

ملازم جو ایک ہی آواز میں بھاگتے ہوئے کمرے کے اندر آیا اب شہرام کی بات پر کبھی نیچے پڑے ٹکڑوں کو اور کبھی سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا

" کیا سنا نہیں تم نے؟؟؟"

"... جججججی جججی صاحب"

شہرام کے سخت لہجے پر وہ کانپتا ہوا وہاں سے بھاگا جبکہ عریشہ سر نیچے کئے کھڑی تھی اور وہ صاحب خود اب واپس اپنی نشست پر جا بیٹھا اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا

"...آج سے تم اس طرح کے کپڑے ہر گز نہیں پہنو گی"

شہرام کو اس کا اس طرح کے کپڑوں میں ملازموں کے سامنے آنا بلکل ناپسند تھا وہ سخت خلاف تھا مگر وہ تو ڈر کے مارے اب اس سے اس بات کی وجہ بھی نہیں پوچھ سکتی تھی

"آج سے تم سمپل سی شلوار قمیض پہنا کرو گی"

شہرام کی بات پر وہ بہت حیران ہوئی آخر اس نے کبھی شلوار قمیض کو قریب سے دیکھا بھی نہیں تھا وہ پہنتی کیسے مگر خیر اس نے سوچا تب کی تب دیکھی جائے گی

ابھی وہ اسے آگے کچھ کہنے لگا تھا جب ملازم جھاڑو پوچا لے کر آ گیا جسے دیکھ کر عریشہ منہ بنانے لگی مگر جب شہرام پر نظر گئی تو وہ اسے کام کرتے دیکھنے کا منتظر تھا شہرام نے ملازم کو ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہا تو وہ وہاں سے جلدی سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب اس جھاڑو اور پوچے کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی

"کیا سوچ رہی ہو؟؟"

"...ککک کچھ بھی نہیں"

"...تو پھر جھاڑو واٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ جلدی شاباش"

شہرام کے کہنے کی دیر تھی عریشہ جلدی سے جھاڑو سے کانچ سمیٹنے لگی جبکہ شہرام اسے اس حال میں دیکھ کر مزے لے رہا تھا کیونکہ اسے یہ سب بلکل بھی نہیں آتا تھا اس لئے وہ ہاتھ سے کانچ سمیٹنے لگی جبکہ اب شہرام کے ماتھے پر بل پڑھے تھے

"...اوففف"

ایک کانچ کا ٹکڑا اس کی انگلی میں چُبا جس سے اس کی انگلی سے خون نکلنے لگا جبکہ شہرام تھوڑا پریشان ہوا تھا مگر خود کو سنبھالنا اسے بآسانی آتا تھا

"یہ کیا کر رہی ہو؟؟ دماغ نہیں ہے تمہارے پاس؟؟؟ ہاتھ سے کان کا کانچ سمیٹتا ہے؟؟؟"

شہرام وہیں پر بیٹھے ہوئے غصے سے کہنے لگا عریشہ کو لگا تھا اسے شاید اب تھوڑا ترس آ جائے

"...جا کے کچھ لگاؤ اس پر"

عریشہ اٹھی اور وہاں جانے لگی مگر پھر اس کی آواز پر پلٹی

"...رکو پہلے یہ کام مکمل کرو پھر جانا"

ویسے تو یہ ایک چھوٹی سی چوٹ تھی مگر شہرام اسے بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ وہ اتنے سے زخم سے بھی ڈرے گی مگر شہرام اس پر کسی قسم کا رحم نہیں کرنا چاہتا تھا عریشہ آنکھوں میں آنسوں لئے واپس زمین پر بیٹھی اور اپنا کام مکلم کرنے لگی مگر اب بھی اسے یہ سب کرنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا

"...ہاتھ تیز چلاؤ"

شہرام کی آواز پر وہ جلدی جلدی کام کرنے لگی اور اس جگہ پر پورا پوچا لگا کر وہاں سے چلی گئی جبکہ شہرام کسی سے کال پر باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...آآآآآہ...بیسٹ آخر تم چاااہتے کیاااااہو"

ڈون جو چپ ملنے کی خوشی میں سب کچھ بھول چکا تھا اب پاکستان سے آئی ہوئی خبر سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی پورے مینشن کو اس نے سر پر اٹھا لیا تھا وہ پاگلوں کی طرح چیخے جا رہا تھا اور آخر کیسے نہ چیختا بیسٹ نے اس کے پاکستان میں تمام گھروں کو جلا دیا تھا مگر ایک گھر جس میں اس کی آدھی سے زیادہ دولت دفن تھی آج وہ گھر اس دولت سمیت راخ ہو چکا تھا

"میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں بیسٹ...میں تم سے بدلا لے کر رہوں گاااا...میرے سالوں کی محنت تم نے پل بھر میں خاک کر ڈالی...میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا...دیکھنا تم...اور ایک دن یہ پوری دنیا جان جائے گی کہ ڈون سے بڑا اور طاقتور انسان اس دنیا میں کوئی بھی نہیں...کوئی بھی نہیں!!!!!!!"

ڈون خود سے ہی بولا جا رہا تھا وہ اپنی ہی دھن میں مگن تھا اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کوئی اسے اس حال میں دیکھ کر بہت خوش ہو رہا تھا

"!!!...تم اکیلے نہیں ہو ڈون...میں آج بھی تمہارے ساتھ ہوں"

ایس کے کی آواز پر ڈون پلٹا اور اسے اپنے مینشن میں دیکھ کر کافی حیران بھی ہوا

تم...یہاں؟؟؟تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟اور تمہیں کس نے کہا کہ مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے؟؟"

"...وہی جو تم کر رہے ہو...تمہیں نہ صحیح مگر مجھے تمہاری سخت ضرورت ہے ڈون"

ڈون حیران ہوا کیونکہ وہ تو اسے اپنے سے الگ کر چکا تھا پھر آخر وہ آج یہاں اس سے کیا لینے آیا تھا؟

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟اگر تمہیں لگتا ہے میں تمہارے ساتھ مل جاؤں گا تم پر ترس کھاؤں گا تمہاری مدد کروں گا تو وہ رہا دروازہ...تم جا سکتے ہو..."

ڈون اپنی بات مکمل کر کے سگریٹ جلانے لگا جبکہ ایس کے اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا بلکل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا

میں یہاں جانے کے لئے نہیں آیا ہوں ڈون...اور کیا تم بھول گئے تم نے مجھ سے کچھ مانگا تھا...بس اس ہی"

"...سلسلے میں میں تمہارے پاس آیا ہوں

اوہ تو کیا تم اپنی بیٹی مجھے دینے کے لئے راضی ہو گئے؟؟ ہم بڑی جلدی راضی ہو گئے...ویسے صحیح فیصلہ کیا تم"

"نے...اب تم روڈ پر آنے سے بھی بچ جاؤ گے اور تمہاری وہ خوبصورت بیٹی بھی میری حفاظت میں رہے گی

ڈون کی اس مکار مسکراہٹ پر ایک پل کے لیے ایس کے کا دل کیا کہ سامنے پڑی بندوق سے اس کی جان لے

لے مگر وہ ٹھہرا مجبور یہ اس کی مجبوری ہی تو تھی جو اسے یہاں تک لائی تھی

ڈون میری بیٹی لاپتہ ہے...وہ ترکی ٹوور سے واپس نہیں آئی تھی میں نے پورا ترکی چھان مارا مگر وہ کہیں نہیں"

"...ملی

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟؟ تم یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟ کیا تمہیں لگتا ہے تم یہ جھوٹی کہانیاں بنا کر اپنی بیٹی"

"کو مجھ سے چھپا کر رکھ لو گے؟؟

ڈون نے اس کا گریبان پکڑا وہ کافی طیش میں آ چکا تھا

"...ڈون میری بیٹی پاکستان میں ہی ہے...مگر"

"مگر کیا؟؟؟"

"...مگر وہ بیسٹ کے قبضے میں ہے"

"کیاااااا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

ڈون کو لگا تھا جیسے صرف وہی سب کو شکست دے سکتا ہے مگر آج اسے خود دو بار شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا وہ بیسٹ کے ہاتھوں بہت بڑی بڑی شکست کھا چکا تھا

"وہ کیا چاہتا ہے؟؟؟"

"...پتا نہیں مگر اس نے پرائیویٹ نمبر سے کال کی تھی اور اتنا ہی بتایا تھا کہ میری بیٹی اس کے قبضے میں ہے"

اوففففف احمق انسان اوففففف تم سے ایک لڑکی نہ سمبھالی گئی؟؟؟؟ تمہیں پتا بھی ہے وہ بیسٹ ہے بیسٹ..."

"...جسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا اور جس نے دیکھا اس کی زندگی کا وہ آخری دن ہوتا ہے

ڈون مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے تم میری مدد ضرور کرو گے...تم ایک بار بس ایک بار کسی بھی طرح میری بیٹی"

"...کو صحیح سلامت بیسٹ سے چھڑا لاؤ پھر میں خود خوشی خوشی اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دے دوں گا

ایس کے اس سے التجا کر رہا تھا جبکہ ڈون کے دماغ میں اب واقعی بیسٹ سے بدلہ لینے کی پلاننگ چل رہی تھی

"...اس کا بس ایک ہی حل ہے"

"کیا؟؟؟"

جس جس کو یہ بات پتا ہے کہ عریشہ غائب ہو گئی ہے ان سب کو یہ خبر دو کہ عریشہ مل چکی ہے مگر وہ اکیلے رہنا"

"...چاہتی ہے...تاکہ یہ کام بہت پر سکون انداز میں سرانجام دیا جائے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"مگر کہاں ہے وہ کیسی ہے؟؟"

ہارون کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ ناچنا شروع کر دے عریشہ کے ملنے کا سنتے ہی اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی مگر یہ خبر اگر واقعی سچ تھی تو عریشہ اب تک واپس پاکستان کیوں نہیں آئی تھی

"...ہارون ریلیکس یار...اس کے ڈیڈ کہہ رہے تھے کہ وہ کچھ ٹائم اکیلے اپنی بیٹی کے ساتھ سپینڈ کرنا چاہتے ہیں"

حارث نے اسے سمجھایا جبکہ عریشہ کے صحیح سلامت ہونے پر زینش اور ماہی بھی بہت خوش تھیں

"مگر اس کا تو موبائل اب تک آف جا رہا ہے؟؟؟ایسا کیوں ہے؟؟؟"

ہاں اس کے ڈیڈ کہہ رہے تھے کہ اس کا موبائل ٹوٹ گیا تھا تجھے تو پتا ہے نہ عریشہ کو کتنا غصہ آتا ہے...توڑ دیا" ہو گا غصے میں اس نے خود ہی...بٹ ڈونٹ وری وہ کچھ ٹائم اکیلے رہنا چاہتی ہے پھر وہ خود اپنے ڈیڈ کے ساتھ پاکستان آ جائے گی"

حارث کی بات پر اب وہ کافی مطمئن ہو چکا تھا جبکہ ماہی اب جانے کا کہہ کر اس کے فلیٹ سے نیچے اترنے لگی تھی

ابھی وہ ڈرائیور کو کال کرنے لگی تھی جب روحیل کی کال آنے لگی

"...ماہی جلدی نیچے آؤ...میں ویٹ کر رہا ہوں"

"...روحیل میں گھر پر نہیں ہوں...میں تو وہ ہارون"

"...مجھے پتا ہے...میں پارکنگ ایریا میں ہوں جلدی آؤ آپ"

ماہی کو یہ جان کر بہت حیرانگی ہوئی کہ روحیل کو آخر اس کا کیسے پتا تھا؟؟خیر وہ جلدی جلدی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی پارکنگ ایریا کی طرف گئی جہاں روحیل گاڑی سے ٹیک لگائے اس ہی کا ویٹ کر رہا تھا

بلیک پینٹ اس کے ساتھ براؤن شرٹ جیل سے سیٹ کیا گیا ہیئر اسٹائل ہاتھ میں گھڑی آنکھوں پر چشمہ وہ کسی بھی لڑکی کا دل بآسانی دھڑکا سکتا تھا اور شاید دھڑکا بھی چکا تھا ماہی کے قدم اسے دیکھ کر رک سے گئے تھے

"ماہی؟؟"

جب نظر سامنے سے آتی ماہی پر پڑی تو روحیل نے اپنا چشمہ اتارا جس سے اس کی نیلی آنکھیں واضح طور پر نظر آ رہی تھیں

"...جج جی"

ماہی جلدی سے ہوش کی دنیا میں آئی اور چلتے ہوئے روحیل کے قریب آئی

"روحیل آپ کو کیسے پتا میں یہاں تھی؟؟"

"مائے سلیپنگ بیوٹی مجھے سب کچھ پتا ہوتا ہے"

روحیل اس کے ماتھے پر بوسہ دینے لگا تو ماہی نے اس کی بات کے آگے مزید کوئی سوال کرنا مناسب نہ سمجھا

روحیل نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا کہا تو ماہی اپنی فراک سمیٹ کر بیٹھ گئی جبکہ روحیل اب

خود ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا

"روحیل ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟"

آؤٹنگ پر... کیونکہ اپنی بیسٹی کو لے کر آپ کافی دنوں سے بہت اپ سیٹ ہو...اور میں نہیں چاہتا کہ میری"

"...وائف خود کو کسی بھی ٹینشن میں ڈالے اس لئے ہم آج آوٹنگ پر جائیں گے تاکہ آپ کا مائنڈ فریش ہو جائے

اس کی بات سن کر ماہی کو بہت اچھا محسوس ہوا آخر وہ اس کی کتنی فکر کرتا تھا اس کے ساتھ نہ رہتے ہوئے بھی وہ

ہمیشہ اس کے ساتھ ہی رہتا تھا

عریشہ کے ذکر پر ماہی کو یاد آیا

"...روحیل عریشہ مل چکی ہے وہ بلکل سیف ہے"

"اوہ ریلی بٹ کیسے؟؟"

روحیل کو یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ عریشہ تو شہرام کے گھر میں تھی تو آخر ماہی کی بات کا مطلب کیا تھا

"...وہ اپنے ڈیڈ کے ساتھ ترکی میں ہی ہے"

"اوہ تو آپ کی بات ہوئی اس سے؟؟"

"نہیں روحیل اس کے پاس موبائل نہیں اس نے خود ہی توڑ دیا ہوگا...وہ غصے کی بہت تیز ہے بہت ضدی بھی ہے. کبھی بھی کسی کا بھی سر پھاڑ دے کوئی بھروسہ نہیں اس کا"

ماہی روحیل کو مزے سے عریشہ کی باتیں بتا رہی تھی جبکہ روحیل اب اس بات پر مسکرا رہا تھا کہ وہ خود جتنی اکڑ مزاج ہے اسے اس سے کئی زیادہ اکڑو انسان ملا ہے جو اس سے بھی کئی زیادہ اکڑ مزاج، سر پھرا، خود سر اور تلخ مزاج انسان تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...کھڑوس کہیں کا...ظالم انسان"

وہ مسلسل اپنی انگلی پر لگے اس چھوٹے سے زخم کو دیکھ کر اس کھڑوس انسان کو برا بھلا کہی جا رہی تھی تب ہی اس کے دروازے پر دستک ہوئی کوئی ملازمہ اندر آئی جسے دیکھ کر عریشہ بہت حیران ہوئی

"...اسلام وعلیکم بیٹی"

وہ ملازمہ کافی بوڑھی معلوم ہو رہی تھیں انہوں نے اندر آتے ہی عریشہ کو ادب سے سلام کیا

"وعلیکم السلام."

عریشہ انہیں بے رخی سے جواب دے کر اپنے زخم کی طرف متوجہ ہو گئی جبکہ وہ بزرگ عورت اس کے قریب آ بیٹھی اور اس کے زخم پر ٹیوپ لگانے لگی

"...پلیززز رہنے دو میں خود کر لوں گی"

عریشہ نے غصے سے کہا اور ٹیوپ چھین کر خود لگانے لگی

"بیٹی کیا تم بہت زیادہ تکلیف میں ہو؟؟"

ان کی بات پر عریشہ انہیں گھورنے لگی

جی ہے بلکل کیا آپ کو نظر نہیں آ رہی میری تکلیف؟؟اس جنگلی جاہل بھیڑیئے کے ساتھ میں خوش رہ سکتی ہوں کیا؟؟"عریشہ نے اب بھی تلخ کلامی کا مظاہرہ کیا

"مگر تم سے بھی زیادہ تکلیف میں وہ ہے."

کون؟؟؟"ان کی نرم آواز پر وہ سوال کئے بنا نہ رہ سکی"

"...وہ اتنا برا بھی نہیں جتنا تم اسے سمجھ رہی ہو"

ان کا لہجہ اب بھی کافی نرم تھا جو عریشہ کو بار بار نرمی سے مخاطب کرنے پر اکسا رہا تھا جبکہ وہ اس بات سے بھی انجان تھی کہ کوئی اس کی تلخ کلامی سن کر بڑے غصے سے اسے گھور رہا تھا

"...وہ اس سے بھی زیادہ برا ہے...وہ انسان نہیں بلکہ بھیڑیا ہے...وہ انسان کے بھیس میں ایک جنگلی جانور ہے"

عریشہ اپنی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی مگر جب سامنے بیٹھی عورت پر نظر گئی جو نظریں جھکائے افسوس نگاہوں سے اپنے دوپٹے کو دیکھ رہی تھیں

"آپ کون ہیں؟؟ کیا آپ کوئی ملازمہ ہیں؟؟"

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ شہرام پھٹ سے دروازہ کھولتا ہوا غصے سے اندر آیا جسے اچانک آتا دیکھ کر عریشہ ڈر سی گئی

بات سنو میری...!! آج کے بعد اگر میری ماں کو ملازمہ کہہ کر مخاطب کیا تو تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم ساری زندگی موت مانگتی رہو گی..."

شہرام اسے انگلی سے وارن کر رہا تھا جبکہ اس کی آواز پر نیچے کھڑے تمام ملازم ڈر سے گئے تھے اس کا لہجہ کسی نہ رکنے والے طوفان کی مانند تھا

"بیٹا یہ تم کس طرح سے بات کر رہے ہو؟؟"

وہ بہت آہستگی سے شہرام کو افسوس کن نظروں سے دیکھنے لگیں وہ عمر سے ہی بہت ضعیف خاتون معلوم ہو رہی تھیں وہ عمر کے اس حصے میں تھیں کہ ان کے لب الفاظ ادا کرتے ہوئے کانپ رہے تھے بال سفید ہو چکے تھے چہرہ مرجھا گیا تھا اور ہاتھ کانپنے لگے تھے

"ماں آپ چلیں یہاں سے...آپ کو میں نے پہلے ہی کہا تھا اس بد تمیز لڑکی کے منہ نا لگنا یہ اس قابل نہیں کہ اس سے رحم کیا جائے..."

شہرام ان کا ہاتھ تھامتا ہوا انہیں وہاں سے لے کر جانے لگا

"بیٹا میری بات تو سنو..."

"ماں پلیز زززز... چلیں یہاں سے یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں آپ چل کر آرام کریں..."

شہرام بناان کی ایک بھی بات سنے انہیں وہاں سے لے جانے لگااور جاتے جاتے ایک آگ اُگلتی ہوئی نظر اس پر

دوڑا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ کا دل اب بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا

پورا دن وہ دونوں ساتھ گھومتے پھرتے رہے اور آج انہوں نے بہت انجوائے کیا تھا ہی اپنے محرم کا ساتھ پا کر

بہت خوش اور مطمئن تھی اس کا ڈر کافی حد تک ختم ہو چکا تھا اب کہیں جا کر روحیل نے اسے گھر چھوڑا تھا وہ بھی

کے کہنے پر ورنہ روحیل کا تو بس ہی نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے آج ہی اپنے ساتھ لے جائے

جبکہ دوسری طرف باسم مہر حورین اور نوفل اب تک بیسٹ کے دیئے ہوئے مشن پر کام کر رہے تھے اور اب

انہوں نے ڈون کے سو سے زائد بندے مار دیئے تھے اب صرف ساٹھ آدمی باقی تھے جو باقی آدمیوں سے بھی

زیادہ طاقتور تھے

مگر بیسٹ کا کہنا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی جس کے ہاتھ پر ٹیٹو بنا ہوا ہو گا وہ آدمی سب سے زیادہ ضروری ہے

اور وہ بیسٹ کا زندہ چاہیئے تھا

یاران سب نے توفل آستینیں پہنی ہوئی ہیں ہمیں کیاپتاان ساٹھ آدمیوں میں سے کونسے والے نے ٹیٹو بنایا"

ہواہے"وہ لوگ جھاڑیوں میں چھپ کران آدمیوں پر نظر رکھ رہے تھے جبکہ باسم کی بات پر سب لوگ متفق

ہوئے

ہاں بلکل ٹھیک کہااب اگر ہم نے یہاں فائرنگ کی اوران میں وہ بندا بھی مارا گیاتو یہ ہمارے مشن کی سب"

"...سے بڑی ناکامی ہو گی رائٹ

مہر نے بھی اپنی بات آگے رکھیں جبکہ حورین خاموشی اختیار کئے کچھ سوچنے میں مصروف تھی

تم کچھ نہیں کہو گی؟؟؟"باسم کی بات پر وہ جلدی سے ہوش کی دنیا میں آئی"

آئی تھنک ہمیں کسی بھی طرح ان سب کو بے ہوش کرنا ہو گا تبھی ہم اس بندے کو آسانی سے ڈھونڈ نکالیں"

گے..."حورین کی بات پر نوفل جو کب سے ادھر اُدھر دیکھنے میں مصروف تھااب اسے آنکھیں چھوٹی کرتے

ہوئے گھورنے لگا

اوہ ہیلو کدھر سے آسانی سے ڈھونڈ لیں گے ہم اس چپڑ کنجو کو؟؟اوہ بھائی ساٹھ آدمیوں میں اس ٹیٹو والے"

"نسواری کو ڈھونڈنا آسان ہو گا؟؟؟

نوفل کی بات پر مہر مسکرانے لگی جبکہ حورین اسے آنکھیں پھاڑ کر گھورنے لگی جس سے وہ نظریں پھیر گیا

نہیں آئی تھینک حورین صحیح کہہ رہی ہے...یہ کام تھوڑا مشکل ہے مگر ورکنگ کرے گا..."باسم کی بات پر مہر"

نے نوفل کی طرف اشارہ کیا جواب تک منہ بنائے اطراف میں دیکھا جا رہا تھا

ہمم...پھر کیا کہتے ہو نوفل؟؟"باسم کی بات پر نوفل نے پہلے تو مکمل اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر اپنے"

زنانہ انداز میں کہنے لگا

جو بھی کرنا ہے جلدی کرو...ادھر اتنے موٹے موٹے مچھر ہیں کاٹ کاٹ کر سُجھا کر رکھ دیا...ہونہہ."اس کی"

بات پر مہر ہنسنے لگی تو تینوں نے اسے گھورا

"...اوکے ناؤ ہمیں وہ بم وہاں نشانے پر پھینکنا ہے"

"...اس بم کا ادھر کیا کام؟؟وہ تو دھواں کرنے کے لیے کام آتا ہے...بے ہوش کرنے کے لیے تھوڑی"

باسم کی بات پر نوفل بول پڑا

تو کیا ہوا...ہم اس میں بھی نشہ آور دوائی ملا دیں گے..."مہر نے مسکراتے ہوئے اپنے بالوں کو ایک اسٹائل سے"

ٹھیک کیا جس پر باسم بھی مسکرانے لگا

انہوں نے اس بم نما بال میں انجیکشن کی مدد سے نشہ آور دوائی ملادی جس کی مقدار کافی زیادہ تھی اور اس کا اثر اتنا زیادہ ہوتا تھا کہ کوئی غلطی سے سونگھ بھی لے تو کافی گھنٹوں تک وہ ہوش کی دنیا سے بھگانا ہو جائے اور یہ دوائی بھی خود مہر اور باسم نے بنائی تھی اور بیسٹ نے اب تک جو جو کیمیکلز اپنے شکاروں کے جسم میں اترے تھے وہ سب بھی مہر اور باسم کے ہی بنائے گئے تھے

ان لوگوں نے بڑی چلاکی سے وہ بم ان نسواریوں کے بیچ پھینکا جس سے منٹوں میں وہ سب لوگ بے ہوش ہو گئے اور اس ہی دوران وہ چاروں اس ٹیٹو والے بندے کو ڈھونڈنے لگے ساٹھ لوگوں کی آستینیں چڑھا کر وہ ٹیٹو تلاش کیا گیا مگر ان میں وہ بندا تھا ہی نہیں تقریباً پندرہ منٹ تک یہ کام جاری رہا مگر وہ بندا انہیں نہیں ملا

"...یار یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ بیسٹ کے مطابق اس بندے کے ہاتھ پر ٹیٹو تھا تو وہ یہیں کہیں ہونا چاہیے تھا نہ"

باسم تھوڑا پریشان ہوا اور وہ تینوں بھی پریشان نظر آ رہے تھے

"نوفل تم نے ان تمام لوگوں کی گنتی ٹھیک سے کی تھی نہ؟؟"

"...ارے ہاں نہ صبح ہی تو میں نے ان کی گنتی کی...پورے ساٹھ آدمی تھے"

...مہر کے سوال پر نوفل جلدی سے بول اٹھا تو سب نے سر پکڑ لئے

یار نوفل تو پاگل ہے کیا؟؟ صبح سے لے کر اب تک تو اس کی گنتی پر ٹکا ہوا ہے؟؟ یار ضروری تھوڑی ہے کہ صبح"

"...پورے ساٹھ آدمی تھے تو اب بھی پورے ساتھ ہی ہوں

باسم نے غصے سے کہا جبکہ حورین نے کاؤنٹنگ کی تو انسٹھ آدمی تھے

ایک غائب ہے..."مہر کے کہنے کی دیر تھی سب نے اپنی بندوقیں لوڈ کر لیں جبکہ وہ آخری بندا بڑی ہوشیاری"

سے اڈے کے پیچھے والے دروازے سے بھاگنے لگا جبکہ وہ چاروں دھیمے قدموں سے اس اڈے کے آگے والے

دروازے سے اندر گئے تو دوسرے والے دروازے سے گاڑی اسٹارٹ کرنے کی آواز آنے لگی وہ لوگ وقت

ضائع کئے بنا جلدی سے بھاگ کر پیچھے والے دروازے کی طرف گئے جہاں سے وہ بندا جیپ لے کر بھاگ رہا

تھا

ان چاروں کی ایک خاص بات یہ تھی کہ ان کا نشانہ ہمیشہ ٹھیک جگہ پر لگتا تھا ان چاروں نے ایک ہی فائر کی

کیونکہ وہ وہیں قریب تھا تو اس کی جیپ کے چاروں ٹائر پنکچر ہو گئے اور اب وہ ہڑبڑاہٹ میں پیدل ہی بھاگنے لگا

تو باسم نے بآسانی اسے پکڑ لیا اور اس کے منہ پر چار گھونسے برسائے جس سے وہ بے ہوش ہو گیا نوفل نے اس

کے ہاتھ باندھ کر اسے گاڑی کی ڈگی میں ڈال کر لاک کر دیا جبکہ اب ان سب نے فائر کر کے باقی کے بے ہوش ہوئے بندوں کو موت کی نیند سلا دیا اور اب وہ لوگ بیسٹ کے اپارٹمنٹ کی جانب چلے گئے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

پورا دن گزر گیا تھا مگر اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا جبکہ شہرام نے بھی اسے کھانے کے لیے نہیں بلایا وہ خود اسے اس کے حال پر چھوڑ چکا تھا تاکہ کچھ دیر بھوکی رہے گی تو خود ہی کمرے سے باہر نکل آئے گی جبکہ ایسا ہی ہوا تھا شام کے ساتھ بج رہے تھے جب وہ کمرے سے باہر نکل کے کچن کی طرف جانے لگی مگر شہرام اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ دھیمے دھیمے قدموں سے باورچی خانے میں آئی سامنے چولے پر کچھ بڑی بڑی ہانڈیاوں چڑھی ہوئی تھیں جن میں پکتے کھانے کی خوشبوں پورے کچن میں مہک رہی تھی عریشہ کا بھوک سے برا حال تھا وہ جلدی سے کیبنٹ سے پلیٹ اور چمچہ نکال کر چولے کی طرف دوڑی بھوک میں اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا اس لئے گرم گرم ڈھکن کو پکڑنے کی وجہ سے اس کا ہاتھ جل گیا

اسی دوران فاطمہ بیگم جو مغرب کی نماز پڑھ کر لان میں جا رہی تھیں عریشہ کی آواز سن کر یک دم پریشاں ہوئیں اور ہلکے ہلکے قدم آگے پڑھاتے ہوئے کچن کی طرف آئیں سامنے عریشہ زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اس کا ہاتھ پورا لال ہو رہا تھا وہ اس کے قریب آئیں جبکہ عریشہ کو یہ احساس بھی نہ رہا کہ وہ وہیں بزرگ خاتون تھیں جسے وہ ملازمہ سمجھ رہی تھی

"...یا اللہ خیر کیا ہوا بیٹی یہ کیسے جل گیا"

انہوں نے بڑی فکر مندی سے عریشہ کے ہاتھ کر تھاما عریشہ روتے ہوئے کہنے لگی

"...مم مجھے بھوک لگی تھی...میں...کھ کھ کھانا نکالنے لگی...او...اور ہاتھ جھج جل گیا"

عریشہ ویسے تو بہت اسٹرانگ بنتی تھی مگر وہ حد سے زیادہ نازک تھی یہی وجہ تھی جو ہارون اس کی اتنی فکر کرتا تھا

"...بیٹی تم کسی ملازم کو کہہ دیتیں نہ...اچھا چلو میرے ساتھ میں اس پر کچھ لگا دیتی ہوں"

وہ عریشہ کو پیار سے اپنے ساتھ لے کر اپنے کمرے میں گئیں اور اس کے ہاتھ پر بینڈج کرنے لگیں جبکہ عریشہ اب سسکیوں پر آچکی تھی

نہ روبیٹی یہ چھوٹا سا زخم ہے جلد ٹھیک ہو جائے گا..."انہوں نے عریشہ کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور نرم"

لہجے میں مخالف ہوئیں جبکہ عریشہ انہیں بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی

"...رفیق"

فاطمہ بیگم نے ملازم کو آواز دی جس سے وہ فورن سے پہلے حاضر ہوا

".جی بڑی بیگم صاحبہ"

بہورانی کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آؤ..."ان کے حکم پر عمل کرتا ہوا وہ باورچی خانے میں گیا اور عریشہ کے"

لئے کھانا نکال کر لانے لگا تب ہی شہرام کی گاڑی گیٹ کے سامنے رکی تو اس ملازم کے بھی قدم وہیں تھم گئے

"...سلام شہری صاحب"

"وعلیکم السلام...یہ مغرب کے وقت کس کے لیے کھانا لے جایا جا رہا ہے؟؟"

"...جی...وہ بڑی بیگم صاحبہ نے چھوٹی بیگم صاحبہ کے لیے کھانا منگوایا ہے"

شہرام کی روب دار آواز پر وہ جلدی سے سر جھکاتے ہوئے جواب دینے لگا تو شہرام نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود کمرے میں چلا گیا

"یہ لو بیٹی یہ کھانا کھالو..." فاطمہ بیگم نے پلیٹ عریشہ کی طرف بڑھائی تو وہ بنا کچھ سوچے سمجھے کھانا کھانا شروع ہوئی اور کھاتی ہی رہی جبکہ شہرام کہ کہنے پر ملازم فاطمہ بیگم کے کمرے کے پاس کھڑا اس کے کھانے کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا

"کیا تمہیں اتنی ہی بھوک تھی بس؟؟"

جی..." عریشہ نے انتہائی معصومیت سے پلیٹ میز پر رکھی تو فاطمہ بیگم مسکرانے لگیں"

"... چھوٹی بیگم صاحبہ آپ کو شہری صاحب بلا رہے ہیں"

شہرام کا نام سن کر عریشہ کو پھر سے خوف آنے لگا اور وہ فاطمہ بیگم کی طرف دیکھنے لگی

ڈرو مت جاؤ بیٹی... شوہر ہے وہ تمہارا... اس کا ہر حکم ماننا فرض ہے تم پر..." شوہر کا الفاظ سن کر وہ ایک پل کے لئے خود کو قیدی محسوس کرنے لگی تھی مگر پھر اٹھ کر ملازم کے کہنے کے مطابق شہرام کے کمرے کی طرف چلی گئی مگر نجانے یہاں آکر اس میں اتنی اکڑ کیوں آجاتی تھی

"کہو؟؟"

". یہاں آکر بیٹھو"

شہرام نے فٹ سے جواب دیا تو وہ اس کے مخالف صوفے پر بیٹھ گئی

"...میں ملازم کو کہہ کر تمہارا سامان اس کمرے میں سیٹ کروا دیتا ہوں آج سے تم یہیں رہو گی"

"تو تم میرے کمرے میں رہو گے؟؟"

عریشہ نے فورن سے سوال کیا جس پر وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا

"...میں بھی ادھر ہی رہوں گا"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ میں تمہارے ساتھ اس کمرے میں رہوں گی؟؟"

"...جی ہاں بلکل"

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گی؟؟"

"...تمہیں ماننی پڑے گی"

شہرام کا فیصلہ اٹل تھا جس پر عریشہ کا دل کیا اس ہی وقت اس کمرے سے اٹھ کر چلی جائے

"نہ مانوں تو؟؟؟"

عریشہ نے پھر سے وہی کڑد کھائی جس پر شہرام کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے تھے وہ کیوں بار بار اس وحشی انسان کے اندر کا بیسٹ جگانے کی کوشش کرتی تھی

بات سنو میری یہ گھر میرا ہے میں ہوں یہاں کا مالک اور اس لحاظ سے سب ملازم میرا حکم مانتے ہیں تو تمہیں"

"... بھی ماننا پڑے گا

"...میں ملازم نہیں ہوں میں عریشہ خان ہوں سمجھے تم"

مسز عریشہ...!!! میری ایک بات کان کھول کر سن لو...جب تک تمہاری یہ فضول کی اکڑ اور انا ختم نہیں"

"...ہو جاتی تم میری نظر میں کسی ملازم سے کم نہیں ہو سمجھیں

وہ اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"...اور کل سے تم اس گھر کے تمام ملازمین کے ساتھ مل کر کام کیا کرو گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے"

عریشہ کو یقین نہیں آرہا تھا آخر وہ شخص اس سے کس قسم کا بدلہ لے رہا تھا

"...تم پاگل ہو؟؟ یہ کیا بکواس"

یہ بکواس نہیں میرا فیصلہ ہے...ناؤ گیٹ لوسٹ...جب تک تمہارا سامان یہاں سیٹ نہیں ہو جاتا تم اس کمرے

"...میں نہیں آؤ گی

وہ اپنی بات ختم کرتا ہوا اپنے فون میں مصروف ہو گیا مگر عریشہ کو وہیں پر کھڑا دیکھ کر شہرام نے ملازم کو آواز دی

تو وہ حاضر ہوا

ذرا اپنی چھوٹی بیگم صاحبہ کو یہاں کے اصول سکھاؤ...اسے سرونٹ کوارٹر سے ملازموں کے پہنے ہوئے

"...کپڑے لا کر دو کل سے یہ بھی تم سب کے ساتھ مل کر اس گھر کا کام کیا کرے گی

عریشہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کا منہ توڑ دے وہ آخر کیسے کسی ملازم کی اترن پہن سکتی تھی

ملازم سر جھکائے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب اسے غصے سے گھور رہی تھی تو شہرام نے بھی یک طرفہ

مسکراہٹ اچھالی وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ اب شہرام اپنے نیکسٹ ٹاسک کی طرف متوجہ ہوا تھا

مڑا اس نے ہمارکو دو کھادیا ہمارے ساتھ چار سو بیس کیا ہم اس کو چھوڑے گا تو بلکل نہیں ہم اس کا وہ حشر"

"...کرے گا کہ وہ ساری زندگی موت مانگے گا

گل خان کو نجانے ایک ہی ہفتے میں کتنی شکست کھانی پڑی تھیں اب اس کے پاس آدمی بھی بہت کم تھے مگر وہ

اب بھی ڈون سے بدلا لینے کے خواب دیکھ رہا تھا جبکہ بیسٹ سے تو وہ بدلہ لینے کا کبھی خوابوں میں بھی نہیں

سوچ سکتا تھا

وہ دو دن بعد پاکستان آنے والا تھا جبکہ روحیل کو یہ انفارمیشن مل چکی تھی

اچھا تو کیا واقعی خان صاحب پاکستان تشریف لا رہے ہیں؟؟"روحیل کی بات پر باسم تنزیہ مسکرایا"

ہاں... بلکل...اس کی موت اسے خود یہاں کھینچ لا رہی ہے... بلکل اس ہی طرح جس طرح اس کے آدمیوں کو"

موت یہاں لائی تھی"روحیل نے بھی تنزیہ جملہ کہا

"اگلہ پلان کیا ہے؟؟"

"...چپ"

"یعنی ہمارا اگلہ حدف ٹوپ ون ڈیوائس ہے؟؟"

نوفل حیرانی سے کہنے لگا

اے ہاں نہ..." باسم نے بیزاری کا اظہار کیا"

"تو کیا ہم ڈون سے چپ مانگیں گے ؟؟"

نہیں ہم چپ چرائیں گے..." مہر کے سوال پر روحیل نے پر سکون انداز میں کہا"

مگر کیسے ؟؟"ان چاروں نے روحیل سے یک آواز ہو کر سوال کیا"

ٹھیک اس ہی طرح جس طرح ڈون نے گل خان اور ایس کے کے ساتھ مل کر انسپیکٹر رضوان کے آفس سے"

وہ چپ چرائیں تھیں..."بیسٹ کی آواز پر سب لوگ دروازے کی طرف دیکھنے لگے جہاں بیسٹ مغرور انداز

میں کھڑا کش لگا رہا تھا

مطلب ؟؟؟"روحیل کے آواز سب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ وہ ہنٹ دے چکا تھا جو صرف"

روحیل ہی سمجھ سکتا تھا

آر جے..."بیسٹ کے کہنے پر سب لوگ روحیل کو دیکھنے لگے تو بیسٹ بڑے آرام سے قدم رکھتا ہوا اپنی نشست پر آ بیٹھا اور سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ بیسٹ کے اشارے پر روحیل نے پلان سمجھانا شروع کیا

واؤ اس میں تو بہت مزہ آنے والا ہے..."نوفل نے بڑی خوشی سے کہا جس پر بیسٹ اسے دیکھنے لگا تو اس نے شرمندگی سے دانت نکال لئے

تو روحیل کے کہنے کے مطابق ہم سب اس پارٹی میں گیسٹ بن کر جائیں گے؟؟اور اگر کسی نے ہمیں پہچان لیا تو؟؟؟"

جب کسی نے ہمیں دیکھا ہی نہیں تو پہچانے گا کیسے اور ویسے بھی ڈون نے پورے شہر کو پارٹی پر انوائیٹ کیا ہے...اور یقیناً اتنے لوگوں میں اس کا دھیان ہم پر بلکل بھی نہیں جائے گا."باسم کے سوال پر روحیل نے اپنا خیال ظاہر کیا

ایگزیکٹلی...تو سب ریڈی رہو نیکسٹ ویک ہم یو کے جا رہے ہیں..."بیسٹ کی بات پر سب مسکرانے لگے مگر یہ مشن بھی کافی رسکی تھا لیکن یہ بھی سچ تھا بیسٹ کو رسک لینا بہت پسند تھا

بیسٹ کے اشارے پر سب لوگ وہاں سے باہر چلے گئے جبکہ آرجے ہمیشہ کی طرح بیسٹ کے ساتھ بیٹھا تھا

"ماہی کو کیا کہو گے ؟؟"

"...جاب کے سلسلے میں دوسرے کنٹری جانا پڑ رہا ہے"

"گڈ...مگر جانے سے پہلے کچھ اہم کام ہیں جو ہمیں مکمل کرنے ہیں تاکہ ہمارے جانے کے بعد پیچھے سے کوئی خطرہ جنم نہ لے..."

بیسٹ نے روحیل سے کہا جس پر روحیل نے ثبات میں سر ہلایا بیسٹ ہمیشہ اپنے بنائے گئے پلان پر عمل کرتا تھا اور پلان بھی وہ ایسا بناتا تھا کہ اس کے کسی بھی مشن میں انہیں کسی مشکل یا نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے وہ اپنے ارادے کا بہت پکا تھا جو سوچ لیتا تھا وہی کرتا تھا چاہے دنیا ادھر سے اُدھر ہی کیوں نہ ہو جائے ایسے ہی تھوڑی اسے بیسٹ کہتے تھے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

تقریباً چار دن ہو چکے تھے مگر عریشہ شہرام کے سامنے بھی نہیں آ رہی تھی کیونکہ اسے پتا تھا اگر وہ سامنے گی تو وہ درندے نما انسان پھر سے اسے اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے گا اس لئے عریشہ اپنا سارا وقت ملازموں کے ساتھ کام کرتے وقت گزارا کرتی تھی

ملازموں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اسے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا مگر یہ سب کام بھی ضروری تھے اس کھڑوس انسان کے غضب سے بچنے کے لئے جبکہ فاطمہ بیگم بھی عریشہ کو کچن کے کچھ کام سکھا چکی تھیں کیونکہ وہ شہرام کو بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں کہ اگر عریشہ سے کوئی غلطی ہوئی تو وہ اسے بہت خطرناک قسم کی سزا دے گا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

فاطمہ بیگم اس پیاری سی لڑکی کو کسی بھی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھیں جبکہ عریشہ ان کے ساتھ رہ کر ان سے تھوڑا کلوز بھی ہو گئی تھی چار دن سے شہرام اسے کہیں نظر نہ آیا روز صبح جاتا تھا تو نجانے کب کس وقت وہ گھر پر آتا تھا اور جب وہ گھر آتا تھا تو عریشہ اپنے کمرے میں سوئی ہوئی ہوتی تھی مگر آج اس کا پورا پورا ارادہ تھا اس کی نیند خراب کرنے کا

ابھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کسی کی یادوں میں گم تھی جب فاطمہ بیگم اس کے کمرے میں آئیں

ماں جی..."عریشہ جلدی سے اٹھ کر ان کے پاس گئی"

"...خوش رہو بیٹی...میں جا رہی تھی اس لئے تم سے ملنے آئی ہوں"

مطلب؟؟ماں جی آپ کہاں جا رہی ہیں؟؟"عریشہ ان کے جانے کا سن کر تھوڑا پریشان ہوئی کیونکہ ایک وہی تو تھیں جن کی وجہ سے شہرام نے اب تک اسے تنگ نہیں کی تھا

"...بیٹا میں سب کچھ بعد میں بتاؤں گی فلحال میرا جانا ضروری ہے...تم اپنا بہت سارا خیال رکھنا"

عریشہ کی آنکھوں میں پہلی بار کسی انجان کے لئے آنسوں آئے تھے اسے وہ اپنی اپنی سی لگنے لگی تھیں

"...مگر ماں جی آپ چلی گئیں تو میرا کیا ہوگا...وہ...وہ بہت ظالم...ہے"

عریشہ خوف زدہ سی ہوئی جس پر وہ مسکرانے لگیں

بیٹا وہ شوہر ہے تمہارا...اور وہ اتنا بھی ظالم نہیں جتنا تم اسے سمجھ رہی ہو...اسے پیار کی زبان سمجھ آتی ہے...کوئی اگر اس کے سامنے غصہ دکھائے یا تیز آواز سے بات کرے تو پھر وہ اپنی پر آجاتا ہے...اور بیٹی اب وہ شوہر ہے

"...تمہارا تمہیں اس سے احترام سے بات کرنی ہو گی تاکہ وہ بھی تم سے اس ہی طرح مخاطب ہو

وہ اسے سمجھانے لگیں مگر انہیں کیا پتا تھا وہ سر پھری صرف ان کا احترام کرتی تھی نا کہ اس کھڑوس انسان کا

"...اچھا میرے جانے کا وقت ہو رہا ہے تم اپنا خیال رکھنا...اور اپنے شوہر کا بھی...وہ بہت پیار کرتا ہے تم سے"

فاطمہ بیگم نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اس ہی دوران شہرام اندر آیا اور عریشہ کو نظر انداز کرتا ہوا وہ فاطمہ بیگم سے مخاطب ہوا

"...ماں ڈرائیور آپ کا انتظار کر رہا ہے چلیں"

عریشہ اس کا مکمل جائزہ لے رہی تھی وہ سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں بہت پیارا لگ رہا تھا اور پھر اس کا یہ اٹیٹیوڈ اس کی شخصیت کو اور بھی زیادہ متاثر کر رہا تھا آخر وہ شہرام ملک تھا کیوں نہ غرور کرتا اس پر غرور جچتا تھا اس کی انا ہی اس کی پہچان تھی وہ ایک مغرور شہزادہ تھا اس کے آگے سب کچھ خاک برابر تھا

وہ فاطمہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نیچے دروازے تک لے کر جانے لگی جبکہ عریشہ بھی ان کے پیچھے ہی تھی فاطمہ بیگم نے گاڑی میں بیٹھ کر ان دونوں کو خدا حافظ کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گاڑی اس بڑی سی عمارت سے باہر چلی گئی تھی

جیسے ہی شہرام نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا وہ دو سو کی اسپیڈ سے بھاگ کر سیڑھیاں عبور کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی اور اندر سے دروازہ لاک کر دیا جبکہ شہرام نے تمام ملازموں کو آج رات کا کھانا بنانے سے منع کر دیا اور آٹھ بجے ہی ان کو سرونٹ کوارٹر میں جانے کا کہہ دیا

وہ ہاتھ میں چابی لئے عریشہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ اس کے قدموں کی آہٹ عریشہ محسوس کر چکی تھی پہلے شہرام نے ہینڈل گھمایا تو واقعی کمرہ اندر سے لاک تھا پھر شہرام نے چابی لگائی اور دروازہ کھول لیا اور عریشہ جواب تک دروازے کے ساتھ کھڑی شہرام کے قدموں کی آہٹیں محسوس کر رہی تھی یک دم پیچھے ہٹی

تتت تم... مم میرے کک کمرے میں کک کیا کر رہے ہو؟؟؟" عریشہ نے بامشکل یہ الفاظ کہے تھے کیونکہ شہرام کی شرٹ کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے اسے شرم محسوس ہو رہی تھی مگر جس نے کھولے ہوئے تھے وہ تو بڑے پر سکون انداز میں آگے بڑھ رہا تھا

وہی جو تم نے پچھلے کئی دنوں سے مجھے کرنے کا موقع نہیں دیا..." شہرام اپنی آستینوں کو اوپر کی جانب موڑ رہا تھا ابھی عریشہ اسے کچھ کہتی اس نے آگے بڑھ کر عریشہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ زبردستی اپنے کمرے میں لے کر جانے لگا

"...چھوڑو مجھے...میں نے کہا چھوڑو مجھے"

" منہ بند کرو اپنا صرف ماں کی وجہ سے لحاظ کر رہا تھا میں ورنہ تمہیں بخشنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا میرا"

شہرام اسے اپنے کمرے میں لا چکا تھا اور بیڈ پر دھکا دے کر دروازہ بند کر چکا تھا

"چلو بتاؤ آج کونسی سزا دوں تمہیں؟؟"

"کس بات کی سزا ہاں؟ تمہارے کہنے پر پورے گھر کا کام کر رہی تھی میں تو اب کس بات کی سزا؟؟"

عریشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے غصے سے کہا مگر سامنے کھڑے شخص پر تو جیسے غصے کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

"...اپنے پیار کو وقت نہ دینے کی سزا میری جان"

شہرام اس کے بے حد قریب آ چکا تھا مگر اب وہ اسے خود سے دور بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ شہرام نے مظبوطی سے اس کے ہاتھوں کو قابو کیا ہوا تھا

"...تم میرا پیار نہیں ہو"

".ہاں مگر شوہر تو ہوں نہ"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے منہ پھیر لیا شہرام کو اس کا اس طرح منہ پھیرنا بلکل بھی پسند نہیں آیا

"...ادھر میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو"

"...مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"

عریشہ نے نخرے دیکھاتے ہوئے کہا

"...اوہ تو پھر میری وائف کا موڈ رومینس کرنے کا رائٹ"

شہرام کی سانسوں کی تپش محسوس کرتے ہوئے عریشہ نے آنکھیں بند کر لیں اور تب ہی شہرام نے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ دیئے تھے

کافی دیر بعد اس نے عریشہ کے لبوں کو آزاد کیا اسے آج اپنی جان سے پیاری بیوی پر بے انتہا محبت آرہی تھی

"I Love You so mucH deaR wiFe"

شہرام نے سرگوشی نما انداز میں کہا شاید آج اس کا موڈ بہت زیادہ بہتر تھا جو وہ اتنے پیار سے مخاطب ہو رہا تھا

"I said I love you..."

عریشہ کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر شہرام نے پھر سے کہا مگر عریشہ اب بھی اس کی بات سنی ان سنی کر گئی تھی جو شہرام کو غصہ دلانے کی وجہ بن رہے تھی

"...میں نے کہا جواب دو"

"کس بات کا جواب؟؟"

"...آئی لو ویو کا جواب"

کیا جواب دوں؟؟؟" عریشہ نے اکڑنے والے انداز میں کہا"

"...آئی لو ویو ٹو بولو مجھے"

"ہونہہ نائس...اور ایسا کیوں کہوں میں؟؟"

"...کیونکہ یہ میرا حکم ہے"

شہرام نے اس پر ایک بار پھر اپنا حکم رکھا تو وہ تنزیہ مسکرانے لگی

ہونہہ مسٹر شہرام ملک تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ کوئی کسی کے حکم کو اس حد تک مانے گا کہ سامنے والے کہ "

"کہنے پر محبت کا اظہار کر دے گا؟؟؟

"کیا مطلب تمہاری بات کا؟؟؟"

مطلب مسٹر شہرام ملک تم جتنی بھی کوشش کر لو مجھے کبھی تم سے محبت نہیں ہو گی اور جب میں تم سے محبت "

"ہی نہیں کرتی تو کیوں تمہیں لو ویوٹو کہوں؟؟

شہرام ایبرو کا زاویہ بنائے اسے گھور رہا تھا مگر اس بار عریشہ کو اس کے تاثرات دیکھ کر مزہ آرہا تھا

"...تو پھر کس سے محبت کرتی ہو تم؟؟؟ آج بتا ہی دو"

شہرام سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

میں جس سے محبت کرتی ہوں نہ وہ تم سے لاکھ درجے بہتر انسان ہے...وہ میرے ساتھ تمہاری طرح"

جانوروں والا سلوک نہیں کرتا تھا وہ تو میری بہت کیئر کرتا تھا وہ مجھ سے محبت کرتا تھا..." عریشہ اپنی ہی دھن

میں بولی چلی جا رہی تھی جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ اس کی باتیں سامنے کھڑے شخص کے غصے کو مزید

ہوا دے رہی ہیں

بند کرواپنی بکواس...میں جان سے ماردوں گااس شخص کو...جو تمہارے بارے میں سوچے گا بھی تو...قبر میں"

"...اتاردوں گامیں اسے سمجھیں تم

شہرام اپنی کمزوری پہلی بار کسی پر ظاہر کررہا تھاجبکہ عریشہ سمجھ چکی تھی کہ شہرام کوتکلیف دینے کے لیے یہ موضوع بہت زبردست ہے

تم صرف شہرام ملک کی ملکیت ہو تم پر صرف شہرام ملک کا حق ہے سمجھیں تم..."وہ اپنے جنون کو ظاہر کررہا تھا مگر سامنے کھڑی لڑکی کو تو اس سے صرف نفرت تھی اور کچھ بھی نہیں

تم کچھ بھی کہہ دو تم صرف مجھے حاصل کر سکتے ہو اور کر بھی چکے ہو مگر تم کبھی بھی میرے دل کو قابو نہیں کر پاؤگے...تم میرے دل میں کبھی بھی جگہ نہیں بنا پاوگے یہی حقیقت ہے...میرے دل میں ہمیشہ سے کوئی اور تھا ہے اور ہمیشہ رہے گا اور تم چاہ کر بھی اسے میرے دل سے نہیں نکال پاؤگے"

اس کی تلخ باتوں سے شہرام کی سانس رکنے لگی تھیں وہ عریشہ کو ایک جھٹکے سے خود سے دور دھکادے کر خود باہر بالکونی میں چلا گیا جبکہ عریشہ اب کافی سکون میں تھی شاید اس شخص کو درد دے کر وہ بہت خوش ہو رہی تھی

ایسا نہیں ہو سکتا...!!!!!!!!"اس کی چیخ پورے گھر میں گونج رہی تھی وہ غصے میں نجانے کتنی سگریٹ پی چکا تھا وہ درد میں تھا...ہاں وہ واقعی بہت اذیت میں تھا اس نے ہمیشہ سے جسے چاہا تھا جسے مانگا تھا جسے پانے کے خواب دیکھے تھے جو اس کی سب سے بڑی جیت تھی آج وہ اس ہی لڑکی کے الفاظوں سے چکنا چور ہو چکا تھا مگر اندر بیٹھی لڑکی کو اس کی ذرا برابر بھی پرواہ نہیں تھی

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کھڑوس کے کمرے میں پایا وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹی کہ کہیں وہ کھڑوس اس ہی کمرے میں نہ ہو مگر وہ تو اس وقت وہاں موجود تھا ہی نہیں جبکہ عریشہ کو اب رات والا منظر یاد آ رہا تھا اس نے کس طرح اس ظالم شخص کو دو منٹ میں ہرٹ کر کے دکھایا تھا اسے خود پر بہت فخر محسوس ہو رہا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

جبکہ شہرام جواب تک بالکنی میں موجود صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اس کو جاتا دیکھ کر خود کمرے میں آیا وہ رات بھر یونہی جاگ کر خود سے بس ایک ہی سوال کر رہا تھا کہ آخر کیا کمی تھی اس کے پیار میں جو عریشہ اسے چھوڑ کر ہارون سے محبت کر بیٹھی تھی وہ اندر سے جل رہا تھا اس کی یہ جلن اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہی تھی

ابھی وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب موبائل پر آرجے کی کال آنے لگی تو وہ پک کر کے آر جے کی بات سنتا رہا مگر بولا کچھ بھی نہیں اور پھر فون بند کر کے اپنے کمرے میں آیا وارڈروب سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا

کل ان لوگوں کی فلائیٹ تھی آج ان کا پاکستان میں آخری دن تھا اور آج ہی ان دونوں کو تمام کام نپٹانے تھے جس میں شہرام بلکل بھی تاخیر نہیں چاہتا تھا اس لیے بنا کچھ کھائے پیئے اپنی گاڑی کی چابی لے کر گھر سے باہر چلا گیا جبکہ عریشہ بڑے پر سکون انداز میں اپنے کمرے کی صفائی کرنے میں مصروف تھی

وہ بڑا اہم کام نپٹانے جا رہا تھا مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ کل رات جو کچھ ہوا جو کچھ اس کے کانوں نے سنا وہ سب اس نے بھلا دیا...اسے عریشہ کا ایک ایک الفاظ یاد تھا وہ گاڑی اڑانے والے انداز میں چلا رہا تھا نجانے وہ کس قدر غصے کی آگ میں جل رہا تھا

اپارٹمنٹ جانے کے بجائے اس نے آرجے کو بلڈنگ میں ملنے بلایا تھا اس لیے خود بھی گاڑی کا رخ بلڈنگ کی جانب کر گیا تھا گاڑی اس کی بلڈنگ کے باہر رکی اور وہ بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا اندر کی جانب جانے لگا ٹارچر روم میں موجود آرجے اب کمرے میں لگی لائٹ پر غور کر رہا تھا اسے انتظار تھا بیسٹ کے یہاں نے کا اور چند ہی منٹ میں بیسٹ وہاں آ چکا تھا

سامنے کرسی پر بیٹھا شخص جو درد کے مارے تڑپ رہا تھا اب بیسٹ کو دیکھ کر بلک بلک کر معافیاں مانگنے لگا جبکہ آرجے نے اس بندے کی حالت ہی بگاڑ کر رکھ دی تھی وہ ایسی ہی نہیں تڑپ رہا تھا آرجے نے اپنے الیکٹرک لائٹر سے اس بندے کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن جلا کر راکھ کر دیئے تھے جبکہ اس کے ہاتھ پر بنا ٹیٹو والا حصہ جسے آرجے نے خنجر کی دھار سے اس کے جسم سے ہی الگ کر دیا تھا اب وہاں سے بے انتہا خون رسنے لگا تھا

وہ بیسٹ کے پیروں میں گر کر اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا جبکہ بیسٹ جو پہلے ہی غصے میں تھا اس نے ایک ہی لات مار کر اس شخص کو دور ڈھکیلا وہ کچھ کہنے یا سننے کے موڈ میں نہیں تھا مگر پھر بھی اپنے پلان کی وجہ سے اسے ایسا کرنا پڑا

سیدھی شرافت سے بتاؤ ٹوپ ون ڈیوائس کا پاسورڈ کیا ہے...؟؟؟"بیسٹ نے اپنی لال سرخ آنکھیں اس کی" خوف سے بھیگی ہوئی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا جس پر وہ خاموشی سے اب اس کی شکل دیکھ رہا تھا

بیسٹ سمجھ چکا تھا یہ اب بھی نہیں بتائے گا اس لئے سامنے بنے کبڈ میں سے ایک کیمیکل نکالا اور نیچے رکھے ٹپ میں موجود پانی کے اندر اسے حل کرنے لگا جبکہ وہ شخص اب بھی خاموشی سے بیسٹ کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا

بیسٹ نے پیر سے اس ٹپ کو اس شخص کے پیروں کے قریب کیا جبکہ روحیل پر سکون انداز میں اپنے لائٹر کو ہاتھ میں اچھال رہا تھا

"...یہ...یہ کیا کر رہے ہو"

بیسٹ نے اس کا گریبان پکڑ کر اسے پھر سے کرسی پر بٹھایا اور روحیل نے اس کے دونوں ہاتھوں کو رسی سے باندھ تھا بیسٹ نے اس شخص کے دونوں پیروں کو اس ٹپ میں ڈالا جس پر وہ ڈرتے ہوئے پوچھنے لگا

تیری زبان کھلوانے کاانتظام..."بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی جب روحیل نے سرکٹ کی دونوں تاروں کواس"

ٹپ میں ڈالااور سوویچ آن کردیااب وہ شخص بے انتہاتڑپ رہاتھاہر بار کی طرح اس بار بھی وہ لوگ اپنے شکار کو

ایک نئی اذیت دے رہے تھےاس کی آوازیں اس سنسان بلڈنگ میں گونج رہی تھیں

بیسٹ کے اشارے پر روحیل نے سوویچ آف کیاتووہ جھٹکے لیتا شخص اب نڈھال حالت میں انہیں التجائی نظروں

سے دیکھنے لگابیسٹ نے قریب جاکراس کو بالوں سے جکڑا

پاسورڈبتاااااو..."بیسٹ کی آواز سے ایک پل کے لیے اسے لگا جیسے کان سن ہو گیاہو"

یہ ایسے نہیں مانے گا..."بیسٹ نے آرجے کو پھر سے اشارہ کیاابھی وہ پھر سے سوویچ آن کرنے ہی لگا تھا کہ وہ"

شخص بول پڑا

"...رررر کو خداکاواسطہ رررک جج جاؤ"

بیسٹ نے آرجے کوہاتھ کے اشارے سے روکا

میں...میں پاسورڈ نہیں جانتا... ممم مگر...اتنا جج جانتا ہوں... کہ..... گل خان نے ٹاپ ون ڈیوائس کا پاسورڈ..."

کچھ ایسا...رکھا ہے...جو صرف انسپیکٹر رضوان ہی کھول سکتا ہے وہ بھی دماغ پر زور ڈال کر...اگر اسے یاد

".....اجائے تو

اس چپ میں جو کچھ تھا وہ انسپکٹر رضوان اور اس کے سب سے قریبی ساتھی نے اپنی جان پر کھیل کر حاصل کیا

تھا اور رضوان کے کہنے کے مطابق اس کے ساتھی نے ان تمام ڈیوائس کو ثبوت کے طور پر اپنے پاس رکھا تھا اور

اس بات کی بھنک ان کے بیچ موجود ایک غدار کو پڑھ گئی تھی

پھر ایک دن گل خان ڈون اور ایس کے نے اس ڈیوائس کو حاصل کرنے کے لئے انسپکٹر رضوان کے اس

ساتھی کو مار ڈالا ان کے گھر موجود سب سے پرانے اور وفادار ملازم نے بڑی ایمانداری اور بہادری سے وہ تمام

ڈیوائس انسپیکٹر رضوان کو دے دیں کیونکہ اس کے مالک نے اسے ہمیشہ یہی نصیحت کی تھی کہ ان کے لاکر میں

جو کچھ بھی ہے وہ رضوان کی امانت ہے اور اس ساتھی کے گزر جانے کے بعد رضوان نے ان میں سے ایک

ڈیوائس پر پاسورڈ لگا دیا تھا

مگر بد قسمتی سے ایک دن انسپیکٹر رضوان اور ان کی بیٹی ماہی جو کہ اس وقت بہت چھوٹی تھیں ان کی گاڑی کو راستے میں روک لیا گیا تاکہ انہیں ڈرایا دھمکایا جا سکے اور اس ہی دوران ان لوگوں نے اپنے آدمیوں کو کہہ کر وہ تمام ڈیوائس چرا لیں تھیں کیونکہ اس وقت گل خان سب سے زیادہ پاور فل تھا اس لیے تمام ڈیوائس اس کے ہی پاس تھیں اور پھر ڈون اور گل خان ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے تھے اور گل خان نے ان ڈیوائس کو کہاں چھپایا اس بات کی بھنک کسی کو نہ پڑنے دی

مگر جب اتنے سالوں بعد بیسٹ نے بڑی ہوشیاری سے گل خان کے آدمیوں کے جسم سے وہ چپ حاصل کر لیں تھیں تب کہیں جا کر ڈون کو بھی ایک چپ ملی تھی جو قسم سے تمام ڈیوائس سے بڑی اور اہم ڈیوائس تھی

"...خدا کا واسطہ اب تو مجھے بخش دو...میں نے تمہیں سچ بتا دیا...اب تو مجھے آزاد کر دو"

وہ پھر سے گڑگڑانے لگا تو روحیل بیسٹ کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا

"...کیوں نہیں ضرور...آر جے...ذرا اس کو آزاد کرنا...ہمیشہ ہمیشہ کے لیے"

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی روحیل نے دوبارہ سے وہ دونوں تاروں کو اس ٹپ میں ڈال دیا جس سے وہ شخص پھر سے تڑپنے لگا اور جھٹکے کھانے لگا جبکہ آرجے ہر بار کی طرح اس بار بھی یہ منظر بہت دلچسپ انداز میں دیکھ رہا تھا مگر یہ سب دیکھ کر بیسٹ پر اب بیزاری طاری ہو رہی تھی

دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص تڑپ تڑپ کر موت کی نیند سو گیا جبکہ بیسٹ آرجے کے ہاتھ سے خنجر لے کر اس مردہ شخص کے پاس جانے لگا اور پھر کچھ ہی پل میں اس کڑوے زہریلے انسان نے اس مردہ شخص کے سینے پر ایک ہی وار کیا اور ایک ہاتھ کی مدد سے ہی اپنے مٹھی میں اس کا دل دبوچ کر نکال لیا

ہاتھ میں دل دبوچے وہ آرجے کو اشارہ کر کے باہر جا چکا تھا جبکہ باقی کام آرجے کا تھا اور وہ جانتا تھا اسے کس طرح اس مردہ شخص کے حصوں کو الگ کر کے اسپتال پہنچانا ہے

🖤🔥areesha khan novels 🔥🖤

"...ہاہاہاہا...تم مزاق آج بھی اچھا کر لیتے ہو ایس کے"

وہ دونوں ہمیشہ کی طرح آج بھی ساتھ بیٹھے شراب نوشی کر رہے تھے جبکہ ایس کے ہمیشہ کی طرح آج بھی ڈرا بیٹھا تھا کیونکہ اس کی بیٹی اب بھی بیسٹ کی قید میں تھی

میں نے کوئی مزاق نہیں کیا ڈون... تم نے سارے شہر کو انوائیٹ کیا ہے... مجھے ڈر ہے کہ کہیں... گل خان"

"... یہاں... آ گیا تو

وہ نہیں آئے گا... جب ہم یہاں پارٹی منا رہے ہوں گے تب وہ میرے آدمیوں کی قید میں ہو گا... اور ویسے" بھی چاروں طرف میرے گارڈز پھیلے ہوئے ہوں گے پارٹی میں صرف وہی لوگ آئیں گے جنہیں میں نے "انویٹیشن کارڈ بھیجا ہے

ہمیشہ کی طرح آج بھی ڈون پر سکون انداز میں کہنے لگا جیسے اس کے لئے کوئی مسئلہ ہی نہ ہو

"ڈون تم اس پارٹی کے چکر میں کہیں میری بیٹی کو تو نہیں بھول گئے ؟؟"

اوففف ڈونٹ وری جگر میں اپنی محبت کی ہمشکل کو کیسے بھول سکتا ہوں..." ڈون کی اس بے حودہ بات پر ایس" کے نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو قابو کیا

مگر اسے اپنی بیٹی کو بچانے کے لئے یہ سب برداشت کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ اس کے پاس اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ بیسٹ سے مقابلہ کرے اس لئے ڈون کی حفاظت میں رہ کر وہ اپنی بیٹی کو بچانا چاہتا تھا اور اس کے پاس اب یہی آخری موقع تھا

🖤🔥areesha khan novels 🔥🖤

"روحیل اب آپ مجھے ڈرا رہے ہیں..." وہ اس وقت ماہی کے کمرے میں موجود تھا اور ماہی کو اپنی باہوں میں لئے وہ خود کو سکون پہنچا رہا تھا

"میری جان اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے؟؟ میں صرف کچھ ہی وقت کے لئے وہاں جا رہا ہوں... جیسے ہی میرا کام مکمل ہو جائے گا میں جلدی واپس آ جاؤں گا آئی پرومس..."

ماہی روحیل کے جانے پر ناخوش تھی وہ روحیل کو لے کر بہت فکر مند رہتی تھی کیونکہ پہلے بھی دو بار روحیل موت کے منہ سے واپس آیا تھا اب وہ نہیں چاہتی تھی کہ روحیل پھر سے اس سے دور جائے اور کسی مشکل میں پڑھ جائے

"روحیل آپ کو یہ بات پہلے بتانی تھی اب جب کل آپ کی فلائیٹ ہے اب آپ مجھے یہ بات بتا رہے ہیں؟؟؟"

ماہی کی آنکھوں نم تھیں روحیل نے ماہی کا رخ اپنی طرف کیا اور بڑے پیار سے ماہی کے ماتھے پر بوسہ دیا

"جان میں آپ کو بلکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا... اگر اپنے جانے کا میں آپ کو پہلے بتا دیتا تو... جب سے لے کر اب تک آپ بس فکر میں ہی ڈوبی رہتیں..."

روحیل کی بات پر ماہی کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے

"ماہی...میری جان...پلیز زز ایسا نہ کرو...آپ کا شوہر اپنے سب سے اہم کام کے لئے ملک سے باہر جا رہا ہے تو کیا ایسے الوداع کرو گی اپنے روحیل کو آپ؟؟ کیا لگتا ہے آپ کو اس طرح سے روتا چھوڑ کر جانے کے بعد میں وہاں سکون میں رہوں گا؟؟ اپنے کام پر دھیان دوں گا؟؟ کامیاب ہو کر لوٹوں گا؟؟ بلکل بھی نہیں."

روحیل کا دل تڑپ سا گیا تھا ماہی کی آنکھوں سے آنسوں نکلتے دیکھ کر وہ کبھی بھی اپنی جان سے پیاری ماہی کو دکھ میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا سے بے انتہا تکلیف ہوتی تھی وہ شاید جاتا بھی نہ اگر بیسٹ کا حکم نہ ہوتا پھر وہ لوگ اپنے مشن کے سب سے زیادہ مشکل مرحلے پر تھے وہ کیسے پیچھے ہٹ جاتا مانا کہ وہ ماہی سے بے انتہا محبت کرتا تھا مگر روحیل کے لئے بیسٹ کا حکم سب سے زیادہ ضروری اور اہم تھا

"میں وعدہ کرتا ہوں میں جلدی واپس آؤں گا...ماہی یہ میرا سب سے بڑا اور اہم کام ہے جس کے لئے میں جا رہا ہوں...مجھے آپ کی دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے....ماہی یوں سمجھیں یہ میری زندگی کا سب سے اہم کام ہے اگر میں اس میں کامیاب ہو گیا تو آئی پرومس پھر میں بہت جلد آپ کے بابا سے آپ کا ہاتھ مانگنے آؤں گا اور بہت جلد آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جاؤں گا..."

ماہی اب بھی بہت خاموش تھی مگر روحیل اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے اسے مسلسل پیار سے سمجھا رہا تھا

اسے پتا تھا جب تک وہ واپس نہیں آجاتا ماہی یوں ہی پریشان رہے گی کیونکہ وہ بہت حساس تھی وہ بہت جلد

پریشان ہو جاتی تھی بہت جلد رونے لگ جاتی تھی اس کہ یہاں سے جانے کے بعد آخر کون اسے سنبھالے گا

بس روحیل کو یہی فکر کھائی جا رہی تھی

"...ماہی میری جان کچھ تو کہو..." روحیل ماہی کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا اور ماہی روحیل کے سینے سے لگی اب

تک مسلسل روئی جا رہی تھی

"...ماہی"

". جججج جی"

"...آپ کو میری قسم رونا بند کرو"

روحیل کی بات پر ماہی سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

"...ماہی میں کام سے جا رہا ہوں واپس آجاؤں گا...آپ ایسے رو رہی ہو جیسے یہ ہماری آخری ملاقات"

آگے وہ کچھ کہتا ماہی نے روحیل کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کرا دیا

روحیل...آج کے بعد غلطی سے بھی ایسی بات نہ کرنا..."ماہی مزید اداس ہو گئی تھی"

".اوکے آئی پرومس نہیں کروں گا تو آپ بھی وعدہ کرو اب آپ اداس نہیں ہو گی"

".پرومس"

اب کی بار ماہی مسکراتے ہوئے کہنے لگی تھی جس پر روحیل کو اس کی یہ مسکراہٹ اتنی پسند آئی تھی کہ اس نے

ماہی کے نازک سے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا تھا اور لمحہ وہیں تھم گیا تھا۔

areesha khan novels

پورا دن گزار کر وہ آدھی رات کو گھر لوٹا تھا مگر غصہ اب بھی ساتھوے آسمان پر تھا وہ اپنی گاڑی گھر کے سامنے

کھڑی کر کے بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا سیڑھیاں عبور کرتے اپنے کمرے کی جانب جانے لگا جبکہ عریشہ جو اس

کو اپنے کمرے سے چھپ کر دیکھ رہی تھی اس کے کمرے میں جاتے ہی سکون کی سانس لیتی ہے

"...صاحب جی... کھانا لگاؤں"

نہیں..."شہرام کے ایک ہی الفاظ پر ملازم ہانپتا کانپتا ہوا کمرے سے چلا گیا جبکہ شہرام سگریٹ لبوں پر دبائے"

لائٹر جلانے لگا لائٹر کی بھڑکتی ہوئی آگ اس کے دل میں غصے کی آگ کو مزید بھڑکا رہی تھی اس کا بس نہیں

چل رہا تھا ابھی ہی کسی کا قتل کر دے پھر وہ سامنے پیکٹ میں پڑھے ہارٹ کو دکھتا ہے جو آج ہی اس نے اپنے ہاتھوں سے نکل کر پوکٹ میں رکھ لیا تھا

میں جس سے محبت کرتی ہوں نہ وہ تم سے لاکھ درجے بہتر انسان ہے...وہ میرے ساتھ تمہاری طرح" "جانوروں والا سلوک نہیں کرتا تھا

عریشہ کے الفاظوں کو یاد کر کے وہ پھر سے ارادے کر رہا تھا اس لڑکی کو حد یاد دلانے کے

"...رفیق"

شہرام کی ایک رعب دار آواز پر ملازم حاضر ہوا

"...ہماری نئی ملازمہ کو یہاں پیش کرو"

شہرام کی بات پر وہ ملازم نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگا

"شکل کیا دیکھ رہے ہو؟؟ سنائی نہیں دیا کیا کہا ہے میں نے؟؟"

"...ججی صاحب جی"

وہ جلدی سے کمرے سے بھاگا اور عریشہ کے کمرے کے باہر سے اسے بلانے لگا تو وہ بلکل خاموشی سے سنتی رہی

مگر کہا کچھ بھی نہیں

بیگم صاحبہ خدا کا واسطہ کچھ تو کہیں ورنہ صاحب جی مجھے نوکری سے فارغ بعد میں کریں گے پہلے ایک درد

" ناک سزا دیں گے

ملازم کے کانپتے ہوئے کہے گئے الفاظوں پر عریشہ کو اس بچارے پر رحم آنے لگا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا

او کے رفیق تم جاؤ اب..." عریشہ کمرے سے باہر آئی اور ملازم کو جانے کا کہہ کر خود شہرام کے کمرے کی

طرف بڑھنے لگی

"...ریلیکس عریشہ... تمہیں پتا ہے نہ تمہیں کیا کرنا ہے... تمہیں اس ظالم درندے سے اپنا بچاؤ کیسے کرنا ہے"

عریشہ خود ہی ڈرتے ہوئے خود کو ہی تسلی دینے لگی اور اپنا سانس بحال کرتی ہوئی اس کے کمرے کا دروازہ

کھولنے لگی

"welcome my dear beautiful wife..."

"کیوں بلایا مجھے؟؟"

اس کی اکڑاب بھی اپنی جگہ پر تھی جو شہرام کو بلکل بھی پسند نہیں تھی

"...شوہر ہوں تمہارا... تمہیں بلانے کے لیے مجھے کسی وجہ کی ضرورت نہیں"

شہرام کی بات پر عریشہ نے ایک تنزیہ مسکراہٹ اچھالی وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کھڑوس انسان کو کیسے ہینڈل کرنا ہے

"...میرے قریب آؤ"

"...میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں جو بولنا ہے جلدی بولو"

اوہ تو تمہارے پاس فالتو وقت نہیں..."شہرام کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا جس پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا"

ہمممم اوکے جیسے تم کہو..."شہرام کے کہنے کی دیر تھی وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور عریشہ کی طرف قدم" بڑھانے لگا اور پل بھر میں اسے اپنی گرفت میں لے لیا

"...چھوڑو مجھے...یہ کیا حرکت ہے"

"...ڈارلنگ حرکت ہی میں تو برکت ہے...اور پھر تم نے ہی کہا جو کرنا ہے جلدی کروں"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

شہرام ڈھٹائی کی حد پار کرنے کے ارادے رکھ رہا تھا جبکہ عریشہ اسے غصے سے گھور رہی تھی

میں نے کرنے کا نہیں کہنے کا کہا تھا..." عریشہ نے دانت پیچ کر یہ الفاظ ادا کئے"

"...ہاں ہاں وہی... مگر وہ کیا ہے نہ فلحال میں کچھ کہنا بلکل بھی نہیں چاہتا مگر کرنا بہت کچھ چاہتا ہوں"

وہ پر سکون انداز میں کہتا ہوا اس کی گردن پر جھکنے لگا مگر تب ہی عریشہ نے اسے دھکا دیا

"تمہارا پرو بلم کیا ہے؟؟"

"...اب اس میں پرو بلم کی بات کہاں سے آگئی؟؟ میں شوہر ہوں تمہارا"

"...شوہر ہوں شوہر ہوں اوففففف بسسسسس کر دو"

عریشہ کو وہ کوئی دس ہزار بار تو یہ جتا چکا تھا کہ وہ شوہر ہے اس کا مگر عریشہ کو اب شوہر الفاظ سے ہی نفرت سی ہونے لگی تھی

میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں تم سے محبت نہیں کرتی کسی اور سے کرتی ہوں... تو تم کیوں مجھے"

"...زبردستی اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتے ہو؟؟ جھوٹی محبت

... عریشہ نے چیختے ہوئے کہا جبکہ اس کے آخری الفاظ شہرام ک چبے تھے

"کیا کہا تم نے؟؟؟ جھوٹی محبت ہاں؟؟؟؟"

ٹھیک سنا تم نے... تم اگر مجھ سے محبت کرتے تو یوں زبردستی مجھ سے نکاح نہ کرتے اور نہ ہی اپنی قید میں رکھتے" جن سے محبت کی جاتی ہے ان کی تو ہر خوشی میں راضی رہا جاتا ہے... مگر تم... تم تو مجھے کسی چیز کی طرح ٹریٹ کرتے ہو"

"اِنف عریشہ اِنف...ہاں میں تمہیں زبردستی اپنی قید میں رکھتا ہوں مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ میں تمہیں کوئی چیز سمجھتا ہوں...تم میری محبت ہو میرا جنون ہو میں کیسے تمہیں خود سے دور رکھ سکتا ہوں؟؟؟"

شہرام کی بات پر کچھ پل کے لیے عریشہ کو شہرام کے جزبات سچے لگنے لگے تھے مگر اگلے ہی لمحے اسے پھر سے اپنی کھوئی ہوئی محبت کی کمی محسوس ہونے لگی

"مجھے تمہاری محبت کی کوئی پرواہ نہیں بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری یہ جھوٹی محبت...تم ایک جانور ہو...لائک بیسٹ...ایک درندہ،انتہا کا کڑوا زہریلا انسان"

عریشہ کی بات پر وہ مسکرانے لگا آخر وہ بیسٹ ہی تو تھا

"...ہمم رائٹ میں بیسٹ ہی تو ہوں...اور تم میری بیوٹی"

شہرام کا انداز اب تھوڑا سا نرم تھا

"...لسن مسٹر بیسٹ اپنی بیوٹی پر بلکل بھی ظلم نہیں کرتا تم وہ والے بیسٹ نہیں ہو سمجھے"

عریشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے قہقہہ لگایا

"اوہ تو تم میری یہ چھوٹی سی مستی کو ہنسی مذاق کو ظلم کا نام دے رہی ہو... خیر چلو اب یہ بیسٹ بھی اپنی بیوٹی پر ... کوئی ظلم نہیں کرے گا... مگر اس کے لیے اس کی بیوٹی کو بھی ایک پرومس کرنا ہو گا"

شہرام نے اسے بازوؤں سے تھام کر مزید قریب کیا جیسے اسے منا رہا ہو

"کیا مطلب کیسا پرومس؟؟"

"... یہی کہ آج کے بعد تم اپنے پیارے سے بیسٹ سے پیار سے پیش آؤ گی"

"... میں تمہیں کتنی بار کہوں کہ میں تم سے پیار"

ابھی آگے وہ کچھ کہتی شہرام پھر سے بول پڑا

"ہاں ہاں میری جان میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے کتنا زیادہ پیار کرتی ہو... مگر اب شوہر کو ہر وقت نخرے دکھانا اچھی بات تو نہیں نہ... تو بس آج سے تم جس طرح سے پیش آؤ گی تمہارا یہ بیسٹ بھی تم سے اس کی طرح پیش آئے گا..."

شہرام بات کہتے ہوئے مزید قریب آنے لگا تھا اب عریشہ کو کچھ بھی بولنے کا موقع نہیں مل پا رہا تھا

"تم نے بتایا نہیں کہ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟؟"

"...ہم کل یو کے جا رہے ہیں"

عریشہ نے بات گھماتے ہوئے سوال کیا جس پر شہرام اس کے لبوں پر جھکتے جھکتے رک گیا

"مگر کیوں؟؟"

"...ایک پارٹی کا انویٹیشن ملا ہے...بس وہیں جانا ہے"

عریشہ کو بہت عجیب سا لگا کہ وہ ایک پارٹی اٹینڈ کرنے کے لیے دوسرے ملک جا رہا ہے

"مگر تم مجھے کیوں لے جانا چاہتے ہو...؟؟"

"...کیونکہ تم مسز شہرام ہو اور تم میرے ساتھ وہاں جاؤ گی اور سب کے سامنے مجھ سے تمیز سے پیش آؤ گی"

شہرام نے عریشہ کے نازک سے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا

اور ایسا میں کیوں کروں گی بھلا؟؟"عریشہ نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا"

"...کیونکہ تمہارے ڈیڈ کی زندگی تمہارے اس ظالم سے شوہر کے ہاتھوں میں ہے"

شہرام نے اس کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا وہ اسے اب بھی دھمکا ہی تو رہا تھا بس انداز تھوڑا مختلف تھا

ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں... مگر تمہیں بھی مجھ سے یہ وعدہ کرنا ہو گا کہ تم اپنی گھٹیا"

اور چھچھوری حرکتوں سے باز رہو گے... اگر تم نے میرے قریب آنے کی یا مجھے ٹچ کرنے کی ذرا بھی کوشش کی

"...تو میں... میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی

عریشہ اپنی بات منوانے کا موقع تلاش کر رہی تھی جو کہ اسے آج مل ہی چکا تھا

"...ہمم اوکے ڈن"

وہ اپنی بات مکمل کر کے اس سے دور ہوا تو وہ وہاں سے جانے لگی

"listen my beauty..."

"yes..??"

اپنے یہ ملازموں والا لباس تبدیل کرو اور ہاں جیسے پہلے رہتی تھی اپنی اکڑ میں اپنی انا میں یو کے جا کر بھی بلکل"

".ایسا ہی اٹیٹیوڈ رکھنا... بلکہ اس سے بھی کئی زیادہ... تاکہ سب کو پتا چلے کے تم شہرام ملک کی وائف ہو

وہ اسے آنکھ مار کر مسکرانے لگا جس پر عریشہ منہ بناتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی مگر اب تو اس نے معائدہ کر لیا تھا اب تو وہی کرنا تھا جو وہ کہہ رہا تھا

🖤🔥areesha khan novels 🔥🖤

"ارے ارے لڑکی یہ کیا کر رہی ہو؟؟ ہمیں وہاں رہنے نہیں جانا مشن مکمل کرنے جانا ہے اور تم ہو کہ چار چار سوٹ کیسز تیار کر بیٹھی ہو..."

باسم جب کمرے میں آیا تو مہر چاروں سوٹ کیسز ریڈی کر چکی تھی

"ہاں تو میں نے کب کہا کہ ان تمام سوٹ کیسز میں میرے کپڑے ہیں؟؟"

مہر نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے جواب دیا جس پر باسم اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

"تو پھر کیا ہے ان میں؟"

"ان سب میں ہمارے مشن کے لئے کچھ اہم چیزوں رکھی ہوئی ہیں... جیسے بے ہوشی کی دوائیاں، سرنج کے پیکٹ، مختلف قسم کے اوزار، ہارڈ کیمیکلز، بیٹری، وائرز اور بھی بہت کچھ..."

مہر کے بتانے کے انداز سے لے کر اس میں موجود ہر ایک چیز کا جان کر باسم بہت حیران ہوا تھا

"اوہ واؤ مہر... تم کتنی اوسم ہو نا یار... آئی ایم سو لکی کہ مجھے تم جیسی لڑکی ملی... اتنی انٹیلیجنٹ."

باسم کی بات پر مہر نے ایک ادا سے اپنے چہرے پر اسے بالوں کو پیچھے کیا باسم اب اس کے قریب آنے لگا تھا

"باسم تم نے اپنا بیگ پیک کر لیا؟؟ گنڈز وغیرہ تو رکھ لیں نہ؟؟" مہر اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اسے باتوں میں لگانے لگی

"سب کچھ ڈن ہے میری جان..." وہ پھر بھی اس کی طرف بڑھ رہا تھا مگر تب ہی دروازہ کھلا اور نوفل ہمیشہ کی طرح بری سی شکل بنائے اندر آیا جس پر باسم ایک دم سے مکر سے دور ہوا

"یہ کیا طریقہ ہے نوفل ایسے کیسی کے پرسنل روم میں بنا نوک کئے کون گھستا ہے؟؟" باسم کو اس کی یہ عادت ہمیشہ سے بلکل بھی نہیں ہنس تھی

"اوہ ہیلو... پہلی بات یہ کہ تمہارا نہیں صرف مہر کا روم ہے اور دوسری بات... تم ہمیشہ یہیں گھسے کیوں رہتے ہو ہاں تمہیں کام دھندے نہیں ہیں؟؟"

نوفل نے منہ بناتے ہوئے زنانہ انداز میں کہا جس پر باسم پہلے اسے اور پھر مسکراتی ہوئی مہر کو گھورنے لگا

". خیر پرے مرو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہو نہہ... مہر ڈارلنگ مجھے نہ تم سے بہت ضروری کام ہے"

".ہاں میں تو جیسے اس عورت سے بات کرنے کے لیے مرا جا رہا ہوں نہ"

نوفل نے ایک ادا سے باسم کو کہا جس پر باسم نے بھی اسے جواب دیا

"...یس کہو نوفل"

"...تم اپنے اور اپنے اس باؤلے منگیتر کا سامان باہر گاڑی میں رکھوا دو کل بس گھر سے نکلنا ہی ہو گا"

اس کا باسم کو باؤلہ کہنا باسم کو ذرا بھی پسند نہ آیا اس لئے اسے آنکھیں دکھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"اچھا تو تم نے اور حورین نے اپنا سامان پیک کر لیا؟؟"

"...ہاں میری حورین ڈارلنگ کوئی بھی کام بلکل بھی لیٹ نہیں کرتی"

نوفل اپنی بات کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ مہراب اپنے سوٹ کیسز کو باہر گاڑی میں رکھنے کے لیے چلے گئے

🖤🔥areesha khan novels 🔥🖤

صبح کا وقت تھا جب وہ اپنے کمرے میں پر سکون انداز میں سونے میں مصروف تھی مگر کسی کی غیر موجودگی محسوس کرتی ہوئی وہ ماتھے پر بل لئے آنکھیں کھولنے لگی باہر کھڑکی سے آتی دھوپ جو اس کے چہرے کو کب سے جھلسا رہی تھی اسے آنکھیں کھولنے میں مشکل ہو رہی تھی

"...رو...روحیل"

اسے اپنے برابر نا پا کر ماہی پریشان سی ہو گئی تھی جبکہ روحیل کے سونے والی سائڈ کا بستر اب بھی تھوڑا گرم محسوس ہو رہا تھا یعنی وہ کچھ ہی دیر پہلے یہاں سے گیا تھا

وہ بے چینی سے اپنا موبائل ڈھونڈتی اسے کال کرنے کا سوچ رہی تھی مگر موبائل بھی آف ملا وہ کمرے سے بھگاتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر نیچے لگے لین لائن نمبر سے اسے فون کرنے لگی مگر دوسری طرف سے نمبر بند جا رہا تھا

کاش میں تھوڑی دیر پہلے اٹھ جاتی...کاش وہ مجھ سے مل کر چلا جاتا." وہ ننھے سے ذہن میں اپنے شوہر کی لاکھ" قسم کی فکر لئے وہ سیڑھیوں پر بیٹھ کر رونے میں مصروف تھی جبکہ اس کا یہ رونا کسی کو ایک آنکھ نہ بھا رہا تھا مگر شاید اسے یوں روکنے کی اور رونے کی وجہ پوچھنے کی اس شخص میں تنکا برابر بھی ہمت نہ تھی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اب تک اپنے کمرے میں نوابوں کی طرح سونے میں مصروف تھا مگر موبائل پر آتی کال کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی غصہ تو بہت آرہا تھا مگر جب نمبر آرجے کا دیکھا تو کال ریسیو کرنے لگا

"شہرام... گل خان پاکستان پہنچ چکا ہے... کیا کرنا ہے آگے ؟؟"

"۔کرنا کیا ہے جاتے جاتے اس کا بھی کام تمام کر دیتے ہیں"

"مگر آج ہی؟؟"

"...ہاں... ہم اسے ماریں گے نہیں مگر اسے یوں کھلا آزاد بھی نہیں چھوڑ سکتے"

شہرام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

تو اب؟؟"آرجے اس کے حکم کا منتظر تھا"

جب تک ہم واپس نہیں آجاتے اسے زندہ رکھنا ضروری ہے... ہم اسے اپنے سب سے بھروسے مند انسان"

"...کے حوالے کر کے جائیں گے... تم سمجھ رہے ہو نہ

بیسٹ کی بات پر آرجے کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اور وہ آگے کا پلان سن کر فون بند کر گیا آگے کا کام باسم اور روحیل کا تھا کہ کس طرح انہیں گل خان کو اس کے اڈے سے اٹھانا ہے

دو گھنٹے بعد انہیں یہاں سے نکلنا بھی تھا اس لئے وقت کا جائزہ لیتے ہوئے وہ اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا وہاں سے آکر شیشے کے سامنے کھڑا خود کو مکمل غور سے دیکھنے لگا بلیک پینٹ بلو شرٹ، گلے میں پہنا ہوا ایک لاکٹ اور جیل سے سیٹ کئے گئے بال

وہ بلکل ہیرو لگ رہا تھا مگر پھر اسے یاد آیا اس کی ہیروئن تو اب تک سوئی ہوئی ہو گی

وہ اپنے دماغ میں اپنی بیوٹی کوئین کو جگانے کے کوئی ارادے لئے اس کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا مگر جب دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا

وائٹ گھٹنوں تک آتی ہاف فراک پہنے ہلکی سی جیولری ساتھ ہی ہلکا سا میکپ اونچی ہیل میں ملوث وہ اپنے بالوں کو اسٹیٹ کرنے میں مصروف تھی

"عریشہ...؟؟"

شہرام کے کہنے پر اس نے ایک جان لیوا ادا سے اس کی طرف رخ کیا وہ واقعی بیسٹ کی وائف لگ رہی تھی شہرام کچھ پل کے لیے تو کسی اور ہی دنیا میں جا چکا تھا وہ آج بلکل پہلے والی عریشہ لگ رہی تھی

"یس مسٹر شہرام؟؟"

"Beautiful...so hot"

شہرام کا دل کیا اسے گلے لگا لے مگر اگر وہ ایسا کرتا تو پھر اس پاگل لڑکی کے ناراض ہو جانے پر اسے منانے میں وقت لگ جاتا اس لئے وقت ضائع کئے بنا وہ جلدی سے اپنی بات پر آیا

"...اگر تم ریڈی ہو تو جلدی چلو ہمیں آدھے گھنٹے میں بلڈنگ پر پہنچنا ہے"

شہرام نے نہ آج اسے کسی قسم کا غصہ دکھایا نہ کوئی تلخ الفاظ استعمال کئے اس لئے عریشہ بھی اس سے اس ہی کے انداز میں پیش آ رہی تھی جو اسے اچھا لگا تھا

"...ہاں میں ریڈی ہوں"

".رفیق...یہ سامان گاڑی میں رکھو جلدی"

ملازم سے کہتا ہوا وہ عریشہ کی طرف متوجہ ہوا وہ بار بار اپنی نظروں کر اس پر سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر آخر کیا کرتا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ اس پر سے نظریں ہٹائے

"کیا ہوا؟؟ ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟"

عریشہ اس کی طرف بڑھتی ہوئی اس سے سوال کرنے لگی

". تمہیں دیکھ رہا ہوں... ویسے تو میں بہت ظالم ہوں مگر آج تم بھی کچھ کم نہیں لگ رہیں میری ظالم حسینہ"

شہرام اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرنے لگا جس پر عریشہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ قائم کیا

"... مسٹر شہرام ملک تم اپنا وعدہ بھول رہے ہو"

"کونسا وعدہ؟؟"

شہرام نے شرارتی انداز میں کہا جبکہ اب اس کی گرفت عریشہ پر مضبوط ہو رہی تھی اس کی بات پر عریشہ اسے گھورنے لگی

"تم نے کل وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ تم اپنی حرکتوں سے باز رہو گے مگر تم."

لسن میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا بس تمہاری بات مانی تھی اور میں کونسا تمہیں کسنگ کرنے لگا ہوں جو تم اتنا"

پریشان ہو رہی ہو..."

شہرام نے آخری جبکہ اس کے لبوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جیسے اگلے ہی لمحے وہ سچ میں ایسا کر دے گا

"چھوڑو مجھے."

عریشہ نے وارننگ والے انداز میں کہا

"اوکے مگر اس خوبصورت لمحے کو میں یادگار بنانا چاہتا ہوں..."

شہرام کی بات پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ اب بھی اس کی گرفت میں تھی شہرام نے

دوسرے ہاتھ سے جیب میں رکھا موبائل نکالا اور عریشہ کو مزید خود سے لگا کر تصویر لینے لگا مگر عریشہ اب بھی

اسے گھور رہی تھی

"Let's smile baBy..."

شہرام نے اپنی انگلیوں پر اس کی کمر میں گاڑتے ہوئی کہا جس پر وہ بچاری مجبوراً مسکرانے لگی تب ہی شہرام نے دو تین پکس کیپچر کیں مگر تمام پکس میں اس نے خود ایک بھی بار اسمائل نہیں کی تھی

ہونہہ کھڑوس کہیں کا." عریشہ کہ منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر شہرام اسے گھورنے لگا تو وہ پھر سے" مسکرانے لگی

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

جب وہ لوگ بلڈنگ کے باہر پہنچے تو ایک ہیلی کاپٹر اڑ چکا تھا باقی ایک اب بھی تیار کھڑا تھا بیسٹ کے ایک اشارے پر گارڈ نے اس کا سارا سامان ہیلی کاپٹر میں پہنچایا اور بیسٹ خود اپنی بیوٹی کے ساتھ لفٹ کے ذریعے بلڈنگ پر جانے لگا

"یہ کس کی بلڈنگ ہے؟؟"

". تمہارے بیسٹ کی"

"...اوہ اتنی خوفناک قسم کی بلڈنگ ہے تمہاری... بلکل تمہاری طرح"

ہاں تو میری جان یہاں کام بھی خوفناک قسم کے ہی کئے جاتے ہیں" شہرام کی بات پر عریشہ اسے نا سمجھی میں" دیکھنے لگی

"...ہونہہ تم کونسا یہاں بندوں کو لا کر ان کا مرڈر کرتے ہو"

عریشہ کے مذاق پر شہرام مسکرانے لگا

"Exactly..."

اس کی بات کو اگنور کرتی وہ لفٹ سے باہر قدم رکھ کر جانے لگی اور شہرام اس کے پیچھے پیچھے چل دیا سچ تو یہ تھا اسے عریشہ کا یہ اسٹائل بہت پسند آرہا تھا وہ کس طرح آج اپنے شوہر کے ساتھ اپنے اندر ایک الگ قسم کا غرور ایک انا لئے اس کی بیوی کی حیثیت سے اس کے ساتھ جا رہی تھی

تقریباً پندرہ منٹ ہو چکے تھے ان کے سفر کو شروع ہوئے مگر ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی مگر پھر شہرام نے خاموشی توڑی

"بریک فاسٹ میں کیا لو گی؟؟"

"...بڑی جلدی یاد آگیا"

عریشہ نے اس کے سوال پر تنزیہ جواب دیا جس پر شہرام اسے حیرت سے دیکھنے لگا

"...ویل اب یاد آ ہی گیا تو منگوا بھی لو جو دل کرے"

عریشہ اسے احسان جتانے والے انداز میں کہنے لگی جس پر شہرام کافی حیران ہوا کہ آخر کل جو اتنا ڈر رہی تھی آج

اس میں پہلے جیسی ہمت کیسے آگئی تھی یہ سب شہرام کی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ تھا

کچھ ہی دیر بعد ان دونوں نے ہلکا پھلکا بریک فاسٹ کیا

کتنا بورنگ سفر ہے نہ..."عریشہ کی بات پر شہرام اس کی طرف متوجہ ہوا"

"...ہمم مگر جہاں تم جا رہی ہو وہاں بہت انجوائے کرو گی"

"...کیسا انجوائے؟ مجھے کیا پتا کس کی پارٹی ہے کہاں جا رہے ہیں کون لوگ ہوں گے وہ"

عریشہ کی بات پر شہرام مسکرایا

میری جان تم اس پارٹی کو سائڈ کر دو...یوں سمجھو ہم یو کے ہنی مون پر جا رہے ہیں..."شہرام کی بات پر عریشہ"

کا رویہ پھر سے پہلے جیسا ہونے لگا

جسٹ شٹ اپ تمہیں لگتا ہے تم جیسے درندے نما انسان کے ساتھ میں ہنی..."وہ پھر سے اسے برا بھلا بولی"

جا رہی تھی شہرام کو لگا اس کی بک بک سے اس بچارے کا سر پھٹ جائے گا

اوففف اوففف بس یار اور کتنا برا کہو گی اپنے ہسبنڈ کو؟؟"عریشہ کی زبان کو بریک لگا"

خیر ہنی مون نہ صحیح ہم ساتھ آوٹنگ پر تو جا سکتے ہیں نہ...اور ویسے بھی تمہارے ڈیڈ نے تمہیں کہیں ابھی"

اکیلے ٹوور پر جانے سے منع کیا ہوا تھا اس وجہ سے تم کہیں آوٹنگ پر نہیں جا سکتیں تھی مگر اب میرے ساتھ تم

"...پوری دنیا گھوم سکتی ہو بہت آسانی سے

شہرام کی بات پر عریشہ تھوڑی حیران ہوئی کہ آخر اسے سب کچھ کیسے پتا چل جاتا تھا

خیر اگر تمہیں واقعی بوریت محسوس ہو رہی ہے تو چلو کوئی موووی دیکھتے ہیں...ہمارے اس سفر کو یادگار بناتے

".ہیں

شہرام زو معنی الفاظوں میں اسے کچھ اور ہی بتانا چاہ رہا تھا

"کونسی موووی...؟؟"

"کوئی ہالی وڈ موووی"

شہرام نے یہ الفاظ آنکھ مارتے ہوئے ادا کئے تھے جس پر اب عریشہ کو اس شخص کے ارادے کچھ عجیب ہی لگ رہے اور اب اسے اس کھڑوس انسان سے ڈر بھی لگ رہا تھا

ہوووووئی ہوووووئی...آج تو ہیلی کاپٹر میں اور بھی زیادہ مزہ آرہا ہے یاہووووووو..."نوفل ایئرفون لگا کر اپنی ہی" دھن میں بولا جارہا تھا جبکہ سامنے بیٹھی حورین اس کی بے سری آواز سن کر کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی باسم اور مہر ایک ساتھ بیٹھے ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کرنے میں مصروف تھے وقفے وقفے سے باسم کبھی مہر کو تنگ کر رہا تھا اور کبھی مہر اس کے ہیئر اسٹائل کو خراب کر رہی تھی وہ چاروں ہی کچھ نہ کچھ کرنے میں مصروف تھے خاموش تھا تو صرف روحیل اسے ہر پل ماہی کی یاد ستا رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی ہیلی کاپٹر لینڈ کروائے اور ماہی کے پاس چلا جائے

بچنا اے حسینوں...لو میں آگیاااااا..."ابھی نوفل نے پھر سے کچھ گانا شروع کیا تو حورین نے اس کے کانوں سے" ایئرفون ہٹایا اور غصے سے اسے گھورنے لگی جبکہ دوسری طرف مہر اور باسم جو اب ایک دوسرے کے گلے لگ کر

سکون سے باتیں کرنے میں مصروف تھے نوفل کی ایک دم والی آواز پر ڈرتے ہوئے ایک دوسرے سے دور ہوئے اور اپنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے لگے

"تمہیں کتنی بار کہا ہے اپنا منہ بند رکھا کرو... تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی؟؟؟" حورین کے دانت بیچنے پر نوفل نے دانت دکھائے جبکہ دوسری طرف باسم بھی اسے سڑے ہوئے منہ بناتے گھور رہا تھا

"اور نہیں تو کیا اس کا منہ تو بند ہی نہیں ہوتا جب دیکھو بے سری آوازوں میں کچھ نہ کچھ گاتا ہی رہتا ہے شکر کر باسم نے بھی اسے غصہ دکھایا "بیسٹ یہاں نہیں ورنہ تجھے چلتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے ہی نیچے گرا دیتا

"ہاں تو کیا کروں؟؟ تو خود تو اپنی ڈارلنگ کے ساتھ بیٹھا نین مٹکے کر رہا ہے اور یہ میڈم جن کے مزاج ہی نہیں ملتے اور وہ سامنے بیٹھا آرجے ناکام عاشقوں کی طرح اپنی محبوبہ کی یادوں میں گم ہے...اب میری نہ کوئی محبوبہ نا کوئی منگیتر اور نہ کوئی دوست...تو آخر میں کروں کیا"

نوفل نے سڑے سڑے منہ بناتے ہوئے ایک ایک کو مخاطب کرتے ہوئے یہ الفاظ ادا کئے تھے

روحیل اپنا نام سنتے ہی ان سب کی طرف متوجہ ہوا

"روحیل تجھے کیا ہوا ہے یار؟؟ کیا واقعی تجھے ماہی کی یاد آرہی ہے؟؟"

باسم کی بات پر روحیل نے سر جھکالیاوہ آج بلکل بھی پہلے والا روحیل لگ ہی نہیں رہا تھا

تو روحیل تم اسے بھی ساتھ لے آتے نہ..."ماہی روحیل سے کہنے لگی مگر روحیل نے کوئی جواب نہیں دیا"

مہر کیا تمہیں نہیں پتا بیسٹ نے ہمارے اس خطرناک پلان میں کوئی بھی غلطی کی گنجائش نہیں رکھی اگر"

روحیل ماہی کو ساتھ لیتا تو یہ ماہی کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوتا پھر روحیل مشن پر دھیان دیتا یا ماہی کی

"حفاظت کرتا

باسم کی بات پر مہر نے ثبات میں سر ہلایا کیونکہ یہی سچ تھا

تو کیا ہوا تم ماہی کو کال کر کے اس کا حال پوچھ لو..."مہر نے پھر سے کہا مگر روحیل بلکل خاموش بیٹھا اپنی ہی"

سوچوں میں گم ہو گیا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ شرم کے مارے میگزین کے پیچھے اپنا چہرہ چھپائے بیٹھی تھی مگر برابر بیٹھے شخص کو تو ذرا برابر بھی شرم چھو کر

نہیں گزری تھی وہ بڑے آرام سے سامنے اسکرین پر لگی واحیات قسم کی مووی دیکھنے میں مصروف تھا اور جب

جب زیادہ بولڈ سین آنے لگتا تو وہ عریشہ کے چہرے کے سامنے سے میگزین ہٹا دیتا جس سے وقتی طور پر عریشہ کے گال شرم سے سرخ ہونے لگتے مگر اس بار تو اس نے حد ہی کر دی

"...ہیئی ڈیئر وائف...میرے ساتھ یہ موووی پوری دیکھو...اگر نہ دیکھی تو"

تو؟؟؟"عریشہ میگزین سامنے سے ہٹاتے ہوئے اسے گھورنے لگی"

تو پھر میں یہ موووی اسٹارٹنگ سے لگاؤں گا اور تمہیں اپنے ساتھ بٹھا کر پوری دیکھنے پر مجبور کر دوں گا...اینڈ...یو"

"...نو نہ جو سینز تم نے مس کر دیئے وہ کتنے زیادہ ہوٹ

ابھی آگے وہ کچھ کہتا عریشہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے جبکہ شہرام اس کی اس حرکت پر یک طرفہ مسکرانے لگا

"...ہیئی بیوٹی...ہٹاؤ نہ اسے سامنے سے"

شہرام اب شرارتی انداز میں کہنے لگا مگر عریشہ اب تک خود کو میگزین کے پیچھے چھپائے بیٹھی تھی

"ہمم مطلب تم نہیں ہٹاؤ گی...اوکے"

شہرام نے ریموٹ کے ذریعے وہ فلم ہٹائی اور ایک ہارر موووی لگادی اور سوئچ سے اس ایریا کی لائٹس بھی آف کردیں اس کا میوزک اتنا زیادہ ہارر تھا کہ عریشہ کو میوزک سن کر ہی ڈر لگنے لگا تھا جبکہ وہ نواب کہیں کا خود بلکل پر سکون انداز میں ہارر موووی دیکھنے میں مصروف تھا

ہٹاؤ اسے..." عریشہ نے میگزین کو آنکھوں سے نیچے کرتے ہوئے کہا"

"...کیوں؟؟ تمہیں ڈر لگ رہا ہے کیا ڈارلنگ"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"...مم میں کیوں...ڈروں...گی...ہاں...میں کسی...سے نہیں...ڈرتی"

عریشہ نے بامشکل یہ الفاظ ادا کئے اور میگزین میں مصروف ہونے کا ناٹک کرنے لگی جبکہ شہرام اس کی اس حالت پر بہت لطف اندوز ہو رہا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ ہارر موووی اتنی ہارر ہو گئی کہ عریشہ کا وہاں اکیلے سیٹ پر بیٹھنا بھی مشکل ہو رہا تھا کیونکہ ساری لائٹس آف تھیں اور سامنے اسکرین پر وہ موووی چل رہی تھی عریشہ کو بار بار محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ابھی ہی پیچھے سے کوئی آجائے گا

ابھی وہ پیچھے کی آہٹ محسوس ہی کر رہی تھی جب مووی میں کسی لڑکی نے زور سے چیخ ماری اور ساتھ ہی اس چڑیل نے بھی اور اس اچانک والی ہارر چیخ سے عریشہ اتنی ڈر گئی کہ خود بھی چیخنے لگی تب ہی شہرام نے فلم روکی اور اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

پیپلیززز یہ مووی...ہٹادو...پلیززز..."عریشہ التجائی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ اس بار لہجہ بھی التجائی ہی تھا"

"No..."

"PleaSe SheHraM PleaSe..."

"NeVer..."

اس بچاری کی بات کو وہ دو بار انکار کرتا دوبارہ سے مووی اسٹارٹ کرنے لگا

پلیززز پلیززززر کو..."شہرام اس کی بات پر یک دم رکا اور اس کی طرف متوجہ ہوا"

"...پلیززز اس مووی کے بجائے کچھ اور دیکھ لو"

"...ہمم ریلی؟؟ پھر تمہیں بھی وہ موووی میرے ساتھ دیکھنی ہو گی بنا کوئی سین اسکیپ کئے پوری"

شہرام یک طرفہ مسکراہٹ لئے اسے اس وقت بے حد زہر لگ رہا تھا مگر وہ اسے کہتی بھی کیا وہ تو کوئی موقع نہ چھوڑتا تھا اس بچاری کو تنگ کرنے کا شاید اسے بہت مزہ آتا تھا یہ سب کر کے

"...بد تمیز انسان"

عریشہ غصے میں کہنے لگی جس پر شہرام بھی اسے گھورنے لگا جیسے ابھی ہی کچھ کر دے گا

"نہیں میرا مطلب...پلیززز وہ بھی نہ لگاؤ...پلیززز"

"...ہاں تو بس یہی دیکھو پھر"

شہرام پھر سے ریموٹ پکڑے موووی اسٹارٹ کرنے لگا

"...پلیززز کوئی تھرڈ آپشن دے دو...پلیززز آسان سا"

عریشہ کی بات پر وہ کچھ سوچنے لگا اور پھر سے مسکرایا عریشہ سمجھ چکی تھی اس گھٹیا شخص کے دماغ میں پھر کچھ گھٹیا ہی سوچ آئی ہو گی

دیکھو...بولڈ موو ی تم میرے ساتھ دیکھو گی نہیں...ہارر موو ی میں ہٹاؤں گا نہیں...تو بس ایک ہی آپشن ہے"

"...تمہارے پاس

عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ شہرام اپنے لبوں پر انگلی پھیرتا اسے نیچے سے اوپر تک دیکھنے لگا جس

پر عریشہ نے میگزین کو خود سے کے گلے سے لگایا

"...تم میری سیٹ پر آجاؤ"

اس سے کیا ہو گا ہاں؟؟تمہاری سیٹ پر آنے سے کیا میرا ڈر ختم ہو جائے گا؟؟ایسا کیا ہے تمہاری سیٹ میں جو"

"...سیٹ چینج کرنے سے مجھے ڈر محسوس نہیں ہو گا

وہ غصے میں بولتی چلی جا رہی تھی

"Hey HeY EnouGh..."

شہرام کی رعب دار آواز پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا

میں نے کب کہا سیٹ چینج کرو؟؟ اتنی بڑی سیٹ ہے ہم دونوں یہاں آرام سے ایڈجسٹ ہو سکتے ہیں...اور "

اگر نہ بھی ہوئے تو تم میری گود میں بیٹھ جانا اب ہی ہوں تمہارا... تھوڑا سا وزن برداشت کر لوں گا اب اتنا تو کر

"...سکتا ہوں نہ میں

شہرام کی بات پر عریشہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں آخر کتنا چلاک تھا وہ شخص اب عریشہ کرتی بھی کیا باقی

کے دو آپریشنز اس کو بلکل ہی نہ منظور تھے اس لئے مجبوراً اسے اس بدتمیز شخص کی بات ماننی پڑی وہ معصوم سی

بے بس سی شکل بنائے اٹھ کر اس کے قریب آنے لگی تو شہرام نے اس جگہ دی اور جیت کی خوشی میں اس کے

لبوں پر مسکراہٹ آئی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs 🔥🖤

وہ ہاتھ میں فون لئے آن کرنے کی کوشش کر رہا تھا اسے ڈر تھا اگر فون ان کر لیا تو وہ اس سے بات کئے بنا رہ

نہیں پائے گا اور اگر اس سے بات ہو گئی اور وہ رونے لگی یا اداس ہونے لگی تو وہ بہت زیادہ کمزور پڑھ جائے گا اور

اگر وہ کمزور پڑھ گیا تو یہ اس کے مشن کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو گا

"RuhaiL PleaSe Pickup The CaLL..."

ماہی کے تقریباً بیس سے زائد میسجز جمع تھے مگر جب روحیل نے میسج سین کئے تو ماہی آن لائن تھی اور تب بھی کوئی ٹائپنگ کر رہی تھی ابھی وہ ماہی کے نیکسٹ میسج کا انتظار کر رہا تھا جب ماہی کی کال آگئی روحیل کا موبائل بجنے کی وجہ سے سب اس کی طرف متوجہ ہوئے مگر وہ کشمکش کی حالت میں سکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ رہا تھا

دماغ کہہ رہا تھا کال ریسیو نہ کرنا مگر دل کہہ رہا تھا وہ پریشان ہو جائے گی وہ رو رہی ہو گی بہت ساری ہمت جمع کر کے روحیل نے اپنے دل کی بات سنی اور کال ریسیو کی

"...رو رو روحیل"

"...جی میری جان"

روحیل نے آہستگی سے کہا تاکہ کچھ فاصلے پر بیٹھے ان چاروں لوگوں کو اس کی آواز نہ جائے

"روحیل...آپ...آپ بنا بتائے مجھے چھوڑ کے چلے گئے...روحیل آپ...آپ انتظار تو کر لیتے...روحیل آپ مجھ سے مل تو لیتے...مجھے...ملنا تھا...آپ سے..."

ماہی کی درد بھری آواز سن کر روحیل کے اس پتھر دل نے دھڑکنا شروع کیا تھا روحیل نہیں چاہتا تھا کہ اس کی کوئی کمزوری ہو تبھی تو وہ اتنے سال ماہی سے دور رہا تھا مگر اب جب وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی

اور سب سے بڑی بات وہ خود بھی اس سے محبت کرتی تھی تو وہ کیسے اس کی فکر نہ کرتا فکر تو اسے ہمیشہ سے تھی

مگر اب بات پہلے جیسی نہیں تھی

"ماہی میری جان آپ سو رہی تھیں مجھے جگانا اچھا نہیں لگا...اور آپ کا فیور کیسا ہے؟؟ میڈیسن لی اپنے؟؟"

روحیل کی جب آنکھ کھلی تھی تو ماہی کا ماتھا اسے کچھ گرم لگ رہا تھا یعنی ماہی کو ہلکا سا بخار تھا جسے لے کر روحیل

کافی پریشان تھا اس لئے اسے جگائے بنا وہاں سے چلا گیا تھا

"...ممم مجھے کچھ نہیں سننا...میں...میں آپ سے ناراض...ناراض ہوں"

ماہی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی روحیل اس کی آواز سن کر سمجھ چکا تھا ماہی بہت روئی ہے اور اسے

اب بھی بخار ہے

ماہی پلیززز میری جان...آپ میڈیسن لے لیں پلیززز میری جان پلیززز...میں آپ سے پرومس کرتا ہوں"

"...میں جلد ہی واپس آجاؤں گا

روحیل نے ماہی کو منانا چاہا ویسے تو وہ بہت سمجھدار تھی مگر روحیل کے ملنے کے بعد وہ بہت زیادہ سینسیٹو ہو گئی تھی وہ ہر چھوٹی بات پر پریشان ہو جایا کرتی تھی شاید یہ سب روحیل کے بے انتہا پیار کا نتیجہ تھا جو ماہی اب اس کی بہت زیادہ لاڈلی ہو گئی تھی اس کے بنا ایک پل بھی نہیں گزارتی تھی

"آپ پرومس کر رہے ہیں نہ روحیل...آپ جلدی واپس آئیں گے نہ...آپ میرے پاس جلدی سے آجائیں گے نہ..."

ماہی کی آواز روحیل کو بے حد درد دے رہی تھی وہ اندر ہی اندر بہت تڑپ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی بھی طرح واپس ماہی کے پاس چلا جائے اور اسے اپنی باہوں میں محفوظ کر لے...

"جی جی میری جان...میں نے آپ سے پرومس کیا ہے...میں جلدی واپس آجاؤں گا...پلیز زز اب تو میڈیسن کھا لیں پلیززز...میں شام میں کال کر کے پوچھوں گا..."

"ہمم جی ٹھیک ہے."

روحیل کے منانے پر ماہی اس کی بات مان گئی تھی

"I LoVe You RuHaiL..."

"LoVe You Too Meri Jan..."

ان میں مختصر گفتگو ہوئی اور ماہی کو منا کر روحیل نے فون دوبارہ سوویج آف کر دیا جبکہ دل اس کا اب بے حد پریشان تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اب تک اس کے ساتھ بیٹھی ہارر مووی دیکھ رہی تھی جبکہ شہرام اسے اپنے سینے سے لگائے بیٹھا اس کو دیکھ رہا تھا جیسے جیسے زیادہ ہارر سین آتا اس کی گرفت شہرام کی شرٹ پر مظبوط ہونے لگتی وہ اس بات سے بلکل انجان تھی کہ وہ اس وقت جس کے سینے میں پناہ لئے بیٹھی ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ وہی شخص ہے جس سے وہ بے حد نفرت کرتی تھی جبکہ وہ ہارٹ لیز بیسٹ اپنی بیوٹی کوئین کو بڑی حسرتوں سے دیکھ رہا تھا

"شہرام پلیززز اب تو یہ مووی ہٹاؤ پلیززز مجھ سے اب یہ بلکل بھی دیکھی نہیں جا رہی..." عریشہ کے لئے اب یہ مووی دیکھنا مزید مشکل ہو رہا تھا ڈر کے مارے اس کی جان نکل رہی تھی اس کی بات مانتا وہ مووی اسٹاپ کرنے لگا

"...واؤ آج اس کھڑوس نے میری بات کتنی آسانی سے مان لی"

کیونکہ شہرام دوسری موووی ڈھونڈنے میں مصروف تھا مگر عریشہ کے سرگوشی نمااندازمیں کہے گئے الفاظ سن

چکا تھا اب اس کی طرف ابرو کا زاویہ بناتے دیکھنے لگا

جبکہ عریشہ اپنی نظریں اس پر سے ہٹاتے وہاں سے اٹھنے لگی

"کہاں جارہی ہو؟؟"

"...اپنی سیٹ پر"

کچھ دیر پہلے جو لڑکی اس کی باہوں میں پناہ لئے بیٹھی تھی اب وہی لڑکی دوبارہ سے اپنی اکڑ میں آچکی تھی

مگر کیوں؟؟"شہرام نے اس سے پھر سے سوال کیا"

کیا مطلب کیوں؟؟میں کیا جہاں تمہارے ساتھ بیٹھی رہوں گی؟؟؟ہٹو سامنے سے..."شہرام اس کے"

سامنے کھڑا اسے وہاں سے جانے سے روک رہا تھا مگر عریشہ نے اسے اپنی پوری طاقت سے سامنے سے ہٹایا اور

اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی اور اس کا وہاں سے جانا شہرام پر بہت ناگوار گزرا تھا

"...اٹھو"

شہرام کے سخت لہجے پر وہ اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"...میں نے کہا اٹھو"

"مگر کیوں؟؟"

دیکھتی نہیں ہو کچھ گرا ہوا ہے کہیں بھی بیٹھ جاتی ہو...کر لیا نہ ڈریس خراب..." شہرام کی بات پر وہ ایک دم سے وہاں سے اٹھی اور سیٹ کر گھورنے لگی

"مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں گرا ہوا...؟"

"...کچھ نہیں گرا ہوا تو ابھی گرا دیتا ہوں"

عریشہ کی بات پر شہرام یک طرفہ مسکرانے لگا اور سامنے پڑا جوئس کا گلاس اٹھا کر سیٹ پر الٹا دیا

عریشہ اسے غصے سے گھورنے لگی آخر وہ شخص کس طرح کے مزاج کا تھا کبھی بھی کچھ بھی کر جاتا تھا کچھ پتا نہیں چلتا تھا

"یہ...یہ تم نے کیا کیا؟؟؟ تم پاگل ہو؟؟"

تم سے کم..."شہرام نے اسے آنکھ ماری جس پر عریشہ باقی ساری سیٹوں کو دیکھنے لگی شہرام اس کے ارادے"

بھانپتا ہوا جوئس کی بڑی بوتل اٹھا چکا تھا ابھی عریشہ آگے بڑھ کر دوسری سیٹ پر جاتی شہرام نے ڈھکن کھولتے

ہی بوتل کا جوئس تمام سیٹوں پر گرادیا سوائے اپنی سیٹ کے

اوہ سیڈ...سب کیسے بیٹھو گی؟؟ڈریس خراب ہو جائے گا نہ..."شہرام اسے چڑا رہا تھا جبکہ عریشہ جس ہمیشہ اس"

کے سامنے خود کو بہت سمجھدار ظاہر کرواتی تھی اب کھڑی کوئی نئ ترکیب سوچ رہی تھی

"...آجاؤ بیٹھ جاؤ میری سیٹ حاضر ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے منہ موڑ لیا

"تو کیا سارا سفر یوں کھڑے ہو کر ہی گزارو گی؟؟"

شہرام حیران کن انداز میں اس سے پوچھنے لگا

"...ہمم...بلکل"

عریشہ اب بھی اکڑ دکھائے پر سکون انداز میں کھڑی ہوئی دل ہی میں اسے کوس رہی تھی جبکہ شہرام جو بڑے

مزے سے اسے جلاتا ہوا اپنی آرام دہ سیٹ پر بڑے سکون والے انداز میں جا بیٹھا اور خود اس کے ٹیبل پر رکھی

میگزین کو اٹھا کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا مگر بار بار اسے دیکھ بھی رہا تھا اور جیسی عریشہ کی نظر اس پر پڑتی تو خود کو میگزین میں مصروف ظاہر کرتا

تقریباً پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے جب ایک دم سے ہیلی کاپٹر نے جھٹکا کھایا تو عریشہ جو کہ سیٹ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تھی سیدھا شہرام پر جا گری جبکہ شہرام کے ہاتھ سے میگزین نیچے گر گئی اور اب اس کے ہاتھوں میں عریشہ تھی جو کہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی

بد تمیز بے شرم انسان چھوڑو مجھے..."شہرام موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کر کے" اسے اپنے قریب تر قریب کرنے لگا اس کے ارادے بھانپتے ہوئے عریشہ نے اس کے مظبوط سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کے مزید قریب آنے سے روکا اور غصے میں اسے الٹا سیدھا بولنے لگی

سو چلو اگر اس بد تمیز بے شرم انسان نے تمہیں چھوڑ دیا تو نیچے جا گرو گی"شہرام اس کے جز باتوں کی قدر کئے" بنا شرارتی انداز میں کہتا ہوا مزید اس کے قریب آنے لگا جبکہ عریشہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی آخر کیا تھا اس ظالم انسان کی ان براؤن سی آنکھوں میں کہ وہ کچھ لمحوں کے لیے ہی صحیح مگر ان کے سحر میں کھو سی جاتی تھی

وہ اس کے اتنی قریب تھی کہ شہرام اس کی سانسیں محسوس کر رہا تھا اور عریشہ جس کا ایک ہاتھ شہرام کے دل کے مقام پر ہاتھ اب وہاں اسے کچھ دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ہارٹلیز کہلاتا تھا مگر آج اس کا دل اپنے ہونے کی گواہی دے رہا تھا یا پھر عریشہ کا اس کے دل کے مقام کو چھو جانا اس کے دل کو دھڑکانے کا سبب بن رہا تھا

نجانے شہرام کب اس کے اتنا زیادہ قریب آ گیا تھا کہ اب اس کے لب شہرام کے لبوں سے جا لگے تھے پل بھر میں شہرام نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کر لیا تھا عریشہ اس کی آنکھوں کے سحر میں کچھ اس طرح سے گم ہو گئی تھی کہ اب اسے اس کا لمس محسوس کر کے سکون مل رہا تھا اب آنکھیں دونوں ہی کی بند تھیں مگر دل کی دھڑکنیں دونوں کی عروج پر تھیں اس بار وہ اکیلا ہی یہ سب نہیں کر رہا تھا بلکہ اس کی بیوٹی بھی اس کے ساتھ شامل تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...ماہی...بیٹا...اٹھو بیٹا کیا ہوا ہے تمہیں"

انسپیکٹر رضوان جو مجبوراً آج بڑے ہی اہم کام سے اپنے آفس گئے تھے جب رات کے وقت گھر لوٹے تو اپنی جان سے پیاری بیٹی کو سیڑھیوں کے قریب گرا ہوا پایا تو پریشان ہو کر اس کی طرف دوڑے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگے

"کہاں مر گئے سارے ملازم؟؟؟ادھر آؤ سب..." رضوان نے غصے سے کہا تو تمام ملازمین جو اپنے کاموں میں مصروف تھے جلدی سے بھاگ کر وہاں آئے

"کہاں تھے تم سب ہاں کیا ہوا ہے میری بیٹی کو کسی نے مجھے فون کر کے بتایا بھی نہیں یہاں میری بیٹی اس حالت میں ملی ہے... کہاااں تھے تم سب ہاااں؟؟؟؟"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

انسپیکٹر رضوان کا بس نہیں چل رہا تھا سارے ملازموں کو لائن میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیں ان کی بات پر سب نے سر جھکا لئے ان میں سے ایک بولا

"...وہ صاحب جی ہم کام میں مصروف تھے"

"تو سب ایک ساتھ ہی مصروف تھے ہاں؟؟ میں نے کہا بھی تھا نہ ماہی کا خیال رکھنا... تم سب کے سب بے کار ہو کسی کام کے نہیں ہو."

رضوان کی بات پر سب لوگ ڈرتے ہوئے ان کو دیکھنے لگے

"...اب کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو پانی لاؤ جلدی"

انہوں نے پھر سے چیختے ہوئے کہا تو ایک ملازمہ بھاگ کر کچن کی طرف گئی اور ایک گلاس میں پانی کے کر آئی

جسے لے کر رضوان نے پانی کے چھینٹے ماہی کے منہ پر گرائے تو ماہی نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں

"ڈاکٹر کو فون کرو جلدی..." انہوں نے غصے سے کہا اور ماہی کو گود میں اٹھا کر اس کے کمرے میں لے گئے تو

تمام ملازمین پریشان ہو گئے اور ایک نے ڈاکٹر کو فون کر کے بلا لیا

ڈاکٹر نے معائنہ کیا

"انہوں نے کوئی ٹینشن لے لی ہے جس وجہ سے ان کے دماغ پر تھوڑا اثر پڑا ہے مگر اب ٹینشن کی کوئی بات نہیں

انہیں یہ میڈیسن دیں اور کوشش کریں ان کو مزین ٹینشن سے دور رکھیں تاکہ ان کی صحت پر اب کوئی اثر نہ

پڑے۔"

جی ڈاکٹر شکریہ آپ کا..."رضوان کے اشارے پر ملازم ڈاکٹر کو گیٹ تک چھوڑنے چلا گیا جبکہ ماہی اب ہلکی"

ہلکی سی آنکھیں کھول کر اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی رضوان اب اپنی بیٹی کی ایسی طبیعت کو لے کر بہت زیادہ

پریشان ہو گئے تھے

شاید میں نے بہت جلد بازی کر دی..."انہیں شاید اب اپنے فیصلے پر پچھتانا پڑ رہا تھا مگر آخر وہ کرتے بھی کیا وہ"

مجبور تھے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اب تک اس کے سکون بھرے لمس کو محسوس کر رہی تھی نجانے کیوں اسے اس شخص کی قربت اتنا سکون

دے رہی تھی جبکہ شہرام کو تو اتنی بھی فرصت نہیں مل رہی تھی کہ وہ یہ سوچ سکے کہ آخر عریشہ کو آج ہو کیا

گیا تھا اتنی قربتوں کی آج وجہ کیا تھی

شہرام نے کچھ سوچتے ہوئے اس کے لبوں کو آزاد کیا رات کا وقت تھا ٹھنڈ کافی بڑھ چکی تھی وہ اس کی گرم

باہوں میں سکون محسوس کر رہی تھی اور اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی جبکہ شہرام اس کے نرم لبوں کو اپنی

انگلی سے سہلا رہا تھا

"...جان"

اس کا لہجہ انتہائی نرم اور چاہت سے چور تھا جبکہ عریشہ اب بھی اس ہی کی آنکھوں میں گم تھی

"...میری جان"

"My DiL G..."

شہرام نے پھر سے کہا تو وہ ہوش میں آئی اور اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے ایک جھٹکے سے وہ اسے خود سے دور کر گئی شہرام کے لبوں پر اس کے چہرے پر جو چاہت کے رنگ بکھرے تھے عریشہ کی اس حرکت پر اچانک سے غائب ہو چکے تھے

"...کیوں آئے میرے اتنے قریب تم ہاں؟؟ منع کیا تھا نہ میں نے"

عریشہ اس کی باہوں سے خود کو آزاد کراتے ہوئے چیخنے لگی جبکہ شہرام اس کے یوں اچانک والے رویے پر تھوڑا سا افسردہ ہوا تھا مگر وہ ظاہر نہیں کرتا تھا

"کیا ہوا ہے اچانک؟ کیا کہی جا رہی ہو؟؟"

شہرام بولتاہوااٹھ کراس کے قریب آیا

"...رکو...وہیں رک جاؤ...آگے مت بڑھنا"

عریشہ اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرنے والے انداز میں کہنے لگی تھی

"...مگر کیوں"

"کیونکہ نفرت ہے مجھے تم سے...تمہاری قربت سے...تمہارے لمس سے تمہاری آنکھوں میں بکھرے ان ...جھوٹی وفاؤں کے رنگوں سے..."

عریشہ کی بات پر وہ پھر سے کچھ دن پہلے والے واقعے کو یاد کرنے لگا جب عریشہ نے اس کے سامنے کسی اور سے محبت کا اعتراف کیا تھا

"کیا واقعی؟؟تو پھر تھوڑی دیر پہلے جب میں تمہارے اتنے قریب تھا تو کیوں نہیں روکا تم نے مجھے ہاں؟؟؟"

"...تب کہاں تھی تمہاری یہ نفرت؟؟؟بتاؤ جواب دو"

شہرام کی اب برداشت سے باہر ہوتی جارہی تھی اس لئے وہ بھی انتہائی سخت لہجے سے مخاطب ہوا تھا

جس پر عریشہ تھوڑی شرمندہ ہوئی تھی کیونکہ وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا ہر بار کی طرح اس بار آخر اس نے مزاحمت کیوں نہیں کی تھی آخر کیا وجہ تھی جو وہ خاموشی سے اپنے آپ کو اس کے حوالے کرنے لگی تھی اب اسے افسوس ہو رہا تھا خود پر اپنی کی گئی حرکت پر

"عریشہ... تم میرے صبر کو آزمانا چھوڑ دو ورنہ جس دن میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا... قسم سے وہ دن یا تو تمہارا یا ہمارے بیچ آئے اس شخص کا یا پھر میرا اس دنیا میں آخری دن ہو گا..." شہرام کی آنکھیں اب مکمل لال ہو چکی تھیں آخر وہ کیوں اس کے ساتھ ایسے رویے سے پیش آتی تھی شہرام قدم بڑھاتا ہوا واش روم کی طرف چلا گیا وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا نل سے بہتے پانی کو اس نے اپنے چہرے پر مارا وہ خود کے چہرے کو نفرت سے دیکھ رہا تھا آخر وہ کیوں اس کے چہرے سے اس سے اتنی نفرت کرتی تھی آج پہلی بار وہ خود کو اتنی نفرت بھری نگاہوں سے گھور رہا تھا اور پھر وہ تیسرا شخص جو اس کے اور عریشہ کے درمیان نجانے کب سے آ چکا تھا اس کے بارے میں سوچنا اب اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا اس کا غصہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ سامنے لگے شیشے پر اس نے ایک زوردار مکا مارا جس سے شیشہ تو ٹوٹا ہی مگر ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھی زخمی ہوا تھا

اپنے اس مشن کے بعد وہ ایک ٹھوس فیصلہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پھر چاہے اس فیصلے سے کسی کی زندگی ہی کیوں نہ چلی گئی مگر اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کوئی مظبوط اور رسکی قدم اٹھانا پڑے گا اب یہ وقت ہی بتائے گا کہ آخر وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

وہ جب وہاں سے باہر آیا تو عریشہ اس کی ہی سیٹ پر بیٹھی سو چکی تھی مگر اس کا غصہ ابھی کم نہیں ہوا تھا لیکن وہ اس کو نیند سے بیدار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا پہلے اس نے اپنے ہاتھ پر بینڈج کی اور پھر اس کے برابر جا بیٹھا

ویسے تو جگہ اتنی تھی کہ دونوں ہی آرام سے بیٹھ سکتے تھے کیونکہ عریشہ سو چکی تھی اس لئے شہرام کے لیے اس کے ساتھ بیٹھنا تھوڑا مشکل ہو رہا تھا مگر وہ پھر بھی خود کو ایڈجسٹ کرتا اس کے ساتھ بیٹھ گیا

"...نجانے عریشہ کیوں اس ہارون کے اتنا قریب ہو گئی نجانے کب اسے اس غدار انسان سے پیار ہو گیا"

وہ ابھی ان ہی سوچوں میں گم تھا جب عریشہ نے کروٹ لی اور اس کے سینے سے جا لگی کیونکہ وہ گہری نیند سو چکی تھی اس لئے شہرام نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس کے گرد باہیں پھیلائیں تاکہ وہ نیند میں بھی خود کو محفوظ محسوس کر سکے

"...تم آج بھی اتنی ہی پیاری ہو... جتنی پہلے تھیں"

وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اسے چاہت سے دیکھنے لگا

"...بس غصہ تھوڑا سا زیادہ کرنے لگی ہو"

شہرام کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آئی مگر پل بھر میں وہ مسکراہٹ کہیں غائب ہو گئی تھی جب اسے ماضی یاد آیا تھا

"...تم کل بھی مجھے نہ پسند کرتی تھیں اور آج بھی"

اسے دکھ ہوا تھا مگر وہ خود کے زخموں کو کریدتا بھی خود تھا اور مرہم بھی خود ہی لگاتا تھا اسے کب کس طرح نارمل بیہو کرنا ہے یہ وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

جب اس کی آنکھ کھلی رات کے دو بج رہے تھے اس نے بستر سے اٹھنے کی بہت کوشش کی مگر اس سے اٹھا نہ گیا

مگر برابر میں کسی کی موجودگی کا احساس کرتے ہوئے اس نے کروٹ لی تو پتا چلا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کے

ڈیڈ تھے تو کیا وہ اب تک یہیں پر موجود تھے

بابا..."ماہی کی آواز پر رضوان نے آنکھ کھول کر دیکھا تو ماہی کو جاگتا ہوا پایا"

"...ماہی...بابا کی جان"

"بابا آپ یہاں؟؟اور کیا ہوا تھا مجھے؟؟"

ماہی کا سر ابھی بھی چکرا رہا تھا مگر وہ پھر بھی بہت ہمت جمع کر کے کہنے لگی

" بیٹا اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟؟"

"...بابا میں بلکل ٹھیک ہوں"

ماہی کی بات پر رضوان کو سکون کا سانس لیا تھا

"میری بیٹی کو بھوک لگی ہے؟؟کچھ کھانا ہے؟؟"

رضوان نے پیار سے ماہی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو ماہی نے ثبات میں سر ہلایا

ہمم اوکے تو بس تھوڑا سا انتظار کو میں بس ابھی تمہارے لیے کچھ بنا کر لاتا ہوں اوکے پھر ہم دونوں مل کر کھانا کھائیں گے..."

ماہی مسکراتے ہوئے انہیں دیکھنے لگی تو وہ وہاں سے چلے گئے مگر تب ہی ماہی کو یاد آیا کہ اس کا موبائل پتا نہیں کہاں تھا روحیل کے میسج کا انتظار اسے کب سے تھا وہ موبائل ڈھونڈنے لگی تو موبائل اس کی سائڈ ٹیبل پر تھا

ماہی نے موبائل چیک کیا مگر وہاں نہ روحیل کا کوئی میسج تھا نہ کوئی مسڈ کال تھی ماہی نے روحیل کو ع سے میسجز کئے مگر جو پہلے والے میسجز تھے روحیل نے تو اب تک وہ بھی سین نہیں کئے تھے

روحیل...پلیززز مجھ سے بات کر لیں پلیززز ایک بار آن لائن آ جائیں پلیززز." ماہی روحیل کی پکچر دیکھنے لگی اور بوسہ دے کر سینے سے لگا گئی تھی وہ یوں ہی روحیل کی تصویر کو سینے سے لگائے آنکھیں بند کئے لیٹی تھی

تھوڑی ہی دیر میں رضوان کھانے کی ٹرے لئے کمرے کی طرف آئے تو اپنی بیٹی پر ایک نظر ڈالی تو دروازہ ناک کرنے لگے

"...جی جی بابا"

ماہی جلدی سے موبائل سائڈ پر رکھتی اٹھ کر بیٹھی

"...یہ دیکھو میں نے تمہارے لئے کتنے مزے والا کھانا تیار کیا ہے بس نمک تھوڑا کم ہو گا"

رضوان نے آخری جملہ رک رک کر بولا تو ماہی ہنسنے لگی

کوئی بات نہیں بابا میں کھالوں گی..."ماہی کی بات پر رضوان نے نوالہ بنا کر آگے بڑھایا تو ماہی کھانے لگی"

"Hmmmmm... Yummmy..."

ماہی نے ٹیسٹ کر کے بتایا تو رضوان مسکرانے لگے پھر ماہی نے بھی ایک لقمہ بنا رضوان کی طرف بڑھایا تو وہ بھی کھانے لگے

"...ہمممم یہ تو میٹھا ہو گیا"

رضوان کی بات پر ماہی سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی

"بابا؟"

"...کیونکہ میری بیٹی جو اتنی سویٹ ہے اس لئے اس کے ہاتھ سے کھایا گیا لقمہ بھی میٹھا ہوا نہ"

رضوان نے پیار سے اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا تو ماہی بھی مسکرانے لگی تھی مگر اندر ہی اندر کچھ تھا جو اسے دکھی ہونے پر مجبور کر رہا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...ہیئی اٹھو اٹھو سب اٹھو ہم یو کے پہنچ چکے ہیں"

نوفل کی آواز پر سب سے پہلے تو حورین بیدار ہوئی پھر باسم اور مہر بھی آنکھ کھول کر اسے دیکھنے لگے جو اس وقت جو کر جیسا چشمہ لگائے کسی جوکر سے کم نہ لگ رہا تھا جبکہ روحیل جو پہلے ہی سے جاگ رہا تھا ایک نظر نوفل پر ڈالتے ہوئے اسے اگنور کر گیا

"کیا ہم یو کے پہنچ گئے؟؟؟؟"

مہر بھی خوشی سے پوچھنے لگی تو نوفل نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا جس پر باسم اور حورین کھڑکی سے آتی دھوپ کو دیکھ کر سمجھ چکے تھے کہ دوسرا دن لگ چکا تھا تو سب تیاری کرنے لگ گئے

"...اوففف کتنا مزہ آنے والا ہے یاہووووو"

نوفل کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہ تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اٹھ کر ناچنا شروع کر دے مگر سب ہی جانتے تھے کہ نوفل اور مہر آخر اتنا خوش کیوں ہو رہے تھے

"باسم کیا ہم ہوٹل میں رہیں گے؟؟"

مہر نے باسم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا اور جواب کی منتظر رہی

ارے مہر ڈارلنگ کیا ہو گیا کیوں ایسی گندی گندی باتیں منہ سے نکال رہی ہو شُب شُب بولو... ہم بھلہ کیوں"

"... ہوٹل میں رہنے لگے؟؟ ہم تو ڈائرکٹ اپنے بیسٹ کے فارم ہاؤس پر جائیں گے

نوفل کی بات پر باسم اور حورین نے سر پکڑ لیا نوفل اور مہر نجانے کب سے بے چین تھے کہ بیسٹ کا فارم ہاؤس دیکھنے کو مل جائے پچھلی بار بھی بیسٹ جب یو کے گیا تھا تو اپنے ساتھ صرف روحیل اور حورین کو لے کر گیا تھا باسم جو بھی چاہ تھی کہ وہ بیسٹ کا حسین فارم ہاؤس دیکھے مگر وہ اتنا زیادہ شو نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ میچور تھا مگر مہر اور نوفل تو تھے ہی چھوٹے بچے اب ان کو کون سمجھائے

اوئے ناکام عاشق... کبھی مسکرا بھی کیا کرو ہم یو کے پہنچ چکے ہیں اور سارے راستے تم نے یہ سڑا ہوا منہ ہی بنا کر رکھا تھا..."نوفل کی بات پر روحیل اس کی طرف متوجہ ہوا

"...روحیل تم ماہی سے بات کیوں نہیں کر لیتے؟؟شاید بات کر کے تمہی تھوڑی تسلی مل جائے"

مہر کی بات پر روحیل نے ثبات میں سر ہلایا مگر کیا کچھ نہیں

کچھ ہی دیر میں ان کا ہیلی کاپٹر ہوکے کی سرزمین پر لینڈ ہونے والا تھا اور بس یہی وجہ تھی جو سب لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے مگر روحیل اب بھی ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اس کا یوں پریشان رہنا مشن کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہونے والا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو کسی اور کے سینے پر چھپا ہوا پا کر وہ جلدی سے دور ہونے لگی تو دیکھا کہ وہ شہرام کے کتنی قریب تھی وہ شخص سوتے ہوئے بھی اس پر اپنی گرفت مضبوط کئے ہوا تھا بس یہی وجہ تھی کہ عریشہ کے لئے اس کی باہوں سے آزاد ہونا تھوڑا مشکل ہو رہا تھا بلکہ تھوڑے سے بھی کئی زیادہ مشکل اور اگر وہ شخص جاگ جاتا تو شاید اس کا آزاد ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ثابت ہوتا

عریشہ نے پہلے بہت کوشش کی کے اس کی باہوں کی قید سے رہائی مل جائے مگر وہ صاحب سوتے ہوئے بھی اپنی ڈیوٹی بہت اچھے سے انجام دے رہا تھا جیسے ہی عریشہ نے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کی تو

شہرام نے غصے سے اسے مزید خود کے قریب کر لیا جس سے وہ سیدھا اس کے سینے سے جا لگی اب وہ سمجھ چکی تھی کہ اس شخص کو جگائے بنا وہ اس کی قید سے آزاد نہیں ہو سکے گی اس لئے مزاحمت کرنا بے کار سمجھتے ہوئے اس نے ہار مان لی

اب وہ اس کے بہت قریب تھی اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہی تھی وہ تھا تو انتہائی ہینڈسم اور خوبرو نوجوان مگر غصے کا تو بہت زیادہ تیز تھا اکڑنے میں تو وہ اس بچاری عریشہ کو بھی بہت آسانی سے پیچھے چھوڑنے کا ہنر رکھتا تھا

وہ ایک انتہائی سخت مزاج اور انتہا کا کڑوا انسان تھا اس کی پرسنیلٹی کی کیا ہی بات تھی وہ ایک نواب تھا اپنی ہی دنیا کا اس کی ایک الگ ہی دنیا تھی جو اس کی خود کی بنائی ہوئی تھی جہاں وہ خود حکومت کرتا تھا جسے چاہے جیسے چاہے چلا سکتا تھا اس کی نظر میں کسی کی بھی ذرا برابر بھی اہمیت نہیں تھی غرور تو اس کے اندر اتنا تھا کہ کسی سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا

عریشہ ابھی اس کی ہلکی سی شیو و کو دیکھنے لگی جو جو اس پر بہت جچ رہی تھی اور اس کے چہرے کو اور بھی زیادہ دلکش بنا رہی تھی اس کے وہ ہونٹ اس کی آنکھیں وہ تھا تو بلکل ہیرو اس میں شاید ہی کوئی کمی ہو گی وہ ایک بلکل پرفیکٹ انسان تھا اور اس بات کی گواہی خود عریشہ کا دل دیتا تھا

عریشہ کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی کیونکہ ایک ہاتھ تو شہرام نے اس کی کمر پر رکھا ہوا تھا جبکہ دوسرا جو آزاد تھا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی عریشہ اس کے ہاتھ کو چھو کر دیکھنے لگی

"اوففف اتنا سارا زخم... کل تک تو ایسی کوئی پٹی نہیں تھی پھر آج؟؟؟"

وہ بہت فکر مندی سے اس کا ہاتھ دیکھ کر کہنے لگی

ہونہہ کھڑوس کہیں کا اس نے خود ہی کیا ہو گا یہ سب... کیونکہ ان صاحب کو تو غصے میں کچھ نظر ہی نہیں آتا"

"...نہ...ہونہہ کھڑوس کریلہ

عریشہ اپنی ہی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی جبکہ اس بات سے انجان کہ جس کو ابھی اس نے کھڑوس کریلہ کہہ کر مخاطب کیا تھا وہ اس کی تمام باتیں سن چکا تھا ایک پل کے لیے عریشہ کو لگا جیسے شہرام جاگ چکا ہے جیسی

ہی عریشہ اس کی طرف دیکھنے لگی تو اس کی آنکھیں بند تھیں مگر باہر سے آتی دھوپ کی وجہ سے اس کے چہرے پر بیداری والے تاثرات بکھرے ہوئے تھے

عریشہ جلدی سے پیچھے مڑ کر کھڑکی سے آتی دھوپ کو پردے کی مدد سے کوور کرنے لگی مگر شہرام کی گرفت کی وجہ سے اس کے لئے یہ کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا پہلے اس نے بہت کوشش کی مگر ناکام رہی تو پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ شہرام کے چہرے کے قریب آنے لگی تاکہ اس کے سائے سے شہرام کے چہرے پر پڑھتی دھوپ رک سکے

عریشہ کے یوں قریب آنے پر شہرام کا دل چاہا وہ ابھی ہی جاگ کر اس کو گلے لگا لے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس لمحے کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اسے پتا تھا اس کی اس حرکت پر عریشہ کا کیا ردعمل ہو گا اس لئے سونے کی ایکٹنگ جاری رکھنے لگا

عریشہ کی زلفیں شہرام کے چہرے کو چھو رہی تھی عریشہ اسے اتنی قریب سے دیکھ کر تھوڑی شرما بھی رہی تھی لیکن اب مجبوری تھی جبکہ دوسری طرف شہرام جس کی اب برداشت سے باہر ہو چکا تھا کہ وہ مزید اس ناٹک کو جاری رکھے وہ آنکھیں کھولنے لگا ہی تھا کہ عریشہ کچھ کہنے لگی تو شہرام پھر سے آنکھوں میچ گیا

کتنا پیارا ہے نہ یہ کھڑوس انسان... نجانے کیوں میرے پیچھے پڑا ہوا ہے اس کو تو کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی ہے" مجھ سے بھی اچھی... لیکن شاید اسے میں ہی پسند آئی ہوں... کیونکہ مجھ سے اچھی لڑکی اس پوری دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں..."

عریشہ اپنے ہی منہ سے خود کی ہی تعریف کرنے لگی جبکہ اب شہرام نے اس کی باتوں پر بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی ورنہ وہ مسکرا جاتا

یہ بھی سچ ہے کہ اس کھڑوس کے ساتھ میں بہت بچوں گی... مگر میرے ...ویسے لڑکا تو یہ بھی برا نہیں ہے" لئے کوئی لڑکوں کی کمی تھوڑی ہے... ہونہہ... لیکن ایسا بھی تو ہو گا نہ کہ اس کے پیچھے کتنی ساری لڑکیاں ہوں... کیا واقعی ایسا ہے..."

وہ پھر سے کہنے لگی تھی جبکہ شہرام اس کی چلتی ہوئی ہر سانس کو محسوس کر رہا تھا اس کو جھٹکا تو تب لگا جب عریشہ نے اپنی انگلی اس کے لبوں پر رکھی

"خود تو کسی کڑوے کریلے کی مانند ہے مگر اس کے ہونٹوں کا لمس... بہت میٹھا ہے"

عریشہ کل رات والا منظر یاد کرنے لگی تب ہی شہرام نی گرفت اس کی کمر پر مظبوط ہوئی اور وہ جو کب سے سونے کا ناٹک کر رہا تھا اب آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا تھا

"شہرام کے جاگنے پر عریشہ یک دم سے... تو پی لو نہ ان میٹھے ہونٹوں کو روکا کس نے ہے مائے ہوٹ وائف" چونکی اور دور ہونے لگی مگر شہرام اب اس پر مکمل جھکنے لگا تھا شہرام کی بات پر عریشہ کے گال شرم سے لال ہونے لگے تھے

"تت تم... جاگ... رہے ہو؟؟؟"

"ہاں لیکن دل ہی نہیں کیا تمہیں خود سے دور کرنے کا اس لئے ایکٹنگ کرنے لگا تھا... میں نے سوچا کیا پتا میری وائف... کچھ خاص کر جائے"

شہرام نے یہ الفاظ بہت دھیمے مگر شرارتی لہجے سے ادا کئے تھے جس پر عریشہ کے چہرے پر حیا کے رنگ نمایاں ہونے لگے تھے

ان کا ہیلی کاپٹر یوکے کی سرزمین پر لینڈ ہو چکا تھا اور پھر وہ لوگ بیسٹ کے پلان کے مطابق بیسٹ کی بھیجی گئی گاڑی میں بیٹھ کر اس کے فارم ہاؤس جا چکے تھے جبکہ بیسٹ کا ہیلی کاپٹر اب تک ہواؤں کی سیر کر رہا تھا

ہیں...یہ کونسی جگہ ہے...یہ کہاں لے کر جا رہے ہو بھائی؟؟..."نوفل کو اپنی آنکھوں پر بلکل بھی یقین نہیں آیا جب اس نے گاڑی کو ایک کھنڈر نما کارخانے کی طرف جاتے دیکھا وہ بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ڈرائیور سے کہنے لگا جبکہ حورین بھی حیران تھی کیونکہ یہ جگہ تو بلکل ہی عجیب سی تھی

"...باسم یہ کونسی جگہ ہے؟؟؟تم کچھ بول کیوں نہیں رہے اس ڈرائیور کو"

ڈرائیور اپنی ہی دھن میں گاڑی چلانے میں مصروف تھا وہ بیسٹ کے حکم پر صرف روحیل کے سوالوں کا جواب دے تھا اس کے علاوہ وہ کسی کو دیکھ بھی نہیں رہا تھا نہ ہی کسی کی بات پر اس کا کوئی ری ایکشن تھا

"...ریلیکس گائیز...تھوڑا صبر کر لو"

آرجے کے سخت لہجے پر نوفل اور مہر کی زبان کو بریک لگا اور باسم کے گھورنے پر وہ دونوں بلکل خاموشی سے بیٹھ گئے

ہونہہ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا... سوچا حسین فارم ہاؤس تھا آ کھنڈر نما قلعے میں گئے. "نوفل نے منہ ہی منہ میں" کہا مگر سب سن چکے تھے اور حورین تو اسے گھور بھی رہی تھی

گاڑی اب اس کھنڈر نما کارخانے کے بلکل قریب تھی یہ کوئی بہت ہی پرانا اور کئی سالوں سے بند کارخانہ ثابت ہو رہا تھا تب ہی ڈرائیور نے کسی کو کال کی تو وہاں کے چھوٹے گیٹ سے ایک گارڈ باہر نکل کر آیا اور ایک ریموٹ کے ذریعے بڑے والے دروازے کو کھولنے لگا

جیسے جیسے یہ دروازہ کھلتا گیا ویسے ویسے روحیل کے علاوہ سب حیران ہوتے گئے پھر گاڑی اس بند کارخانے کے اندر گئی اندر بہت زیادہ اندھیرا تھا تقریباً دو منٹ تک گاڑی یوں ہی اس سرنگ نما راستے سے سیدھی اندر جاتی رہی مگر ایک دروازے کی طرف رکی اور پھر سے اس ڈرائیور نے کسی کو کال کی تو سامنے بنا بڑا سا بند دروازہ آہستہ آہستہ سے کھلنے لگا دروازہ جیسے جیسے کھلتا گیا ویسے ویسے سب لوگوں کے منہ کھلتے گئے

گاڑی اب اس بنے باغ نما راستے سے اندر جانے لگی ہر طرف ہرے بھرے درخت تھے اور تھوڑا آگے جا کر بیچ میں ایک بہت بڑا خوبصورت مجسمہ بنا ہوا تھا وہ کسی سچ مچ والے بیسٹ کا مجسمہ لگ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی

ایک لڑکی کا مجسمہ بنا ہوا تھا سفید ماربل سے بنایا گیا یہ مجسمہ بیت خوبصورت لگ رہا تھا اس کے آس پاس فوارے بنے ہوئے تھے جو فلحال تو ایک شوپیز لگ رہے تھے

واؤ...یہ تو بیسٹ ہے نہ اور یہ اس کی بیوٹی کیا بات ہے..."نوفل کو یہ مجسمہ بہت پسند آیا تھا"

ان کی گاڑی اس کے برابر سے گزری اور سامنے بڑے سے فارن ہاؤس پر پہنچی سب کو اپنی آنکھوں پر بلکل بھی یقین نہیں آرہا تھا یہ خواب تھا یا پھر حقیقت وہاں نجانے کتنے گارڈز کھڑے ہوئے تھے اور نجانے کتنی گاڑیاں تھی بیسٹ تو ان کی سوچ سے بھی زیادہ ہی آگے تھا وہ لوگ سب جلدی سے گاڑی سے نکل کر فارم ہاؤس کے اندر گئے وہ بہت حسین بنایا گیا تھا

ایک گارڈ ان سب کو ان کے کمروں کا بتا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ لوگ پورے فارم ہاؤس کا جائزہ لے رہے تھے یہ اتنا بڑا تھا کہ انہیں پورا جائزہ لینے میں شاید ہی شام ہو جاتی مہر تو سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اوپر کے تمام فلور کا جائزہ لینے چلی گئی جبکہ باسم بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا

نوفل سیدھا سیدھا سامنے بنے لون کی طرف چلا گیا جسے وہ لون سمجھ رہا تھا وہ دراصل کوئی لون نہیں تھا یہ فارم ہاؤس کے پیچھے کا حصہ تھا جہاں ایک طرف خوبصورت پھولوں کے پودے لگے ہوئے تھے اور ایک طرف

جھولا اور دوسری طرف ٹیبل اور کرسیاں رکھی ہوئی تھیں مگر سامنے ایک بہت بڑی ندھی بنی ہوئی تھی جہاں بورڈ کھڑیں تھیں یعنی کہیں بھی جانے کا راستہ اس ندھی کے ذریعے بھی بنایا گیا تھا

نوفل تو پاگل ہی ہو گیا تھا جبکہ حورین آنکھیں چھوٹی کرتی اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی پہلے وہ جا کے جھولے پر بیٹھا پھر بورڈ کے اندر پاؤں رکھ کر دیکھنے لگا اور پھر کرسیوں پر آ کر بیٹھ گیا تب ہی ایک ملازم اس کے پاس آیا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"صاحب آپ کو کچھ چاہیے؟؟"

"...واؤ تم بھی مسلم ہو فل اردو واؤ"

"...جی صاحب جی"

"...مجھے چاہیئے فریش ایپل کا فریش جوس"

نوفل حورین کی طرف گھمنڈی انداز میں دیکھتا ہوا کہنے لگا تو حورین نے منہ بناتے ہوئے اسے اگنور کیا جبکہ ملازم ثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کے حکم کے مطابق جوس لانے چلا گیا جبکہ اوپر والے فلور کی گیلری سے باسم اسے دیکھنے لگا

"تجھے یہاں بھی کھانے پینے کی لگی ہوئی ہے؟؟"

باسم کی بات پر حورین اور نوفل نے اوپر دیکھا جہاں ایک طرف مہر کھڑی تصویریں بنا رہی تھی جبکہ باسم کھڑا نوفل کو گھور رہا تھا

"ہونہہ لگادی نظر ممی صحیح کہتی تھیں یہ دنیا کبھی جینے نہیں دیتی."

باسم کی بات پر مہر جو تصویر بنا رہی تھی اب قہقہ لگانے لگی

"تم تو چپ کرو مینٹل عورت کی بہن."

باسم کی بات پر مہر منہ بناتی ہوئی واپس اپنے کام میں لگ گئی

وہ سب ہی اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ روحیل سیدھا اپنی کمرے میں جا چکا تھا

وہ بیڈ پر لیٹا ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا کیا اسے ماہی سے بات کر لینی چاہیے؟؟؟

اس نے اپنا موبائل نکالا اور آن کر کے ماہی کے میسجز سننے لگا تھا

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

"...ہٹو پیچھے...بے شرم انسان"

عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا اور خود کو آزاد کروانے لگی تو شہرام نے ہمیشہ کی طرح اس کو مظبوطی سے پکڑ لیا

اوہ تھینک گوڈ تمہیں یہ تو پتا چلا کہ میں بے شرم انسان ہوں." شہرام کی بات پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

"...ویل چلو تم نے یہ بھی مان لیا کہ میں ہینڈسم ہوں اور تم میرے ساتھ جچو گی"

وہ آنکھ مارتے ہوئے اسے کسی چھچھورے سے کم نہ لگ رہا تھا

"...شاید تم نے یہ نہیں سنا کہ میں نے آگے کیا کہا تھا"

"...اوہ ہاں یاد آیا تم نے آگے یہ بھی کہا تھا کہ اس کھڑوس کریلے کے پیچھے بھی لڑکیاں ہوں گی"

عریشہ اکڑ دکھاتے ہوئے کہنے کی لگی تھی جب شہرام نے فٹ سے جواب دیا تو عریشہ خاموش ہو گئی

"... ہمم ویسے لڑکیاں تو بہت ہیں جو ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہیں"

"ہاں تو پھر جاؤ نہ ان ہی کے پاس"

یہ سچ تھا کہ عریشہ اسے بلکل بھی پسند نہیں کرتی تھی لیکن اپنے آگے کسی اور لڑکی کا سن کر اس کا پارا ہائی ہو جاتا تھا

"میں کیوں جاؤں بھلہ کسی کے پاس؟؟ میرے پاس تم ہو یہ کافی نہیں...؟"

شہرام کی بات پر عریشہ کو تھوڑی تسلی ہوئی کہ اس کی بات ہو رہی ہے مگر شہرام بھی شہرام ہی تھا

"...ویسے...ان میں سے ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اور ہوٹ بھی"

شہرام نے شرارتی انداز میں اسے چڑاتے ہوئے کہاتو وہ وقت ضائع کئے بغیر اسے خود سے الگ کرتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی

"...بہت ہی کوئی بے شرم انسان ہے"

منہ ہی منہ میں بک بک کرتی وہ فیس واش کرنے کے لیے چلی گئی جبکہ شہرام اب سمجھ چکا تھا کہ اس لڑکی کو کیسے چڑانا ہے

جب وہ وہاں آئی تو شہرام کو شرٹ کے بنا کھڑے دیکھ کر جلدی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی

"...یہ... کیا...بے شرمی...ہے...بد تمیز کہیں کے"

اس حالت میں بھی وہ اسے کہنے سے باز نہ آئی تھی

"...اوہ تھینک گوڈ تم آگئیں پلیز زززذرا مجھے یہ شرٹ پہنادو"

شہرام اس کے قریب آنے لگا تو عریشہ جلدی سے پیچھے ہوئی مگر اب پیچھے کوئی جگہ نہیں تھی کہ وہ مزید دور ہوتی

"...کیوں؟؟تم خود پہنو"

"...کیسی بیوی ہو تم ہاں؟؟ نظر نہیں آرہا کہ شوہر کے ہاتھ میں زخم ہے اور کھڑی کھڑی زبان چلائی جارہی ہو"

عریشہ کے تیز لہجے پر شہرام بھی تیز لہجے میں کہنے لگا

"...میں نہیں پہناؤ گی سمجھے تم"

"تو کیا میں اس حالت میں ہیلی کاپٹر سے باہر جاؤں گا؟؟"

شہرام ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھنے لگا

"...ہاں مرضی تمہاری"

عریشہ بڑے مزے سے ہاتھ باندھتے ہوئے کہنے لگی

سوچ لو...پھر نہ کہنا کہ میں دھوکے باز ہوں...کیونکہ تم خود ہی اپنے شوہر کو بنا شرٹ کے سب کے سامنے لے"

جانا چاہتی ہو...اور ایسے میں اگر کوئی لڑکی تمہارے شوہر کو دیکھے اور اس پر فدا ہو جائے تو...؟؟کیا کرو گی

"پھر؟؟؟

"...جسٹ شٹ اپ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم کسی کے ساتھ بھی سیٹ ہو جاؤ"

"...اوہ ریلی"

شہرام اس کے بلکل قریب آیا

"...اچھا اب شرٹ تو پہناد و ورنہ پھر میرے موڈ کا تمھیں پتا ہی ہے نہ"

شہرام اب اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا عریشہ اس کے ارادے سمجھ چکی تھی اس لئے جلدی سے سیٹ پر

پڑھی شرٹ اسے پہنانے لگی تو وہ بڑے آرام سے پہننے لگا

جب وہ اس کی شرٹ کے بٹن لگا رہی تھی تو اس ہی دوران شہرام نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کر لیا

جس سے وہ اس کے سینے پر جا لگی تھی

"...شہرام...اب تم حد پار کر رہے ہو"

"ہمم"

وہ اس کی بات کا مختصر سا جواب دے کر اس پر جھکنے لگا تھا جس پر عریشہ نے اسے دھکا دیا تو اس کے تاثرات غصے میں بدل گئے تھے

"بات سنو میری آج کے بعد اگر تم نے مجھے اس طرح سے خود کے دور کیا تو بہت برا ہو گا...جب تک تم میرے ساتھ ہو تب تک تم مجھے خود سے دور نہیں رکھ سکتیں پھر میں تمہارے ساتھ چاہے کچھ بھی کر دوں"

شہرام نے اسے بازوؤں سے جکڑ کر خود سے چپکا لیا تھا اور اس کی گرفت سے عریشہ کو درد محسوس ہونے لگا تھا مگر وہ اس کے سامنے خود کو کمزور بلکل بھی ظاہر کرنا نہیں چاہ رہی تھی

"...کیوں؟؟ کیوں جو چاہے کر سکتے ہو تم؟؟؟ میں تمہاری خریدی ہوئی چیز ہوں کیا؟؟"

"...تم میری ملکیت ہو...میرا جنون ہو...میرا پہلا اور آخری عشق ہو تم...میری ضد کی آخری حد ہو تم"

اس بد تمیز لڑکی کے لئے تمام حدیں پار کرنے والا وہ انتہا کا کھڑوس لڑکا تھا اور اس زہریلے بیسٹ کی ضد کی آخری حد وہ انتہا کی کھڑوس لڑکی تھی

دونو ہی کھڑوس تھے دونوں ہی انتہا کے اکڑ مزاج تھے ایک نفرت میں پاگل تو دوسرا عشق میں پاگل تھا

وہ خاموشی سے اس کی براؤن آنکھوں میں ایک عجیب سا جنون دیکھ رہی تھی ایک ایسا جنون جو شاید ہمیشہ سے تھا اور شاید ہمیشہ تک رہنے والا تھا وہ اسے خود کے قریب پا کر ایک عجیب سا سکون محسوس کر رہی تھی آخر کیا تھا اس انجان شخص میں جو وہ اس کے سکون کا باعث بنتا تھا جبکہ نفرت وہ اس سے انتہا کی کرتی تھی مگر جب وہ اس کے اتنا زیادہ قریب آتا تھا تو اس کی نفرتوں کے اثاب جواب دینے لگتے تھے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ ماہی کو کال ملانے لگا تھا اور دوسری طرف ماہی اس ہی کی کال کا انتظار کر رہی تھی ماہی نے روحیل کی کال دیکھ کر جلدی سے پک کی

"...روحیل"

"...جی روحیل کی جان"

"...روحیل...مجھے...آپکی بہت...یاد آرہی ہے"

ماہی بے ساختہ رونے لگی جس پر روحیل کو لگا اس کے دل کو ایک جھٹکا سا لگا ہو اس کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا اسے تکلیف سی محسوس ہوئی تھی

میری جان آپ رو کیوں رہی ہو...میں بھی آپ کو بہت زیادہ یاد کر رہا ہوں...آپ کی طبیعت کیسی ہے"

"اب؟؟

"...روحیل...میں ٹھیک ہوں...روحیل آپ...واپس کب آئیں گے"

ماہی کا پھر سے وہی سوال تھا جس پر روحیل خاموش ہو گیا تھا

"...روحیل...بتائیں آپ کب آئیں گے؟؟"

"...میری جان بہت جلد آؤں گا...تب تک آپ کو اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہو گا"

"روحیل میں خیال رکھ رہی ہوں...پلیز زز روحیل کال مت کاٹیے گا پلیز...مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

ماہی کو ڈر تھا کہ روحیل پھر سے مختصر بات کر کے فون بند کر دے گا

میری جان آپ کو کس نے روکا ہے؟؟آپ کو جو بات کرنی ہے کرو جتنی دیر بات کرنی ہے کرو...میں یہیں"

"!...ہوں

کیونکہ آج انہیں شام تک مشن کو لے کر کوئی کام نہیں کرنا تھا اس لئے روحیل نے ماہی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہ آج کا وقت وہ ماہی کو دے گا

"...روحیل آپ کو پتا ہے میں بے ہوش ہو گئی تھی"

واٹ؟؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہو ماہی؟؟؟؟ یعنی آپ کی طبیعت اب بھی خراب ہے...پلیززز پلیززز ڈاکٹر کو"

"دکھاؤ...پلیززز

"جی جی میں آپ ٹھیک ہوں"

ماہی کی بات پر روحیل انتہا کا پریشان ہو گیا تھا اس کے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ یہاں رہ کر ماہی کے بارے میں خبر کیسے رکھے پھر ایک ترکیب یاد آئی مگر فلحال وہ ماہی سے باتوں میں لگا رہا تھا تاکہ ماہی دوبارہ اداس نہ ہو اور اس کا ذہن بٹا رہے

"روحیل آپ کو پتا ہے مجھے آپ سے بہت زیادہ محبت ہو گئی ہے"

"اوہ اچھا...کتنی زیادہ...؟؟"

روحیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ماہی بھی مسکرانے لگی

"...آپ سے بھی زیادہ"

اوہ سچ میں؟ پھر تو مجھے اب اور بھی زیادہ پیار کرنا پڑے گا تاکہ محبت کے معاملے میں میں آپ سے آگے "

"...ہو جاؤں

"...آپ ہو ہی نہیں سکتے "

...ماہی نے روحیل کو چڑایا

"اوہ اچھا وہ کیسے؟؟"

"...کیونکہ آپ تو مجھ سے عشق کرتے ہیں نہ اور عشق تو محبت سے پہلے ہی سے بہت زیادہ آگے ہے"

ماہی کی بات پر روحیل مسکرایا تھا یعنی اس کی سلیپنگ بیوٹی سمجھ چکی تھی کہ اس کا روحیل اس سے صرف محبت نہیں بلکہ عشق کرتا ہے

🖤🔥AreeSha KhaN NoVeLs🔥🖤

وہ اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا ہوا اس سے دور ہوا جس پر عریشہ نے شکر ادا کیا مگر وہ یہ سمجھ چکی تھی کہ پھر چاہے اس کی ضد چھوٹی ہو یا بڑی اسے اگر پوری نہ کرنے دی جائے تو وہ غصے سے پاگل ہونے لگتا ہے اور اب جب وہ اپنی چھوٹی سی ضد پوری کر چکا تھا وہ اسے خود کی باہوں سے آزاد کرتا ہوا اپنی سیٹ پر جا بیٹھا

"کچھ ہی دیر منٹوں میں ہم پہنچنے والے ہیں"

"تو؟؟"

"...تو اپنا حلیہ ٹھیک کرو شکل دیکھی ہے؟؟ بلکل پاگل کھسکی ہوئی چڑیل لگ رہی ہو"

شہرام بنا اس کی طرف دیکھے اس کی ایک چھوٹی سی انسلٹ کر گیا تھا جس پر عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی کبھی تو اتنی تعریف کرتا تھا اور کبھی اچانک سے کچھ بھی کہہ دیتا تھا

وہ شیشے میں شکل دیکھنے لگی واقعی اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اس نے جلدی سے اپنا بیگ نکالا اور اپنا حلیہ ٹھیک کرنے لگی تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر اس نے اپنا لک بلکل پہلے جیسا کر لیا تھا جب شہرام کی نظر اس پر پڑھی تو وہ ایک ادا سے اسے دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو اب بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں

"...ہمم گڈ...اب کچھ بہتر لگ رہی ہو"

"...ہونہہ تم سے پوچھا کس نے ہے"

شہرام نے سادہ سے الفاظ ادا کئے جس پر عریشہ منہ بناتے ہوئے جواب دے گئی تھی

کچھ ہی دیر میں ان کا ہیلی کاپٹر بھی یوکے کی بلڈنگ پر لینڈ کر گیا تھا وہ جلدی سے اتر کر جانے لگی اور شہرام اس کے پیچھے پیچھے چل دیا ابھی وہ لوگ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے تھے ایک بڑی سی مرسڈیز ان کے سامنے آ رکی تو شہرام کے اشارے پر وہ اس کے ساتھ اس گاڑی میں جا بیٹھی

"یہ کس جگہ جا رہے ہیں ہم؟؟"

پہلے جو کافی دیر تک اپنی زبان بند کئے بیٹھی تھی اب سامنے کھنڈر نما گھر کی طرف جاتے دیکھ کر کہنے لگی

"...یہ ایک جگہ ہے...جو خاص تمہارے لئے ہے"

"...میں اس کھنڈر نما کارخانے کا کیا کروں گی؟؟؟اس کھنڈر نما گھر کی اتنی اوقات نہیں کے میں یہاں رہوں"

"...ہونہہ بے بی یہ تو اندر جانے کے بعد ہی پتا چلے گا کس کی اوقات کیسی ہے"

شہرام کی بات پر وہ سڑے ہوئے منہ بناتی چل چاپ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی اور منہ میں بک بک کرتی رہی

ہونہہ پتا نہیں اتنے دن جس گھر میں رکھا تھا وہ کس کا تھا بنتا تو بڑا امیر تھا اور یہاں دیکھو ذرا نجانے کس کے سو"

"سال پرانے کارخانے پر قبضہ جمانا چاہ رہا ہے

شہرام مسلسل اس کی بک بک سن رہا تھا مگر کہا کچھ نہیں اس کی زبان کو بریک تو تب لگا جب اندر کا گیٹ کھلا اور

سامنے کا منظر نظر آیا اب اس کی شکل دیکھنے والی تھی

"...واؤ"

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا جبکہ شہرام خاموشی سے اس کو دیکھا جا رہا تھا

"...یہ...یہ کیا ہے"

وہ اس مجسمے کو بڑی حیرت سے دیکھنے لگی

"...کہا تھا نہ خاص تمہارے لئے ہے"

پھر اس کی نظر اس مجسمے کے نیچے گولڈ ایلفابیڈز سے لکھے گئے ورڈز پر گئی

"The ToXic BeaSt...???"

اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا تھا

"And His BeauTy QueeN..."

یعنی جس نام سے وہ اسے پکارتا تھا یہی سب تو لکھا گیا تھا وہ خاموشی سے اب برابر بیٹھے شخص کو دیکھ رہی تھی جو مطمئن انداز میں اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟ کبھی میری شکل نہیں دیکھی؟؟"

"...ہمم دیکھی ہے مگر اس شکل کا رنگ جو ابھی ابھی اڑا ہے اسے دیکھنے کا مزہ ہی اپنا ہے"

وہ اسے چڑاتے ہوئے کہنے لگا جبکہ عریشہ اب شرمندہ ہو رہی تھی وہ اس کے بارے میں کتنا غلط سوچ رہی تھی جبکہ وہ تو واقعی میں اسے ہی اپنی بیوٹی کوئین سمجھتا تھا اور وہ جو دکھتا تھا بلکل ویسا ہی تھا اس میں بناوٹ بلکل بھی نہیں تھی

ان کی گاڑی فارم ہاؤس کے سامنے رکی تو دو گارڈز نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا عریشہ اب اس فارم ہاؤس ہو باہر سے دیکھ رہی تھی

"یہ تمہارا ہی ہے نہ؟؟"

"... نہیں ہمارا ہے"

عریشہ اس کی بات کو منہ بناتے ہوئے اگنور کر گئی اور خود اندر چلی گئی

"...صاحب جی خوش آمدید"

"باقی سب کہاں ہے؟؟"

"صاحب جی سب اپنے کمروں میں ہیں...آپ کے حکم سے ناشتہ تیار کر دیں؟؟؟"

"...ہمم اوکے فاسٹ"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ کہتا ہوا سامنے لگی لفٹ کی طرف جانے لگا

"یہاں تمہارے علاوہ بھی کوئی رہتا ہے؟؟"

"...ہمم کچھ مہمان ہیں...جو آج ہی یہاں آئے ہیں... خیر چلو ہمارا روم اوپر ہے"

وہ اسے خود کے ساتھ جانے کا اشارہ کرتے ہوئے لفٹ کا بٹن دبا چکا تھا اب وہ دونوں لفٹ کے اندر جا چکے تھے

اب وہ لوگ تیسری فلور پر تھے

"...یہ ہمارا کمرہ ہے"

"میرا کدھر ہے؟؟؟"

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھور کر دیکھنے لگا

"!!!...سنا نہیں تم نے؟؟ یہ ہمارا کمرہ ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل دی کیونکہ وہ بلکل بھی بحث کے موڈ میں نہیں تھی جبکہ وہ کھڑوس کریلہ تو لڑنے کے لیے ہمیشہ ہی تیار رہتا تھا

"...اس کو تو فوج میں ہونا تھا...ہونہہ کھڑوس کریلہ"

وہ خود ہی سے کہتی ہوئی اس کے پیچھے چلی گئی جبکہ آگے چلتا شخص اپنے بارے میں ادا کئے گئے الفاظ سن چکا تھا

اندر کا منظر تو باہر سے بھی کئی زیادہ حسن تھا وہ کوئی عام سا کمرہ نہیں بلکہ کسی جنت کا حصہ معلوم ہو رہا تھا پہلے تو وہ سکون سے پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی جبکہ شہرام وارڈروب سے کپڑے نکال کر فریش ہونے کے لئے چلا گیا تھا

وہ اب بیڈ پر لیٹ چکی تھی اسے تھکن کا احساس ہو رہا تھا کچھ ہی دیر گزری تھی جب اس کی آنکھ لگ گئی تھی جب وہ باہر آیا تو اسے سوتا ہوا پا کر اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کی گردن کو چومنے لگا تب ہی وہ اپنے چہرے پر کسی کے گیلے بالوں کو محسوس کرتی ہوئی جلدی سے آنکھیں کھولتی ہے

"...تت تم...دور ہٹو"

"...اس کی اکڑ کبھی کم نہیں ہو گی"

عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا جبکہ شہرام منہ میں ہی کہتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا لیکن عریشہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ ڈارک بلو رنگ کا ٹراؤزر پہنے خود شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں کو تولیے کی مدد سے سکھا رہا تھا اس کا مظبوط گیلا جسم جس سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ جم کرتا ہو گا

شہرام نے شیشے میں عریشہ کا عکس دیکھا جو اس ہی کی طرف متوجہ تھی

"اب کیا سارا وقت یہیں بیٹھ کر گزارنا ہے؟؟؟"

شہرام کی آواز پر وہ یک دم سے ہوش میں آئی اور بیڈ سے اٹھ کر اپنے سوٹ کیس سے کپڑے نکالنے لگی اور پھر شاور لینے چلی گئی جب وہ باہر آئی تو شہرام اپنے ہاتھ پر لگے زخم پر پٹی کر رہا تھا مگر شرٹ اس نے اب تک نہیں پہنی تھی

عریشہ اپنے گیلے بالوں کو ہلاتے ہوئے ڈریسنگ کی طرف بڑھی اس بات سے انجان کے وہیں قریب بیڈ پر بیٹھے شہرام کے چہرے پر اس کے بالوں کے چھینٹے آئے تھے وہ اس وقت وائٹ کلر کی شرٹ اور اس کے ساتھ ڈھیلا سا وائٹ ٹراؤزر پہنی ہوئی تھی شہرام اپنا زخم ادھورا چھوڑ کر اٹھا اور اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنانے میں مصروف تھی جھٹکا تو تب لگا جب اپنی کمر پر شہرام کا لمس محسوس کیا

"... یہ... کیا کر"

وہ آگے کچھ کہتی شہرام کی گرفت اس کی کمر پر مظبوط ہونے لگی جبکہ وہ اسے اشارے سے خاموش کرا گیا تھا شہرام نے اس کے ہاتھ سے برش لیا اور اس کے بالوں کو سلجھانے لگا یہ عمل وہ بہت نرمی سے کر رہا تھا جبکہ عریشہ حیران کن انداز میں شیشے کو دیکھی جا رہی تھی جہاں ان دونوں کا ایک ساتھ بنتا ہوا عکس کچھ الگ ہی رنگ جمع رہا تھا

شہرام نے برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور اس کے بالوں کو آگے کرتا ہوا خود اپنی تھوڑی کو اس کے کندھے پر رکھنے لگا

"Perfect Couple..."

وہ آئینے میں دیکھتا ہوا چاہت سے چور لہجے میں کہنے لگا جس پر عریشہ نے اپنی کمر سے اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر وہ بڑے آرام سے ہوں ہی کھڑا رہا جیسے اسے کچھ محسوس ہی نہ ہو رہا ہو

"...شہرام پلیززز چھوڑیں نہ مجھے"

"...کتنی پیاری لگتی ہو نہ تم ایسے لہجے میں بات کرتے ہوئے"

عریشہ کے نرم لہجے پر شہرام فدا سا ہونے لگا تھا

"کتنی پیاری لگتی ہوں بتائیں ذرا؟؟"

عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"...ہمم ہمیشہ سے بھی زیادہ پیاری"

مگر مجھے تم بلکل بھی نہیں پسند" وہ منہ بناتی ہوئی اس سے دور ہوئی ڈریسنگ پر رکھی پرفیوم کی بوتل اٹھا کر اس"

نے لگانا شروع کی تو شہرام نے اس کے ہاتھ سے چھین لی

اور میں تمہیں بلکل بھی کیوں نہیں پسند؟؟" شہرام نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا"

"...کیونکہ میں تم سے پیار"

آگے وہ جو کہنے والی تھی شہرام اس سے بخوبی واقف تھا اس لئے اس کی بات کاٹ کر بول پڑا

"ہاں ہاں مجھے پتا ہے کہ تم مجھ سے کتنا زیادہ پیار کرتی ہو پھر کیوں بار بار اپنی محبت کا اظہار کرتی ہو؟؟"

شہرام کی بات پر عریشہ کسمسانے لگی

"...ہونہہ ڈھیڈ انسان انتہا کا ڈھیڈ انسان"

وہ منہ میں ہی بک بک کرتی ہوئی بیڈ پر جا بیٹھی تب ہی ملازم کمرے کے باہر کھڑا دستک دینے لگا

"...آجاؤ"

شہرام کی رعب دار آواز پر وہ سر جھکائے اندر آیا جبکہ عریشہ اس بے شرم انسان کو دیکھ رہی تھی جو بڑے آرام سے اب تک بنا شرٹ کے کھڑا تھا

"...صاحب جی کھانے کی میز پر سب آپ کا اور بیگم صاحبہ کا انتظار کر رہے ہیں"

"...ٹھیک ہے"

شہرام کا مختصر سا جواب پا کر وہ سر جھکائے نہایت احترام کے ساتھ کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"اور کتنے لوگ ہیں اس گھر میں؟؟"

شہرام جواب آئینے کے سامنے کھڑا بوڈی اسپرے لگا رہا تھا عریشہ کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا اب شرٹ پہننے لگا

"...میں تم سے پوچھ رہی ہوں...مسٹر کھڑوس"

عریشہ کے آخری الفاظ سن کر شہرام اسے گھورنے لگا

"...دو آنکھیں ہیں نہ؟جب نیچے جاو گی تو خود ہی دیکھ لینا کے کتنے لوگ ہیں"

وہ تپے ہوئے انداز میں اپنی بات مکمل کرتا ہوا اپنے بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کرنے لگا

"ادھر اادھر...؟؟؟ کہاں جارہی ہو؟؟"

عریشہ بڑے مزے سے چلتی ہوئی دروازے کی طرف جانے لگی

"کیا مطلب کدھر جارہی ہو؟ باہر جارہی ہوں دو آنکھیں ہیں نہ دکھائی نہیں دے رہا؟؟؟"

عریشہ کے تیز ترار لہجے پر شہرام کا خون کھولنے لگا وہ ضبط کرتا ہوا اس کی طرف پلٹا

ادھر آکر بیٹھو اور آئیندہ میری اجازت کے بغیر اگر اس کمرے سے ایک بھی قدم باہر نکالا تو بہت برا ہو گا"

"...سمجھیں

شہرام اپنی بات کہہ کر موبائل چیک کرنے میں لگ گیا جبکہ عریشہ اب تک وہیں کھڑی اپنی قسم کو کوس رہی

تھی کہ آخر اس نے اس سے نکاح کیا ہی کیوں تھا

"چلیں؟؟"

وہ اپنے کام ختم کرتا ہوا اس کے قریب آیا مگر وہ اب تک کھوئی ہوئی تھی

"...اوہ ہیلو؟؟ میں کہہ رہا ہوں چلیں"

شہرام اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولنے لگا تو وہ یک دم ہوش میں آئی اور ثبات میں سر ہلا کر اس کے پیچھے چل دی

☆☆☆Areesha Khan NoveLs☆☆☆

وہ روحیل سے بات کرنے کے بعد کافی سکون محسوس کر رہی تھی مگر اس کی طبیعت اندر ہی اندر بگڑ رہی تھی جس کا علم اب تک کسی کو نہ ہوا تھا جبکہ انسپیکٹر رضوان ماہی کی فکر میں آدھے ہوئے جا رہے تھے وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے تھے جب انہیں کسی کی کال آئی

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ وہ کیسے ہوش میں آ گیا؟؟ کیا تم نے ٹھیک سے اسے بے ہوش نہیں کیا تھا؟؟ بہزاد..."

"...بات سنو میری اس زمہ داری میں اگر کوئی بھی کوتاہی برتی گئی تو انجام بہت برا ہو گا

ان کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں نجانے وہ کن کن مشکلوں کو حل کرنے کی کوششوں میں تھے

"اگر وہ واقعی ہوش میں آ رہا ہے تو اسے کچھ کھلاؤ پلاؤ اور اسے وہی بے ہوشی کی دوا دے دو...اور سب سے زیادہ اہم بات اپنی آنکھیں کھلی رکھنا اگر وہ مکمل ہوش میں آ گیا تو اسے سنبھالنا ہمارے لئے بے حد مشکل ہو جائے گا

"...سمجھ رہے ہو نہ تم؟

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے انہوں نے ثبات میں سر ہلایا اور فون بند کر دیا وہ ایک ذہین اور ایماندار انسپیکٹر تھا وہ ہر ایک مسئلے کو بے حد سمجھداری سے حل کرتا تھا مگر اس مسئلے کو حل کرنا ان کے سمجھ سے کافی باہر تھا

ایک طرف ڈون کا مسئلہ دوسری طرف ان کی جان سے پیاری بیٹی کی طبیعت اور پھر ان کی ڈیوٹی سے متعلق کیسز ان سب میں ان کا دماغ بلکل سن ہونے لگا تھا ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھے جب ان کا موبائل بجنے لگا

"کیا؟؟ یہ کیا کہہ رہے ہو کیا ہوا ہے ماہی کو؟؟؟"

وہ فون کان پر لگائے باہر کو بھاگے منٹوں میں آنکھوں نے گاڑی اسٹارٹ کی اور ہوا کی طرح دوڑاتے ہوئے گھر کی طرف چلے گئے

وہ پسینے سے شرابور وجود میں سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے ماہی کے کمرے میں آئے جہاں ملازم سر جھکائے کھڑے تھے جبکہ ماہی بے ہوشی کی حالت میں بستر پر نڈھال پڑی تھی

"ماہی میری جان آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمھیں...؟؟"

وہ ماہی کے گال تھپتھپاتے لگے مگر ماہی کا وجود بے جان پڑا ہوا تھا

"!!...گاڑی نکالو"

وہ ماہی کو گود میں اٹھاتے ہوئے نیچے کی طرف جانے لگے جبکہ ملازم ڈرائیور کو گاڑی کا کہنے چلا گیا کافی رات ہو چکی تھی اس لئے وہ اسے قریبی اسپتال لے گئے جہاں اس کا فوری ٹریٹمنٹ شروع کر دیا گیا تھا جبکہ گھر کا ایک ملازم جسے روحیل نے ماہی کے بارے میں ہر خبر دینے کا کہا تھا وہ مسلسل روحیل کو فون کئے جا رہا تھا مگر دوسری طرف نمبر بند جا رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan NoveLs☆☆☆

وہ لوگ جب لفٹ کے ذریعے نیچے آئے تو عریشہ کو کافی ہنسی مذاق کی آوازیں آنے لگیں تو وہ اندازہ لگانے لگی شاید شہرام کے دوست آئے ہوئے ہوں گے مگر جب وہ لوگ ڈائننگ ہال پہنچے تو سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر عریشہ حیران رہ گئی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ سامنے ٹیبل پر ان انجان چہروں میں سے ایک چہرہ جانا پہچانا سا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ روحیل تھا

"...رو...روحیل"

عریشہ ابھی اسے کچھ کہتی جب شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا کیونکہ وہاں سب لوگ اپنی باتوں میں مصروف تھے اُنہیں اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ شہرام وہاں آ چکا تھا

"بات سنو میری... یہاں پر کسی قسم کا کوئی ہنگامہ کرنے کا سوچنا بھی مت بہتر ہو گا...اگر سب کے سامنے اپنی زبان چلانے کی کوشش کی تو وہی پر یہ چلتی زبان کو ہمیشہ کے لیے خاموش کرادوں گا..."

شہرام اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرنے لگا جبکہ عریشہ اس کی آنکھوں میں آتا ہوا غصہ دیکھ چکی تھی

"...تم...تم سب ملے...ہوئے ہو...نہ"

"...یہی سمجھو"

"...مگر"

"...ایک لفظ اور نہیں...یہ مت بھولو یہاں آنے سے پہلے ہمارے بیچ کیا طے ہوا تھا"

وہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگا جبکہ عریشہ غصے سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

"...میں...تمہیں جان سے مار دوں گی"

مار دیناجب تمہارا وقت آئے گا تو اپنے تمام شوق پورے کر لینا لیکن ابھی تم یہاں سب کے سامنے شہرام کی"

بیوی کی حیثیت سے پیش آؤ گی...ہمارے درمیان جو کچھ مسائل چل رہے ہیں انہیں ہمارے بیچ ہی رکھو...سب

کے سامنے بلکل بھی کچھ بھی ظاہر کرنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ اپنے باپ کے انجام کی زمہ دار تم خود

"ہوں گی

وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ سمجھاتا ہوا اسے اندر کی طرف لے جانے لگا جبکہ عریشہ اپنے ڈیڈ کا سن کر پتا

نہیں کیوں بے بس سی ہو جاتی تھی وہ اب تک کھوئی ہوئی تھی جس پر عریشہ نے اس کو کمر سے تھاما اور آگے

جانے لگا تب ہی نوفل کی نظر ان دونوں پر پڑی

"...اوہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ دیکھو ہمارا بیسٹ اور اس کی بیوٹی آ گئی"

اس کے کہنے کی دیر تھی سب لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے اس مخصوص قسم کے مغرورانہ انداز میں چلتا ہوا اپنی مخصوص نشست پر جا بیٹھا

جبکہ اس کی وہ وائف جو اب مکمل اس کی ملکیت میں تھی اس کی مخالف کرسی پر بیٹھی

ویسے تو ہمیشہ سے ہی غرور اس پر حد سے زیادہ جچتا تھا مگر آج اپنی مغرور بیوی کا ساتھ اس کی شخصیت کو چار چاند لگا رہا تھا جیسا وہ خود تھا مغرور سا اکڑو سا کھڑوس سا اسے بیوی بھی اپنے جیسی ہی ملی تھی ان کی جوڑی شاید اس دنیا میں سب سے زیادہ حسین اور پرفیکٹ جوڑی تھی شہرام ایک مغرور شیر تھا اور عریشہ اس کی خطرناک شیرنی

"...اسلام وعلیکم بھابھی"

باسم کے سلام پر عریشہ شہرام کی طرف دیکھنے لگی جو پہلے ہی سے اسے دیکھ رہا تھا

".وعلیکم سلام"

باسم کے سلام کا جواب وہ دھیمے لہجے میں دے کر خاموش ہو گئی

"...کیسی ہیں آپ...آپی"

اب کی بار مہر اس سے مخاطب ہوئی

"...ٹھیک"

عریشہ نے پھر مختصر سا جواب دیا جس پر شہرام اندر ہی اندر غصے سے لال ہو رہا تھا

آپ ہمیں جانتی تو ہوں گی نہ... مطلب بیسٹ... میرا مطلب شہرام نے آپ کو ہم سب کے بارے میں بتایا"

"...ہو گا نہ

نوفل کی بات پر عریشہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ کیسے ان سب کو جانتی ہو گی شہرام نے کبھی بھی اس سے کسی کا ذکر نہیں کیا تھا اگر وہ ادھر کسی کو جانتی تھی تو وہ صرف روحیل تھا جس پر عریشہ کو اس وقت انتہا کی خار چڑھ رہی تھی

نہیں بتایا؟؟ چلیں کوئی بات نہیں میں ہوں نہ ان کاموں کے لیے میں آپ کو بتاتا ہوں میرا نام نوفل ہے اور" یہ جس نے آپ کو سلام کیا تھا وہ باسم ہے اور جس نے آپ کا حال پوچھا تھا وہ باسم کی منگیتر یعنی مہر ماہ ہے اور یہ دونوں جواب تک خاموش بیٹھے ہیں ان میں سے ایک حورین ہے اور دوسرا روحیل یہ دونوں آپس میں کزنس

"... بھی ہیں اور ہم سب آپس میں بہت اچھے دوست بھی ہیں

نوفل فرست سے تعارف کرواتا ہوا آخری میں دانت دکھانے لگا جبکہ عریشہ اب تک روحیل کو گھور رہی تھی

اور روحیل بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ بخوبی سمجھ چکا تھا کہ وہ اسے کیوں گھور رہی تھی مگر کسی کے سامنے

کچھ بھی کہنے سے قاصر تھی وہ سمجھ چکا تھا شاید بیسٹ نے اسے بہت اچھے سے ہینڈل کر رکھا تھا جبکہ وہ اس بات سے انجان تھا کہ بیسٹ کی ٹریننگ اب بھی عریشہ پر جاری تھی

"کیسا رہا تم سب کا سفر...؟"

شہرام ملازم کو کھانا سرو کرنے کا اشارہ کرتے آئے خود اپنی نشست سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور سب سے مخاطب ہوا

"بہت برا...بلکہ یوں سمجھو بہت ہی برا"

نوفل ان سب کو منہ بنا تا دیکھ کر کہنے لگا جبکہ عریشہ کو اس کے بات کرنے کے انداز پر اندر ہی اندر ہنسی بھی آ رہی تھی وہ لڑکیوں کی طرح نزاکت سے پیش آ رہا تھا

"Why??"

"...بس ایسی"

شہرام کے گھورنے پر نوفل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور کھانے میں مصروف ہو گیا باقی سب بھی کھانے میں مصروف ہو گئے جبکہ عریشہ کو اس بار کا کھانا بہت پسند آیا تھا کیونکہ یہ زیادہ اسپائسی نہیں تھا

کھانے سے فارغ ہو کر سب لوگ شہرام کے حکم پر ڈرائنگ روم میں آ گئے جہاں شہرام اپنی بیوی کے ساتھ فل ٹشن سے الگ ہی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

"تو مطلب پارٹی کل ہے... تمام انتظامات مکمل ہو گئے؟؟"

"...ہاں شہرام سب کچھ ڈن ہے بس کل شام میں ہمیں وہاں جانا ہے"

روحیل کی بات پر شہرام نے ثبات میں سر ہلایا

"تم سے آج شام شوپنگ پر جاؤ گے اور یہاں کی پارٹی کے حساب سے اپنے لئے ڈریس خریدو گے... تمام کام آج ہی مکمل کرنے ہیں کل پر کچھ بھی نہیں چھوڑنا سمجھ رہے ہو نہ..."

شہرام نے ایک ایک کو دیکھ کر اپنی بات مکمل کی جس پر سب ہاں میں سر ہلانے لگا

"Card...?"

"DoNe SheHraM..."

"Other materiaLs...?

"All done..."

عریشہ کوان کی باتوں کا مطلب بلکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب آپس میں کوڈورڈز میں باتیں کر رہے ہوں...

"اب تم لوگ آرام کرنے جا سکتے ہو... شام تک شوپنگ ڈون ہونی چاہیے اینڈ رات کھانے کے بعد تم سب مجھے یہی ملنا کچھ ضروری کام ہے..."

شہرام کی بات پر سب لوگ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے جبکہ عریشہ اب تک اس کے پہلو میں بیٹھی اس کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

"کیا ہوا؟؟"

شہرام اسے خاموش بیٹھے دیکھ کر مخاطب ہوا

"یہ سب کیا تھا؟؟"

"کیا سب؟؟"

"...تمہاری اور تمہارے دوستوں کی عجیب سی باتیں"

عریشہ نے عجیب سے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی ویسے تو وہ بلکل بھی مسکرانے کا عادی نہیں تھا مگر عریشہ کو کڈنیپ کرنے کے بعد اس کی حرکتوں پر اسے اکثر نہ رکنے والی ہنسی آنے لگتی تھی

"...تم اپنے اس چھوٹے سے ذہن پر زور ڈالنا چھوڑ دو یہ سب تمہارے سمجھے کی باتیں نہیں ہیں"

شہرام کی بات پر وہ لاپرواہی والے انداز میں وہاں سے اٹھ کر جانے لگی جس پر شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے اوپر گرالیا

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟"

"...یہ بدتمیزی نہیں رومینس ہے مائے کوئین"

"...دور ہٹو اگر کوئی آگیا تو"

"...ڈونٹ وری میری اجازت کے بنا یہاں کوئی نہیں آئے گا"

شہرام نے پر سکون سے انداز میں کہا جبکہ لہجے سے شرارت ٹپک رہی تھی عریشہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جو شخص کچھ دیر پہلے سب کے سامنے ایک ٹشن سے بیٹھا رعب دار آواز میں بات کر رہا تھا اب وہی شخص کتنی بے شرمی سے اس کو دیکھے جا رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan NoveLs☆☆☆

"Nervous breakdown..."

ڈاکٹر نے ماہی کا مکمل معائنہ کرنے کے بعد مختصر الفاظ میں کہا جس پر رضوان نے سر پکڑ لیا

"اس ڈریپ کے بعد انہیں گھر لے جا سکتے ہیں اور پلیز کوشش کریں کہ انہیں کسی قسم کی کوئی ٹینشن نہ ملے ... انہیں آرام کی سخت ضرورت ہے ان کو ہر طرح کے اسٹریس سے دور رکھیں"

ڈاکٹر اپنی بات مکمل کرتا ہوا روم سے باہر چلا گیا جبکہ ماہی اب تک مکمل طور پر ہوش میں نہیں آئی تھی مگر اندر ہی اندر وہ اب بھی روحیل کو پکار رہی تھی

کچھ ہی دیر میں اسے مکمل ہوش آنے لگا تو رضوان اس کے قریب آئے

"...ماہی...بیٹا"

"...بابا"

ماہی کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے

"...میری جان پلیز زمت روبچے تمہیں پتا ہے ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گی"

"...بابا مجھے گھر جانا ہے"

ماہی ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے گھر جانے کا کہنے لگی

"...جی جی میرا بچہ بس یہ ڈریپ ختم ہو جائے پھر ہم گھر چلیں گے"

رضوان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا کچھ ہی دیر میں اس کی ڈریپ ختم ہوئی تو وہ لوگ گھر آ گئے تھے

ماہی کو کھانا کھلانے کے بعد رضوان نے اسے میڈیسن دی اور سلا دیا

رضوان اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرتا تھا پھر ایک دن ان کی زندگی میں ماہی آ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زندگی جنت بن گئی تھی جب وہ دو سال کی تھی تو اس کی ماں ایک ایکسڈنٹ میں گزر گئی تھی تب سے لے کر اب

تک رضوان نے ماہی کا ماں باپ دونوں بن کر خیال رکھا تھا وہ اس کی پرورش میں کسی قسم کی کمی نہیں چاہتے تھے وہ اپنی نوکری اور گھر دونوں پر پورا پورا دھیان دیتے تھے

پچھلی رات کی طرح وہ آج بھی اس ہی کے کمرے میں موجود اس کے سرہانے بیٹھے ہوئے اپنی بیوی کو یاد کر رہے تھے انہوں نے جس کو بھی جان سے زیادہ ہمیت دی تھی وہی لوگ ان کی زندگی سے دور کر دیئے گئے تھے پہلے ان کے والدین پھر ان کی جان سے پیاری بیوی اور پھر ان کا جاں سے پیارا دوست اور اب ان کی زندگی صرف اپنی بیٹی کی وجہ سے حسین تھی اور اب وہ ماہی کو کھونے سے بے انتہا ڈر رہے تھے

"یا اللہ پاک تیری رضا کے خاطر میں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا تیری رضا میں راضی رہا میرے اللہ اب مجھے کسی امتحان میں نہ ڈالنا...مجھے میری بیٹی سے دور نہ کرنا..."

وہ دل ہی دل میں اپنے رب سے دعا کر رہے تھے تب ہی انہیں ماہی کی آواز سنائی تھی انہوں نے جلدی سے آنکھیں کھولیں

"...روحیل"

ماہی مسلسل بس ایک ہی نام لئے جا رہی تھی

"...ماہی...بیٹا"

"...بابا روحیل...اسے بچائیں...وہ لوگ اسے مار دیں گے...روحیل"

ماہی نیند میں تھی شاید یہ اس کا ڈراؤنا خواب تھا مگر رضوان اب سوالیہ نظروں سے نیندوں میں کھوئی ہوئی ماہی کو دیکھ رہے تھے

شام پانچ بجے کا وقت تھا جب وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی تب ہی شہرام کمرے میں آیا تو وہ یک دم اٹھنے لگی شہرام دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا ہوا اس ہی کی طرف آ رہا تھا تو عریشہ اسے اگنور کر کے دوبارہ سے بیڈ پر لیٹ کر سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی جبکہ شہرام اس کی احمقانہ حرکت پر سر پکڑنے لگا آخر کیا چیز تھی وہ بھی نکچڑی کہیں کی

وہ اس کے سرہانے بیٹھا اس کے ماتھے پر بوسہ دینے لگا جبکہ عریشہ اب آنکھیں میچے خود کے غصے پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی شہرام اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا

"...لگتا ہے میری وائف کافی تھک گئی ہے"

شہرام کا لہجہ دھیما مگر سرور بھرا تھا مگر وہ ٹوٹس سے مس نہ ہوئی

"میں سوچ رہا تھا اگر آرام ہو چکا ہے تو شوپنگ پر چلیں...؟"

وہ پھر سے کہنے لگا مگر عریشہ اب بھی آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو اب شہرام کے

چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے تھے

"...میں تم سے بات کر رہا ہوں"

شہرام کا لہجہ اس بار سخت تھا پھر سے جواب نہ پا کر وہ غصے کو ضبط کرتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف کر گیا جس سے

مجبوراً اس کو آنکھیں کھولنی پڑھیں

کیا تکلیف ہے تمھیں؟؟ دکھائی نہیں دے رہا آرام کر رہی ہوں مجال ہے جو ایک بھی پل سکون کا گزارنے دیا"

"...ہو مجھے

عریشہ غصے میں مخاطب ہوئی جس پر شہرام اسے ابرو چڑھائے گھورنے لگا

"اوہ ہیلو میڈم مجھے ایسا لگتا ہے یہ سارا سفر تم نے پیدل ہی طے کیا ہے جو اتنا تھک گئی ہو"

شہرام کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ پھر سے چادر میں منہ چھپانے لگی مگر وہ بھی شہرام تھا

"...بس کرو بہت ہوا سونا یو کے ہم سونے نہیں آئے"

"تو کیا کرنے آئے ہیں پھر؟؟"

شہرام نے چادر کو کھینچ کر سائڈ میں پھینک دیا جبکہ عریشہ اس سے اس ہی کے انداز میں مخاطب ہوئی

"...وہی جواب تک ہم نے کیا نہیں"

شہرام کا لہجہ اس بار شرارت بھرا تھا جس پر عریشہ اسے آنکھیں تیڑی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

"...آئی مین ہمیں شوپنگ پر جانا ہے... جلدی سے تیار ہو جاؤ یو ہیو اونلی ففٹی منٹ"

وہ اسے کہتا ہوا خود اپنے کپڑے چینج کرنے جانے لگا

"...ابھی...؟ مگر"

"No More ArGuemenTs..."

شہرام کی بات پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا وہ کچھ دیر یوں ہی بیٹھی رہی اور پھر اس کے دیئے ہوئے وقت کا خیال کرتے ہوئے وارڈروب سے کپڑے نکال کر چینج کرنے کا سوچنے لگی مگر وہاں تو شہرام چینج کر رہا تھا تو وہ کیسے کرتی...

"...اب کیا کروں... ہمم یہیں پر چینج کر لیتی ہوں"

وہ اپنی بات مکمل کرتی ہوئی روم کو لاک کر کے کپڑے چینج کرنے کے غرض سے بیڈ کی طرف آئی مگر تب ہی یاد آیا کہ اگر اس ہی دوران وہ کھڑوس وہاں سے باہر آ گیا تو؟ وہ دھیمے قدموں سے واش روم کی طرف بڑھنے لگی اور باہر سے دروازے کو بند کر دیا اور بڑے آرام سے کپڑے بدلنے میں مصروف ہو گئی

جب وہ فارغ ہو چکا تھا تو بالوں میں ٹاول لپیٹے وہ دروازے کی طرف آنے لگا جب ہینڈل گھمایا تو یہ کیا؟ دروازہ تو باہر سے لاک تھا مگر کس نے کیا تھا؟ وہ اپنے مظبوط ہاتھوں سے دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر واقعی دروازہ باہر سے بند تھا

"Hey...opeN the Door..."

"اب ویٹ کرو... میں چینج کر رہی ہوں"

"...واٹ؟؟ پاگل ہو تم؟ دروازہ کھولو"

"...اچھی بات ہے کچھ دراندر بند رہے گا تو سکون رہے گا"

شہرام کی بات کو نظرانداز کرتی وہ اپنے کام میں مصروف رہی جبکہ اندر بند انسان غصے سے پاگل ہو رہا تھا تقریباً پانچ منٹ تک وہ یوں ہی اپنے کاموں میں مصروف رہی ابھی وہ فارغ ہوئی ہی تھی تب دماغ میں کوئی ترکیب آئی

"...ہمممم اب آئے گا مزہ"

وہ ملازم کو آواز دے کر بلانے لگی تب ہی ایک ملازم آیا جو سر جھکائے کھڑا اس کے حکم کا منتظر تھا

"...ایک کپ کافی مل سکتی ہے پلیز زز"

"...جی ضرور"

وہ حکم سنتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ اندر کھڑا شخص کب سے منتظر تھا کہ وہ بدتمیز لڑکی باہر سے دروازہ کھول دے مگر وہ بلکل پرسکون انداز میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی اپنی کافی کا انتظار کر رہی تھی

پانچ منٹ بعد وہ ملازم کافی لے کر آیا

"...آجائیں"

وہ ملازم دروازے سے اندر آیا اور میز پر کافی رکھ کر واپس جانے لگا مگر تب ہی شہرام کی آواز آئی

"...بس بہت ہوا دروازہ کھولو"

وہ ملازم ناسمجھی سے عریشہ کی جانب دیکھنے لگا جبکہ عریشہ اب اپنی کافی انجوائے کرنے میں مصروف تھی

"!!!...عریشہ...سنا نہیں تم نے؟؟؟دروازہ کھولو"

وہ اندر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا اور باہر وہ میڈم بیٹھیں اپنی کافی انجوائے کر رہی تھیں

"!...کیا ہوا؟؟جاؤ یہاں سے"

"...بیگم صاحبہ وہ"

"...جاؤ"

ابھی ملازم کچھ کہتا عریشہ نے اسے غصے سے کہا

"...بہت تنگ کیا ہے نہ گن گن کر حساب لوں گی تم سے میں"

ملازم جاتے جاتے عریشہ کے لفظوں پر حیران وپریشان ہوا کیونکہ وہ شہرام کو غصہ دلا رہی تھی اور شہرام کو اگر ایک بار غصہ آ گیا تو مطلب وہاں موجود سب کی شامت آئی

"!!... عریشہ... کیا بکواس ہے یہ ؟؟ مجھے پتا ہے تم بلکل فری ہو... دروازہ کھولو"

"نہ کھولوں تو؟؟"

عریشہ نے کافی کا سپ لیا اور پر سکون انداز میں کہنے لگی

"... تم... تمہیں تو میں باہر آ کر بتاؤں گا"

"اوہ... سو سیڈ... اس حالت میں بھی دھمکی؟؟"

".اوہ ہیلو میڈم یہ صرف دھمکی نہیں ہے میں ایسا کر کے دکھاؤ گا ذرا باہر آنے دو مجھے"

وہ سخت لہجے میں کہتا ہوا پھر سے دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا

"... باہر آؤ گے تو کچھ کرو گے نہ"

".عریشہ...!!! میں لاسٹ ٹائم کہہ رہا ہوں دروازہ کھول دو...!! ورنہ"

ورنہ؟؟ورنہ کیاہاں؟؟؟دھمکیوں پر دھمکیاں دیئے جارہے ہواب رہواندر بند یہی اوقات ہے تمہاری"

"!!...کھڑوس کریلے

اس بار عریشہ نے بھی غصے سے کہاشہرام سمجھ چکا تھاوہ ایسے نہیں مانے گی اس لئے کچھ اور سوچنے لگا

"...اچھاایک ڈیل کرتے ہیں"

کچھ دیر کے بعد شہرام کہ پھر سے آواز آئی

"کیسی ڈیل؟؟"

"...مجھے باہر آنے دومیں تم سے وعدہ کرتاہوں تمہیں اوف بھی نہیں کہوں گاپرومس"

شہرام کالہجہ اس بار منانے والا تھاجس پر عریشہ مسکرانے لگی

"...نہیں...یہ نہیں کوئی اور ڈیل کرو "

"پھر کونسی ڈیل؟؟"

عریشہ کے شرارت بھرے انداز میں کہے گئے الفاظوں پر وہ جھنجھلااٹھا

تم مجھ سے سوری کرو گے...اور آج کے بعد جب تک میں تمھارے ساتھ ہوں تب تک تم مجھ سے تمیز سے"
". بات کرو گے...اور مجھے کوئی حکم نہیں دو گے

"یہ کچھ زیادہ بڑی ڈیمانڈ نہیں کر رہیں تم؟؟"

"...اوکے تو ہو اندر بند"

ارے ےےےے سنو مجھے منظور ہے... چلو اب کھولو دروازہ تاکہ باہر آ کر تم سے بہت اچھے سے سوری"
"...کروں

آخری والے الفاظ شہرام نے چبا چبا کر ادا کئے تھے مگر وہ بھی عریشہ تھی

"...پہلے سوری کرو اور تمام شرائط قبول کرو پھر کھولوں گی دروازہ"

"اوففففف اللہ یہ کس قسم کی لڑکی ہے آخر کس قسم کی؟"

وہ خود کا سر پکڑے خود ہی خود بولے جا رہا تھا

ہونہہ کھڑوس کریلے اب آئے گا مزہ تمہیں کیا لگا میں کوئی عام سی لڑکی ہوں جس کو جب چاہے تنگ کر دو حکم"

"...چلاؤ ماسی بنا دو مائے فٹ مسٹر شہرام ملک ایک ایک ظلم کا حساب لوں گی تم سے میں

وہ اپنی کی گئی حرکت پر خود سے ہی بہت فخر محسوس کر رہی تھی جبکہ اب وہ شہرام کے جواب کی منتظر تھی

"...لگتا ہے تمہیں باہر نہیں آنا...چلو خیر تمہاری مرضی"

"...ارے سنو یار...اوکے سوری آج کے بعد کوئی حکم نہیں کروں گا تم پر بس؟اب کھولو دروازہ"

وہ بچارگی سے کہتا ہوا دروازے کا ہینڈل گھمانے لگا

"...ایک اور بات تو رہ ہی گئی...تمیز سے بات کرنے والی"

"...جیسے تم پیش آؤ گی میں بھی اس ہی انداز میں پیش آؤں گا سمجھیں"

وہ اس بار صحیح کا تپ چکا تھا جبکہ عریشہ کو تو اسے تنگ کر کے انتہا کا مزہ آ رہا تھا

"...اوہ...اب ترس آ رہا ہے مجھے تم پر...چلو کوئی بات نہیں اس بار معاف کر دیتی ہوں"

وہ دروازے کے قریب جانے لگی جبکہ شہرام بس دروازہ کھلنے کا منتظر تھا

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا شہرام نے اسے مظبوطی سے پکڑ کر خود کے قریب کیا

"یہ کیا بدتمیزی ہے ہاں؟؟"

"...دیکھو اب تم معائدہ توڑ رہے ہو"

عریشہ اس کے اچانک والے حملے سے یک دم ڈر ی کیونکہ شہرام واقع بہت زیادہ غصے میں تھا

کوئی اپنے ہسبنڈ کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے جیسے تم نے کیا ہے؟؟ کیا لگتا ہے یہ حرکت قابلِ معافی"

"ہے؟؟

شہرام اس کی بات جو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کرنے لگا جبکہ عریشہ کو اب اپنے سامنے انسان نہیں

بلکہ اپنی موت کا فرشتہ کھڑا نظر آ رہا تھا اب اس کی ساری اکڑ اور مسکراہٹ اس کے چہرے سے کہیں بہت دور

غائب ہو چکی تھی

"ہاں تو... کوئی اپنی وائف... کو سزا... کیسے دے سکتا ہے...؟"

عریشہ نے معصومیت سے بھرپور لہجے میں ڈرتے ہوئے یہ الفاظ ادا کئے تھے وہ خود کو اس کھڑوس کی وائف کہہ

کر مخاطب کر رہی تھی بس اس کی یہی ادا سامنے کھڑے شخص کو اتنی زیادہ پسند آئی کہ پل بھر میں اس کے

چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھر گئی جیسے دیکھ کر عریشہ حیران رہ گئی آخر وہ کھڑوس کریلہ مسکراتے ہوئے

...کتنا زیادہ حسین لگتا تھا

"Ohh reaLLy My Wife G..."

شہرام کا لہجہ اب کافی نرم اور چاہت بھرا ہو چکا تھا جبکہ عریشہ نے اپنی بھلائی اس میں ہی سمجھی

"...جی...ہاں تو...میں بھی تو...وائف ہوں...آپ کی صرف آپ ہی...میرے ہسبنڈ تھوڑی...ہیں"

عریشہ کی اس معصومیت پر شہرام پگھل رہا تھا اس کی مظبوط گرفت میں اب نرمی آ رہی تھی شہرام اس کو قریب تر قریب کرنے لگا تھا جس پر عریشہ کی نظریں جھک گئی تھیں

"...چلو تم نے یہ تو مانا کہ ہم ہسبنڈ وائف ہیں"

شہرام اس کے چہرے پر آئی زلفوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے کرنے لگا جس پر عریشہ نے ایک نظر اسے دیکھا

"Looking So Beautiful..."

شہرام اسے مکمل دیکھنے لگا وہ آج پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی بلیک پینٹ وائٹ ٹاپ شرٹ اس پر

بلیک ہی کوٹ اونچی ہیل ہلکا سا میک اپ جبکہ بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا

"!!!...پلیززز ہم لیٹ ہو رہے ہیں چلیں"

عریشہ اسے خود پر جھکتا دیکھ کر دو قدم دور ہٹی

ہمم بلکل ریڈی لگ رہی ہو تبھی تو اتنی دیر مجھے اندر بند رکھا تھا تاکہ دورانِ تیاری میں تمہیں تنگ نہ کر"

"...سکوں

شہرام اب ائبرو اچکاتے ہوئے کہنے لگا اور خود ڈریسنگ کے سامنے آ کر اپنا کوٹ پہن کر بالوں کو ترتیب دینے لگا

اور سامنے پڑے پرفیوم کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھا کر لگانے لگا

"ویسے آج مجھے واشروم میں بند کر کے کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھیں...کہ بدلہ لے سکتی ہو مجھ سے؟؟"

شہرام اب بلکل تیار تھا جبکہ عریشہ بات کو گھمانے کے لئے بیڈ کے کارنر پر پڑا اس کا موبائل اور وائلٹ لے کر

آئی اور اس کی جیب میں ترتیب سے رکھنے لگی اور ڈریسنگ پر پڑا اس کا گلاسز اس کے ہاتھ میں پکڑایا جبکہ شہرام یہ

منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا

"...ہمم ڈن اب آپ بھی کمپلیٹلی ریڈی ہو"

"...ہمممم...تو میری وائف کو باتیں گھمانے کا ہنر بھی بہت اچھے سے آتا ہے"

"...اوففف پلیز زز نہ چلیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں"

وہ آج پہلی بار شہرام کا بازوں پکڑے اسے اپنے ساتھ کمرے سے لے کر جانے لگی جس پر شہرام بہت حیران تھا کہ آخر وہ اپنی جان بچانے کے لیے کیا کیا کر رہی تھی دل ہی دل میں شہرام خوش بھی تھا کہ شاید اس ہی دوران عریشہ کی ہارون سے اٹیچمنٹ ختم ہو جائے اور وہ دونوں مکل ہو جائیں

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"نہیں یہ نہیں یہ پہن کر تم پوری بندری لگو گی"

"...اوففف بس کرو باسم ورنہ میں واپس چلی جاؤں گی"

باسم جو کب سے مہر کو ہر ڈریس پر ٹوکا جا رہا تھا اب مہر کی بات سن کر خاموش کھڑا آس پاس دیکھنے لگا کیونکہ مہر کی آواز کچھ زیادہ ہی تیز ہو گئی تھی آس پاس کھڑے لوگ سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے

"بھئی تم دونوں کا تو پتا نہیں مگر میں تو یہی والا ڈریس پہنوں گا اور حورین یہ والا پہنے گی ہیں نا حور؟؟؟"

نوفل کی بات پر حورین نے ثبات میں سر ہلایا جبکہ روحیل مال کے باہر گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا ماہی کی یادوں میں گم تھا

"نجانے وہ کیسے ہو گی، پتا نہیں اس نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں"

وہ ان ہی سوچوں میں تھا تب ہی نوفل با قائدہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا جس پر روحیل سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"...رکو جانم سانس تو لینے دو"

"تو کس نے کہا تھا اتنا بھاگ کر آنے کے لیے؟؟ کتّے لگے ہوئے تھے پیچھے؟؟"

روحیل کی بات پر وہ منہ بناتا ہوا جیب سے رومال نکال کر پسینے صاف کرنے لگا

وہ کیا ہے نہ اپنے بیسٹ کی کال آئی تھی کہ دس بجے گھر پر ملیں ڈنر کے بعد ٹھیک گیارہ بجے ہمیں کل والے "پلان پر کچھ ڈسکس کرنا ہے

اپنی پھولتی ہوئی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے نوفل نے یہ الفاظ ادا کئے

"اچھا تو...؟"

"کیا تو؟ تم نے شوپنگ نہیں کرنی؟؟"

نوفل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس پر وہ ثبات میں سر ہلاتا خود مول کے اندر چلا گیا

"...ہونہہ ناکام عاشق"

روحیل کو آگے جاتا دیکھ کر نوفل بھی منہ بناتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا

"...شکر تُو آ گیا یار کچھ گائیڈ تو کر کیا پہننا چاہیے مجھے"

باسم روحیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے مینز ویئر شاپ پر لے گیا جبکہ باقی سب اب جیولری شاپ پر تھے

"...یہ ٹرائے کرو"

روحیل نے ان تمام شرٹس کو غور سے دیکھا پھر ایک شرٹ نکال کر باسم کو تھمائی تو وہ ٹرائے کرنے چینجنگ

روم میں چلا گیا جبکہ روحیل کا دھیان اب بھی ماہی کی طرف تھا

".ایک بار اس سے بات کر لیتا ہوں...شاید وہ میری کال کا انتظار کر رہی ہو گی"

وہ اپنا موبائل نکال کر ان کرنے لگا مگر یہ کیا موبائل میں تو ریڈ سیل آ چکا تھا

"Shit...!!!"

وہ واپس اپنا موبائل جیب میں رکھتا اپنے دل کو تسلی دینے لگا

"یہ دیکھ کیسا لگ رہا ہوں؟؟"

تب ہی باسم باہر آیا جو روحیل کی سلیکٹ کی ہوئی شرٹ پہنا ہوا تھا

"Perfect...!!!"

"...شکریہ چل سب تیرے لیے بھی کوئی فٹ سی شرٹ نکالتے ہیں"

باسم زبردستی روحیل کو شوپنگ کرنے پر مجبور کر گیا تھا جبکہ وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ مصروف ہو گیا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

جب وہ لوگ مول کے اندر انٹر ہوئے تو وہاں موجود تمام لوگ انہیں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کچھ لوگ تو ان کی تعریف بھی کر رہے تھے اور کچھ لڑکیاں جو عریشہ کی قسمت پر رشک کر رہی تھیں اور انہیں حسد سے دیکھ رہی تھی جبکہ عریشہ نجانے کیوں ان لڑکیوں کو شہرام کی طرف متوجہ دیکھ کر اندر ہی اندر جلن محسوس کر رہی تھی

"...چلو اس سائٹ دیکھتے ہیں"

شہرام اس کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے اپنے ساتھ فرسٹ فلور کی پہلی شاپ پر لے جانے لگا جبکہ عریشہ کا دھیان اب بھی ان ہی لڑکیوں پر تھا جو شہرام کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہی تھیں ویسے تو وہ بھی پاکستانی لگ رہی تھیں مگر ان کی ڈریسنگ کچھ مناسب نہیں تھی

"...ہمم یہ ٹرائے کرو...یہ سوٹ کرے گا تم پر"

شہرام نے لائن سے لگے پارٹی ڈریسز میں سے اسکن کلر کا ڈریس نکال کر عریشہ کی طرف بڑھایا مگر عریشہ کا تو دھیان ہی نہیں تھا وہ شاپ کے قریب کھڑی ان لڑکیوں کو غصے سے دیکھ رہی تھی

"ہیلو...؟؟تم سے بات کر رہا ہوں...کہاں کھوئی ہوئی ہو؟؟"

شہرام کی آواز پر وہ یک دم اس کی طرف متوجہ ہوئی اور بوکھلانے لگی

"ہاں... کیا...؟؟"

"میں کہہ رہا ہوں یہ ڈریس کیسا ہے؟؟"

شہرام کی بات پر وہ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈریس اپنے ہاتھ میں لئے شیشے کے سامنے کھڑی خود پر لگائے دیکھنے لگی مگر جب اس نے شیشے میں ان لڑکیوں کو اس شاپ کے اندر آتے دیکھا تو یک دم اس کے چہرے پر سخت تاثرات نمایاں ہوئے جس پر شہرام اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا

"...شہرام یہ بلکل بھی اچھا نہیں ہے...پلیززز چلیں یہاں سے ہم کسی اور شاپ پر چلتے ہیں"

شہرام اسے دیکھتا ہی رہ گیا جب وہ اس ڈریس کو واپس رکھ کر شہرام ہاتھ مظبوطی سے تھامے وہاں سے باہر لے جانے لگی

"...عریشہ؟؟سب ٹھیک ہے؟؟اگر تمہیں وہ ڈریس پسند نہیں آیا تو بتا دیتیں ہم دوسرا اٹرائے کر لیتے"

شاپ سے باہر آنے کے بعد شہرام اسے کہنے لگا کیونکہ شہرام کو اس کا رویہ کچھ عجیب لگ رہا تھا

"بس مجھے وہاں رکنا ہی نہیں تھا بات ختم اب چلیں؟"

وہ اسے بیویوں کی طرح پیش آ رہی تھی جس پر شہرام ثبات میں سر ہلا کر اس کے ساتھ چل دیا

ویسے تو شہرام ان لڑکیوں کی نظریں خود پر محسوس کر چکا تھا مگر وہ ان سب باتوں میں ایک گنا بھی انٹرسٹ نہیں رکھتا تھا اس لیے اگنور کر گیا تھا مگر وہ اس بات سے سے انجان تھا کہ عریشہ ان ہی لڑکیوں کی وجہ سے ڈسٹرب فیل کر رہی تھی

اس شاپ میں بہت زیادہ خوبصورت ڈریسز تھے جنہیں دیکھ کر عریشہ کا دل کیا وہ اس لائن میں لگے سارے ڈریس ہی خرید لے

"...یہ ریڈ کلر تم پر سوٹ کرے گا یہ ٹرائے کرو"

شہرام نے ایک ڈریس جو میکسی ٹائپ تھا اس کے ہاتھ میں تھمایا جسے عریشہ خود سے لگا کر گھومنے لگی

"...ہمم یہ کافی بہتر ہے...بٹ ایک منٹ مجھے یہ دوسرا والا ڈریس دیکھنے دو"

عریشہ کو ساتھ میں لگا دوسرا ڈریس بھی کافی پسند آیا جو بلیک کلر کا تھا

مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ تمہیں یہ ڈریس اس کی ڈیزائننگ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے کلر کی وجہ سے"

"...پسند آیا ہے

شہرام ابرو کا زاویہ بنائے اسے دیکھنے لگا کیونکہ اس نے ہمیشہ عریشہ کو بلیک کلر کے سوٹ میں ہی دیکھا تھا وہ

زیادہ تر بلیک رنگ کے ہی ڈریسز پہنتی تھی

"...ہاں تو؟ اتنا اچھا تو ہے بلیک کلر"

عریشہ آنکھیں گھماتی ہوئی اس ڈریس کو خود سے لگا کر دیکھنے لگی جبکہ شہرام اس کے پیچھے کھڑا آئینے میں دونوں

کو ایک ساتھ دیکھ رہا تھا

"یہ تمہیں کچھ زیادہ ہی بلیک کلر نہیں پسند؟؟؟"

شہرام کے گھورنے پر بجائے عریشہ کچھ کہے الٹا اسے ہی گھورنے لگی جس پر شہرام اس کے قریب آنے لگا

"دیکھو پلیز زز تم بلیک ڈریس نہ پہنو"

"اور میں بلیک ڈریس کیوں نہ پہنوں؟؟"

عریشہ نے اس ہی کے انداز میں کہا جبکہ شہرام کی آنکھوں میں اب ڈھیروں شرارتیں دکھائی دے رہی تھیں

وہ کیا ہے نہ اگر تم اس کلر کا ڈریس پہن کر میرے سامنے آئیں تو میں زیادہ دیر خود پر قابو نہیں رکھ پاؤں گا اور"

"پھر ایسے میں ہم پارٹی انجوائے کیسے کریں گے؟؟

"...اوففففف"

اس کی چھچھوری باتوں سے پریشان آکر عریشہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ڈریس واپس ہینگ کیا اور جو ڈریس شہرام نے نکالا تھا اس کے ہاتھ سے چھین کر خود چیک کرنے لگی جبکہ شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھرنے لگی تھی

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اپنے اس ویران کمرے میں اکیلے پایا اس کا سر اب بھی چکرا رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ

نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا تھا

"...بابا"

وہ بہت ہمت کر کے بیڈ سے اٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ دروازے کی جانب بڑھنے لگی بھی وہ ہینڈل

گھما کر دروازہ کھولتی تب ہی رضوان نے دروازہ کھولا

"...ماہی"

"...بابا...آپ کہاں تھے"

بیٹا میں یہیں ہوں تمہارے پاس اور تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو واپس بیڈ پر چلو آرام کرو تمہیں ڈاکٹر نے بیڈ"

"...ریسٹ کا کہا ہے

رضوان نے اسے بازوؤں سے تھام کر واپس بستر پر لٹایا جبکہ ماہی خاموشی سے ان کے ساتھ چل دی

"...ماہی بیٹے اب آپ نے زیادہ سے زیادہ آرام کرنا ہے اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے"

"...بابا مگر میری یونیورسٹی"

بیٹا یونی جانا اتنا زیادہ امپورٹینٹ نہیں جب تک تم مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہو جاتیں تب تک تم اپنے کمرے"

"...سے نہیں ہلو گی سمجھیں نہ میں مزین تمہیں لے کر کسی بھی قسم کا رسک نہیں اٹھانا چاہتا

رضوان کی بات کو سن کر ماہی خاموشی سے آنکھیں بند کئے لیٹ گئی تقریباً پندرہ منٹ تک وہ یہیں اپنی بیٹی کے ساتھ رہے مگر اسے سوتا دیکھ کر اب وہ وہاں سے جانے لگے

ان کے جاتے ہی ماہی اٹھ بیٹھی اور اپنے موبائل کو تلاش کر کے روحیل کا نمبر ملانے لگی مگر روحیل کا کوئی میسج نہیں تھا بس کچھ گھنٹوں پہلے جو بات اس کی روحیل سے ہوئی تھی بس وہی میسجز چمک رہے تھے

دوسری طرف رضوان جس کی نیندیں اب مکمل طور پر حیران ہو چکی تھیں نجانے کل جاسورج ان کے لئے کونسا نیا امتحان لانے والا تھا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"...آخر تم نے میرا پسند کیا ہوا ڈریس لے ہی لیا"

"...ہونہہ"

"...ایک منٹ میں ابھی آیا"

شہرام کا پسند کیا ہوا ڈریس تو وہ لوگ خرید کر شاپ سے باہر آ چکے تھے مگر اب شہرام واپس اس شاپ کے اندر چلا گیا جبکہ عریشہ اب باہر کھڑی اطراف میں نظریں دوڑا رہی تھی

"چلیں...؟"

تقریباً پانچ منٹ کے بعد شہرام ہاتھ میں کچھ شوپنگ بیگز لئے شاپ سے باہر آیا

"یہ سب کیا ہے؟؟کیا تم نے کسی اور کے لئے بھی ڈریس لئے ہیں؟؟"

عریشہ ایبرواچکائے اس سے مخاطب ہوئی جبکہ شہرام کسی اور کا سن کر سوالیہ نظروں سے اسے گھورنے لگا

کیا مطلب کسی اور کے لئے؟؟ یہاں تمہارے اور میرے علاوہ اور ہے ہی کون؟؟اب ظاہر سی بات ہے میں"

"...تو یہ لیڈیز ڈریسز پہننے سے رہا اب بچیں تم تو ظاہر سی بات تمہارے لئے لئے ہیں

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے سینڈل شاپ کی طرف لے جانے لگا جبکہ عریشہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی

"مطلب؟؟"

"... مطلب یہ کہ میڈم یہ سب وہی ڈریسز ہیں جو اس لائن میں لگے ہوئے تھے"

"واٹ؟؟تم پاگل ہو؟؟تم نے وہ پچیس کے پچیس ڈریس خرید لئے؟؟"

"...اوہ تو میڈم وہاں کھڑی کاؤنٹنگ کر رہی تھیں"

شہرام کی بات پر عریشہ نے نظروں کا زاویہ بدلہ

"...تمہیں پتا بھی ہے وہ ایک ڈریس صرف ڈھائی لاکھ کا تھا"

"...جو بھی ہو...ویسے سارے ڈریسز تم پر واقعی بہت خوبصورت لگیں گے"

شہرام اسے آنکھ مارتا ہوا اس کے ساتھ دوسری شاپ میں چلا گیا جبکہ عریشہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ لڑکیاں جو کچھ دیر پہلے ان کے پیچھے تھیں وہ اب دوبارہ ان ہی کے ساتھ اس شاپ میں آچکی تھیں

"...یہ ٹرائے کرو"

شہرام نے ایک ریڈ کلر کی ہیل عریشہ کی طرف بڑھائی

"...نہیں میں پینسل ہیل پہنوں گی...یہ بہت چھوٹی ہے"

عریشہ جو سینڈلز کے معاملے میں کافی سیریس رہتی تھی شہرام کی پسند کو نظرانداز کرتی ہوئی پینسل ہیل کو دیکھنے لگی

"...میڈم یہ پہن کر چل پاؤ گی؟؟ایسا نہ ہو انہیں پہن کر تم اپنے قیمتی دانت گوا بیٹھو"

شہرام کے طنز پر عریشہ اسے گھورنے لگی مگر پیچھے سے آتی ہنسنے کی آوازوں پر وہ شہرام کے پیچھے کھڑی لڑکیوں کو دیکھنے لگی یہ وہی لڑکیاں تھی جو اس شاپنگ مال میں انٹر ہوتے ہی شہرام کو گھوری جا رہی تھیں جب شہرام نے اپنے پیچھے سے آتی آوازوں کو محسوس کیا جو واقعی کافی قریب سے آ رہی تھیں تو وہ پلٹ کر دیکھنے لگا

"Hello,hey..."

وہ لڑکیاں شہرام کو ہاتھ کے اشارے سے ہیلو کرنے لگیں جس پر شہرام نا سمجھی سے عریشہ کو دیکھنے لگا جبکہ عریشہ شہرام کو باقاعدہ گھور رہی تھی

"کیا تم انہیں جانتی ہو؟؟"

"...یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے...کیونکہ وہ مجھے نہیں بلکہ تمہیں اشارے کر رہی ہیں سمجھے"

عریشہ کے چہرے پر انتہائی سخت تاثرات آ چکے تھے جنہیں بھانپتے ہوئے شہرام نے پھر سے ان لڑکیوں کی طرف دیکھا جبکہ اب وہ لڑکیاں اسمائل پاس کر رہی تھیں

"...چلو ہمیں یہاں سے کچھ لینا ہی نہیں ہے"

عریشہ غصے سے قدم اٹھاتے ہوئے شہرام کو اپنے ساتھ باہر لے جانے لگی جبکہ شہرام سمجھ چکا تھا کہ پہلے بھی عریشہ ان ہی کی وجہ سے اس شاپ سے باہر آگئی تھی یعنی عریشہ کو ان کا یوں اپنے شوہر کو دیکھنا بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا

"یہ اچانک تمہیں ہو کیا جاتا ہے؟؟"

"کیا ہوا ہے مجھے؟؟"

"...تم ایک بار پھر سے یوں اچانک بنا کسی وجہ کے دوکان سے باہر نکل آئیں"

شہرام اس کے منہ سے نجانے کیا سننے کا منتظر تھا

"...مجھے وہ سینڈل پسند نہیں آئی تھی"

"سینڈل یا پھر وہ لڑکیاں...؟"

شہرام کی بات پر اس کے قدم رکے

ان کا تو نام بھی مت لو میرا دل کر رہا تھا ان تینوں کا سر پھاڑ دوں ان کا منہ توڑ دوں پتا نہیں سمجھتی کیا ہیں خود کو"
تھرڈ کلاس کپڑے پہن کر سستا میک اپ منہ پر تھوپ کر خود کو کوہِ کاف کی پریاں سمجھ رہی تھیں چڑیلیں کہیں
"...کی

عریشہ ہی بات پر شہرام نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی

"کیوں؟؟ایسا کیا کر دیا ان بچاریوں نے؟؟"

بچاریاں؟؟ تمہیں وہ تربوز کے منہ والی لڑکیاں بچاریاں لگ رہی تھیں؟؟ کیسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہی"
"...تھیں تمہیں...دل تو چاہا رہا تھا اس ہی وقت ان کی آنکھیں نکال دوں

وہ دانت بیچتے ہوئے غصے سے کہنے لگی جبکہ شہرام بڑی غور سے اسے یوں غصہ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا

"اچھا تو کیا تمہیں جیلسی فیل ہو رہی تھی؟؟"

عریشہ کی زبان کو بریک تو تب لگا جب اس نے شہرام کو مکمل اپنی طرف متوجہ دیکھا اب اسے اپنے کہے گئے
الفاظوں پر پچھتاوا ہو رہا تھا

مجھے کیوں جیلسی ہو گی ہاں؟؟میری بلا سے پوری دنیا تمہیں گھورے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا سمجھے اب چلو"

"...یہاں سے

وہ اپنی اکڑ پر قائم اپنے الفاظ ٹھوکنے والے انداز میں کہتی ہوئی خود آگے بڑھ گئی جبکہ شہرام کو اس کی باتوں پر کافی ہنسی آرہی تھی

اب وہ لوگ دوسری شاپ پر سینڈلز دیکھ رہے تھے جبکہ غصے کی وجہ سے اب عریشہ کا دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا

"...یہ بلکل پرفیکٹ ہے تم یہی والی پہنو گی بس بات ختم"

"...اوکے پیک کروالو"

شہرام کی پسند کے سامنے اپنی ضد ختم کرتی وہ بیزاری سے کہنے لگی تو شہرام پیمنٹ کرتا ہوا شاپنگ بیگ لئے اس کے ساتھ وہاں سے باہر کی طرف چل دیا

جیسے ہی وہ لوگ سینڈل پیک کروا کر وہاں سے باہر نکلنے لگے ان تینوں میں سے ایک لڑکی جو اپنے حسن پر سب سے زیادہ اترا رہی تھی شہرام سے جان بوجھ کر ٹکرا گئی کیونکہ شہرام پوری طرح سے عریشہ کی طرف متوجہ تھا

اس لئے بے دھیانی میں سامنے سے آتی لڑکی سے ٹکرا گیا جس سے شہرام کے ہاتھ سے ایک بیگ نیچے گر گیا جبکہ اس لڑکی کا پرس بھی نیچے گرا تھا

اب کی بار عریشہ اندر سے آگ بگولہ ہو رہی تھی جبکہ چہرے پر سخت تاثرات لئے سامنے کھڑی لڑکی کو گھور رہا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا اس نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا مگر وہ بولا کچھ نہیں کیونکہ وہ عریشہ کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا

"آئی ایم سوری ڈیئر ایکچلی مجھے دکھائی نہیں دیا آپ سامنے سے آ رہے ہیں."

وہ لڑکی شہرام کے قریب آ کر ایک اسٹائل سے یہ الفاظ ادا کرنے لگی جس پر عریشہ غصے سے شہرام کے سامنے آ کھڑی ہوئی

"کیوں؟ اندھی ہو جو دکھائی نہیں دیا؟؟"

عریشہ کی بات پر وہ لڑکی یک دم چونکی جبکہ اس کی دونوں دوستیں جو اس کے پیچھے کھڑی تھیں اپنی دوست کو دیکھنے لگیں

"Excuse me??"

"Yes???"

اس لڑکی کی بات پر عریشہ نے بھی کمر پر ہاتھ رکھ کر فٹ سے جواب دیا جبکہ شہرام یہ منظر بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

"...میں نے آپ سے بات نہیں کی"

"...مگر میں تم ہی سے مخاطب ہوں"

اس لڑکی کو لگا تھا کہ وہ بآسانی شہرام کے قریب جا سکے گی مگر وہ عریشہ سے کہاں واقف تھی

"آپ کا پرابلم کیا ہے؟؟"

تمہارا کیا پرابلم ہے؟؟جو کب سے میرے ہسبنڈ کو گھوری جا رہی ہو اور اب اندھوں کی طرح ان سے ٹکرا گئیں اندھی کہیں کی..."

ایک بھرے ہوئے مال میں اپنی انسلٹ برداشت کرنا اس لڑکی کے لئے بلکل بھی قابلِ قبول نہیں تھی

"Mind Your Language...Stupid..."

وہ لڑکی عریشہ کو کہتی ہوئی اپنا پرس جو شہرام کے پیر کی طرف گرا ہوا تھا اسے اٹھانے لگی شاید جان بوجھ کر اس نے اپنا پرس شہرام کے اتنے قریب گرایا تھا

"...ہمم واؤ کونسا پرفیوم استعمال کرتے ہو آپ ہینڈسم بوئے"

وہ انتہائی ڈھٹائی سے شہرام کے قریب جانے لگی تب ہی عریشہ نے اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کے درمیان ٹانگ اڑا کر اسے گرانا چاہا جس سے وہ شہرام کے اوپر ہی گرنے لگی تھی مگر سامنے بھی عریشہ تھی اس نے اس لڑکی کے چھونے سے پہلے ہی اسے دوسری طرف دھکا دے دیا جس سے وہ دوسری طرف جا گری

جبکہ شہرام عرشہ کی اس حرکت پر اسے دیکھتا ہی رہ گیا کیا تھی وہ کبھی اتنی زیادہ رُڈ کبھی اتنی لاپرواہ اور جب پرواہ کرنے پر آتی تھی تو مانو جیسے سامنے والے کی جان ہی لے لیتی تھی

آئندہ اگر اپنی یہ ناپاک نظریں میرے ہسبنڈ پر ڈالیں تو ابھی تو صرف نیچے گرایا ہے نیکسٹ ٹائم ایسا حشر کروں گی کہ کسی کو اپنا یہ تھوبڑا دکھانے کے لائق نہیں رہو گی سمجھیں"...

عریشہ اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے زمین پر پڑا بیگ اٹھانے لگی جبکہ اطراف کے تمام لوگ اس لڑکی کو گرے ہوئے دیکھ کر ہنسنے لگے تھے وہ لڑکی اپنی اب کافی شرمندہ نظر آ رہی تھی جبکہ اب بھی وہ شہرام کو دیکھ

رہی تھی وہی لڑکا جسے وہ اس بد تمیز لڑکی کا بوائے فرینڈ سمجھ رہی تھی وہ تو ہسبنڈ نکلا تھا شاید آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لے

"...دیکھو اب بھی کتنی بے شرمی سے میرے ہسبنڈ کو گھور رہی ہے چڑیل کہیں کی"

"Heyyyyy...!!!!!"

"Hey...!!!"

عریشہ کہ بات پر وہ لڑکی غصے سے اٹھ کر عریشہ کی طرف بڑھنے لگی مگر تب ہی شہرام کی رعب دار آواز پر یک دم چونکی اور پیچھے کو ہوئی

"اگر دوبارہ میری وائف سے اس لہجے میں مخاطب ہوئیں یا تیز آواز میں بات کی تو اپنے انجام کی خود ذمہ دار ہوں گی اینڈ میری وائف سے ذرا بچ کر رہنا وہ ایک شیرنی ہے جو کہتی ہے وہ کر کے بھی دکھا دیتی ہے سمجھیں...اسٹوپڈ گرل..."

اس ہینڈسم نوجوان سے ذلیل ہو کر اب وہ انتہائی شرمندگی کا سامنا کر رہی تھی جبکہ شہرام عریشہ کا ہاتھ تھامے آگے کو بڑھا چکا تھا اور عریشہ اس کو اپنی سائٹ لیتے ہوئے دیکھ کر بہت حیران لیکن اندر سے کافی خوش بھی ہوئی تھی اور شاید کہیں نہ کہیں فخر بھی محسوس کر رہی تھی

"Thank You So Much..."

"For What??"

"...مجھے ڈفینس کرنے کے لیے"

"...یہ تو میرا فرض تھا"

شہرام نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر عریشہ ثبات میں سر ہلانے لگی

"...ویسے اب تو مان لو کہ تمہیں جیلسی فیل ہو رہی تھی"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے گردن جھکالی کیونکہ اب وہ جھٹلاتی بھی کیسے وہاں کھڑے تمام لوگوں نے عریشہ کا غصہ دیکھ لیا تھا اور یہ بھی کہ وہ کس بات پر اتنا غصہ کر رہی تھی اب بہانا بنانے کا کوئی جواز ہی پیدا نہیں ہوتا تھا جبکہ شہرام اس کی اس ادا پر مسکرا رہا تھا کیونکہ اس کی بات سچ ہو گئی تھی

"اچھاموڈ تو ٹھیک کرو جیولری نہیں لینی کیا؟؟"

"لینی ہے کیوں نہیں لینی؟؟"

عریشہ جلدی سے اپنا موڈ ٹھیک کرتی ہوئی اس کے ساتھ باقی کی شوپنگ میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ عریشہ کی شوپنگ مکمل کر کے شہرام نے اپنے لئے بھی شوپنگ کی تھی وہ بھی ساری عریشہ کی پسند کی

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

تقریباً رات دس بجے کا وقت تھا جب سب لوگ ڈائننگ ہال میں موجود بیسٹ کے منتظر تھے تب ہی بیسٹ اپنی بیوٹی ہے ساتھ چلتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر آ بیٹھا اور ہمیشہ کی طرح اس کی بیوٹی اس کے ساتھ والی کرسی پر اس کے اشارے پر سب لوگ کھانا شروع کرنے لگے

کھانے کے دوران بیسٹ کو کسی بھی ٹاپک پر بات کرنا بلکل بھی پسند نہیں اس ہی وجہ سے سب لوگ خاموشی سے اپنے کھانے میں مصروف تھے کھانے سے فارغ ہو کر مہر اور حورین عریشہ کی شوپنگ سے متعلق باتیں کرنے لگیں تھی جس کا عریشہ نے بھی مسکراتے ہوئے ہی جواب دیا تھا

جبکہ روحیل باسم اور نوفل بیسٹ کے اشارے پر اس کے پیچھے ڈرائنگ روم میں چلے گئے تھے

"...تو یہ رہا ہمارا پلان اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ڈون نے ٹاپ ون ڈیوائس یہیں پر چھپائی ہو گی"

بیسٹ انہیں تمام پلان سمجھاتا ہوا لاسٹ میں اپنی بات کی طرف آیا

"وہ سب تو ٹھیک ہے بیسٹ لیکن اگر انہیں ہم پر شک ہو گیا یا پھر وہاں لگے کیمرا اس میں ہمارا چہرہ واضح طور پر نظر آ گیا تو ہم کیا کریں گے؟؟"

باسم کی بات پر نوفل بھی اتفاق کرنے لگا جبکہ روحیل بلکل خاموش تھا

"تمہیں کیا لگتا ہے ڈون اپنا چہرہ کسی پر واضح کرے گا؟؟ کبھی بھی نہیں...یہ پارٹی اس نے کسی فیملی بیس پر نہیں رکھی نہ ہی اس کا تعلق اس کے بزنس سے ہے یہ پارٹی اس کی چھپی ہوئی سیاست سے ہے یعنی اس پارٹی میں زیادہ تر لوگ وہی انوائیٹڈ ہوں گے جو ڈون کی طرح کالے دھندے کرتے ہوں جن کا ڈون اور ایس کے سے گہرا لنک ہو..."

شہرام کی بات پر باسم اور نوفل حیران ہوئے

"تو مطلب وہ اپنی شکل اب بھی واضح نہیں کرے گا؟ کسی کے سامنے بھی نہیں؟؟ اور پھر جبکہ عریشہ بھابھی بھی ہمارے ساتھ جائیں گے اور وہاں وہ ایس کے بھی موجود ہو گا اس کا کیا پلان ہے؟؟"

باسم یہ یوکے ہے یہاں کوئی بھی گینگسٹر اپنی اس طرح کی پارٹی میں اپنا اصل روپ ظاہر نہیں کرتا ناہی خود" سے جڑے دوسرے گینگسٹرز اور ان کے بندوں کی پہچان ظاہر ہونے دیتا ہے بلکہ یہاں اس سمیت تمام لوگوں کے منہ پر ماسک ہوں گے...تو ناوہ ہم میں سے کسی کو دیکھ پائے گا اور نہ ہی ہم اسے دیکھ پائیں گے اور اس سے جڑے کسی بھی شخص کو اس سے ملنا ہوا تو وہ اس سے گوڈورڈ میں بات کرے گا باگی ہم سب اس کے لئے ایک عام سے شہری ہوں گے جن پر وہ بلکل بھی غور نہیں کرے گا..."

شہرام نے مزید سمجھاتے ہوئے کہا تب کہیں جا کر ان دونوں نے سکون کا سانس لیا

اوہ تو یہ بات ہے...ویسے بیسٹ جب سارے گینگسٹرز وہیں پر موجود ہوں گے تو کیوں نہ ہم بم کے ذریعے ان سب کو ایک ہی ساتھ اڑھا دیں؟؟"

نوفل کی بات پر وہاں بیٹھے تینوں نے اسے گھور کر دیکھا جس پر وہ دانت دیکھاتے ہوئے نظریں جھکا گیا

ہر چیز ڈن ہے نہ؟؟..."

ہاں بیسٹ سب کچھ ڈن ہے بس ہمیں اس طے خانے کا دروازہ کھولنا ہو گا جس پر کوڈ لگا ہوا ہے..."

باسم کی بات پر بیسٹ نے ثبات میں سر ہلایا

آرجے...ہیکنگ کا کام تم سنبھالو گے...میں اس اہم مشن میں کسی قسم کی کوئی غلطی کوئی کوتاہی برداشت نہیں"

"...کروں گا کیونکہ اگر ایسا کچھ ہوا تو نا صرف میری بلکہ ہم سب ہی کی سالوں کی محنت پانی میں چلی جائے گی

بیسٹ کا لہجہ کافی سخت تھا جس پر سب نے ثبات میں سر ہلایا

"...حورین اور مہر کو بھی کل کے پلان سے دوبارہ آگاہ کر دینا...ناؤ گو"

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی باسم اور نوفل وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے جبکہ آرجے اب بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا

"تم ٹھیک ہے؟"

"...یس بیسٹ"

"...مگر مجھے ایسا نہیں لگ رہا کہ تم ٹھیک ہو"

بیسٹ کا لہجہ اب زیادہ سخت نہیں تھا

"No Beast I'm Totally FiNe..."

"RJ...!!!!!!"

روحیل کا بار بار چھوٹ کہنا اب بیسٹ کو غصہ دلا رہا تھا وہ غصے سے مخاطب ہوا تو روحیل نے نظریں جھکا دیں

"...شہرام وہ بیمار ہے"

"...اس کی فکر مت کرو وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے"

"...وہ سب ٹھیک ہے بیسٹ مگر وہ"

روحیل آگے کچھ کہتا ایک اشک اس کی آنکھ سے نکل کر اس کے ہاتھ پر جا گرا جس پر وہ انتہائی شرمندہ ہوا تھا

کیونکہ بیسٹ نے اسے ایک ٹھوس شخص بنایا تھا ایک ایسا شخص جو کا دل پتھر کا ہو جو کسی کے سامنے کمزور نہ

پڑے جو کبھی بھی خود کو ٹوٹتا ہوا محسوس نہ کرے مگر آج وہ پتھر دل انسان نجانے کیوں اتنا پگھل سا گیا تھا بیسٹ

کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا تھا

روحیل...پاگل مت بنو...صاف کرو اسے...کیا تم کمزور پڑھ رہے ہو؟؟کیا تمہیں نہیں پتا تمہارا یوں کمزور"

پڑھنا ہمارے مشن کے لئے کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے؟؟؟کیا تم نہیں چاہتے ماضی میں کئے گئے ظالموں کا

"حساب لینا؟؟

شہرام کی آواز اس پورے کمرے میں گونج رہی تھی شہرام کی بات پر روحیل نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو

صاف کیا اور اپنے چہرے پر ہمیشہ والے سخت تاثرات لائے وہ بیسٹ کی ہاں میں ہاں ملانے لگا

"آر جے...میں تم سے یہ ہر گز نہیں کہوں گا کہ مظبوط بنو کیونکہ تم مظبوط ہو...پہچانو خود کو اور بھروسہ رکھو پہلے

"...اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور پھر اس شخص پر جو تمہارے اندر چھپا بیٹھا ہے

بیسٹ کی باتوں سے اسے ہمیشہ بہت ہمت ملتی تھی وہ پلک جھپکتے پہلے جیسا ہو گیا

"گڈ...اب دوبارہ میری بات غور سے سنو...تمہیں ہیکنگ کے ذریعے نہ صرف وہ دروازہ کھولنا ہو گا بلکہ ہیکنگ

"ہی ہے ذریعے وہ دروازہ دو سے تین منٹ کے اندر بند بھی کرنا ہو گا سمجھ رہے ہو نہ تم؟؟؟

بیسٹ کی بات پر اس نے ہمیشہ کی طرح اپنے مخصوص رعب دار اسٹائل میں کہا

"...بلکل میں سمجھ گیا بیسٹ"

"...گڈ ناؤ تم جاؤ اینڈ آرام کرو"

بیسٹ کی بات پر وہ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈرائنگ روم سے اپنے روم میں چلا گیا روم کے اندر آ کر اب وہ کافی بہتر فیل کر رہا تھا سائٹ ٹیبل پر اس کا موبائل جو اس نے مال سے آتے ہی چارج پر لگا دیا تھا اب اسے چارج سے نکال کر چیک کرنے لگا

یہ وقت تھا جب وہ پانچ منٹ پہلے پرانا والا آرجے تھا مگر سامنے چمکتے ہوئے میسج کو پڑھ کر اس کا موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹنے لگا

"...ماہی"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"کل یہ بلیک والا پہنوں...یا پھر یہ ریڈ والا؟؟"

نجانے کتنے قیمتی ڈریسز لاپرواہی سے بیڈ پر پھیلائے وہ شیشے کے سامنے کھڑی کشمکش میں مبتلا تھی

"...اگر بلیک پہن لیا تو کہیں واقعی وہ کھڑوس کریلہ اپنی چھچھوری حرکتوں پر اتر آیا تو؟؟ نہیں ریڈ ہی پہنوں گی"

وہ خود سے ہی بولی جا رہی تھی جبکہ شہرام جو ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا بیڈ پر پھیلے ہوئے کپڑوں کو دیکھنے لگا یہ سب وہی ڈریسز تھے جو شہرام نے عریشہ کی پسند کی وجہ سے سارے ہی پیک کروا لئے تھے یہ کافی قیمتی اور خوبصورت دکھتے تھے

"یہ سب کیا پھیلا رکھا ہے؟؟"

"...دکھائی نہیں دے رہا کپڑے ہیں"

ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ اُلٹا جواب دے کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی

"...وہ مجھے بھی نظر آ رہا ہے مگر یہاں یہ سب پھیلانے کی وجہ؟؟ اٹھاؤ انہیں ابھی"

شہرام کا لہجہ تھوڑا سخت تھا مگر اس لڑکی نے بھی قسم کھا رکھی تھی اسے بار بار غصہ دلانے کی

"میں نہیں اٹھا رہی تمہیں کیا تکلیف ہے؟؟"

"...یار مجھے سونا ہے"

"...ہاں تو؟ ماشاءاللہ سے اتنا بڑا فارم ہاؤس ہے اتنے سارے رومز ہیں کہیں بھی جا کر سو جاؤ"

عریشہ نے ایک اسٹائل سے ہاتھوں کے اشارے سے کہااور دوبارہ سے اپنے کاموں میں مصروف ہوگئی جبکہ شہرام جواپنے غصے کو ضبط کرنا اچھی طرح سے جانتا تھا

عریشہ کے ملنے کے بعد سے اس کے رویے میں تھوڑا بدلاؤ آگیا تھا پہلے اس کو نہ اتنی آسانی سے غصہ آتا تھااور اگر ایک بار آجائے تو بہت مشکلوں سے واپس جاتا تھا مگر اب عریشہ اسے بات بات پر غصہ دلاتی بھی تھی اور بعد میں سزا کے ڈر سے اسے مکھن پالیسی کر کے منا بھی لیتی تھی

"...مجھے یہیں سونا ہے بات ختم اب ہٹاؤ یہ سب کباڑ، کباڑ بنا رکھا ہے روم کو"

اس کے پسند کے ڈریسز کو وہ کباڑ کہہ چکا تھا جس پر عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے گھور رہی تھی جیسے اس نے بہت بڑا گناہ کر دیا ہو

"شکل کیا دیکھ رہی ہو؟؟ کہا نہ ہٹاؤ یہ سب سنائی نہیں دے رہا؟؟؟"

اس بار وہ چونکی کیونکہ شہرام کی آواز کافی تیز تھی وہ منہ بناتی ہوئی ایک ایک ڈریس کو احتیاط سے اٹھا کر ہینگ کرنے لگی باقی کے دو ڈریسز جن میں سے ایک شہرام کی پسند کا اور دوسرا اس کی خود کی پسند کا تھا وہ لے کر روم سے باہر جانے لگی

"ادھر؟؟کہاں جارہی ہو؟؟"

شہرام نے اسے جاتا دیکھ کر آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا

"...کسی اور روم میں"

"اور وہ کیوں؟"

"...کپڑے ٹرائے کرنے...تمہیں تو مسئلہ پیش آرہا ہے نہ میرے یہاں موجود رہنا سے"

عریشہ منہ بناتی ہوئی اپنی ہیلز ہاتھ میں لئے ڈریسز کو سنبھالتی ہوئی وہاں سے جانے لگی

جو ٹرائے کرنا ہے اس ہی کمرے میں کرو میری اجازت کے بنا اگر اب یہاں سے جانے کی کوشش کی تو اچھا"

"...نہیں ہوگا سمجھی

وہ قدم بڑھاتا اس کے قریب آیا اس کے یوں قریب آنے پر کچھ پل کے لئے عریشہ سہم سی گئی تھی کیونکہ اس کا

انداز بڑا خطرناک سا تھا۔

"مجھے ٹرائے کرنے ہی نہیں ہیں"

وہ پیر پٹختی ہوئی ہاتھ میں لئے ڈریسز اور ہیلز کو صوفے پر پھینک کر خود کپڑے چینج کرنے چلی گئی جبکہ شہرام اس کی اس حرکت پر خاموش رہا اب بات بار پر تو وہ اس پر غصہ کرنے سے رہا۔

تقریباً دس منٹ تک وہ باہر نہ آئی جبکہ شاور سے پانی گرنے کی آواز مسلسل آرہی تھی۔ شہرام آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹا اس کے باہر آنے کا منتظر تھا۔ پندرہ منٹ بعد وہ نواب زادی بالوں میں ٹاول لپیٹے باہر نکل کر آئیں۔

جبکہ دروازے کی آواز سن کر شہرام ایسے لیٹ گیا جیسے اسے سوئے ہوئے کافی وقت ہو چکا ہو۔

پہلے وہ شیشے کے سامنے کھڑی بالوں کو سکھانے میں مصروف رہی پھر بیڈ کی طرف آتے آتے اس کے قدم رکے جبکہ شہرام اس کا حلیہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا وائٹ ٹراؤزر پنک ڈھیلی سی شرٹ یقیناً یہ اس کا نائٹ ڈریس ہی ہو گا

"...اب میں کہاں سوؤں؟؟ یہاں تو صرف ایک ہی بیڈ ہے"

وہ وہیں کھڑی خود سے باتیں کرنے لگی

"...تو کیا مجھے آج رات اس کے ساتھ اس بیڈ پر گزارنی پڑے گی؟؟ نہیں کبھی بھی نہیں... کیا کروں کیا کروں"

وہ کشمکش میں مبتلا کبھی ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی تو کبھی صوفے پر بیٹھ کر کوئی ترکیب سوچ رہی تھی

یہاں نہ سونے کی۔

"ایک کام کرتی ہوں کسی اور کمرے میں چلی جاتی ہوں ویسے بھی یہ کھڑوس کریلہ تو سو چکا ہے صبح ہوتے ہی

"کمرے میں واپس آجاؤں گی

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ جبکہ شہرام نجانے کس طرح غصے کو ضبط کئے

یوں ہی لیٹا رہا۔ جیسے ہی اس نے ہینڈل گھمایا تو یہ کیا دروازہ کھلا کیوں نہیں رہا تھا۔

"یہ آخر کس قسم کا دروازہ ہے جو اندر سے بھی لاک ہے"

وہ اپنے نازک ہاتھوں سے دروازہ کھولنے کی ناکام کوششیں کر رہی تھی جبکہ شہرام ایسی ہی تھوڑی بیسٹ تھا۔

آنے والے وقت کو بھانپ کر ہی وہ آگے کی پلاننگ کیا کرتا تھا۔

"اوففف یہ کھڑوس کریلہ آخر کس قدر ظالم ہے یقیناً اس نے چابی بھی کہیں نہ کہیں چھپائی ہوئی ہو گی تاکہ مجھے

"نہ مل سکے۔ کیا کروں اب کیا کروں؟؟؟؟

پہلے وہ یوں ہی دروازے کے پاس کھڑے سوچتی رہی پھر صوفے پر پڑے ڈریسز اور ہیلز کو اپنی جگہ پر رکھ کر صوفے پر لیٹنے کی کوشش کرنے لگی۔ جبکہ شہرام اس کی حرکتوں پر حیران تھا آخر وہ کتنا کچھ کر رہی تھی اس سے دور رہنے کیلئے کیا وہ اسے اتنا زیادہ ناپسند کرتی تھی۔

"...اوففففف ایک تو سردی کتنی ہے یوکے میں...اب بلینکٹ بھی ایک ہی ہے"

وہ سردی سے سکڑ رہی تھی مگر کرتی بھی کیا مجبور تھی۔ جبکہ شہرام کا دل کر رہا تھا وہ ابھی ہی اسے وہاں سے اٹھا کر بیڈ پر لے آئے مگر اسے اس اکڑو کی اکڑ کی آخری حد بھی تو دیکھنی تھی۔

ابھی اسے وہاں لیٹے مشکل سے پانچ منٹ بھی نہ گزرے ہوں گے کہ باہر بادلوں کی گرج سنائی دی۔ پہلے ہی اتنی سردی تھی اور اب بارش اس کا تو سردی سے حال ہی برا ہو رہا تھا

"...پتا نہیں کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے"

وہ منہ ہی منہ میں بک بک کئے جا رہی تھی اس چھوٹے سے صوفے پر لیٹنا اس کے لئے انتہائی مشکل ہو گیا تھا اسے گرجتے بادلوں کی آواز سے بہت ڈر لگتا تھا اور آج بھی یہی سب ہو رہا تھا اور سونے پہ سہاگا پارے فارم ہاؤس کی لائٹ بھی چلی گئی

یااللہ پلیز زز میں آج کے بعد کسی ملازم پر نہیں چلاؤں گی کسی کو بریڈ نہیں گنواؤں گی اور ڈرائیور انکل پر"

"...غصہ بھی نہیں کروں گی پکا پرومس پلیز زز مجھ پر یہ ظلم نہ کریں پلیز زز لائٹ کھول دیں

اس اندھیرے ویران کمرے میں اس کی باریک سی ڈری سہمی سی آوازیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی

پہلے تو شہرام نے سوچا کہ وہ ملازم کو کال کر کے لائٹ جانے کی وجہ پوچھے پھر سوچا کیوں نہ عریشہ کو تھوڑا اور ڈرایا جائے۔کافی دیر تک اس کی دھیمی دھیمی آوازیں یوں ہی کمرے میں گونجتی رہی مگر پھر اچانک سے اس کی آوازیں آنا بند ہو گئیں

شہرام اب بستر سے اٹھ چکا تھا اس نے موبائل کی ٹارچ جلائی اور صوفے کی طرف بڑھنے لگا وہ یہ بات بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ عریشہ کو کن کن چیزوں سے ڈر لگتا ہے مگر پھر بھی وہ اسے بچانے کے بجائے اُلٹا اس کی کمزوریوں سے لطف اندوز ہوا کرتا تھا

"عریشہ؟؟"

شہرام اب صوفے کے بلکل قریب تھا مگر عریشہ کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی

"کیا تم سو چکی ہو؟؟؟"

دوبارہ جواب نہ پاکر شہرام نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا مگر یہ کیا اس کا وجود تو ٹھنڈا پڑ چکا تھا

"!!...عریشہ آنکھیں کھولو"

وہ عریشہ کا گال تھپتھپائے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ بلکل بے جان شے کی طرح پڑی ہوئی تھی۔

"Ohh Shit...!!"

شہرام نے جلدی سے موبائل میں کال ملائی اور مختصر سی بات کر کے فون بند کر دیا اب وہ زمین پر بیٹھا عریشہ کے ہاتھوں کو مسلسل سہلا رہا تھا کہ شاید اسے ہوش آجائے اسے ہوش تو نہ آیا مگر لائٹ ضرور آگئی یوں اچانک طوفانی بارش کے باعث اکثر لائٹ جانا عام سی بات تھی

"...جان"

اب وہ اس کے لئے کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا اس کا چہرہ بلکل نیلا پڑھ چکا تھا

"!!!...جان میری جان.!!!پلیززز آنکھیں کھولو"

شہرام نے پھر سے اس کا گال تھپتھپایا تب اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

" !!!...شہرام"

"...جی جی میری جان میں یہیں پر ہوں تمہارے پاس"

شہرام اسے گود میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا جبکہ عریشہ نے شہرام کی شرٹ کو مظبوطی سے تھاما ہوا تھا جیسے اسے

بہت زیادہ ڈر محسوس ہو رہا ہو مگر شہرام کے پیروں تلے زمین تو تب نکلی جب اس بار اس نے شہرام کے بجائے

ہارون کا نام لیا

"...ہا...ہارون"

وہ اس کے سینے سے لگی مسلسل ہارون کا نام لئے جا رہی تھی مگر وہ ہوش میں نہیں تھی شاید یہی وجہ تھی جو

شہرام اب تک خاموشی اختیار کئے ہوئے تھا ورنہ اس کا غصہ تو سات آسمانوں پر پہنچ چکا تھا۔

کچھ دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگی کانپتی رہی مگر پھر اس ہارٹ لیز انسان کی نیندیں حرام کر کے وہ خود نیند کی

وادیوں میں گم ہو گئی تھی

"...تم نے میری غیر موجودگی کا ناجائز فائدہ اٹھایا، میں تمہارا حشر نشر کروں گا"

وہ چہرے پر سخت تاثرات لئے غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر یہ اس کا حال ہر گز نہ تھا مگر اس نے سوچ لیا تھا اب یا تو ہار ون رہے گا یا پھر وہ خود

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

نہیں...ایسا نہیں ہو سکتا...اگر اس کی طبیعت مزید بگڑ گئی تو...تو میں...میں کس طرح اس کے پاس جاؤں گا..."

"...میں کیا کروں گا...مجھے کچھ سوچنا ہو گا

رات کے دو بجے کا وقت تھا وہ کمرے میں کب سے چکر کاٹے جا رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا ایک طرف ان کا سب سے اہم مشن اور پھر دوسری طرف اس کی جان سے پیاری بیوی

"...میں پھر کال کرتا ہوں"

وہ مسلسل کالز پر کالز کئے جا رہا تھا مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ تھا پھر کچھ سوچ کر اس نے ملازم کو کال کی جسی انہوں نے فورن ریسیو کر لی

"اسلام و علیکم چاچا ماہی کی طبیعت کیسی ہے؟؟؟ کہاں ہے وہ؟؟؟ کیا وہ سو رہی ہے؟؟؟"

روحیل کا لہجہ تھوڑا سخت مگر انتہا کا فکر مندانہ تھا

"...وعلیکم السلام بیٹا ماہی بی بی آرام کر رہی ہیں اور اب ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

"ڈاکٹر نے کیا بتایا؟؟"

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ ماہی بی بی کو ہر طرح کی پریشانیوں سے دور رکھا جائے ورنہ ان کی صحت پر منفی"

"...اثرات مرتب ہو سکتے ہیں

وہ ملازم تمام ملازموں سے سب سے زیادہ پرانے اور بھروسہ مند تھے رضوان نے ایسی ہی انہیں کام پر نہیں رکھا تھا انہوں نے ماضی میں دو بار اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر رضوان کو بچایا تھا تب سے لے کر اب تک وہ رضوان کے یہاں ملازمت کرتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ روحیل ان پر پورا پورا بھروسہ کرتا تھا اور ماہی کے بارے میں ہر طرح کی انفارمیشن وہ ہی روحیل کو دیا کرتے تھے۔

روحیل بابو آپ کب تک آئیں گے؟؟ ماہی بی بی آپ کو بہت یاد کرتی ہیں شاید انہوں نے آپکی بہت زیادہ فکر"

"...کر لی شاید تب ہی ان کی یہ حالت ہے

چاچا میں کام ختم کرتے ہی واپس آجاؤں گا مگر تب تک ماہی آپ کے پاس میری امانت ہے آپ اس کا خیال"

"...رکھیے گا اور جب بھی وہ سو کر اٹھ جائے اس سے میری بات کروا دیئے گا میرا نمبر آن رہے گا

"...جی ٹھیک ہے روحیل بابو آپ بلکل فکر نہ کریں اللہ پاک سلامت رکھے آپ کو اللہ حافظ "

انہوں نے روحیل کو یقین دلایا مگر روحیل کو کہاں سکون میں آنا تھا اسے تو بس رہ رہ کر ماہی کی فکر کھائی جا رہی تھی کاش ان کا یہ مشن جلد سے جلد پورا ہو جائے تاکہ وہ واپس اپنی ماہی کے پاس چلا جائے

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کھڑوس انسان کی باہوں میں پایا جو پر سکون انداز میں سونے میں مصروف تھا اسے رات والا منظر یاد آنے لگا جب وہ بجلی کی کڑک اور بدلوں کی گرج سے ڈر کر بے ہوش ہو چکی تھی مگر پھر اسے وہ سب یاد آیا جب شہرام اسے باہوں میں لئے یہاں لا کر لٹا رہا تھا

"کتنا سکون تھا اس کی پناہوں میں "

وہ دل پر ہاتھ رکھے خود سے سوچنے لگی مگر تب ہی اسے یاد آیا کہ رات اس نے کس کا نام لیا تھا

ہارون؟؟ کیا واقعی میں نے ہارون کا نام لیا تھا مگر شہرام نے تو مجھے کچھ بھی نہیں کہا نہ مجھ پر غصہ کیا بلکہ وہ تو"

"...مجھے سینے سے لگائے سکون بخش رہا تھا

وہ سب تو ٹھیک تھا مگر اب اسے ڈر اس بات کا تھا کہ اگر اس کھڑوس انسان کو کل والا واقعہ یاد آ گیا تو وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔خوف سے اس کے لب سوکھنے لگی وہ خود کو اس کی باہوں سے آزاد کراتی صوفے پر جا بیٹھی

"ہاں تو میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا...تو میں کیوں ڈروں؟؟"

خود ہی سے کہتی وہ خود کو ہمت دلا رہی تھی تاکہ اس کے اٹھنے سے پہلے پہلے وہ اپنا یہ ڈر بھگا سکے تقریباً صبح کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے مگر وہ اب تک سو رہا تھا

"...اوففف اتنی تیز بھوک لگ رہی ہے"

بخار کی حالت میں اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا مگر پھر اسے بھوک کا احساس ہوا تو وہ فیس واش کرنے کے غرض سے باتھ چلی گئی اور پھر اس کے کپڑے بھی ایسے نہیں تھے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی۔آدھے گھنٹے بعد وہ اپنا حلیہ درست کرتی ہوئی کمرے سے باہر جانے لگی مگر یہ کیا دروازہ تو اب تک لاک

"... اوففف اب کیا کروں...ایک تو یہ نواب اب تک سو رہا ہے"

عریشہ اس کے سرہانے ٹیبل پر رکھے ٹیبل کی درازیں کھول کر چابی تلاش کرنے لگی مگر وہاں تو اس کی گاڑی کی چابی کے علاوہ اور کوئی چابی نہیں تھی

"...اب کیا کروں...؟؟؟کسی ملازم کو کال کرتی ہوں"

پھر کچھ سوچتی ہوئی وہ شہرام کا موبائل اٹھانے لگی لیکن جب اسکرین پر نظر گئی تو وہ حیران رہ گئی لاک اسکرین پر شہرام نے اپنی اور عریشہ کی سیلفی لگائی ہوئی تھی وہی سیلفی جوان لوگوں نے گھر سے نکلتے وقت کی تھی

"...کیا یہ اتنا زیادہ پیار کرتا ہے مجھ سے...ہونہہ والپیپر لگانے سے محبت تھوڑی ہو جاتی ہے"

وہ پہلے خود سے مخاطب ہوئی پھر خود ہی خود جواب دے کر لاک کھولنے لگی

"اب پن کوڈ کیا ہے اس کا...؟؟؟؟"

"205688"

ابھی وہ خود ہی سے کوششیں کر رہی تھی جب شہرام کی آواز پر یک دم چونکی جب موبائل سے نظریں ہٹائی تو سامنے شہرام آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"...چابی دو"

"پہلے کس دو"

وہ اٹھتے کے ساتھ ہی چھچھور پن پر اتر آیا تھا جسے عریشہ افسوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

"...شہرام پلیززز دروازہ کھول دو مجھے نیچے جانا ہے بہت بھوک لگ رہی ہے"

"تو کس نے کہا تھا رات کو کھانا نہ کھانے کے لیے؟؟"

"...جو بھی ہو پلیز دروازہ کھول دو"

"...بنا کس لئے میں تو نہیں کھول رہا جو کرنا ہے کر لو"

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا خود کروٹ لے کر پر سکون انداز میں لیٹ گیا جبکہ عریشہ کا دل کر رہا تھا اس سائٹ میں رکھا گلدستہ اٹھا کر اس کے سر پر مار دے مگر ایسا کرنا بھی تو ممکن نہیں تھا الٹا سزا اس کو ہی ملنی تھی

"...اوففففف ادھر آؤ"

وہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کا رخ اپنی طرف کرنے لگی جبکہ شہرام اندر ہی اندر جیت محسوس کر رہا تھا

"ہمم کہو کیا ہوا؟؟"

شہرام کے پوچھنے کی دیر تھی عریشہ نے جلدی سے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے

"...ڈن...!! چلو اب چابی دو مجھے"

"ایک منٹ...میں نے یہ کب کہا کہ تمہیں ماتھے پر کس کرنا تھا؟؟؟"

شہرام کی بات پر عریشہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"تم نے کس کرنے کا کہا میں نے کر دیا بات ختم"

کیوں بات ختم؟؟ میں نے جسٹ کس کرنے کا کہا تھا یہ نہیں بتایا تھا کہ کہاں کس کرنا ہے...تو ابھی میری بات"

"...پوری نہیں ہوئی اور جب تک پوری نہ ہو میں تمہیں اس کمرے سے باہر ہرگز جانے نہیں دوں گا

شہرام اپنی بات کی وضاحت کرتا ہوا اب اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا جبکہ عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"تو پھر بتاؤ کہاں چاہیے تمہیں کس؟؟"

"On My Lips...!!!"

شہرام کی بات پر وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھتی رہ گئی جبکہ شہرام اس کا ہاتھ پکڑے اسے خود پر جھکنے پر مجبور کر گیا تھا

"... نہیں...کچھ بھی نہیں...میں تمہاری یہ بے حودہ خواہش کبھی بھی پوری نہیں کروں گی سمجھے"

"...اوکے تو پڑی رہو بھوکی پیاسی مجھے کیا"

وہ دوبارہ سے اپنی بات پر قائم ودائم اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا جبکہ عریشہ غصے سے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھی۔اس کی یہ خواہش وہ کبھی بھی پوری کرنے کے حد میں نہیں تھی۔وہ منہ سُجائے اپنی ضد پر اڑے یوں ہی صوفے پر بیٹھی رہی مگر اب اس کو بھوک کے مارے چکر آنے لگے تھے

"سنو...؟"

"...ہمم"

"...مجھے واقعی بہت بھوک لگ رہی ہے پلیز زز مجھے باہر جانے دو"

"Never..."

شہرام نے مصروف انداز میں جواب دیا جبکہ عریشہ کا منہ اب دیکھنے والا تھا کسی معصوم سی بچی کی طرح وہ منہ بنائے بیٹھی تھی یوں ہی پانچ منٹ گزر گئے اور اب اسے پکا یقین بھی ہو چکا تھا کہ اب اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے کیونکہ شہرام تو اپنی بات پر اب بھی قائم ہی تھا

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی اس کے پاس جا بیٹھی اور اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا جبکہ اس کے آتے ہی شہرام نے اپنا موبائل سائٹ پر رکھ دیا تھا اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا تھا پھر کیا تھا پل بھر میں اس نے اپنے لبوں کو اس کے لبوں پر رکھ کر اس کی یہ خواہش پوری کر دی تھی جبکہ شہرام نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے بے حد قریب کر لیا تھا کیونکہ اسے پتا تھا وہ ابھی ہی اٹھ کر بھاگ جائے گی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ آنکھیں بند کئے اس کا لمس محسوس کر رہا تھا جبکہ سکون اسے بھی مل رہا تھا لیکن اس وقت یہ مجبوری تھی تقریباً دو منٹ تک تو شہرام اسے چھوڑنے کے بلکل بھی موڈ میں نہیں تھا مگر پھر اس کی رکتی ہوئی سانس کو محسوس کرتے ہوئے اس نے نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کیا تو وہ سانس لینے لگی مگر بولی کچھ بھی نہیں جبکہ شہرام کو اب اس کی معصومیت پر بے انتہا پیار آ رہا تھا

"...میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ساتھ چلیں گے"

اس کا لہجہ انتہائی نرم تھا وہ عریشہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے شاور لینے چلا گیا جبکہ عریشہ اب تک بیٹھی گزرے ہوئے لمحے کو محسوس کر رہی تھی جب وہ اس سے غصے سے پیش آتی تھی تو وہ کھڑوس بھی اس سے کئی زیادہ غصے سے پیش آتا تھا اور جب وہ اسے پیار سے مخاطب کرتی تھی تو پھر وہ کھڑوس محبتوں کی بارش کر دیتا تھا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"...ہیلو روحیل"

"ماہی؟؟؟میری جان... کیسی ہو آپ طبیعت کیسی ہے اب؟؟؟"

"میں ٹھیک نہیں ہوں روحیل پلیز زز میرے پاس آجائیں پلیز زز زوہ لوگ آپ کو کچھ کر دیں گے آپ کیوں

"...نہیں سمجھ رہے پلیز زز میرے پاس واپس آجائیں

وہ رو رو کر روحیل کو واپس آنے کا کہہ رہی تھی جبکہ روحیل اپنے سینے پر ہاتھ رکھے کھڑی کے پاس کھڑا آنسوں روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

ماہی میں نے وعدہ کیا ہے نہ آپ سے میں جلد ہی واپس آجاؤں گا پھر آپ کیوں میری ٹینشن لے رہی ہو؟؟"

"...پلیز زز زاپنی صحت پر دھیان دوں میرے لیے سب سے زیادہ امپورٹڈ ہو آپ پلیز زز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ

روحیل نے ماہی کو سمجھانے کی کوشش کی مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا بلکہ سسکیوں کی آوازیں سنائی دیں رہی تھیں مطلب وہ اب بھی رو رہی تھی

"ماہی پلیز زز...میری جان میں جلد واپس آجاؤں گا پلیز زز خود کو سنبھالو اگر آپ ایسے کرو گی تو میں اپنے کام کو کس طرح پورا کر پاؤں گا...؟"

"روحیل آپ کو اب بھی مجھ سے زیادہ اپنے کام کی پرواہ ہے؟؟؟"

"...ماہی ایسی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہو...دراصل بات یہ ہے بس روحیل...مجھے کچھ نہیں سننا میں سمجھ چکی ہوں آپ کے لئے مجھ سے زیادہ ضروری آپکے کام ہیں...تو ٹھیک ہے میں آپ کو اب کبھی کال نہیں کروں گی آپ کی مرضی اپ کیسے چاہیں جہاں چاہیں زندگی گزاریں. آج کے بعد کبھی بھی آپ میری آواز نہیں سنیں گے...خدا حافظ"

"...ماہی سنو؟؟؟ماہی پلیز زز لسن ٹو می"

ماہی جزبات میں آکر کال کاٹ چکی تھی جبکہ اب اس کا نمبر بند جا رہا تھا

"...نہیں مجھے کچھ کرنا ہو گا...میں اسے اس حالت میں کیسے چھوڑ دوں"

روحیل پریشانی کی حالت میں ملازم کو کال پر کال ملائے جا رہا تھا مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا

ماہی کیوں...آخر کیوں تم نے مجھے اتنی بڑی آزمائش میں ڈال دیا... تمہیں ناراض کر کے میں کیسے کامیاب رہ"

"...پاؤں گا

ایک جھٹکے سے اس نے موبائل اچھال کر بیڈ پر پھینکا تھا اس کی یہ حالت نہیں تھی کہ وہ اپنے کام پر دھیان دے

سکے اور کچھ ہی گھنٹوں بعد انہیں پارٹی کے لیے نکلنا بھی تھا

اس نے موبائل اٹھا کر میسج ٹائپ کیا اور پھر کچھ گھنٹوں بعد ہونے والے فنکشن کے لیے تیاری کرنا شروع

کر دی تھی

جبکہ دوسری طرف ماہی اپنی ہی جان کی دشمن بنی ہوئی تھی رہ رہ کر اس کے ذہن میں بس ایک ہی خیال آ رہا تھا

کہ شاید روحیل کے لئے ماہی سے زیادہ اس کے کام اہم ہیں ڈاکٹر نے اسے اسٹریس لینے سے منع کیا تھا مگر اب وہ

پھر سے اپنی حالت کی زمہ دار بننے والی تھی

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"...ارے ے ے جلدی کرو میں نے پہننے بھی ہیں"

نوفل جو کب سے ملازم کا سر کھایا جا رہا تھا جبکہ ملازم منہ بنائے کپڑے استری کرنے میں مصروف تھا مگر نوفل کی ڈرامے بازیاں تو بس جیسے کبھی نہ ختم ہونے والی عادت بن چکی تھیں

اوففففف نوفل میں نے کہا بھی تھا کہ یہ الریڈی آئرن ہوئے ہیں مگر تم پھر بھی نیو ڈریس کو استری کروا رہے ہے"

"...ہو

مہر اس کی حرکتوں پر ہمیشہ کی طرح اسے سمجھانے لگی جبکہ حورین ان دونوں کا ڈرامہ دیکھ کر بور فیل کر رہی تھی

ارے مہر جان کیوں تنگ کر رہی ہو اس بچاری کو آخر پہلی بار کسی فنکشن میں جا رہی ہے اب تیاری تو کرے گی"

"...نہ کیوں نوفل باجی

باسم نے نوفل کو چھیڑا جس پر نوفل اسے منہ چڑائے اپنے کمرے کی طرف جانے لگا

"مہر جانم اگر تمہیں اپنے ہیئرز کرل کروانے ہیں تو پلیززز بلکل ریڈی ہو کر میرے روم میں آجانا اوکے"

"...اوکے نوفل"

مہر تیار ہونے اپنے روم میں چلی گئی جبکہ باسم وہیں پر بیٹھا فروٹ کھانے میں مصروف تھا اور حورین ہمیشہ کی طرح خاموش تھی

☆☆☆☆

"...سب کچھ ڈن ہے نہ...؟؟گڈ"

وہ نوفل باسم روحیل مہر اور حورین سے گروپ کال پر بات کرتا ہوا وہ آج کے پلان کے بارے میں سب ڈن کر رہا تھا ابھی وہ بات ختم کرتے ہوئے پلٹا تو مانو جیسے فریز ہی ہو گیا تھا وہ شہرام کی پسند کا ریڈ ڈریس پہنے پارٹی میک اپ کئے اب جیولری پہن رہی تھی جبکہ بال ہمیشہ کی طرح آزاد تھے

"So Beautiful..."

"کیا؟؟"

"کچھ نہیں...میں پوچھ رہا تھا اگر تم ریڈی ہو چکی ہو تو چلیں؟؟؟"

ویسے تو وہ خود بھی کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا مگر عریشہ کو دیکھ دیکھ کر وہ پاگل سا ہوا جا رہا تھا

"...ہاں بس یہ ہیلز پہن لو"

عریشہ اپنی ہیلز لئے صوفے پر بیٹھی انہیں پہننے کی کوشش کر رہی تھی تب ہی شہرام نے اس کے ہاتھ سے ہیلز لیں

"...دکھاؤ میں پہنا دیتا ہوں"

"... مگر شہرام"

"... مگر و گر کچھ نہیں، ہی ہوں تمہارا اتنا تو فرض میرا بھی بنتا ہے نہ مائے بیوٹی کوئین"

شہرام کی بات پر عریشہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی جبکہ شہرام خود نیچے بیٹھ کر اس کے نازک پیروں کو اپنے پیروں پر رکھے ہیلز پہنا رہا تھا

"...ویسے ایک بات پوچھوں"

"...پوچھوں"

"میں تمہیں کیسا لگتا ہوں؟؟"

شہرام کے سوال پر عریشہ کی سیٹی گم ہو گئی کہ آخر اس نے یہ کیا پوچھ لیا تھا

"کیا مطلب...؟؟"

"مطلب صاف ہے...میں تمہیں کیسا لگتا ہوں...؟"

"...ویسے تو بہت کڑوے کھڑوس کریلے جیسے لگتے ہو"

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھورنے لگا کیونکہ آج وہ فیس ٹو فیس اسے کھڑوس کریلہ کہہ چکی تھی

"...مگر آج اچھے لگ رہے ہو"

بات کو گھمانے کے لئے اس نے یہ بات بنائی

"صرف اچھا؟؟؟"

"...ہاں تو کیا جھوٹ کہوں کہ تم بہت حسین بلکہ سلمان خان لگ رہے ہو"

عریشہ منہ بناتے ہوئے دوسرا پیر رکھتی ہے جبکہ شہرام اب اس کے دوسرے پیر میں ہیل پہنا رہا تھا

"...میں نے کب کہا جھوٹ کہو؟؟اپنے دل پر ہاتھ رکھو اور پوچھو اس سے کہ میں کیسا لگتا ہوں"

شہرام کی بات پر وہ نظریں چرائے اپنی ہیلز دیکھنے لگی مگر شہرام اس کے چہرے کا اڑتا ہوا رنگ دیکھ چکا تھا

"...ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں"

وہ کسی کام کے لیے کمرے سے باہر گیا تب عریشہ نے آنکھیں بند کئے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا اور جواب پاتے ہی ایک جھٹکے سے ہاتھ ہٹا لیا

"چلیں؟؟"

"ہاں؟"

"میں کہہ رہا ہوں چلیں؟؟"

"...ہاں...چلتے ہیں"

وہ شہرام کے بازوں میں ہاتھ ڈالے کمرے سے باہر نکلنے لگی جبکہ نیچے سب ریڈی تھے ان دونوں کو لفٹ سے باہر آتا دیکھ کر سب انہیں دیکھتے ہی رہ گئے

"...ماشاءاللہ چاند ستارے کی جوڑی لگ رہی ہے دونوں کی"

مہر کی بات پر سب نے اتفاق کیا جبکہ عریشہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی جو وہ کسی سے نہ چھپا سکی

"آرجے؟؟"

شہرام کی بات پر باسم نے اوپر اشارہ کیا

"... اوکے چلو باہر گاڑی تیاری ہے"

اس کے کہنے کی دیر تھی سب لوگ جا کر گاڑی میں بیٹھ گئے تھے جبکہ عریشہ اب بھی کچھ سوچوں میں تھی

"...ایک بات بتاؤ"

"پوچھو؟"

"تمہیں میں کیسی لگتی ہوں؟؟"

پہلے خود ہی سوال کیا اب اپنے کئے گئے سوال پر خود ہی شرمندہ ہو رہی تھی جبکہ شہرام ناچاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگا تھا

میں نہیں جانتا تم مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہو مجھے بس اتنا پتا ہے تم مجھے میرا پہلا اور آخری عشق ہو تم" صرف میری ہو تم جنون ہو میری ضد ہو اور جانتی ہو نہ جس سے محبت کی جائے دنیا میں سب سے زیادہ حسین بس وہی شخص لگتا ہے اور مجھے اس پوری دنیا میں صرف اور صرف تم حسین لگتی ہو کیونکہ تم میری محبت ہو اور تم میری ہو صرف میری شہرام ملک کی..."

شہرام کی بات پر عریشہ اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی جیسے اس میں ہی کہیں کھو گئی ہو

"... اور مجھے تم کسی سلطنت کے شہزادے لگتے ہو...سب سے الگ سب سے جدا بہت حسین"

وہ اپنی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی اس بات سے انجان کے شہرام اس کی ایک ایک بات غور سے سن رہا تھا

"...اگر اس میں یہ بات ایڈ کر دی جائے کہ تم مجھے میرے شہزادے لگتے ہو تو شاید کچھ غلط نہیں ہے"

شہرام کی بات پر وہ ہوش میں آئی جبکہ شہرام نے اسے آنکھ ماری تو وہ بلش کرنے لگی تھی

☆☆☆☆

وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا، بلیک پینٹ بلیک کوٹ اندر وائٹ شرٹ وہ آج کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

جبکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے چہرے پر تھوڑے سخت تاثرات نمایاں تھے

جیب سے موبائل نکال کر وہ آنے والی کال کا منتظر تھا مگر کال سن کر اس کی حالت مزید خراب ہونے لگی تھی

"کیا اسے ایڈمٹ کر لیا؟؟؟ کیا اس کی حالت زیادہ خراب ہے؟؟ کیا اس کی زندگی خطرے میں ہے؟؟"

ایک سانس میں اس نے تین سوال کئے تھے کیا وہ کمزور پڑ رہا تھا کیا وہ بیسٹ کے غصے سے واقف نہیں تھا

"...مجھے ہر پل کی خبر چاہیئے...میں پرسوں ہر حال میں واپس آؤں گا یہ وعدہ ہے میرا"

موبائل جیب میں رکھتا وہ سیڑھیاں اترتا ہوا وہاں سے باہر آیا جہاں کالے رنگ کی مرسڈیز اس کی منتظر تھی وہ وعدہ تو کر چکا تھا مگر اس وعدے کے لئے اسے کتنی بھاری قیمت اٹھانے پڑے گی اس بات سے شاید وہ خود بھی واقف نہ تھا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

یہ ایک بہت بڑا فارم ہاؤس تھا جو سالوں میں کبھی کسی بڑی پارٹی کے لئے بک کیا جاتا تھا جسے بک کروانے والا یہ ظاہر کر دیتا تھا کہ وہ دنیا کا کس قدر امیر دولتمند آدمی ہے اور آج ڈون نے بھی پورے شہر کے سامنے یہ ظاہر کر ہی دیا تھا

ہر طرف سکیورٹی ہی سکیورٹی تھی اور ہوتی بھی کیوں نہ آخر ڈون نے پورے شہر کو انوائیٹ کیا تھا اور پھر جس کو حاصل کرنے کی خوشی میں اس نے یہ پارٹی رکھی تھی وہ چیز آج وہ اپنے ساتھ ہی لانے والا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ آج اس کا زکر سب کے سامنے کرنے والا تھا بلکہ اسے بیسٹ کا اتنا ڈر تھا کہ اس چھوٹی سی چیز جس میں اس کی عزت، دولت، شہرت، اور اس کی تمام پر زندگی یہاں تک کے اس کی جان تھی وہ اسے دوبارہ کھونا نہیں چاہ رہا تھا

ایس کے آج پھر سے ڈون کی قسمت پر رشک کر رہا تھا مگر رہ رہ کر اسے اپنی بیٹی کا خیال آ رہا تھا ایک ڈون ہی تھا جو اسے بیسٹ سے چھڑا سکتا تھا مگر پھر ڈون خود اسے اپنی گرفت میں لینے کا بھی تو سوچ رہا تھا عریشہ کے ملنے

کے بعد ایس کے کو ہر حال میں کچھ نہ کچھ سوچنا تھا تاکہ عریشہ کو بیسٹ کے بعد ڈون کی قید سے رہائی مل سکے مگر وہ اس بات سے کہاں واقف تھے کہ بیسٹ عریشہ کو چھوڑے گا تو ڈون اسے قید کرے گا نہ

تینوں گاڑیاں پیچھے والے گیٹ کے سامنے رکیں جن میں سے ایک گاڑی میں نوفل باسم حورین اور مہر تھے دوسری میں عریشہ اور شہرام جبکہ تیسری گاڑی میں روحیل تھا ان سب کے کانوں میں ایئر فون لگے ہوئے تھے جس پر وہ بیسٹ کی کال کے منتظر تھے

"حورین اور مہر تم دونوں مین گیٹ سے اندر جاؤ گے، گیٹ کے اندر جاتے ہی تم دونوں کو پارٹی ماسک دیئے جائیں گے لیکن جو ماسک تم لوگوں نے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں گاڑی سے نکلنے سے پہلے تمہیں وہ ماسک لگانے ہوں گے ہو سکتا ہے باہر کیمرہ لگا ہوا ہو..."

بیسٹ کی بات سن کر ان دونوں نے یس بیسٹ کہا اور اپنے اپنے ماسک سے اپنا چہرہ چھپا لیا جبکہ اب باسم نوفل اور روحیل بیسٹ کے حکم کے منتظر تھے جبکہ عریشہ کو شہرام کی بات کچھ عجیب سی لگی تھی

"باسم اینڈ نوفل تم دونوں بھی مین گیٹ سے ہی اندر جاؤ گے، روحیل تم اکیلے اندر آؤ گے اور موقع ملتے ہی تم اپنا کام شروع کر دو گے، باسم نوفل تم دونوں آرجے کے جانے کے بعد بنا کوئی مشکوک حرکت کئے اس کے ساتھ

جاؤ گے اور اپنا کام مکمل کر کے مجھے انفارم کرو گے...یاد رہے کوئی بھی اپنا پرسنل سیل فون ساتھ نہیں رکھے گا...

"...اور اگر کسی کو ہم پر شک ہوا تو ضرورت پڑھنے پر جس ضروری ہوا ہم وہ اقدامات کریں گے

بیسٹ کی بات پر سب نے جواب دیا اور پلان پر عمل کرتے ہوئے سب اپنے کاموں پر لگ گئے جبکہ عریشہ

عجیب نظروں سے شہرام کو دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا؟؟ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟"

شہرام نے اسے یوں اپنی طرف متوجہ پایا تو سوال کئے بنا نہ رہ سکا

"ہم پارٹی میں جا رہے ہیں یا پھر کسی بینک کو لوٹنے؟؟؟"

عریشہ کی بات پر شہرام نے نظروں کا زاویہ بدلا تو عریشہ مزید اس کے سامنے آ گئی

"سچ سچ بتاؤ تم کوئی چور ڈاکو تو نہیں؟؟؟"

"واٹ..؟یہ کیا فضول بکواس ہے؟؟تمہیں میں ایسا لگتا ہوں؟؟"

شہرام کے اچانک والے سخت لہجے پر وہ تھوڑی ڈری مگر جلد ہی خود کو سنبھالنے لگی

"میں نے ایسا کب کہا؟؟"

"...تم نے جو کہا ہے اس کا مطلب تو یہی ہوا نہ چوری تو چور ہی کرتا ہے"

"...اوففف سوری تمہاری باتیں کچھ عجیب سی لگیں تبھی مجھے شک ہوا"

بات سنو میری...اب اپنا منہ جب ہی کھولنا جب کوئی عقلمندانہ بات کہنی ہو ورنہ پلیز زز اپنی یہ چونچ بند ہی"

"...رکھنا تو بہتر ہو گا

اپنی بات کو مکمل کرتا ہوا وہ چہرے پر ماسک لگا کر گاڑی سے اترنے لگا جبکہ عریشہ بھی اس کے کہنے کے مطابق ماسک لگا کر اس کے ساتھ ہی گاڑی سے باہر آئی

وہ لوگ مین گیٹ سے اندر آ چکے تھے جہاں بہت سے آدمی جن کا چہرہ ماسک سے چھپا ہوا تھا وہی ماسک وہ سب کو دے رہے تھے مگر شہرام اطراف میں دیکھے بنا قدم بڑھاتا اندر کی طرف چلا گیا جبکہ عریشہ جو اس کے بازو کو تھامی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی اندر چلی گئی

اندر جاتے کے ساتھ ہی وہاں کھڑے دو آدمیوں نے اشارے سے کچھ مانگا جبکہ باسم مہر نوفل حورین اور روحیل ان ہی کے سامنے کھڑے ہوئے تھے یعنی ان کا اندر جانا الاؤ نہیں تھا شہرام نے جیب سے کارڈ نکال کر ان

آدمیوں کی طرف بڑھایا جبکہ روحیل اپنا الیکٹرک لائٹر اور باسم سرنج جس میں بے ہوشی کی دوا تھی انہیں جیب سے نکالنے کے لیے تیار کھڑے تھے بس بیسٹ کے اشارے کے منتظر تھے کیونکہ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا تھا

اس کارڈ کو مکمل دیکھنے کے بعد اس نے شہرام کی طرف دیکھ کر اشارے سے کچھ پوچھا جس پر شہرام نے بھی اشارے سے ہی اپنی پوری ٹیم کا بتایا جس پر وہ کارڈ شہرام کو تھما کر انہیں اندر جانے کی اجازت دینے لگے تب سب نے سکون کا سانس لیا اور پر سکون انداز میں اندر چلے گئے

یہ وہی کارڈ تھا جو ڈون نے پاکستان بھیجا تھا کسی کو انوائیٹ کرنے کے لیے اور جس کو انوائیٹ کیا گیا تھا اس نے ہی پوری ایمانداری سے یہ کارڈ بیسٹ تک پہنچایا تھا تاکہ مشن آگے بڑھ سکے اگر وہ شخص کارڈ نہ دیتا تو شاید ممکن نہ تھا کہ ان کو مزاحمت کیے بنا اس پارٹی میں جانے دیا جائے

"...واؤ شہرا"

"...شششششش!!! بہتر ہو گا نام لینے سے گریز کیا جائے"

"تم اتنا ڈر کیوں رہے ہو؟؟"

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھورنے لگا تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

".اوکے اب بلکل بھی کچھ نہیں بولوں گی"

اندر کافی لوگ تھے مگر چہرے سب کے ماسک کے پیچھے تھے وہاں تقریباً کوئی پانچ سو سے زائد تو ٹیبلز تھیں جن کے آس پاس کھڑے لوگ آپس میں گفتگو میں مصروف تھے جبکہ نوفل اور حورین، باسم اور مہر ایک ساتھ ایک ٹیبل پر تھے اور روحیل جو الگ ہی کھڑا ہوا تھا جبکہ عریشہ اور شہرام ایک ساتھ تھے

"تم ملواؤ گے نہیں؟؟"

"کس سے...؟"

"...جنہوں نے پارٹی رکھی ہے، جن کے ہم گیسٹ ہیں"

"ان سے ملنا ضروری نہیں"

عریشہ کے سوال پر سوال شہرام کو پریشان کر رہے تھے مگر ایک طرح سے عریشہ بھی صحیح ہی تھی آخر کیوں نہ کرتی سوال

تمہارا مطلب ہم پاکستان سے اتنی دور جن کی پارٹی میں آئے ہیں جنہوں نے ہمیں انوائیٹ کیا ہے ہمارا ان ہی"

سے ملنا ضروری نہیں؟؟؟ کیا مطلب ہوا اس بات کا؟؟؟ ایک بات سچ سچ بتاؤ کیا انہوں نے ہمیں واقع میں

"... انوائیٹ کیا تھا یا تم خود اپنی مرضی سے بنا انویٹیشن کے

"Enough is enough...!!!!"

شہرام کی آواز پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا

"...اب اگر تم نے مزید کوئی سوال پوچھا یا پھر کوئی بکواس کی تو"

"تو...؟؟؟؟"

تو میں اپنا وہ معائدہ جو میں نے پاکستان میں تم سے کیا تھا اسے توڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا...آگے تم"

"... سمجھدار ہو

شہرام کی دی ہوئی دھمکی پر عریشہ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے نظریں چرا گئی کیونکہ اسے پتا تھا شہرام جو کہتا ہے

کر کے دکھاتا ہے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...مجھے نہیں پتا مجھے روحیل سے بات کرنی ہے"

"...ماہی بی بی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے خدارا ایسے نہ کریں ورنہ آپکی صحت پر اثر پر سکتا ہے"

"...میں نے کہا نہ...!!! مجھے روحیل سے بات کرنی ہے ابھی اسی وقت"

ماہی جو ہوسپٹل کے پرائیویٹ روم میں موجود نڈھال پڑی ہوئی تھی ملازم چاچا کے روم میں آتے ہی اٹھ بیٹھی

روحیل بابو کہہ رہے تھے کہ وہ خود آپ کو کال کریں گے ماہی بی بی ہمیشہ تھوڑا انتظار کرنا چاہیے وہ کچھ ہی دیر"

"...میں کال کرتے ہی ہوں گے

"کیا مطلب؟؟؟ کیا آپ کی بات ہوئی ہے روحیل سے؟؟؟"

جی ہاں ماہی بی بی انہوں نے آپ کی طبیعت پوچھی تھی اور آپ کے ہوش میں آنے کی اطلاع دینے کو کہا تھا"

..."

"تو کیا آپ نے انہیں بتایا؟؟؟"

ماہی سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی ہاتھ نا جانے کتنی جگہوں سے زخمی تھا شاید نبض ڈھونڈنے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ پر ڈریپ لگی ہوئی تھی اس کا سر اب بھی چکرا رہا تھا نشے کے انجیکشن کا اثر اب بھی اس کے جسم سے دماغ تک گردش کر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بس یاد تھا تو اتنا کہ وہ روحیل سے محبت کرتی ہے

ماہی بی بی آپ کو ابھی ہوش آیا ہے آپ تھوڑا سا آرام کر لیں میں ان کو آدھے گھنٹے بعد فون کر کے اطلاع دے دوں گا..."

"...نہیں...مجھے ابھی بات کرنی ہے آپ ابھی فون کریں روحیل کو پلیززز"

"... لیکن ماہی بی بی"

"...آپکو میری قسم"

ماہی کے الفاظ سن کر کچھ دیر کے لئے وہ خاموش ہو گئے تھے کیونکہ ماہی نے پہلی بار انہیں قسم دی تھی ماہی ان کے لئے بہت اہم تھی اس لیئے نہیں کہ وہ ان کے گھر ملازمت کرتے تھے دراصل وہ ایک عام سے ملازم تھے جنہیں کسی امیر آدمی کے گھر سے نجانے کیوں چوری کا جھوٹا الزام لگا کر گھر سے نکال دیا تھا

ان کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا جب ان کی عمر کافی کم تھی ان کی صرف ایک ہی بہن تھی ماں باپ کے بعد ان کی بہن کی زمہ داری ان پر تھی بہن کو تو ایک جگہ ملازمت پر رکھ لیا گیا تھا مگر ان کو کوئی بھی کام نہیں ملا تھا جو ان کی روزی روٹی کا ذریعہ بنے مگر پھر ایک دن وہ ایک کریانے کی دکان کے قریب بیٹھے ملازمت کی تلاش میں تھے جب کچھ لوگ جن کے پاس اسلحہ تھا وہ کچھ عورتوں کو مسلسل ڈرا دھمکا کر ان سے سامان چھیننے کی کوشش کر رہے تھے

تب انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کسی کی عزت بچائی تھی یہ واقعہ ہونے کے کچھ دیر بعد کسی کو پولیس نے کال کر دی تھی تب وہ کافی زخمی بھی ہوئے تھے تو انسپیکٹر رضوان نے انہیں اسپتال منتقل کیا تھا اور اس ہی طرح دو تین بار انہوں نے رضوان کی بھی جان بچائی تھی

تب رضوان نے انہیں تحفے کے طور پر اپنے گھر میں ملازم رکھ لیا تھا اور پھر ایک دن رضوان کی زندگی میں ماہی آئی مگر بد قسمتی سے ماہی اپنی ماں کا پیار نہ دیکھ سکی تب سے اس کا سارا بچپن سب سے پرانے ملازم یعنی شاکر کی گود میں گزرا تھا انہوں نے ماہی کو سگی اولاد سے بھی زیادہ پیار دیا تھا بس یہی وجہ تھی کہ وہ ماہی کے معاملے میں بہت زیادہ فکر مند رہتے تھے

"...جی اچھا میں کرتا ہوں انہیں فون"

وہ اس بات سے پریشان کہ کہیں روحیل اپنے کام میں نہ مصروف ہو مگر ایک طرح ماہی کی بھی فکر انہیں فون کرنے پر مجبور کر رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ہر طرف ہزاروں لوگ تھے جن میں سے کسی کے بھی چہرے نظر نہیں آ رہے تھے نوفل اور باسم بے تاب ہو رہے تھے کہ نجانے کب انہیں اپنے کام کو سرانجام دینے کا موقع ملے گا روحیل بیسٹ کے حکم کا منتظر تھا جبکہ بیسٹ صرف ڈون کا منتظر تھا مگر عریشہ کچھ بور نظر آ رہی تھی

"!!!...سنو"

وہ پھر سے شہرام کے قریب آ کر سرگوشی کرنے لگی

"اب کیا مسئلہ ہے؟؟؟"

شہرام نے سخت لہجے مگر دھیمی آواز میں پوچھا

"یہ پارٹی رکھی کیوں گئی ہے؟؟مطلب اس پارٹی کو رکھنے کا کیا مقصد ہے؟؟؟"

عریشہ کے سوال بھی ایسے ہوتے تھے کہ شہرام کو اس پاگل لڑکی پر غصہ آنے لگا تھا اب وہ سمجھ چکا تھا اگر اس کا نا ڈرایا گیا تو یہ یوں ہی سوال کر کر کے دماغ کھا جائے گی

"...یہ پارٹی گینگسٹرز کی ہے"

"کیا؟؟؟یہ کیا بکواس کر رہے ہو ہاں؟؟؟"

"...سچ کہہ رہا ہوں میری جان یہ جتنے لوگ تمہیں یہاں دکھائی دے رہے ہیں نہ یہ سب گینگسٹرز ہیں"

"ہاہاہا ویری فنی،اب یہ بھی کہہ دو کہ یہ سب تمہارے دشمن ہیں یعنی ویلن اور تم ہیرو ہو رائٹ؟؟؟"

عریشہ کو اب کی بار اس کی بے پر ہنسی آئی

"...تمہیں مزاق لگ رہا ہے؟؟؟چلو ٹھیک پھر ذرا یہ کارڈ پر جو لکھا ہے وہ پڑھو"

شہرام نے وہی انوائٹڈ کارڈ جو گیٹ پر ان آدمیوں نے مانگا تھا نکال کر عریشہ کو دیا جس پر کوڈورڈز میں کچھ لکھا ہوا تھا

"یہ کس طرح کی انگلش ہے؟؟ یہ آخر ہے کیا؟؟"

"...میڈم ذرا اس پورے لائن میں لکھے گئے ورڈز کے فرسٹ لیٹر پر غور کرو"

عریشہ کو اس میں کچھ بھی ٹھیک سے سمجھ نہ آیا مگر تھوڑی بہت کوشش کرنے پر اسے کچھ ہی ورڈز سمجھ آئے تھے

"Gang?? Mafia?? Celebration??"

"...ہمم"

"شہرام کیا ہے یہ سب کیا یہ کوئی مزاق ہے؟؟؟"

ڈر کے مارے عریشہ کے ہاتھوں سے وہ کارڈ گرنے لگا جسے شہرام نے گرنے سے پہلے ہی تھام کر جیب میں رکھ لیا

"یہ کوئی مزاق نہیں ہے جس پارٹی کو تم فیملی بیس سمجھ رہی تھیں وہ دراصل گینگسٹرز کی پارٹی ہے اور جس میزبان کو تم میرا رشتے دار سمجھ رہی تھیں وہ کوئی رشتے دار نہیں بلکہ اس پورے یوکے کے تمام بڑے گینگسٹرز میں سے ایک گینگسٹر ہے..."

"۔ککک کیا؟؟آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں... ششش شہرام پپپ پلیززز واپس چلیں"

ب اتنا ہی بتانے کی دیر تھی کہ عریشہ کا ڈر کے مارے برا حال ہونے لگا تھا

"!!!...نواب ہم پارٹی انجوائے کر کے ہی جائیں گے"

"...شہرام پلیز... چلیں مجھے...بہت ڈر لگ رہا ہے"

"ڈرنے کی کیا ضرورت میری جان؟؟؟میں ہوں نہ تمہارے ساتھ؟؟؟"

شہرام پلیززز... یہاں کا ماحول... کتنا خوفناک ہے...دیکھیں سب کو ایسا لگ رہا ہے جیسے...سب ابھی ہی پستول

"...نکال کر...فائرنگ کر دیں گے

عریشہ کو اب صحیح والا ڈر لگ رہا تھا جبکہ شہرام اس کے ہاتھوں کو تھامے اس کا رخ اپنی طرف کرنے لگا

اوفف میری جان... تمہیں ان لوگوں سے کیوں ڈر لگ رہا ہے؟؟ڈرنا تو تمہیں مجھ سے چاہیئے...کیونکہ ان

"...سب سے بھی زیادہ خطرناک ہوں میں

شہرام کے کہنے کی دیر تھی عریشہ اس کی طرف خوفگی سے دیکھنے لگی

"کیا مطلب تمہارا؟؟؟"

"مطلب اگر میں کہوں کہ... تم اس وقت جس کے ساتھ کھڑی ہو وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ ایک سیریس کلر ہے پھر؟؟؟"

شہرام نے اس کو مزید خود کے قریب کر کے کان میں سرگوشی کی جس پر عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگی آخر وہ کس طرح ہمیشہ اسے ڈرایا کرتا تھا اور آج تو عریشہ کو لگ رہا تھا وہ کھڑوس انسان اس کی جان لے کر ہی چھوڑے گا عریشہ نے جلدی سے اپنے ہاتھوں کو اس کی مٹھی کی گرفت سے آزاد کیا

"... نہیں... کہہ دو یہ جھوٹ ہے... پلیززز"

عریشہ کو یوں اس طرح سے ڈرتا دیکھ کر شہرام نے اپنا ارادہ بدل لیا کیونکہ اگر مزید وہ اسے ڈرانے کی کوشش کرتا تو یقیناً یا تو عریشہ نے یہاں سے باہر بھاگ جانا تھا یا پھر یہیں پر کوئی تماشا کر دینا تھا اور اس کے منفی اثرات ان کے مشن پر پڑ سکتے تھے

"...اوففف مائے بیوٹی کوئین میں مزاق کر رہا ہوں"

"سچ؟؟؟"

"...مچ"

شہرام کی بات پر عریشہ کی جان میں جان آئی مگر پھر بھی اسے گینگسٹرز کے بیچ کھڑے رہنا بہت مشکل لگ رہا تھا

"... جان پلیز زز ڈرومت ہم جلدی یہاں سے واپس گھر چلیں گے"

"ہم یہاں آئے ہی کیوں ہیں شہرام؟؟"

"...کچھ ضروری کام تھا اس وجہ سے آنا پڑا اب مزید کوئی سوال نہیں اوکے"

شہرام کی بات پر عریشہ خاموشی سے ثبات میں سر ہلاتے ہوئے اطراف میں دیکھنے لگی جہاں مہر اور حورین پر سکون انداز میں کھڑی ہوئی تھیں

کیا ان لوگوں کو نہیں پتا کہ یہ پارٹی ایک گینگسٹر کی ہے اور اگر ان کو یہ پتا ہے تو یہ اتنی پر سکون کیوں کھڑی ہوئی ہیں؟؟"

وہ خود دل ہی دل میں سوال کرنے لگی تھی کیونکہ اس پورے مجموعے میں بس ایک وہی تھی جو گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی باقی سب عورتیں اور لڑکیاں پارٹی انجوائے کرنے میں اور ڈرنگ کرنے میں مصروف تھیں

تب ہی سامنے سیڑھیوں سے دو خاص شخصیت اتر کر نیچے آنے لگیں جنہیں دیکھ کر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے ان دونوں آدمیوں کا چہرہ بھی بلکل چھپا ہوا تھا مگر ان کے قیمتی لباس جو انہوں نے زیب تن کئے ہوئے تھے صاف واضح ہو رہا تھس یقیناً یہی میزبان ہیں

"Good Evening My Friends My Partners And My All Supporter, Thank You so Much for Joining me, it's not only My It's our celebration...Keep Drunk and enjoy the party"

ان میں سے ایک شخص جو ہاتھ میں شراب کا گلاس لئے ایک الگ ہی انداز سے اتر کر نیچے آ رہا تھا اپنی رعب دار آواز کو مزید بلند کر کے اس نے یہ الفاظ ادا کئے جبکہ دوسرا شخص خاموشی اختیار کئے ہوئے تھا عریشہ کو ان دونوں سے ہی وحشت ہو رہی تھی مگر جب اپنے برابر میں کھڑے وجود پر نظر دوڑائی تو کچھ پل کے لیے سہم سی گئی

وہ شہرام جو پانچ منٹ پہلے پر سکون انداز میں کھڑا ہوا تھا اب وہی شہرام جس کا چہرہ ماسک سے چھپا ہوا تھا مگر آنکھیں صاف دکھائی تھے رہی تھی اس کی آنکھیں انتہائی لال سرخ ہو رہی تھیں عریشہ جن گینگسٹرز سے

خوف کھا رہی تھی وہ تو شہرام کے سامنے کچھ بھی نہیں تھے شہرام کی آنکھوں میں اس نے ایک الگ ہی وحشت دیکھی تھی وہی وحشت جو شاید وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی کس طرح پل بھر میں شہرام کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا

"...شہرام تم"

"!!!!...چپ رہو"

شہرام کا لہجہ اس بار انتہائی سخت تھا جس پر عریشہ خاموش سی ہو گئی تھی مگر اندر ہی اندر سوچوں میں پڑ گئی تھی کہ نجانے کیوں شہرام ان گینگسٹرز کی پارٹی میں آ گیا اور نجانے کس بات پر اس کے چہرے کے تاثرات اتنے سخت ہو گئے

کچھ ہی دیر بعد کچھ سنگرز جو شاید اس پارٹی کا ایک حصہ تھے وہ ڈون کے اشارے پر اپنی الگ زبان میں کچھ گیت گانے لگے اور پھر کچھ ہی سیکنڈز میں ہر طرف اندھیرا چھا گیا جبکہ روشنی صرف اس پورے ہال کے بیچ والے حصے پر پڑ رہی تھی اور تمام کپلز منظرِ عام پر آ کر ڈانس کرنے کے لیے ریڈی ہو گئے

ہر طرف ایک خوبصورت ماحول بنا ہوا تھا کہیں سے بھی لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ ایک گینگسٹر کی پارٹی ہے ڈی جے نے میوزک لگایا جو بلکل سلو مگر بہت زیادہ رومینٹک تھا عریشہ کو یہ منظر بہت خوبصورت لگ رہا تھا جبکہ اب تمام کپلز ڈانس میں مصروف تھے باقی لوگ اطراف میں کھڑے انہیں بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے

"چلیں؟؟"

شہرام نے ایک ہاتھ عریشہ کی طرف بڑھایا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کمر پر تھا عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"ڈانس کرنے...؟؟"

"...کیا سچی؟؟ مگر ابھی تو تمہیں غصہ"

"...شششش چھوڑو نہ میری جان"

عریشہ مزید کچھ پوچھتی شہرام نے اپنی بات مکمل کر کے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ جبکہ دوسری سے کمر تھامی اور وہ لوگ بھی ان تمام کپلز کے بیچ چلے گئے

"...اوئے ہوئے وہ دیکھو ہمارا بیسٹ اور اس کی بیوٹی"

نوفل جو کب سے کھڑا بور ہو رہا تھا کیونکہ اس کی پاٹنر تو اسے منہ ہی نہیں لگاتی تھی مگر اب کافی دیر بعد اس نے کچھ کہا تھا وہ بھی بہت دھیمی آواز میں اس کی اور حورین کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے مہر اور باسم کی نظر بھی بیسٹ پر گئی جو اپنی بیوٹی فل وائف کے مظبوطی سے تھامے ڈانس کرنے کے لیے لے جا رہا تھا

پہلے تو وہ تھوڑا شرمانے لگی کیونکہ سب کے بیچ ڈانس کرنا کتنا مشکل تھا مگر شہرام نے اس کی یہ ہچکچاہٹ بھی دور کر دی جب اس نے عریشہ کو مزید اپنے قریب کیا جس سے وہ اس کے سینے سے لگی اس کے کانپتے ہوئے ہاتھ کو اپنے کاندھے پر رکھ کر وہ اسے میوزک کی ہر بیٹ پر ایک اسٹیپ کروا رہا تھا

وہاں سب سے زیادہ حسین کپل صرف ان ہی کا تھا اور ان کی ڈریسنگ بھی سب سے مختلف مگر پرفیکٹ تھی وہاں جتنے بھی کپلز تھے سب سمپل ڈانس کر رہے تھے مگر شہرام اور عریشہ وہ واحد کپل تھے جن کا ڈانس سب کو بہت زیادہ متاثر کر رہا تھا شہرام ایک ایک اسٹیپ کو میوزک کے حساب سے کر رہا تھا جبکہ عریشہ بھی اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی

تقریباً پندرہ منٹ تک تو سب کپلز یوں ہی ڈانس کرتے رہے پھر ڈی جے نے تیز میوزک اسٹارٹ کیا تو وہاں کھڑے تمام لوگ ہی ڈانس میں مصروف ہو گئے جبکہ باسم اور مہر بھی اب ڈانس کرنے میں مصروف تھے لیکن نوفل بچارا چہرے پر معصومیت والی اداسی لئے حورین کو ہی دیکھ رہا تھا مگر حورین اسے فل اگنور کر رہی تھی

"Listen...!!!"

بیسٹ کی آواز پر سب لوگ ہوشیار ہوئے جبکہ عریشہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"جب تمام لوگ پوری طرح سے مصروف ہو جائیں تو روحیل باسم اور نوفل تم لوگ جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے...بس ریڈی رہو..."

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی وہ سب ہوشیار و تیار ہو گئے بس بیسٹ کے اشارے کے منتظر تھے ڈانس کے چکر میں لوگ سب کچھ بھول بیٹھے اپنے آپ میں ہی مصروف تھے ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا کسی کو کسی کا وجود دکھائی نہیں دے رہا تھا ہر طرف کلب والا ماحول بنا ہوا تھا جبکہ کافی لوگ شراب نوشی میں بھی مصروف تھے

"روحیل پیچھے والے دروازے سے...نوفل اینڈ باسم فاسٹ...حورین اینڈ مہر ریڈی رہو کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے..."

بیسٹ کے حکم پر روحیل تمام لوگوں کے بیچ سے بڑی ہوشیاری سے فرار ہو رہا تھا مگر سامنے سیکیورٹی گارڈ بھی کھڑا تھا جو روحیل کی طرف ہی متوجہ تھا روحیل نے اسے اشارے سے جہاں پارکنگ تھی وہاں بلایا اور پھر کیا ہونا تھا اس نے وقت ضائع کئے بغیر اپنا الیکٹرک لائٹر نکال کر اس گارڈ کے گلے کی ہڈی پر ٹچ کر دیا اور مزید خون خرابے سے بچنے کے لیے اس گارڈ کا کوٹ اور کارڈ جو اس کے کورڈ پر لگا ہوا تھا خود ساتھ لے کر چلا گیا

جبکہ باسم اور نوفل جو واشروم کی طرف جا رہے تھے انہیں بھی گارڈز نے روکا

"اوہ بھائی اب کیا بندہ باتھروم بھی نہیں جا سکتا؟؟؟"

باسم بے ہوشی کی ایکٹنگ کر رہا تھا جبکہ نوفل اسے سہارا دیئے ہوئے کھڑا تھا وہ دونوں گارڈز سمجھے تھے کہ شاید باسم نے زیادہ پی لی تبھی اس کا حال برا ہو رہا ہے اس کی حالت کو دیکھ کر انہوں نے ان کو اندر جانے کی اجازت دی

"... تھینکس مگر ہم اکیلے نہیں جائیں گے تم دونوں کو ساتھ لے کر جائیں گے"

نوفل کی بات پر وہ دونوں انگریز گارڈز ایک دوسرے کو دیکھنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے باسم نے اپنے کوٹ سے دو سرنج جن میں بے ہوشی کی دوا تھی ان دونوں کی گردنوں میں لگا دی جس سے وہ مزاحمت کئے بنا بے حوش

ہو گئے پھر باسم اور نوفل نے جلدی سے ان دونوں کا کوٹ اور کارڈ نکال کر خود پہن لیا اور ان دونوں کو الگ الگ واشروم میں بند کر کے خود باہر چلے گئے

اب وہ تینوں ہی ایک ساتھ تھے مگر کسی کو ان پر شک نہیں آ رہا تھا کیونکہ ان کا گیٹ اپ بلکل گارڈز کی طرح کا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت آسانی سے فارم ہاؤس کے پیچھے والے دروازے پر چلے گئے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...حورین اور مہر خود کو کہیں مصروف رکھو ایسا نہ ہو تم پر کسی کو شک آ جائے"

بیسٹ کی بات پر وہ دونوں اندر کی طرف روانہ ہوئیں جہاں کافی لڑکیاں جو ویٹرز کا کام کر رہی تھیں ان میں سے دو ان کے پاس آئیں اور ان سے یہاں آنے کی وجہ پوچھنے لگی حورین اور مہر نے انہیں بہانے سے دوسری طرف بلا یا اور ان دونوں کے ساتھ بھی وہی سب ہوا جو باسم اور نوفل نے کیا تھا

وہاں کافی ویٹرز لڑکے اور لڑکیاں تھیں جس وجہ سے کوئی کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا حورین اور مہر بھی ان سب کے بیچ چلی گئیں اور سب کو ڈرنک سرو کرنے لگیں جبکہ عریشہ کو شہرام کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر یہ سب

چل کیا رہا تھا جبکہ دوسری طرف وہ تینوں پیچھے کے دروازے سے اندر آ چکے تھے مگر کسی کا شک ان پر نہ گیا تھا کیونکہ سب ہی ایسے کپڑوں میں ملبوس تھے

کئی راستوں کو پار کر کے آخر وہ لوگ اس دروازے کے پاس آ ہی گئے تھے جس کو پار کر کے ان کا مشن پورا ہو ہی جانا تھا اس دروازے پر فنگر پرنٹ اور آئس اسکینر لگا ہوا تھا تب ہی روحیل نے اپنا آئی پیڈ جو اس نے کوٹ میں چھپایا ہوا تھا نکال کر ہیکنگ کرنے لگا

"آر جے فاسٹ... پانچ منٹ کے اندر اندر اگر کسی کو شک ہو گیا کہ تم لوگ یہاں ہو تو گارڈز کی فوج آ جائے گی..."

یہاں آنے سے پہلے ہی وہ لوگ پانچ چھ لوگوں کو بڑی خاموشی سے سکون کی نیند سلا چکے تھے مگر بیسٹ کی بات کو سمجھتے ہوئے روحیل کے عمل میں مزید تیزی آنے لگی

تین منٹ ہو چکے تھے تب کہیں جا کر روحیل کی ہیکنگ کمپلیٹ ہوئی تو باسم اور نوفل اندر گئے

"باسم اینڈ نوفل فاسٹ... تین منٹ کے اندر اندر اگر اس دروازے کو بند نہ کیا گیا تو الارم بج جائے گا اور یہ دروازہ آٹو میٹیکلی بند ہو جائے گا اندر آکسیجن کا کوئی انتظام نہیں ہے..."

بیسٹ کی بات سن کر نوفل اور باسم جلدی سے اندر گئے جہاں سامنے گلاس باکس کے اندر ایک چپ رکھی ہوئی تھی جو یقیناً ٹوپ ون ڈیوائس ہی تھی

"ملی؟؟؟"

"یس بیسٹ مل گئی۔"

"دھیان سے۔"

نوفل اور باسم نے بڑی ہوشیاری سے اس پاس نظر دوڑائی کے کہیں کوئی جال تو نہیں بنایا گیا مگر وہاں ایسا کچھ نہ تھا لیکن روحیل کو کسی کے اندر آنے کی آہٹ محسوس ہوئی

"مجھے لگتا ہے کوئی آرہا ہے۔"

روحیل کی بات پر باسم نے نوفل کو سرنج اور انجیکشن دے کر باہر بھیجا

"باسم دھیان سے..."

نوفل اسے کہتا ہوا باہر آیا جہاں روحیل کھڑا کچھ محسوس کر رہا تھا

"...کوئی بہت قریب آرہا ہے...دھیمے قدموں سے"

".روحیل نوفل ہوشیار رہو"

بیسٹ کی بات سن کر روحیل پھر سے کچھ محسوس کرنے لگا

"...کوئی ایک نہیں شاید ایک سے زائد"

اسے محسوس ہو گیا تھا تب ہی باسم اور وہ دھیمے قدموں سے باہر کی طرف جانے لگے جہاں سے دو گارڈز اندر کو آرہے تھے نوفل اور روحیل کو دیکھتے ہی انہوں نے بندوقیں نکال لیں مگر نوفل اور روحیل نے بڑے آرام سے انہیں قابو کر لیا اور بے ہوشی کی دوا دے دی

باسم جیسی آگے بڑھنے لگا اسے کوئی چیز ٹکرائی نوفل کو یقین نہ آیا کہ سامنے بھی گلاس وال لگا ہوا تھا

"...یار یہ کس طرح کی جگہ ہے"

نوفل حیران و پریشان نگاہوں سے اطراف میں دیکھ رہا تھا

باسم نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی جو شاید کسی خاص کیمیکل کی تھی باسم نے منہ پر رومال رکھ کر وہ بوتل کھولی اور اس میں سے ایک ڈراپ شیشے پر پھینکا جس سے وہ شیشہ پانچ سیکنڈ کے اندر اندر پگھلنے لگا مگر ممکن تھا کہ وہ گر بھی سکتا تھا لیکن ابھی انتظار کا وقت نہیں تھا

". چلو آگے بڑھتے ہیں"

اب وہ لوگ اس گلاس باکس کے بلکل قریب تھے مگر پھر انہیں کچھ محسوس ہوا

"یار یہ تو اسکینر معلوم ہوتا ہے... مگر یہ کس قسم کا اسکینر ہے؟؟"

باسم کے سوال پر نوفل بھی غور کرنے لگا

لسن... یہ کوئی عام اسکینر نہیں ہے تم لوگوں کے پاس آگے کوئی بھی ایسی چیز یا کوئی ایسا کارڈ جس سے تمہاری" آئیڈنٹٹی معلوم ہو سکتی ہے تمہارے گلاس باکس کے قریب آتے ہی یہ اسے اسکین کر دے گی اور تمہارا سارا ڈیٹا نام، شکل سے لے کر رہائش کی جگہ تک اس میں سیو ہو جائے گی اس لئے اگر ایسی کچھ ہے تو اسے جہاں ... کھڑے ہو وہیں پر چھوڑ دو"

بیسٹ کی بات سن کر وہ دونوں بہت حیران ہوئے اور پھر ان دونوں نے اپنے وائلٹ وہیں زمین پر رکھ دیئے اور خود آگے بڑھ گئے وہاں بھی ایک پاسورڈ لگا ہوا تھا

"آرجے یہاں بھی پاسورڈ ہے".

باسم کی بات پر روحیل پھر سے اپنے آئی پیڈ میں کچھ دیکھنے لگا

" اوکے تم دونوں تھوڑا دور ہو جاؤ"

روحیل کی بات سن کر وہ لوگ اس گلاس سے دور ہوئے مگر بنا کچھ غلط ہوئے وہ روحیل کی ہیکنگ پر کھلتا چلا گیا اور آس پاس ریڈ لائٹ جلنے لگی

"...دھیان سے...آس پاس الیکٹرک کے وائرز ہیں کرنٹ بھی لگ سکتا ہے"

ان وائرز کو دیکھتے ہوئے نوفل نے جیب سے پلاس نکالا اور سارے وائرز کاٹ دیئے اور بہت آرام سے ڈیوائس حاصل کر لی

"Congratulations Guys Finally we won."

باسم کی بات پر تمام لوگ پر سکون ہو گئے مہر اور حورین بھی مسکرانے لگی تھیں

"نوفل اور باسم تم لوگ گاڑی کی طرف جاؤ گے... مگر بہت ہوشیار رہنا... آر جے تم اس گیٹ کو جلد سے جلد بند کرو تمہارے پاس صرف ایک منٹ پندرہ سیکنڈز ہیں... اس کے بعد الارم بج جائے گا اور یہ گیٹ بند ہو جائے گا..."

باسم اور نوفل تو باہر جا چکے تھے جبکہ روحیل اب ہیکنگ کے ذریعے دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا کیونکہ وہ لوگ اب بھی کال پر تھے بیسٹ اس کی ٹیون سن چکا تھا

"What the hell RJ???????"

بیسٹ نے غصے سے کہا جبکہ روحیل کا دماغ سن ہو چکا تھا کیونکہ وہ کال پک کر چکا تھا اور دوسری طرف ماہی کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں

"...مہر اینڈ حورین باہر آؤ فورن... باسم گاڑی تیار رکھو"

بیسٹ نے غراتے ہوئے کہا اور خود بھی عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف آنے لگا

"کیسے... آخر آر جے ایسا کیسے کر سکتا ہے... کیسے...؟؟؟؟"

بیسٹ کے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ اتنی بڑی حماقت کیسے کر سکتا تھا

"...بیسٹ ہم چاروں گاڑی میں بیسٹ چکے ہیں"

".جاؤ...تم لوگ جاؤ فاسٹ"

بیسٹ کی بات پر دونوں گاڑیاں روانہ ہو چکی تھیں

" !!!!!...آر جے؟؟؟ کیا تم سن رہے ہو؟؟؟ تمہارے پاس صرف بیس سیکنڈ ہے جلدی کرو فاسٹ"

بیسٹ کی آنکھیں غصے سے لال ہو چکی تھیں جبکہ عریشہ کو اس کا بدلہ ہوا رویہ بلکل ہضم نہیں ہو رہا تھا

"... گر جاؤ"

"کیا؟؟"

عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"... میں نے کہا گر جاؤ ابھی"

وہاں میں گیٹ پر بہت سے گارڈز کھڑے تھے اب باہر جانے کا بھی کوئی نہ کوئی بہانا تو چاہیئے تھا نہ حورین اور مہر تو ویٹرز کے بھیس میں باہر نکل چکی تھیں مگر ان کا جانا مشکل تھا

عریشہ اسے گھورنے لگی تب ہی شہرام نے اس کی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر اسے گارڈز کے سامنے گرا دیا جس سے اس کے گھٹنے پر چوٹ لگ گئی اور تھوڑا خون بھی نکلنے لگا وہ گارڈز ان کی طرف متوجہ ہوئے

شہرام نے عریشہ کو گود میں اٹھایا اور باہر کی طرف جانے لگا مگر ان گارڈز نے کوئی سوال نہ کیا اور نہ ہی انہیں روکا

"...ماہی پلیز زز میں مصروف ہوں پلیز زمیں بعد میں کال کرتا ہوں"

"نہیں مجھے آپ سے ابھی بات کرنی ہے".

"...ماہی پلیز زز"

وہ ماہی کو سمجھانے میں لگا ہوا تھا اس بات سے انجان کے اب اس کے پاس وقت بلکل بھی نہیں ہے

"...آر جے چھوڑو موبائل کو جلدی کرو جلدی"

بیسٹ مسلسل بولے جا رہا تھا مگر روحیل کا تو دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا

وہ عریشہ کو گود میں اٹھائے گاڑی کی طرف لے آیا اور ڈرائیور کو چلنے کا کہا کچھ میل کے فاصلے پر اس نے پھر سے گاڑی رکوائی

"...شہرام یہ سب"

"...اوہ شرٹ اپ...منہ بند رکھو اپنا ورنہ جان سے مار دوں گا سمجھیں"

شہرام نجانے کیوں عریشہ پر غصہ نکال رہا تھا اس کی تیز آواز پر عریشہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو چکے تھے مگر وہ خود گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا تھا

"...آر جے ہوش میں آؤ"

پانچ سیکنڈ رہ چکے تھے روحیل دروازہ بند کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا الارم کی آواز پر سب گارڈز ہوشیار ہو چکے تھے یہاں تک کے اس بات کی خبر ڈون کو مل چکی تھی

"Hands up..."

گارڈز کی پوری فوج وہاں آ چکی تھی اور اب انہوں نے روحیل کو چاروہن طرف سے گھیرے میں لے لیا تھا

روحیل کا موبائل ایئر فون نکال کر زمین پر مارا جس سے دونوں طرف سے کال ڈراپ ہو چکی تھی

"RJ.....!!!!!!!"

بیسٹ کی ایک زوردار چیخ ہوا میں گونجی بیسٹ کی ایک غلطی سے کیا کچھ تباہ ہو گیا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا

وہ سب واپس فارم ہاؤس آ چکے تھے مگر کوئی بھی سکون کی حالت میں نہ تھا سب کے سب حیران و پریشان تھے کہ آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا بیسٹ کا جو بھی پلان ہوتا تھا روحیل بیسٹ کے حکم پر سب کو تنبیہ کرتا تھا مگر آج وہ خود بیسٹ کے حکم کے خلاف جا کر کتنا بڑا نقصان کر بیٹھا تھا نہ صرف اپنا بلکہ سب کا ہی

سب لوگ ڈرائنگ روم میں چکر کاٹے جا رہے تھے جبکہ عریشہ جس کے گھٹنے سے اب تک خون نکل رہا تھا وہ صوفے پر بیٹھی صورتِحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی شہرام جو گاڑی سے اترنے کے بعد سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اب لفٹ سے واپس نیچے آ رہا تھا

اس کو کمرے کے پاس آتا دیکھ کر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ عریشہ کو تو یہ نفسیاتی شخص اب کسی زہر سے کم نہ لگ رہا تھا آخر کتنا انا پرست تھا کتنا ظالم تھا وہ اپنے مقصد کے لیے اس بچاری کو زغم دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا

شہرام چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات لئے ڈرائنگ روم کے اندر آیا ایک ہاتھ میں فون تھا جبکہ دوسرا ہاتھ پینٹ کی جیب میں تھا وہ موبائل میں اب تک کچھ ٹائم کرنے میں مصروف تھا جب تک وہ خود کچھ نہ بولتا تھا کسی کی بھی ہمت نہ ہوتی تھی اسے کچھ بھی کہنے کی

"...اپنے روم میں جاؤ"

شہرام کی بات پر عریشہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی شہرام کا لہجہ بہت سخت مگر آواز دھیمی تھی

"...تم نے مجھ سے کہا؟ تمہیں لگتا ہے میں تمھاری ہر بات مانتی رہوں گی مگر ایسا"

"...آئی سیڈ اپنے روم میں جاؤ...بنا کسی قسم کی بکواس کئے"

شہرام کی آواز پر وہ یک دم چونکی بلکہ وہاں کھڑے سب لوگ بھی سہم سے گئے تھے کیونکہ شہرام کے غصے کا سب کو بہت اچھے سے پتا تھا مگر عریشہ کہاں جانتی تھی کہ اس طرح کی صورتحال میں شہرام شہرام نہیں رہتا بلکہ اس کے اندر کا بیسٹ جاگ اٹھتا ہے

عریشہ کو شہرام کی آنکھوں کی تپش سے ایک الگ ہی الجھن محسوس ہو رہی تھی وہ مزید اس کی وحشی نگاہوں سے بچنے کے لیے وہاں سے چپ چاپ جانے لگی مگر اسے چلنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی وہاں کھڑے سب لوگوں سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی

مہر آگے بڑھ کر اس کو سہارا دینے ہی لگی جب شہرام نے غصے سے اسے گھورا تو وہ جلدی سے پیچھے ہو گئی عریشہ اس کی بے حسی دیکھ رہی تھی آخر کس قدر ظُلم ڈھاتا تھا وہ اس لڑکی پر عریشہ نے ایک نظر اسے غصے سے گھورا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا پھر ہلکے ہلکے قدم رکھتے ہوئے وہ باہر لفٹ کی طرف گئی اور لفٹ سے اوپر، جب وہ جا چکی تھی تب بیسٹ نے بات کا آغاز کیا

"ہمیں اسے بچانا ہو گا"

مگر بیسٹ اگر ہم اسے بچانے گئے تو ڈون اور ایس کے کو ہماری پہچان پتا چل جائے گی اور پھر سب کچھ ختم ہو"

"جائے گا، پھر یقیناً وہ ہم سے ڈیوائس کی بھی ڈیمانڈ کرے گا نہ صرف ٹوپ ون بلکہ باقی ساری ڈیوائسز کی بھی

باسم نون اسٹوپ بولتا چلا گیا جبکہ سب لوگ ہی اس کی بات سے متفق تھے

"...مجھے لگتا ہے ہمیں اس کی کال کا انتظار کرنا چاہئے"

نوفل نے بنا سوچے یہ بات کہی تھی

"...ایسا نہیں ہو سکتا ہم اگر انتظار کرتے رہیں گے تو وہ مزید آگے بڑھ جائے گا ہمیں فوری طور پر کچھ کرنا ہو گا"

باسم نے پھر سے کہا جبکہ بیسٹ خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا

"بیسٹ تم کیا کہتے ہو؟؟ کیا کرنا چاہیے؟؟"

ضروری اقدامات...جہاں جہاں ہماری جڑیں مضبوط ہیں وہ انہیں کھوکھلا کرنے کی کوشش کرے گا...ایک"

طرف وہ ہم سے ڈیوائس کی ڈیمانڈ بھی کرے گا اور دوسری طرف وہ ہمارے بارے میں جاننے کے لیے

"...روحیل کی زبان کھلوانا چاہے گا مگر کھلوا نہیں پائے گا

بیسٹ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"تواب ہمیں کیا کرنا چاہئے ؟؟ کیا ہم اسے سااری ڈیوائس دے دیں گے ؟؟ اگر نہ دی تو وہ آرجے کو مارنے کی دھمکی دے گا..."

نوفل نے اپنا ڈر ظاہر کیا جس پر مہر اور حورین کا منہ اتر سا گیا تھا

"باسم جو پرائیوٹ نمبر تمہارے پاس ہے اسے آن کرو، پہلے بھی ڈون نے اس ہی نمبر سے پر رابطہ کیا تھا یقیناً وہ اب دوبارہ ایسا ہی کرے گا"

"او کے بیسٹ میں آج ہی اس نمبر کو ایکٹیو کر دوں گا..."

"گڈ، حورین تمہاری سیکھی ہوئی ہیکنگ کو استعمال کرنے کا وقت آچکا ہے وہ نمبر جو لاسٹ ٹائم روحیل کے پاس تھا اسے ٹریس کرنے کی کوشش کرو اور ممکن ہوا تو ہیک بھی کرنا جو بھی ڈیٹیل ملے مجھے بتانا..."

"Ok Beast."

بیسٹ کی بات پر حورین نے ایک بہادر سپاہی کی طرح جواب دیا جبکہ مہر اور نوفل پریشان حال ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

فکرمت کرو تم لوگوں کے لئے جو کام میرے پاس ہے وہ کافی مشکل اور اہم کام ہے ڈنر کے بعد دونوں ادھر "

"ہی ملنا

"...ٹھیک ہے بیسٹ"

دونوں نے یک جا ہو کر جواب دیا تو بیسٹ نے ثبات میں سر ہلایا اور سب کو جانے کا اشارہ کیا اور ان کے جاتے

ہی وہ صوفے پر بیٹھ گیا اپنے غصے کو کم کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا تھا

"...آرجے آخر کیوں...کیوں کی تم نے اتنی بڑی حماقت کیوں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

کیا؟؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟اس نے ضد کی اور تم نے اس کی بات مان لی؟؟ تمہیں ذرا"

سا بھی اندازہ ہے کتنی نازک صورتحال چل رہی ہے...ایسے میں یہ سب کرنا بلکل بھی مناسب نہیں تھا اللہ نہ

"کرے اگر کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو کون ہو گا اس کا ذمے دار؟؟تم؟؟میں؟؟یا وہ؟؟

انسپیکٹر رضوان جو اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے وہ ماہی کو شاکر کے بھروسے پت اسپتال چھوڑ کر خود اپنی ڈیوٹی انجام دینے آئے تھے نجانے کب سے فون پر چلائے جا رہے تھے آخر قدرت بھی کس کس طرح سے ان کا امتحان لیئے رہی تھی

ابھی وہ ان باتوں میں مصروف تھے جب ان کے پرسنل نمبر پر کسی ان نان نمبر سے کال آنے لگی پل بھر میں ان کے چہرے کا رنگ اڑ سا گیا انہیں ڈر تھا نجانے کس بات کا، ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگیں بجھے ہوئے انداز میں جیب سے رومال نکال کر ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرنے لگے

"...یا اللہ جیسا میں سوچ رہا ہوں ویسا نہ ہونے دینا"

اللہ کا نام لے کر انہوں نے کال ریسیو کی

"...ہیلو"

دوسری جانب سے بس ایک الفاظ سنا اور ان کا چہرہ سرخ پڑھ گیا ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر جا گیا انہیں اپنے سیدھے ہاتھ کی جانب ایک عجیب سا درد محسوس ہونے لگا درد کی شدت زیادہ تو نہ تھی مگر جو ان کے کانوں نے سنا تھا اسے سن کر انہیں یہ درد کچھ بھی نہیں لگا تھا

"...اور...اور کتنے امتحان باقی رہ گئے،اور کتنا صبر کرنا ہو گا"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ اس وقت اپنے زخمی وجود کے ساتھ بے ہوشی کی حالت میں کرسی پر نڈھال پڑا تھا نجانے اس پر کتنا تشدد کیا گیا تھا کہ اس کا پورا وجود خونم خون ہو چکا تھا ہاتھوں اور پیروں کو رسیوں کی مدد سے باندھا ہوا تھا سر سے بھی خون نکل رہا تھا شاید پیچھے سے اس کے سر پر وار کیا گیا تھا جس سے دماغ پر اچانک والی چوٹ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا مگر سب اسے ہلکا سا ہوش آنے لگا تھا

دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے درد محسوس ہو رہا تھا سر چکرا رہا تھا بڑی مشکل سے آنکھیں کھول کر اس نے اطراف میں دیکھا یہاں مکمل اندھیرا تھا جس وجہ سے جگہ کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ یہ کوئی کمرہ تھا یہ پھر کوئی تہہ خانہ،اسے اپنے پورے جسم میں عجیب سا درد محسوس ہوا اپنے آپ کو اس انجان جگہ پر اس حالت میں پا کر وہ چیخنے لگا

"کہاں ہوں میں؟؟کیا یہاں کوئی ہے؟؟"

اس سنسان سی جگہ پر اس کی آوازیں گونج رہی تھیں جس سے معلوم ہو رہا تھا یہ کوئی تہہ خانہ ہی تھا مگر اس کے سوال کا کوئی جواب نہ آیا وہ یہاں اکیلا ہی تو بندھا ہوا تھا

"یہ...یہ میں نے کیا کر دیا!!! مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا!!! ایسا نہیں ہو سکتا!!! اب اا اب سب کچھ برباد ہو چکا ہے!!! سب کچھ!!! وہ بھی صرف اور صرف میری وجہ سے!!!"

وہ مسلسل خود کو کھولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ناکام رہا آخر یہ ناکامی اسے اپنے ہاتھوں ہی تو ملی تھی وہ مسلسل ہاتھ پیر چلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا درد سے جیسے اسے کسی نے بہت زیادہ مارا ہو جیسے اس پر تشدد کیا گیا ہو مگر بے ہوشی کی حالت میں ہی کیوں؟

"کوئی ہے...کھولو مجھے اور پھر مقابلہ کرو مجھ سے"

اس کی آواز اس پورے تہہ خانے میں ایک عجیب سا شور پیدا کر رہی تھی مگر تب ہی کسی کے قدموں کی سنسناہٹ سنائی دینے لگی وہ ہڈی میں ملوث شخص جس کے منہ پر ماسک تھا وہ قدم بڑھاتا ہوا روحیل کے قریب آنے لگا اس کے آتے ہی ایک بلب جس کی روشنی شاید روحیل کے وجود تک ہی محدود تھی جلنے لگا

وہ شخص بلکل روحیل کی کرسی کے قریب آ کھڑا ہوا روحیل نے گردن اونچی کر کے اسے دیکھنے کی کوشش کی مگر اس کی آنکھوں کے سوا اور کچھ نہ دیکھ پایا ہاتھ پر ہاتھ باندھے کھڑا وہ شخص مسلسل اسے ہی گھور رہا تھا

"کون ہو تم؟ کھولو مجھے یوں باندھ کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ بہت طاقتور ہو تم؟ ہاتھ کھولو میرے برابری کا مقابلہ کر کے دکھاؤ، ہرا کر دکھاؤ پھر مانوں گا میں"

روحیل کی اس تلخ کلامی پر اس شخص کا ایک زوردار قہقہہ پورے تہہ خانے میں گونجا جیسے وہ اس کی بات کو مذاق میں اُڑا رہا ہو

"...رسّی جل گئی پر بل نہیں گیا"

وہ روحیل کے خون میں لت پت وجود کو افسوس بھری نگاہوں سے دیکھ کر ایک الگ ہی انداز میں کہنے لگا جس پر روحیل غصے سے غرایا، مگر سامنے کھڑے وجود پر تو جیسے اس کے غصے کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا وہ تو اس کی اس بے بسی سے لطف اندوز ہو رہا تھا

ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی انسپیکٹر صاحب تو بہت خوش نصیب نکلے ان کا ہونے والا داماد تو واقعی انتہائی"
بہادر اور وفادار ہے، ویسے ہمیں انسپیکٹر صاحب سے یہ امید تو بلکل بھی نہیں تھی کہ وہ ہم سے اس طرح بیچ
"راستے میں بے وفائی کر جائیں گے

اس شخص کی آواز کافی بھاری جبکہ لہجہ زخموں پر نمک کے برابر تھا

"...بکواس بند کرو اور کھولو مجھے پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"

روحیل کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے شخص کی ہڈیاں توڑ دے

ویسے کس طرح سسر اور ہونے والے داماد نے مل کر شاطر دماغی سے اتنا کچھ پلان کیا، مگر افسوس اب سب"
"...کچھ ختم، غلطی تو بہت بڑی ہے اس لئے سزا بھی ضرور ملے گی، بچاری ماہی...پتا نہیں کیا بنے گا اس کا

"...جسٹ شٹ اپ اپنی گندھی زبان سے میری محبت کا نام لینے کا سوچنا بھی مت"

ماہی کا نام سن کر روحیل کا خون کھولنے لگا اور کیوں نہ کھولتا آخر وہ شخص کس ڈھٹائی سے اپنی زبان سے ماہی کا
نام لے رہا تھا مگر شاید یہ بات کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ ماہی اب روحیل کی بیوی بن چکی تھی

"...ہاہاہا، واہ بھئی واہ کیا محبت ہے"

اس شخص کا جھکاؤ اب روحیل پر تھا اس نے روحیل کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ کر کھینچا جس سے روحیل کو اپنے سر میں ایک عجیب سی سنسناہٹ محسوس ہونے لگی

"بہت جلد تمہاری یہ اکڑ نکلنے والی ہے، جانتے ہو تم اور تمہارا وہ بیسٹ ایک گٹھنوں کے بل بیٹھ کر ڈون سے معافی مانگے گا اور وہ دن دور نہیں جب تمہارا پورا گینگ ہمارے ڈون کے لئے کام کرے گا..."

اس کا انداز بھرم والا تھا جو روحیل کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا

"خوش فہمی ہے تمہاری... ہم نہ کسی کے آگے کبھی جھکے تھے نہ جھکیں گے اور نہ ہی ہم کسی گینگسٹرز کے لئے کام کریں گے... یہ سارے کام نامردوں کے ہیں جیسے کہ تم"

اس بار روحیل کا جواب سامنے کھڑے شخص کے منہ پر تماچے کے برابر گزرا تھا جس پر اس کی گرفت میں مزید شدت آنے لگی اور آنکھوں میں عجیب ہی تاثرات آ گئے

"بند کرو اپنی بکواس بس بہت ہوا..."

اس شخص کے لئے اب کچھ بھی سننا مزید مشکل ہو گیا تھا وہ جیب سے پٹی نکال کر روحیل کے منہ پر باندھنے لگا

"اب تم یہی سڑو گے جب تک تمہاری اکڑ نہیں نکل جاتی..."

اس نے روحیل کا منہ دبوچتے ہوئے کہا جس پر روحیل نے یک دم اپنا سر اس کے منہ پر دے مارا جس سے اس کی آنکھ لال ہونے لگی وہ تیش میں آچکا تھا مگر جلد ہی خود پر قابو پا گیا کیونکہ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ بھی نہ تھا اور بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا جبکہ روحیل جو پہلے ہی زخمی حالت میں تھا مزید اپنا سر سامنے والے کو مارنے سے اس کے زخموں سے مزید خون بہنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب وہ کمرے میں آیا تو وہ اب تک منہ پھلائے یوں ہی بیٹھی ہوئی تھی شہرام کا کوئی موڈ نہیں تھا کہ اس کو منائے یا مزید اس کے نخرے برداشت کرے مگر جب نظر اس کے زخم پڑ گئی جہاں سے خون نکل رہا تھا تو وہ قدم بڑھاتا ہوا اس کی جانب آنے لگا جس پر عریشہ نے منہ پھیر لیا

وہ اس کے برابر بیٹھ کر یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ خون پاؤں سے نکل رہا ہے یہ پھر گھٹنوں سے مگر عریشہ کے منہ پھیرنے پر وہ اس سے مخاطب ہوا

"تم نے اب تک ڈریس چینج نہیں کیا؟؟ کیا ساری رات ان ہی کپڑوں میں گزارنے کا ارادہ ہے؟؟"

وہ اس کی بات کو نظر انداز کئے یوں ہی منہ پھیرے بیٹھی رہی جبکہ شہرام ضبط کرتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف کرنے لگا، اس کے اچانک والے انداز پر وہ یک دم اس کے سینے سے جا لگی شہرام غصہ سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ وہ پہلے ہی اتنے غصے میں تھا اوپر سے اس کے نخرے اسے مزید غصہ دلا رہے تھے وہ ابھی اس سے تلخ کلامی کا مظاہرہ کرنے ہی لگا تھا کہ عریشہ کی آنکھوں پر ایک نگاہ ڈالی جو اشکوں سے لبریز تھی

"تم رو رہی ہو؟؟"

شہرام کا غصہ پل بھر میں کہیں غائب سا ہو گیا تھا ہاں وہ جب سے اسے ملا تھا وہ اس کی تلخ حرکتوں پر اکثر رویا کرتی تھی مگر آج، آج کچھ الگ ہی تھا اس کی آنکھوں میں، جیسے کوئی بہت سالوں کا درد کوئی پُرانا زخم جو آج تازہ ہو گیا ہو جس کی وجہ سے وہ تکلیف میں ہو شہرام کے لیے اب مزید اس کی آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہو رہا تھا اس لئے نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے پوچھنے لگا

"چھوڑو میرا ہاتھ، ہٹ جاؤ دور"

میں پوچھ رہا ہوں کیوں رو رہی ہو؟؟ دیکھو اگر یہ ڈھونگ تم صرف اتنی سی چوٹ لگنے کی وجہ سے کر رہی ہو تو"

"پلیز نہ کرو کیونکہ مجھے یہ سب ڈرامے بازیاں بلکل بھی نہیں پسند

وہ اس کے سینے سے یک دم دور ہٹنے لگی جس پر شہرام نے بازوؤں سے اسے پکڑ کر قریب کیا

میں نے کہا نا چھوڑو مجھے...!!! تم ایک روبوٹ ہو جس کے اندر کوئی احساس نہیں شاید جبھی تمہیں اکیلے رہنا"

"پسند ہے جبھی تم پوری دنیا سے چھپ کر ایک کونے میں رہتے ہو

عریشہ کی کہی گئی بات پر وہ اسے گھورنے لگا کیونکہ عریشہ کا لہجہ دھیما مگر درد بھرا تھا

"ہاں ہوں میں روبوٹ، نہیں ہیں میرے اندر کسی کے لئے کوئی جزبات"

شہرام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ الفاظ ادا کرنے لگا جس پر وہ مزید اسے ہرٹ کرتا چلا گیا

مگر میں کوئی کھلونا نہیں ہوں مسٹر شہرام ملک میں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں تم نے کیوں قید کیا ہوا ہے"

مجھے؟؟ کیوں نہیں کر دیتے مجھے آزاد، تم کس کس طرح سے میرا استعمال کرتے ہو جب دل چاہتا ہے پیار

کرتے ہو جب دل چاہتا ہے اٹھا کر کسی فالتو شے کی طرح پھینک دیتے ہو آخر کیوں کرتے ہو تم ایسا کیا بگاڑا ہے

"میں نے تمہارا؟؟

اس بار عریشہ کی آواز کافی تیز تھی وہ مزید اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکی اس کے اشک بہتے ہوئے اس کے چہرے

کو تر کر گئے

جس طرح تم نے میرے ساتھ آج سب کے سامنے کیا ہے نہ میرے ساتھ کبھی کسی نے ایسا کچھ نہیں کیا،"

"شاید میں نے اتنی شرمندگی کبھی محسوس نہیں کی ہو گی جتنی مجھے آج محسوس ہوئی ہے

عریشہ کی نظریں جھک سی گئی تھیں جس پر شہرام اسے خالی نظروں سے دیکھنے لگا

میرے پاپا، میرے پاپا نے آج تک مجھ سے تیز آواز تک میں بات نہیں کی آج تک انہوں نے مجھے کوئی ایسا"

الفاظ نہیں کہا جس سے مجھے تکلیف ہوئی ہو، مگر تم... تم نے تو وہ سب کچھ کیا جو شاید مجھے توڑنے کے لیے کیا جا

"سکتا تھا

عریشہ کے الفاظ سن کر اس کی گرفت کمزور پڑنے لگی تھی وہ پہلی بار اپنے اندر ایک عجیب سی گھٹن محسوس کر رہا

تھا واقعی یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ عریشہ کو کتنے لاڈ پیار سے پالا گیا تھا تبھی اسے تلخ لہجے برداشت کرنے کی بلکل بھی

عادت نہ تھی وہ جب چاہے جس سے چاہے کچھ بھی کہہ سکتی تھی مگر پلٹ کر جواب دینے کی کسی کو اجازت نہیں

تھی

مانتی ہوں میں سر پھری ہوں خود سر ہوں بد تمیز ہوں نواب زادی ہوں بہت بری ہوں مگر میری ذات سے"

شاید ہی کسی کو کوئی تکلیف ہوئی ہو گی، تم نے مجھے جیتے جی مار دیا ہے شہرام، تم نے مجھے کھلونے کی طرح سمجھ لیا

"...ہے کاش تم سے ملنے سے اچھا مجھے موت آجاتی

"...بس...بہت ہوا"

عریشہ کا آخری جملہ اس پر پہاڑ بن کر ٹوٹا تھا آخر وہ ایسا تو کچھ نہیں چاہتا تھا وہ تو اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس پر جو

دل چاہے ظلم کرتا تھا مگر اسے خود سے دور کرنے کا تصور بھی نہیں کرتا تھا وہ کڑوا انسان،

وہ اٹھا اور سائڈ ٹیبل کی دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے پاس آیا ایک روئی کی مدد سے اس کے پاؤں پر

لگا خون صاف کرنے لگا

"...جاؤ جا کے یہ ڈریس چینج کرو تا کہ زخم پر مرہم لگایا جائے"

"...اب کیا مرہم لگانا؟؟ جب زخم ہی تم نے دیا ہو"

وہ جاتے جاتے یہ الفاظ ادا کر گئی تھی جو شہرام کو مزید گھٹن میں مبتلا کر گئے تھے مگر وہ جلد ہی خود کی حالت پر قابو

پا گیا تھا

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ ٹراؤزر اور شرٹ پہنے واپس اپنی جگہ پر س بیٹھی تو شہرام زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے اس کے زخم کو دیکھنے لگا خون نا صرف گھٹنے سے بلکہ نیچے ہڈی پر لگے گھسیٹے سے بھی رس رہا تھا وہ اس کے پاؤں کو اپنے پیروں پر رکھتا ہوا اوپر لگا خون صاف کرنے لگا

"چوٹ زیادہ گہری نہیں ہے، زخم جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا"

شہرام اب مرہم لگا رہا تھا جبکہ وہ شہرام کی بات کو اگنور کرتی اپنی آنکھیں مسلنے لگی جو پہلے ہی کافی لال ہو چکی تھیں

بس کر دو، ہٹاؤ آنکھوں پر سے ہاتھ، الریڈی اتنی ریڈ کر لی ہیں اوپر سے انفیکشن کروانے کا شوق ہو رہا ہے میڈم"

"کو

شہرام کی بات پر وہ اپنی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹانے لگی اب اس کا دھیان اپنے زخم پر تھا جس میں اسے جلن محسوس ہو رہی تھی درد کی شدت اتنی تو نہ تھی مگر اسے پھر سے رونا آنے لگا تھا

".اوففف بس تھوڑا سا رہ گیا نہ، پلیز زرعنا بند کرو اچھے بچوں کی طرح آنسوں صاف کرو شاباش"

شہرام اسے یوں بچوں کی طرح روتا دیکھ کر نرم لہجے میں کہنے لگا

"...مجھے پین ہو رہا ہے"

چہرے سے تو واقعی صاف واضح ہو رہا تھا کہ اسے اس چھوٹے سے زخم سے کافی تکلیف ہو رہی ہے شہرام کا اس کی یہ تکلیف دیکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا

"بس میری جان ڈن، دیکھو بس اتنا سا تو کام تھا ہو گیا... چلو شاباش اب رونا بند کرو"

شہرام اسے بیڈ کے کراؤن سے لگاتے ہوئے خود کپڑے چینج کرنے چلا گیا اور کچھ ہی دیر بعد اس کے برابر آ بیٹھا

آج کے بعد اگر اب تم نے مرنے کی بات کی یا ایسا کوئی بھی الفاظ اپنے منہ سے نکالا تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں"
"...ہو گا سمجھیں تم

"تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں... کھڑوس انسان"

شہرام نے ایک ایک الفاظ چبا چبا کر کہا تھا جس پر عریشہ بھی اسے جواب دینے سے پیچھے نہ ہٹی جس پر شہرام کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آئی

"ہاں یہ تو ہے... کھڑوس تو میں ہوں... مگر تم سے ہم"

" دور ہٹووو...بہت برے ہو تم"

شہرام اس کے قریب ہونے لگا جس پر وہ اس سے چِڑنے لگی

"...اچھا سوری نہ"

شہرام اس کے سامنے ہار ماننے والے انداز میں سوری کرنے لگا جس پر عریشہ مزید منہ پھلائے دوسری طرف ہونے لگی

ارے میری جان سوری نہ...میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا مگر اس وقت وہی ضروری تھا ورنہ میں ایسا کبھی نہ کرتا..."

"...مجھے نہیں پتا...یوور سوری از ریجیکٹڈ"

شہرام اسے منانے لگا جس پر عریشہ نے ایک الگ قسم کا لاڈ کرتے ہوئے کہا شہرام ابرو اچکائے اسے دیکھنے لگا

"...اچھا واقعی؟؟ سوچ لو مسز عریشہ شہرام ملک...تم ابھی بھی میری قید میں ہو"

"...ہونہہ ڈرتی نہیں ہوں تم سے میں سمجھے"

شہرام نے اسے جتاتے ہوئے کہا مگر وہ بھی عریشہ تھی کر گئی اگنور

"ہاں بلکل میری وائف تو شیرنی ہے، کسی سے نہیں ڈرتی"

شہرام کی بات پر وہ ایک ادا سے اپنے بالوں کو چہرے پر سے پیچھے کرنے لگی جیسے خود پر فخر کر رہی ہو

"...میرے علاوہ"

شہرام نے اسے خود پر فخر کرتا دیکھ کر اسے چڑانے کے لئے پھر سے کہا اب کی بار عریشہ نے ایک کچھ کہا نہیں مگر ایک کُشن اٹھا کر اس کے منہ پر مارا

"اوہ ہیی کو ہٹ کر رہی ہو ہاں؟؟"

شہرام نے بھی سائڈ سے ایک کُشن اٹھایا اور انا بچاؤ کرنے لگا

"...ہیی ہے ہی اس لائق"

عریشہ نے پھر سے اسے ہٹ کیا تو شہرام نے بھی اسے ہٹ کرنا چاہا جس پر عریشہ کے ہاتھ سے اپنا کشن بیڈ سے نیچے گرا

"...اوففففف اللہ"

یک دم اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلا جس پر شہرام ڈرتا ہوا اسے دیکھنے لگا

"...کیا ہوا کدھر لگی؟؟دکھاؤ پلیززز"

شہرام فکر مندی سے اس کی آنکھ کی طرف دیکھنے لگا جس پر عریشہ نے آنکھ سے ہاتھ ہٹایا اور اسے منہ چڑاتی ہوئی خود بیڈ سے اٹھ کر بھاگی

"...ڈرامے باز"

شہرام بھی اس کے پیچھے بھاگا اتنے بڑے کمرے میں وہ دوڑ لگاتی کبھی ادھر تو کبھی ادھر جبکہ شہرام اس کے پیچھے پیچھے اسے پکڑنے کی کوششوں میں تھا پورے کمرے میں ان کا قہقہہ گونج رہا تھا آخر وہ اس کی پکڑ میں آ ہی گئی تھی

شہرام اسے گود میں اٹھاتا ہوا واپس بیڈ پر آیا عریشہ کے لئے اپنی ہار تسلیم کرنا ناقابل قبول تھی اس لئے وہ اس کی نظروں سے بچنے کے لیے خود کو اس کے سینے میں چھپا گئی

"I Love You..."

شہرام نے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کی آنکھوں میں بڑی حسرت لئے دیکھنے لگا

"Huh BuT I HaTe You KhaRooS KareLe..."

اس بچارے کے چاہت بھرے الفاظوں پر اس نکچڑی نے منہ بناتے ہوئے اس کو پھر سے کریلے سے تشبیہہ دیتے ہوئے کہا جس پر شہرام قہقہہ لگانے بنا نہ رہ سکا کچھ دیر وہ یوں ہی اس کی باہوں کے حصار میں چھوٹی موٹی شرارتی کرتی رہی پھر نجانے کب اس کھڑوس انسان کی باہوں میں ہی سو گئی اسے پتا ہی نہ چلا جبکہ وہ اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اب پوری طرح سے اس میں کہیں گم ہو چکا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ہاہاہاہا، کیا واقعی انسپیکٹر رضوان بیسٹ سے ملا ہوا ہے کیونکہ شیر کے منہ سے گوشت کا ٹکڑا جھیننا یہ رضوان" جیسے گیدڑ کا کام بلکل بھی نہیں، یقیناً وہ بیسٹ سے مل چکا ہے اور یہ کام بیسٹ کا ہی ہے، ویسے ماننا پڑے گا ڈون، تمہاری اتنی سخت سکیورٹی کے باوجود بھی ایک بھیڑیئے نما شخص نے تمہارے منہ سے گوشت کا ٹکڑا بڑی آسانی سے چھین ہی لیا، بیسٹ کافی آگے ہے تم سے یہ بات تو اب تم جان گئے ہوں گے"

ایس کے کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ڈون کو نیچا دکھا دکھا کر مار دے مگر ڈون خاموش کھڑا تھا کیونکہ اسے اپنے اوپر شدید غصہ آرہا تھا جس رات وہ جیت کا جشن منا رہا تھا اس ہی رات بیسٹ نے اس کی جیت کو ہار میں بدل دیا تھا

"اگر واقعی رضوان بیسٹ سے مل چکا ہے تو بیسٹ سے پہلے میں اسے تباہ کروں گا"

ڈون نے شراب کا گلاس لبوں پر لگاتے ہوئے کہا جبکہ اس بات پر ایس کے کا ایک زوردار قہقہہ نکلا جو اس مینشن کے ہر ایک کونے میں سنائی دے رہا تھا ڈون نے کھا جانے والی نظروں سے ایس کے کو دیکھا

ویسے میرا ابھی یہی خیال ہے کہ تم رضوان ہی کو اپنا حریف بنالو بیسٹ سے ٹکرانا تمہارے بس کی بات"
"...نہیں

ایس کے کے طنزیہ الفاظ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ڈون کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے شخص کو زمین میں گاڑ دے مگر یہ وقت جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لینے کا تھا

"میرا لیپ ٹاپ کدھر ہے؟؟"

"...سر جی یہ رہا"

"بیسٹ کو ای میل کرو، مجھے اس سے آج ہی بات کرنی ہے"

ڈون کے کہنے پر اس کے خاص آدمی نے فورن سے بیسٹ کو ای میل بھیجی

"!!!...سر ڈن"

ش

"جیسی کوئی رسپانس آئے مجھے بتانا، یقیناً وہ اپنے خاص آدمی کو بچانے کی پلاننگ کر رہا ہو گا، جہاں تم لوگوں نے اسے رکھا ہوا ہے وہاں کی سکیورٹی ڈوبل کر دو ایسا نہ کو بیسٹ ایک بار پھر ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر چلا جائے..."

ڈون کی بات پر وہ سر ہلاتا ہوا اسٹڈی روم سے باہر گیا جبکہ ایس کے ڈون کے تاثرات بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"بیسٹ پرائیویٹ نمبر پر کوئی کال یا میسج ریسیو نہیں ہوا لیکن ہماری وہ ای میل جس پر ہم نے ڈون کو پہلی بار دھمکی دی تھی اس پر آج پہلی بار ڈون کی طرف سے ای میل ریسیو ہوا ہے جس میں وہ کہہ رہا ہے اسے تم سے بات کرنی ہے"

باسم ہاتھ میں آئی پیڈ لئے بیسٹ کے سامنے کھڑا اسے ڈیٹیل سے سب کچھ بتانے لگا جبکہ نوفل صوفے پر بیٹھا پتا نہیں کن سوچوں میں گم چپس منہ میں بھرا جا رہا تھا لیکن بیسٹ ہاتھ میں پین لئے کچھ سوچ رہا تھا باسم کی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بنا وہ موبائل اٹھا کر مہر کو کال کر کے یہاں بلاتا ہے تقریباً ابھی پانچ منٹ بھی نہ ہوئے تھے جب مہر اور حورین یہاں آئیں

"...یس بیسٹ"

"کل رات میں نے جو کام کہا تھا اس کا کیا بنا؟؟"

بیسٹ یہ سب زیادہ مشکل نہیں ہم نے کل رات سے ہی کام شروع کر دیا تھا کل صبح تک وہ کام مکمل ہو جائے گا"

"ہمم گڈ، باسم اسے ای میل کرو کہ آج شام ہی وہ کال کرے میں بھی دیکھوں آخر کیا پلان ہے اس کا"

بیسٹ کی بات پر حورین اور مہر سر ہلاتی ہوئیں چلی گئیں جبکہ باسم جواب ملتے ہی آئی پیڈ میں کچھ ٹائپ کرنے لگ گیا

اب بیسٹ کی نظریں نوفل پر تھیں جو عجیب و غریب قسم کا منہ بنائے زبردستی چپس پر چپس ٹھوسا جا رہا تھا

بیسٹ نے ٹیبل پر ہاتھ مار کر اس کو ہوش میں لانا چاہا جس پر وہ ہوش کی دنیا میں آ بھی گیا اور فکر مندی سے بیسٹ کو دیکھنے لگا بیسٹ نے اشارے سے اس کی اس حرکت کا مطلب پوچھا جس پر وہ چہرے پر معصومیت لئے بڑی نزاکت سے کہنے لگا

"...وہ نہ بیسٹ، مجھے نہ آرجے کی بڑی فکر ہو رہی ہے میں سوچ رہا ہوں کہ اب آگے کیا ہونے والا ہے"

"اوہ اچھا؟ تو اتنی دیر سے تُو یہ سوچ رہا ہے؟؟"

باسم نے بھی اس سے سوال کیا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا

"اچھا تو بتا پھر کیا جواب ملا؟؟ میرا مطلب کیا سوچا اب تک؟؟"

"...کچھ بھی سمجھ نہیں آیا"

نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر باسم نے پہلے اسے پھر صوفے پر گرے چپس کے پانچ چھ خالی پیکٹس کو دیکھا

تیرے کہنے کا مطلب ہے اب تک کوئی جواب نہیں ملا؟؟اب تک تیرے اس خالی دماغ کے کچھ پلے نہیں"
پڑا؟؟تجھے پتا ہے تو اب تک چپس کے کتنے پیکٹس ضائع کر چکا ہے؟؟جب اس دماغ میں بھوسے کے علاوہ کچھ
"بھرنا ہی نہیں تو کیوں اتنا ٹھوسے جا رہا ہے؟؟

باسم کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ ہی چھین لے

"...ہونہہ لگا دے اب نظر، تجھ سے تو کچھ ہضم ہی نہیں ہوتا ہر چیز پر نظر ہوتی ہے تیری"

نوفل نے پھر سے منہ بنایا جبکہ شہرام آرجے کے بارے میں سوچ رہا تھا تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا

"...اب تم لوگ جا سکتے ہو"

اس کا اشارہ ملتے ہی باسم اور نوفل وہاں سے جانے لگے

"...اپنا یہ کوڑا کچرا ساتھ لے کر جاؤ"

بیسٹ کے سخت لہجے پر نوفل جلدی سے سارے پیکٹس اپنے ہاتھوں میں اٹھائے وہاں سے باہر بھاگا جبکہ اب
بیسٹ اپنی فون کال کی طرف متوجہ ہو گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب اسے ہوش آیا تو اسے شدت سے پیاس محسوس ہونے لگی مگر اس گھپ اندھیرے میں کون تھا جو اس کو پانی پلاتا وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتا ہوا آس پاس دیکھنے لگا نجانے یہ کونسی جگہ تھا اور کہاں واقع تھی پتا نہیں سن لوگوں نے اسے کس جگہ رکھا ہوا تھا

ابھی وہ نظریں اطراف میں دوڑا رہا تھا جب ہی کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی ایک نقاب پوش شخص ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے اس کے قریب بڑھنے لگا یہ یقیناً وہی شخص تھا جو پہلے بھی یہاں آیا تھا روحیل اسے اگنور کر کے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو دیکھنے لگا اس کی پیاس جوش مار رہی تھی مگر وہ بے بس تھا وہ شخص روحیل کی نگاہوں کو بھانپتے ہوئے اس کے بلکل قریب آیا اور پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی

"پیاس لگی ہے؟؟ پانی چاہیے؟؟"

اس کا انداز احسان کرنے جیسا تھا جس پر روحیل غصے سے اسے گھورنے لگا تو وہ شخص قہقہہ لگانے لگا

"تم پانی کیسے پیو گے؟؟ تمہارے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں... چلو کوئی بات نہیں میں ہوں نہ میں تمہیں پلاؤں گا"

"...پانی... لیکن کیا ہے نہ بدلے میں مجھے بھی تو کچھ ملنا چاہیے نہ

روحیل سمجھ چکا تھا وہ کسی نہ کسی طرح اپنی اصل بات کی طرف متوجہ ضرور ہو گا

"کیا چاہتے ہو مجھ سے...؟؟"

روحیل کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت تھا اور آنکھوں میں نجانے کتنا خون اترا ہوا تھا جو سامنے کھڑا شخص بآسانی دیکھ سکتا تھا

"...ارے واہ تم تو بڑے ذہین نکلے یار...ایسے ہی تھوڑی بیسٹ نے تم سے ہیکنگ کروائی تھی"

وہ شخص اب سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ چکا تھا

"بکواس بند کرو اور بتاؤ کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟"

روحیل کی تیز آواز پر وہ یک دم تھوڑا پیچھے ہوا روحیل کی طاقت سے تو وہ بھی واقف تھا تبھی تو روحیل پر پیچھے سے وار کر کے اسے بے ہوش کیا گیا اور بے ہوش ہونے کے بعد اس پر تشدد کیا تھا تاکہ ہوش میں آنے کے بعد وہ چل بھی نہ پائے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی مزاحمت کر پائے کیونکہ اگر وہ مزاحمت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ان سب کی خیر نہیں ہو گی

ڈیل...ایک ڈیل کرتے ہیں ہم... تم تمہیں اپنے بیسٹ کے بارے میں سب کچھ بتاؤ گے اس کا نام اس کی اصل" پہچان اس کا اگلا مقصد اور بدلے میں ہم تمہاری زندگی بخش دیں گے اور تمہیں اتنی دولت دیں گے کہ تم دولت "...سے مالا مال ہو جاؤ گے پھر تمہیں بیسٹ کے لئے کام کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی

اس کی بات سن کر روحیل نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی وہ اس حالت میں بھی مسکراتے ہوئے کتنا پر کشش لگ رہا تھا اس کی مسکراہٹ کی وجہ نہ سمجھتے ہوئے اس شخص نے اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھا

اگر تمہیں لگتا ہے تم مجھے لالچ دے کر خرید سکتے ہو تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے میں تم جیسے لوگوں" "...کی طرح بکاؤ مال نہیں ہوں سمجھے

اوہ تو تمہیں لگتا ہے تم بتانے سے انکار کرو گے تو ہم مان جائیں گے؟؟ ہاہاہاہاہاہا کتنے بے وقوف ہو تم... شاید" تمہیں اندازہ نہیں کہ جس جگہ تم موجود ہو وہاں آنے کے بعد کوئی بھی زندہ سلامت واپس نہیں جا سکتا اگر تم "...نے خود سے سب کچھ نہ بتایا تو ہمیں منہ کھلوانے کے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں

آزمالو... جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو... جتنا تشدد کرنا ہے کر لو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم اگر ایڑی چوٹی کا بھی زور" "...لگاؤ گے تب بھی تم میری زبان نہیں کھلوا سکتے

ایک طرف روحیل کا جواب دوسرا اس کا انداز اس شخص کو آگ کی طرح جلاتا گیا جس پر وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھا اور پانی کی بوتل پوری کی پوری روحیل کے منہ پر الٹا دی اور ایک جھٹکے سے دوسری طرف پھینک دی، وہ اب تیش میں آچکا تھا اس نے روحیل کے بالوں کو مضبوطی سے دبوچا جس پر روحیل مسکرایا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا ہو

"تم زبان کھولو گے... ضرور کھولو گے... اور جس دن تم نے زبان کھول لی اس ہی دن ہم تمہارے بیسٹ کو تباہ و برباد کر دیں گے... پھر تمہارا وہ بیسٹ ہمارے ڈون کے قدموں میں گر کر معافی مانگے گا"

"...لگا لو زور کر لو کوشش... ایسا کبھی نہیں ہو گا"

"...ایسا ہو گیا ضرور ہو گا"

اس کی گرفت مضبوط ہونے لگی جس سے روحیل کو دماغ میں درد محسوس ہو رہا تھا

"اگر ایسا نہ ہوا تو؟؟؟"

"...تو تم میرا نام بدل دے نہ"

"اچھا اور کیا ہے تمہارا نام؟؟"

روحیل کی بات سنتا ہوا وہ یہ دم ہوش میں آیا اور ایک جھٹکے اس کے بالوں کو آزاد کیا اور بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ روحیل کا دماغ اب سن ہونے لگا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ڈیل کرو گے؟؟"

"بدلے میں کیا چاہیے؟؟"

وہ دونوں آج پھر سے آمنے سامنے تھے وہی وقت وہی لمحہ وہی غصہ وہی اکڑ کچھ بھی نہیں بدلہ تھا وہ کل بھی اپنی مرضی سے سب کو چلاتا تھا اور آج بھی اس ہی کی مرضی سے ڈیل ہونی تھی

"بدلے میں مجھے ٹوپ ون ڈیوائس کے ساتھ ساتھ باقی ساری ڈیوائسز بھی چاہئیں"

ڈون نے اپنے مطلب کی بات کر ہی لی تھی سامنے اسکرین پر دوسری طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اگر کچھ نظر آرہا تھا تو وہ تھیں بیسٹ کی پراسرار لال وحشی آنکھیں جسے دیکھ کر شہر کا سب سے مشہور ڈون تک بوکھلا گیا تھا

"تو پھر کیا جواب ہے تمہارا؟؟ تمہیں منظور ہے؟؟"

ڈون نے بیسٹ کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر پھر سے کہا

"...منظور ہے، مگر وقت، جگہ، اور باقی کی شرائط میری ہوں گی"

بیسٹ کا انداز ڈیل کرنے والا تو نہ تھا اس کے انداز سے صاف واضح ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی معاہدہ نہیں بلکہ بادشاہت کر رہا ہو ڈون اس بات سے تو بہت اچھی طرح سے واقف تھا کہ بیسٹ یقیناً ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی ہی مرضی چلائے گا مگر جو بھی تھا اب اسے ہر حال میں بیسٹ کی بات ماننی تھی کیونکہ اسے ڈیوائسز چاہیئے تھیں

"...مجھے منظور ہے"

ڈون نے پانی کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"...میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کہ تمہیں منظور ہے یا نہیں"

بیسٹ نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی بیسٹ کے لہجے سے ڈون نجانے کیوں ایک عجیب قسم کی گھٹن ایک عجیب ساڈر محسوس کر رہا تھا جو شاید اسے بہت پہلے سے تھا اس بات کی گواہی تو اس کا اپنا ظمیر بھی دیتا تھا کہ اس پوری دنیا میں اگر کوئی شخص ہے جو ڈون کو ہرا سکے تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ بیسٹ ہی ہو گا

"کب آنا ہو گا مجھے...؟؟"

"کل رات دس بج کر پانچ منٹ پر میرینا ریسٹورانٹ کے سامنے والے فلیٹ پر"

"ٹھیک ہے بیسٹ میں آجاؤں گا"

تم آؤ نہ آؤ مگر ایک بات یاد رکھنا اگر میرے ساتھ کسی بھی قسم کی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو انجام بہت برا"

"ہو گا

بیسٹ کی دھمکی سن کر اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں وہ جیب سے رومال نکال کر پسینے صاف کرنے لگا جبکہ یہ عمل اس نے اسکرین کے سامنے سے ہٹ کر کی تھا مگر بیسٹ اس کی حالت سے بخوبی

واقف تھا

"مجھے منظور ہے"

اس کے کہنے کی دیر تھی جب بیسٹ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی جبکہ دوسری طرف ڈون نے ٹیبل پر رکھی تمام

چیزیں ہاتھ مر کر نیچے پھینک دی جس کی آواز سن کر فورن سے اس کا آدمی ہاتھ میں آئی پیڈ لئے اندر آیا

"سر آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟؟"

بکواس بند کرواپنی اور بتاؤ کیا تمہارے اس بھروسہ مند آدمی نے بیسٹ کے بندے کے منہ سے اب تک کیا"

"اگلوایا؟؟

"ڈون اب تک تو اس نے بھرم مارنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہا لیکن شام تک وہ سب کچھ اگل دے گا"

ایک کام کہا تھا وہ بھی نہ کر سکے احمقوں... جتنا جلدی ہو سکے اس کا منہ کھلواؤ ہر حال میں... ہمیں کل تک اس"

"بندے کو واپس بیسٹ کے پاس بھیج دینا ہے

ڈون کا سارا غصہ صرف اپنے اسسٹنٹ کے سامنے کی اترتا تھا وہ سر ہلاتا ہوا ڈون کا حکم سن کر وہاں سے باہر چلا گیا

"...رضوان... اس غداری کی بہت بھاری قیمت چھکانی پڑے گی تمہیں"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ پورے فارم ہاؤس میں کبھی ادھر تو کبھی اُدھر ہر جگہ شہرام کو تلاش کر رہی تھی نجانے وہ کھڑوس کریلہ آج صبح سے کہاں غائب تھا نا وہ کہیں نظر آرہا تھا نہ اس کے باقی دوست اپنے کمرے سے باہر آئے تھے ناشتہ بھی اس نے اکیلے کیا تھا اور اب تو شام پانچ بجے کا وقت تھا مگر شہرام کا کچھ پتا نہیں تھا

آخر کل شام ہوا کیا تھا؟؟ شہرام ہم سب کو لے کر وہاں کیوں گیا تھا؟؟اور پھر روحیل؟؟اس کا کیا پرو بلم ہوا"

ہے؟؟اوففف میں یہ سوال خود سے کیوں کر رہی ہوں یہ سب تو مجھے اس کھڑوس کریلے سے پوچھنے چاہئیے

"نہ... مگر پوچھوں تب نہ جب وہ ملے نجانے آج کدھر جا کر بیٹھ گیا ہے

فارم ہاؤس کے پیچھے والے حصے کے ساتھ بنے سمندر کے سامنے لگی کرسیوں پر بیٹھی وہ سمندر کی طرف دیکھتی

ہوئی خود ہی خود سے بولی جا رہی تھی مگر تب ہی کسی نے پیچھے سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور کان میں

سرگوشی کرنے لگا

"Your Husband is here My Beauty Queen..."

"اوففف شہرام ڈرا ہی دیا تم نے اور کہاں تھے تم"

عریشہ جلدی سے اٹھ کر پیچھے مڑی جہاں وہ کھڑا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تمہارے دل میں"

"میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی"

"اچھا سچی؟؟ مگر کیوں؟؟"

کیا مطلب کیوں؟؟تم مجھے کچھ بتا ہی نہیں رہے کہ ہم کل وہاں کیوں گئے تھے اور روحیل...اسے کیا ہوا"

ہے؟؟"

عریشہ کے سوال پر شہرام کرسی پر آ بیٹھا مگر کچھ نہ بولا

"شہرام میں نے کچھ پوچھا ہے"

"میری جان پلیز زز تم سن سب باتوں سے دور رہو یہ تمہارے کسی کام کی نہیں ہیں"

شہرام نے پر سکون انداز میں کہا جس پر عریشہ آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی

"اچھا تو پھر کونسی بات ہے جو میرے کام کی ہے؟؟"

"ہمممم...تم کھانا بنانا سیکھو اپنے پیارے سے ہبی کے لئے یہ تمہارے لئے کام کی بات ہے"

شہرام نے عریشہ کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا جس پر اس نے اتنا برا منہ بنایا

کھانا؟؟میں؟؟تمہارا مطلب میں کھانا بنانا سیکھوں؟؟پاگل ہو گئے ہو؟؟نہیں نے کبھی اپنے گھر میں کوئی کام"

نہیں کیا مگر جب سے تم مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے ہو نجانے تم نے کتنے کام کروائے ہیں مجھ سے ٹوٹے گلاس

"کے ٹکڑے صاف کروانا، جھاڑو پوچا،اور پتا نہیں کیا کیا مگر اب میں کھانا نہیں پکاؤں گی

عریشہ نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام کا دل کیا وہ اس کی اس معصومیت کو چوم لے

"اوہ تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے میں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں؟؟"

"...جی ہاں"

" اچھا...لیکن اگر تم دماغ پر زور ڈالو تو میں نے تم پر ظلم صرف ایک ہی بار کیا تھا"

شہرام نے اس کا ہاتھ کھینچا جس سے وہ اس کے سینے پر جا گری مگر شہرام نے اسے سنبھال لیا

"شہرام پلیززز دور ہٹو کوئی آجائے گا"

عریشہ نے اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے مزید اسے اپنے قریب کیا

"ہاں تو آنے دو...میاں بیوی ہیں ہم کوئی ڈیٹ تھوڑی مار رہے ہیں جو کسی سے چھپیں"

شہرام اب شرارتی موڈ میں تھا مگر عریشہ کو اس کا یہ موڈ چھچھورپن لگ رہا تھا

ہٹٹو دور بد تمیز، تمیز نام کی تو چیز پی نہیں تم میں، کتنی بار کہا ہے چھوڑ دو یہ چھچھوری حرکتیں کرنا مگر تم کہاں"

"سدھرنے والے ہو بندا کوشش ہی کر لیتا ہے

عریشہ نے بہت مزاحمت کی مگر وہ بھی شہرام تھا

"یار جب بیوی اتنی زیادہ خوبصورت اور ہوٹ سی ہو تو کون پاگل سدھرنے کی کوشش کرے گا؟؟"

شہرام کی بات پر عریشہ کا دل کیا اس کا نہ نوچ لے اور شاید نوچ بھی لیتی اگر اس کے ہاتھ شہرام نے قابو نہ کئے ہوتے تو

"ویسے ایک بات تو بتاؤ"

"پوچھو میری جان"

"تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے؟؟"

"واٹ؟؟ یہ کیسا سوال ہے؟؟"

عریشہ کے سوال پر شہرام اسے عجیب نظروں سے گھورنے لگا

"بتاونہ...تم اتنے پیارے ہو تو تمہاری بھی تو کوئی گرل فرینڈ ہو گی نہ"

"...نہیں...میری کوئی گرل فرینڈ نہیں"

"اچھا تو جسٹ فرینڈ؟؟"

"...نہیں...میری کوئی فرینڈ یا گرل فرینڈ نہیں"

"تو حورین اور مہر...وہ کون ہوں؟؟"

"...مہر ماہ کو تم میری اسٹوڈینٹ بھی کہہ سکتی ہو اور میرے دوست کی منگیتر بھی اور میری چھوٹی بہن بھی"

شہرام کی بات پر عریشہ کافی حیران ہوئی کہ مہر کو تو شہرام بہن سمجھتا ہے

"اور حورین؟؟وہ کافی خاموش رہتی ہے مگر وہ نوفل پر اکثر غصہ بھی کرتی ہے"

وہ روحیل کی کزن ہے اور اس ہی کے مزاج کی ہے بیسکلی یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کی کزن سسٹر ہے،"

"اسے زیادہ فرنک ہونا پسند نہیں اس لئے وہ خاموش رہتی ہے

"اچھا...اور تمہاری ہوں ہے وہ؟؟"

اس بار شہرام نے اسے گھور کر دیکھا تھا کہ آخر وہ کتنے سوال کئے جا رہی تھی

"... وہ بھی میری اسٹوڈینٹ ہے"

"اور فرینڈ؟؟"

"افف اللہ لڑکی آخر تم سننا کیا چاہتی ہو؟؟"

شہرام کی بات پر وہ یک دم ہوش میں آئی

"یہی کہ تمہاری کوئی گرل فرینڈ"

بات سنو...میری نہ کوئی گرل فرینڈ تھی نہ ہے نہ ہو گی گرل فرینڈ تو دور کی بات میں تو کسی کو فرینڈ بھی نہ"

"...بناؤں...وہ بس میری

"آپ کی...؟؟"

شہرام باتوں باتوں میں نجانے کیا کہتا چلا گیا جبکہ عریشہ کو اب تجسس ہونے لگا

"کچھ نہیں...میری لائف میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں نہ ہی مجھے کسی اور کی ضرورت ہے"

"مگر شہرام ابھی تو آپ نے کسی کا کہا کہ"

"Enough please...!!!"

شہرام کا لہجہ اب سخت تھا

"سوری اب نہیں پوچھوں گی"

"گڈ"

کافی دیر وہ یوں ہی خاموش رہی مگر پھر خود ہی اس خاموشی کو توڑ گئی

"...شہرام"

"ہمم؟؟"

"...مجھے میرا موبائل چاہیئے"

"کیوں؟؟"

"وہ میں بور ہو جاتی ہوں اب مجھے کسی سے ملنے تو تم دو گے نہیں اس لیے میں نے سوچا کہ میں فری ٹائم میں اپنی دوستوں سے باتیں کر لوں."

"کونسی باتیں؟؟"

شہرام کے تاثرات اب کافی بدلے بدلے لگ رہے تھے جس کی وجہ سے عریشہ کو کچھ بھی کہنے میں کافی مشکل محسوس ہو رہی تھی

"شہرام ایک مہینہ ہو گیا ہے آپ نے مجھے ڈیڈ سے ملنے نہیں دیا نہ ہی مجھے میرا موبائل واپس دیا مجھے اپنے فرینڈز سے بات کرنی ہے اپنے ڈیڈ سے بات کرنی ہے..."

"ٹھیک ہے میں کال ملا کر دیتا ہوں کرو اپنے ڈیڈ سے بات..."

"شہرام مجھے میرا موبائل..."

"موبائل تو تمہیں نہیں ملنے والا... بھول جاؤ اسے..."

شہرام نے اس کی امید کو توڑتے ہوئے کہا جس پر عریشہ کا چہرہ مرجھا سا گیا

"تمہیں جس سے بھی جو بھی بات کرنی ہے تم میری موجودگی میں میرے موبائل پر ہی کرو گی"

"...اوف آپ نہیں جانتے اگر اپنے نمبر سے ہارون کو کال کی وہ اتنے سوال کرے گا نہ"

"کیا کہا؟؟ ہارون؟؟"

وہ اب شہرام کو غصہ دلا رہی تھی

"...ہاں تو ہارون بھی تو دوست ہے میرا"

"...اچھا؟؟ دوست ہے تمہارا؟؟ مگر تم اس سے بات نہیں کرو گی"

"لیکن کیوں؟؟"

"...بس میں نے کہہ دیا نہ نہیں تو نہیں بات ختم"

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا قدم بڑھاتا وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ کو ہارون پر پورا یقین تھا کہ اگر وہ اس سے مدد مانگے گی تو یقیناً ہارون کچھ بھی کر کے اسے آزاد کروائے گا

"...مجھے خود ہی کچھ کرنا ہو گا"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

یوکے کی ایک سرد سی شام... جس میں کون اداس نہ تھا...اس کا جسم سردی سے جکڑ رہا تھا مگر ان ظالم لوگوں کو تو بس تشدد کرنے سے مطلب تھا روحیل کی شرٹ نیچے پڑی ہوئی تھی اور ہاتھ اوپر لگے اسٹون کے ساتھ بندھے تھے ماتھے سے خون رس رہا تھا جسم برف کے ٹھنڈے پانی کی وجہ سے کانپ رہا تھا مگر ارادے اس کے اب بھی بلکل مظبوط تھے

وہ نقاب پوش چلتا ہوا ان کے فرما آ کھڑا ہوا

"منہ کھولا اس نے؟؟"

نہیں سر اب تک کچھ نہیں بولا...پتا نہیں اتنی برداشت کہاں سے آئی ہے اس کے اندر اگر کوئی عام بندا ہوتا تو"

"... شاید کب کا مر چکا ہوتا مگر یہ...یہ تو کوئی انسان نہیں بلکہ بے جان شے لگ رہا ہے

بولے...ضرور بولے گا...آخر اس کی ٹریننگ بیسٹ نے جو کی ہے اکڑ کیسے نہ ہو گی اس میں...چاہے یہ جتنا بھی"

"...مظبوط بن جائے صبح تک ضرور ٹوٹے گا

نقاب پوش کی آواز سن کر روحیل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"تمہارے فائدے... کی بات کہہ... رہا ہوں... نہ کرو اپنی... محنت کو... مجھ پر ضائع... ناکام... رہو... گے"

روحیل نے بامشکل اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کئے تھے جس پر سامنے کھڑا شخص اس کا منہ دبوچنے لگا

"میں کسی ایسا کام نہیں کرتا جس میں ناکامی ملے... منہ کھلوانے کے اور بھی طریقہ کار آتے ہیں مجھے"

وہ اپنی بات کہتا ہوا اپنے ساتھیوں کو اشارے سے تشدد جاری رکھنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ روحیل کو اب ماہی کا بے حد خیال آرہا تھا اسے کچھ بھی کر کے ڈون کے آدمیوں کی نظر میں انسپکٹر رضوان کو بے گناہ قرار دینا تھا ورنہ ماہی کے ساتھ ساتھ ان کی جان کو بھی خطرہ تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...بیسٹ ڈن...سب کچھ ریڈی ہے"

مہر نے بیسٹ کو اپنے کام سے آگاہ کیا جس پر وہ مسکرانے لگا

"...یعنی ہم کل شام ڈون کو اس کی امانت دینے جا رہے ہیں"

باسم کی بات پر مہر نے ثبات میں سر ہلایا

ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا...نجانے وہ لوگ آرجے کے ساتھ کیا کر رہے ہوں گے کہیں وہ روحیل کی زبان"

"...کھلوا

حورین کو اپنے جان سے پیارے کزن کی جان کی بے حد پرواہ تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہی جا رہی

ہے

ڈونٹ وری...وہ چاہ کر بھی آرجے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے...وہ میرا شاگرد ہے مانا اس کی غلطی بہت بڑی ہے"

لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کے ہمیں اس کی بہادری اور وفاداری پر شک کرنا چاہیے...وہ میرا شیر ہے

"...چٹان کی مانند،اس کو ئی نہیں توڑ سکتا

شہرام ایسے ہی تھوڑی اسے اتنی بڑی بڑی زمہ داریاں دیا کرتا تھا وہ اسے بچپن سے جانتا تھا اس کی بہادری کو اس کی طاقت کو اس کی ذہانت کو تبھی تو اسے اپنے ساتھ ملایا تھا تبھی تو اسے ہیکنگ سکھائی تھی

ہمیشہ بیسٹ نے اسے اپنا جگر کہا تھا کیونکہ ایک وہی تھا جو بیسٹ کی امیدوں پر پورا اترتا تھا اب بس انہیں کل کا انتظار تھا پھر بازی بیسٹ کے ہاتھ ہی آنی تھی

رات کا وقت تھا جب سامنے بنے ہوا دان سے اسے چاند نظر آرہا تھا ہاتھ اب تک یوں ہی بندھے ہوئے تھے جسم سردی سے سکڑ رہا تھا وہ نجانے کتنے گھنٹوں سے یوں ہی لٹکا ہوا تھا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا نظر چاند پر گئی تو اسے اپنی محبت شدت سے یاد آنے لگی

نجانے وہ کیسی ہو گی...وہ ناراض تھی مجھ سے وہ رو رہی تھی مگر میں کچھ نہ کر سکا،اس مشکل وقت میں میں اس کا ساتھ نہ دے سکا،پتا نہیں وہ معاف کرے گی مجھے یا پھر..."

آنکھیں بھیگ چکی تھیں چہرہ آنسوؤں کی وجہ سے تر ہو چکا تھا دل کی دھڑکنیں بے ترتیب چل رہی تھیں ایک ایک لمحہ سال برابر معلوم ہو رہا تھا ماہی کی فکر اسے کھائی جا رہی تھی وہ بہت حساس سی لڑکی تھی نجانے وہ خود کو کیسے سنبھالتی

اور بیسٹ... نجانے وہ میری اس غلطی کو معاف کرے گا بھی یا نہیں... ہمارا مشن ہماری سالوں کی محنت..."

"سب کچھ برباد کر دیا میں نے... سب کچھ ختم

روحیل کے دماغ میں ہزار قسم کے سوالات نے جنم لینا شروع کر دیا تھا وہ اسے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی تھی مگر وہ ان لوگوں میں سے ہر گز نہ تھا کہ اتنی جلدی ہار مان لے

"...مجھے کچھ نہ کچھ کر کے یہاں سے نکلنا ہو گا"

ابھی وہ کچھ سوچ رہا تھا جب کسی کے ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں لمحے لمحے وہ آوازیں قریب ہونے لگیں مطلب وہ لوگ اس ہی طرف بڑھ رہے تھے روحیل کو پتا تھا اگر ان لوگوں نے اسے ہوش میں دیکھ لیا تو پھر سے اسے اذیت دیں گے اس لئے ان کے آنے سے پہلے ہی وہ بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا

"ہاہاہاہاں بلکل ٹھیک کہاایس کے نے، بیسٹ واقعی ہم سے دو قدم آگے چلتا ہے مگر اس بار اسے ایک ساتھ بہت سے دھچکے پہنچائیں گے تب جا کے اس کی عقل ٹھکانے آئے گی"

یہ آواز اس ہی نقاب پوش کی تھی جو اپنے گارڈز کے ساتھ اس کی طرف آچکا تھا مگر روحیل یوں ہی خاموش رہا

"کیا اس نے اب تک منہ نہیں کھولا؟؟"

"نہیں سر، یہ تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ ڈھیڈ انسان نکلا، سر اگر یہ اتنا مضبوط، بہادر، نڈر اور طاقتور ہے تو پھر بیسٹ کیسا ہو گا"

ایک آدمی کے منہ سے یہ بات نکلی جس پر اس نقاب پوش نے بڑے غصے سے اسے گھورا تو وہ آدمی سر جھکا گیا

"...سوری سر...میں تو بس یہ کہہ رہا کہ"

"شٹ اپ...جسٹ شٹ اپ...تم لوگوں کو یہاں بکواس کرنے کے لئے نہیں رکھا، جتنی بکواس تم کر رہے ہو اگر اتنی کوشش اس پر کرتے تو یہ کچھ نہ کچھ اگل چکا ہوتا"

نقاب پوش کی آواز پورے تہہ خانے میں گونجی تھی جس پر وہ آدمی خاموش کھڑا اس کا غصہ برداشت کر رہا تھا

کرتا بھی کیا وہ ایک معمولی سا آدمی تھا

"سر آگے کیا کرنا ہے؟؟"

"...مجھے پتا ہے اس کی زبان کیسے کھلوانی ہے"

اس نقاب پوش کے اشارے پر اس آدمی نے پانی کا گلاس بھر کر روحیل کے منہ پر پھینکا جس پر روحیل کو مجبوراً آنکھیں کھولنی پڑھیں

"...تو تم نے سوچ لیا کہ اب بھی تم کچھ نہیں بولو گے"

روحیل اس کی بات سنی ان سنی کر گیا جس پر اس نقاب پوش نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور کچھ کرنے لگا

"...غور سے دیکھو اسے"

روحیل کے پیروں تلے زمین نکل گئی جب اس نے اسکرین کی طرف دیکھا یہ کوئی اور نہیں بلکہ ماہی تھی

"...پہچانا اس حسینہ کو"

"...شٹ اپ زبان سنبھالو اپنی"

روحیل کا خون کھولنے لگا تھا آخر وہ کس قدر بے غیرت انسان تھا

"...ارے ارے تم تو ایسے بے قابو ہو رہے ہو جیسے اس کی تصویر نہیں بلکہ یہ حسینہ خود ہے میری باہوں میں"

روحیل ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا مگر ناکام رہا

" کمینے انسان اپنی گندھی نظروں سے اس معصوم کو دیکھنے کی کوشش بھی نہ کرنا ورنہ"

"ورنہ؟؟ ورنہ کیا کر لو گے تم ہاں؟؟"

"...تم میرے ہاتھ تو کھول کے دیکھو پھر دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں میں تمہارا"

روحیل کی بات پر اس نے قہقہہ لگایا

" تم کچھ بھی نہیں کر سکتے...جب تک یہاں ہو تم کچھ بھی نہیں کر پاؤ گے...کچھ بھی نہیں"

"...یہ تو تمہیں وقت بتائے گا کہ میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں"

روحیل کی بات پر اس نے اپنا موبائل واپس اپنی جیب میں رکھا اور ایک ٹھنڈی سانس لینے لگا

چلو ایک ڈیل کرتے ہیں، تم بیسٹ کا ہمیں بتا دو اور ہم نا صرف تمہاری زندگی بلکہ تمہاری ماہی کی زندگی بھی"

"بخش دیں گے

"تم چاہ کر بھی میرے ارادے بدل نہیں سکتے میں کبھی تم جیسے خبیث لوگوں کے لئے کام نہیں کروں گا"

روحیل کی بات سن کر وہ پھر سے ہنسا تھا

مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے تم بیسٹ کے چکر میں اپنی محبت کو کھو دو گے... چلو میں تمہیں دوست بن کر ایک" مشورہ دیتا ہوں دیکھو میری جان یہ پارٹی وارٹی، گینگ، مافیا، پلاننگ، ریوینج یہ سب ان لوگو کے کام کی ہوتی ہے جن کا اس دنیا میں کوئی نہ ہو، جن کی کوئی محبت نہ ہو اب تم جیسا عاشق اگر ان چکروں میں پڑ گیا تو سمجھو کام سے گیا... اب آگے تمہاری مرضی، یا تو بیسٹ کا بتا کر اپنی زندگی اور محبت کو محفوظ کر لو یا پھر بیسٹ کے چکر میں آ کر اپنی زندگی اور محبت دونوں کا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دو"

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا مگر روحیل اب تک اپنی بات پر قائم تھا اور اسے اس بات کا پورا یقین تھا کہ بیسٹ ماہی اور اس کے بابا کو پوری سیکیورٹی فراہم کرے گا اور ان کی جان بچا لے گا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ کب کا سوچکا تھا مگر وہ اب تک یوں ہی کروٹیں بدل رہی تھی اسے بلکل بھی سکون نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ اب بیزار آچکی تھی اس طرح قید رہ رہ کر یہ سچ تھا کہ شہرام اب اسے زیادہ تنگ نہیں کرتا تھا مگر وہ اسے اس کے اپنوں سے ملنے بھی تو نہیں دے رہا تھا نہ

"مجھے سب سے پہلے ایک موبائل کی ضرورت ہے، جس سے میں کال کر سکوں، اگر موبائل فون مل گیا تو پھر سب کچھ آسان ہو جائے گا مگر موبائل ملے گا کہاں سے؟؟"

وہ خود ہی خود سوچے جا رہی تھی

"ایک کام کرتی ہوں نوفل سے لے لیتی ہوں، لیکن اگر اس نے شہرام کو بتا دیا تو؟؟ نہیں مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"

اس کے دماغ میں جو بھی آئیڈیا آرہا تھا وہ بڑا خطرناک قسم کا تھا جسے کرنے سے پہلے اسے سو بار سوچنا پڑ رہا تھا اسے شہرام کا ڈر تھا اسے ڈر تھا اگر شہرام کو کچھ بھی پتا چلا تو بہت بڑا ہوگا نہ صرف اس کے لئے بلکہ اس کے ڈیڈ اور ہارون کے لئے بھی

کل مجھے ہر حال میں کسی بھی طرح موبائل حاصل کرنا ہوگا جب شہرام گھر میں نہیں ہوگا تب کسی سرونٹ"

"...سے لے لوں گی اور شہرام کے آنے سے پہلے پہلے اس کو اس کا موبائل واپس کر دوں گی

وہ پکا ارادہ کر چکی تھی اب اسے بس صبح کا انتظار تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

انکل آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ ماہی کی طبیعت اتنی زیادہ خراب ہے؟؟ایسے کیسے اچانک سے اس کی"

"طبیعت اتنی خراب ہو گئی؟؟

حارث اور زینش آج کافی دنوں بعد ماہی سے ملنے اس کے گھر آئے تھے مگر ماہی نیند کے نشے میں چور سونے میں

مصروف تھی

"...بیٹا تم لوگوں کو بتا کر میں بلکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا"

بٹ انکل ہمیں اگر پتا ہوتا تو ہم لوگ دوسرے شہر شادی میں جاتے ہی نہ ہم یہیں ماہی کے ساتھ رہتے تاکہ"

اسے اکیلا پن محسوس نہ ہو، عریشہ بھی نجانے ترکی سے کب واپس آئے گی اور ہارون بھی اپنے کاموں میں

"مصروف ہے ماہی ادھر بلکل اکیلی پڑ گئی ہے

زینش کو ماہی کی حالت پر بہت ترس آرہا تھا

"بیٹا اب تم لوگ آگئے ہو نہ اب ماہی اکیلی نہیں رہے گی"

رضوان کی بات پر زینش نے مسکراتے ہوئے ثبات میں سر ہلایا جبکہ حارث سوچ میں گم تھا

"...حارث تم ذرا میرے ساتھ آنا کام ہے مجھے"

انسپیکٹر رضوان کے کہنے پر وہ سوچوں کے خول سے باہر آیا اور بنا کچھ کہے ان کے ساتھ چل دیا جبکہ زینش ماہی کے پاس ہی بیٹھی تھی

"حارث... مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی، شاید ہم نے اس فیصلے میں بہت جلد بازی سے کام لیا ہے"

رضوان کی بات پر حارث انہیں نہ سمجھی سے دیکھنے لگا رضوان کا لہجہ کافی گھمبیر تھا وہ پہلے سے زیادہ پریشان نظر آرہے تھے

سر میں سمجھ سکتا ہوں آپکی تکلیف آپ ایک باپ ہیں آپ کا فکر کرنا بنتا ہے، لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں" کہ آپ نے کوئی غلط فیصلہ لیا تھا، آپ کا فیصلہ بلکل ٹھیک تھا اس وقت ماہی کے لئے یہی سب ضروری تھا اور

"آپ فکر نہ کریں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا جب تک وہ زندہ ہے ہماری امیدیں وابستہ رہیں گی

حارث کے تسلی دینے پر رضوان بھی کافی پر سکون ہو گئے تھے

"اچھا تمہیں کچھ پتا چلا؟؟ وہاں کے حالات کیسے ہیں؟؟ کیا ان کیسز میں کوئی کمی آئی؟؟ یا پھر مزید بڑھ گئے ہیں؟؟"

"سر ایک دن کے اندر اندر ایک ہی علاقے سے پندرہ بچوں کو اغواہ کیا گیا ہے، مگر اس علاقے کی پولیس بے خبر ہے، ان لوگوں کا کام بس ایف آئی آر کاٹنا ہے اب تک مختلف جگہوں سے بچے لاپتہ ہو رہے ہیں مگر پولیس تھانے میں بیٹھ کر اب تک صرف پرچے ہی کاٹ رہی ہے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا"

حارث نے اب تک جو جو انفارمیشن حاصل کی تھی وہ سب کچھ رضوان کو بتانے لگا جسے سن کر رضوان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا

"کاش ہمارے پاس اختیار ہوتا تو ہم وہاں کا نظام بھی سنبھالتے، پھر کوئی بچہ کبھی بھی لاپتہ نہ ہوتا"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر حارث نے ثبات میں سر ہلایا اور کچھ سوچنے لگا

"کیا سوچ رہے ہو حارث؟؟"

سر ہمیں بھلے ہی اختیار نہیں حاصل لیکن ہم چاہیں تو آج بھی ان سب پر قابو پا سکتے ہیں ٹھیک اس ہی طرح"

"جس طرح ہم نے اپنے علاقے کو پروٹیکٹ کیا تھا

"مگر یہ کیسے ممکن ہے"

"سر ہماری اولڈ ٹریک، قانون کو اندھا کر کے"

حارث کی بات پر بے ساختہ رضوان مسکرایا تھا ان سب کا شروع سے یہی اصول رہا تھا اگر ان کی کہیں نہ چلتی تھی تو انہیں ایسا ہی تو کرنا پڑھتا تھا انسپیکٹر رضوان کو حارث کی قابلیت اور ذہانت پر فخر تھا ہمیشہ سے کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہی ایسا تھا ایسی ہی تھوڑی وہ انسپکٹر رضوان کے لئے کام کرتا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

اسے نجانے کونسا انجیکشن لگایا گیا تھا کہ اس کا پورا جسم سن ہو چکا تھا جب وہ ہوش میں آیا تو خود کو رسیوں سے آزاد پایا وہ چاہ کر بھی وہاں سے ہل نہیں پا رہا تھا وہ زمین پر بے سدھ پڑا تھا کافی دیر وہ یوں ہی اٹھنے کی کوشش کرتا رہا مگر ناکام رہا

اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں تو وہاں اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا اور نہ ہی اسے وہاں سے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تھی بس یہی موقع تھا جسے غنیمت جان کر اس نے بہت کوشش کی کے وہاں سے اٹھ کر اس جگہ کا جائزہ لے بہت کوشش کے بعد وہ کرسی کا سہارا لے کر اٹھا اور کرسی پر بیٹھ گیا

پانچ منٹ بعد جب اس کی حالت تھوڑی سنبھلی تب اسے بھوک محسوس ہوئی کیونکہ اسے یہاں دو سے زیادہ دن ہو چکے تھے اب اس سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی وہاں تو پانی کا کوئی مٹکا تک نہ تھا کہ وہ اپنی پیاس بجھاتا

"آرجے ہمت کرو تم کر سکتے ہو، دو دن بھوکے رہنے سے تم مر نہیں جاؤ گے تمہیں ہمت کرنی ہو گی"

وہ خود ہی خود اپنے آپ کو ہمت دلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور لڑکھڑاتا ہوا قدم بڑھانے لگا وہ اس پورے تہہ خانے کا جائزہ لے رہا تھا مگر کہیں بھی باہر جانے کا سراغ نہیں مل رہا تھا بہت آگے جا کر اسے ایک دیوار نظر آئی جہاں کوئی پرانی پینٹنگ لگی ہوئی تھی وہاں بنے ایک چھوٹے سے سوراخ سے اسے روشنی نظر آئی وہ دھیمے قدموں کے ساتھ آگے بڑھا

جیسے ہی اس نے اس پینٹنگ کو ہاتھ لگایا وہ یک دم گھوم گئی اور باہر کا راستہ نظر آنے لگا یہاں سامنے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں مگر باہر ہی کرسی پر ایک موٹا سا آدمی بیٹھا سو رہا تھا اسے کچھ بھی کر کے یہاں سے اوپر جانا تھا کیونکہ ان سیڑھیوں کے علاوہ ادھر سے جانے کا کوئی راستہ نہ تھا وہ دھیمے قدموں سے جلتا ہوا آگے بڑھنے لگا مگر تب ہی وہ آدمی جو سو رہا تھا اب نیند سے بیدار ہونے لگا

روحیل جلدی سے اس کی کرسی کے پیچھے آ کھڑا ہوا کیونکہ وہ مکمل طور پر جاگا نہیں تھا اس لئے روحیل نے اس کی اس حالت کا فائدہ اٹھا کر اس کی گردن کی ایک نبض دبائی جس سے وہ واپس سے سو گیا یہ طریقہ اس نے بیسٹ سے سیکھا تھا اس میں بندا واپس اپنی گہری نیند میں چلا جاتا ہے اور تب تک نہیں اٹھتا جب تک کوئی اسے اٹھائی نہ

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

جب روحیل کو یقین ہو گیا کہ وہ اب نہیں اٹھنے والا تو روحیل نے سیڑھیوں کا رخ کیا جہاں اوپر ایک بند کمرہ تھا مگر وہاں سے کسی کی باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جب وہ اس دروازے کے قریب گیا جہاں ایک چھوٹا سا ہوادان بنا ہوا تھا کافی مشکل سے اس نے اس ہوادان کے اندر جھانکنے کی کوشش کی

وہ کوئی کمرہ نہیں بلکہ بہت بڑا ہال تھا جہاں ایک آدمی دوسری طرف گردن کئے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جس وجہ سے روحیل اس کی شکل نہ دیکھ سکا یقیناً وہی ڈون تھا اور ساتھ ہی ایک نقاب پوش بھی کھڑا تھا روحیل اگر یوں

ہی اس ہوادان سے دیکھتا تو انہیں روحیل نظر آجاتا اس لئے روحیل نے دیکھنے کے بجائے سننے کا ارادہ کیا اور

دروازے کے ساتھ لگ گیا تاکہ سن سکے

"...سر وہ ایسے زبان نہیں کھولے گا میں ماہی کو یہاں"

بس کرو احمق انسان تمہیں پتا بھی ہے بیسٹ آج شام روحیل کو واپس لینے اور ہماری تمام ڈیوائس ہمیں واپس"

لوٹانے آرہا ہے اور تم بات کر رہے ہو کہ تم اس

"انسپیکٹر کی بیٹی کو یہاں لاؤ گے ؟؟

نقاب پوش کی بات پر ڈون غصے سے بھڑ کا تھا ماہی کا نام سن کر روحیل کو شدید غصہ آنے لگا تھا مگر اس وقت اسے

بہت ہوشیاری سے کام لینا تھا

"سر لیکن اگر یہ ہاتھ سے نکل گیا تو ہم بیسٹ کے بارے میں کیسے جان پائیں گے ؟؟"

"فلحال ہمیں ہر حال میں تمام ڈیوائس چاہیئں، پھر ہم انسپیکٹر رضوان اور اس بیسٹ کو بھی دیکھ لیں گے"

ڈون کی بات پر وہ خاموش ہو گیا مگر تب ہی ڈون کا اسسٹنٹ کچھ فائلز لئے اندر آیا

سر پاکستان میں جن سے ڈیل ہوئی تھی وہ پیسوں کے بدلے بچے دینے کے لیے تیار ہیں، بس آپ کے حکم کے "

"منتظر ہیں پھر کل تک بچے یہاں پہنچ جائیں گے

اس کی بات پر ڈون نے شراب کا گلاس لبوں سے لگایا

"ہمم گڈ، انہیں پیسے بھیج دو اور بچے منگوالو"

" سر مگر ایک مسئلہ ہے"

"کیسا مسئلہ ؟؟"

"سر وہ بچے کراچی کے نہیں ہیں"

"پھر ؟؟"

"سر وہ بچے بہاولپور کے سب سے غریب علاقے کے ہیں"

"تو اس میں مسئلے والی کونسی بات ہے ؟؟"

"سر جی انسپیکٹر رضوان کو اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑھے گا"

"احمق انسان کتنی بار کہوں کہ ہمیں اس وقت انسپیکٹر سے بدلہ نہیں لینا،اور اچھی بات ہے کہ وہ بچے اس کے شہر کے نہیں ہیں ورنہ وہ بیسٹ کے ساتھ مل کر پھر سے کوئی پلاننگ کرے گا،اور تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو جا کہ اس بندے کو ہوش میں لاؤ اور اس کی حالت سنوار وا گر بیسٹ نے اسے اس حال میں دیکھا تو مسئلہ ہو جائے گا"

ڈون کی بات سن کر وہ بچارا منہ لئے واپس چلا گیا جبکہ روحیل کو اس کا پلان پتا چل گیا تھا وہ مزید کچھ سنے بنا واپس سیڑھیوں سے نیچے آ گیا اور پینٹنگ کو ٹھیک کر کے واپس زمین پر آ کر بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا تھا

"مجھے پتا تھا ڈون تم کبھی نہیں بدلو گے اور آج بھی تمہارے ارادے کتنے گھٹیا اور ناپاک ہیں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو کمرے میں اکیلے پایا کیونکہ رات بھر وہ جاگتی رہی تھی اس لئے اس کی آنکھ اب کھلی تھی جب دو بج چکے تھے وہ جلدی سے اٹھ کر اطراف کا جائزہ لینے لگی مگر واقعی شہرام کمرے میں کہیں بھی نہیں تھا یہی موقع تھا اس کے پاس وہ جلدی سے باتھ چلی گئی اپنے سارے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے گئی جہاں ملازم کاموں میں مصروف تھے

"بیگم صاحبہ آپکا ناشتہ تیار ہے"

"نہیں فلحال مجھے بھوک نہیں... شہرام اور باقی لوگ کہاں ہیں؟؟"

"جی وہ سب تو کسی کام کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے ہیں"

عریشہ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈرائنگ روم میں چلی گئی جہاں ایک ملازمہ تقریباً ساری صفائی مکمل کر چکی تھی

"...سنو"

"...جی"

"گھر میں کوئی ٹیلی فون وغیرہ نہیں ہے کیا؟؟"

"جی اس کا تو مجھے نہیں پتا شہری صاحب ہمیشہ اپنا پرسنل موبائل ہی استعمال کرتے ہیں"

"ہمم اچھا اور تم لوگوں میں سے کسی کے پاس موبائل نہیں ہے؟؟"

عریشہ کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگی

میرا مطلب تم لوگ پاکستان کے لگتے ہو اب تمہاری باقی کی فیملی تو وہی ہو گی نہ تو ان سے بات کیسے کرتے"

"ہوں گے

عریشہ نے بات سنبھالی

ہم سب مستقل یہاں نہیں رہتے یہاں تو شہری صاحب نے ہمیں اب بھیجا تھا تاکہ ہم سب یہاں کام کر سکیں"

"ورنہ یہاں اس ہی ملک کے ملازمین ہوتے ہیں

"ہمم اچھا"

عریشہ سمجھ چکی تھی اس کے پاس موبائل نہیں ہو گا تبھی مزید وقت ضائع کئے بغیر وہ باہر آ گئی جہاں بہت سے گارڈز کھڑے ہوئے تھے ساتھ ہی بہت سی گاڑیاں بھی تھیں عریشہ کی نظر سامنے بنی مجسمے پر گئی جہاں بیسٹ اور بیوٹی کا مجسمہ بنا ہوا تھا

کیا میں خود کو بہت خوش نصیب سمجھوں کہ مجھے اتنا پیار کرنے والا شخص ملا ہے، یا پھر میں خود کو اس دنیا کی"

"...سب سے بدنصیب لڑکی سمجھوں کہ اس شخص نے مجھے میرے پیاروں سے دور کر دیا

وہ خود ہی خود سوچے جا رہی تھی نجانے کیوں اس کا دل شہرام کا تصور کرتے وقت دھڑکنے لگتا تھا وہ دل پر ہاتھ رکھے شہرام کے بارے میں سوچ رہی تھی جب ایک گارڈ وہاں آیا

"میم آپ ٹھیک ہیں؟؟"

"ہاں؟؟"

"میم میں نے پوچھا آپ ٹھیک ہیں؟؟ کچھ چاہیے آپ کو؟؟"

"... نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے میں ٹھیک ہوں"

عریشہ واپس اندر جانے لگی مگر تب ہی اس کے دماغ میں خیال آیا

"... سنو"

"جی میم"

"مجھے شہرام سے بات کرنی ہے... کہاں ہیں وہ؟؟ کیا بات ہو سکتی ہے میری ان سے؟؟"

وہ ایک اہم کام سے باہر گئے ہوئے ہیں شام تک واپس آ جائیں گے اگر آپ کہیں تو میں ان کو کال"

"ملاؤں...؟؟

"...ہاں پلیز"

گارڈ نے اپنا موبائل نکال کر شہرام کا نمبر ڈائیل کیا مگر آف جا رہا تھا اس نے پھر سے ٹرائے کیا مگر پھر سے آف

تھا

"کیا ہوا؟؟"

میم سر کا نمبر آف جا رہا ہے آپ فکر نہ کریں وہ جب مصروف ہوتے ہیں تو فون بند رکھتے ہیں جیسے ہی وہ کال"

"بیک کریں گے میں آپ کو بتا دوں گا

"کیا مجھے موبائل مل سکتا ہے؟؟"

"سوری میم ہمیں بہت سی اہم معلومات کے لیے ہر وقت اپنے پاس موبائل رکھنا پڑھتا ہے"

"...ہمم اوکے"

عریشہ منہ بنائے واپس آگئی آخر کرتی بھی کیا ایک بار پھر سے اس کا پلان خراب ہو گیا تھا

"ڈیڈ...میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی آپ نے تو مجھے ایک مہینے سے ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہیں کی"

وہ اپنے کمرے میں آکر خود ہی خود بولی جا رہی تھی اب اسے پھر سے ایک نیا پلان سوچنا تھا جو شاید وہ آسانی سے پورا کر سکے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ہمارے پاس صرف تین گھنٹے ہیں تین گھنٹے کے اندر اندر ہمیں اس جگہ کو پہلے سے ہی گھیرے میں لینا ہے باسم"

"تم ڈیوائس باکس ہاتھ میں رکھو گے مگر جب تک وہ لوگ روحیل کو نہ چھوڑیں تم یوں ہی کھڑے رہنا

وہ لوگ اس وقت ایک فلیٹ میں موجود تھے وہ اس جگہ سے تھوڑے دور تھے جہاں انہوں نے ڈون کو بلایا تھا

"بیسٹ لیکن اگر ڈون نے این ٹائم پر کوئی حرکت کی تو؟؟"

ڈون خود نہیں آئے گا بلکہ اپنے چیلوں کو بھیجے گا،اور کوئی تمہیں پہچان بھی نہیں پائے گا سب تمہیں بیسٹ ہی" سمجھیں گے، تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں گارڈز وہاں ہوں گے تمہاری سکیورٹی کیلئے،بس تم وہی کرنا جو میں " نے کہا ہے غلطی کی کوئی گنجائش نہیں

بیسٹ اسے سب کچھ سمجھا چکا تھا مگر باسم پتا نہیں کیوں تھوڑا گھبرا رہا تھا

"بیسٹ ہم؟؟"

جب ڈون کے آدمی روحیل کو لے کر آئیں گے تو نوفل اسے جس گاڑی میں بیٹھا کر روانہ کرے گا اس گاڑی" "میں تم دونوں بھی ہوں گی...اس ہی دوران میں تب سب سے کونٹیکٹ میں رہوں گا

"...اوکے بیسٹ"

وہ سب ریڈی تھے بیسٹ نے اپنے گارڈز کو کال کر کے اس جگہ پر مکمل قبضہ کرنے کا کہا جس پر وہ لوگ آس پاس پھیل چکے تھے تاکہ جو بھی آئے وہ بنا کوئی مزاحمت کئے اپنے کام کے بعد واپس چلا جائے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"اٹھاؤ اسے بہت ہو گیا سونا"

اس کی بات پر دونوں آدمیوں نے روحیل کے منہ پر پانی پھینکا جس سے روحیل نے آنکھیں کھولیں

"اس کی تمام چیزیں اسے واپس لا کر دو"

نقاب پوش کی بات پر ایک آدمی جلدی سے سامنے ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل آئی پیڈ اور اس کا الیکٹرک لائٹر

اس کے قریب لانے لگے

"مبارک ہو بچ گئے تم، مگر جلد ہی تم سب سے حساب لوں گا میں"

اس نے ہر بار کی طرح آج بھی روحیل کا منہ دبوچا ہوا تھا وہ نجانے کس قسم کی بھڑاس نکالا کرتا تھا اس کا مقصد

روحیل کے سمجھ سے باہر تھا

"سر جی یہ رہا اس کا سامان"

"گڈ اس کی حالت ٹھیک کرو اور جلدی سے نیچے گاڑی میں لے کر آؤ"

وہ سامنے کھڑے آدمیوں پر حکم صادر کرتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھرتے وہاں سے چلا گیا جبکہ اب وہ دونوں

آدمی روحیل کو بازوؤں سے پکڑ کر کرسی پر بیٹھا چکے تھے

اس کے چہرے پر لگا خون صاف کرنے لگے

"دھیان سے...ایسا نہ ہو بیسٹ تم سب کو پھر سے بیوقوف بنادے"

ڈون کی بات پر اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بنائیں مگر وہ کرتا بھی کیا اسے پر حال میں اپنا مقصد حاصل کرنا تھا

جس کے لئے وہ ڈون کے ہاتھ کے نیچے کام کرنے پر مجبور تھا

وقت ہو چکا تھا اب وہ لوگ ایک دوسرے کے سامنے تھے ایک طرف باسم جو بیسٹ کے بھیس میں تھا دوسری

طرف وہی نقاب پوش آدمی تھا جو اپنی شخصیت سے ڈون کا کوئی خاص آدمی معلوم ہو رہا تھا

"ڈیوائسز لائے ہو"

"یس"

اس کی بات پر بیسٹ جو کے باسم تھا اس نے ہاں میں جواب دیا جس پر وہ آگے بڑھنے لگا اب وہ اس کے بلکل

سامنے آرہا تھا

"...وہیں رکو اور ہمارے بندے کو بھیجو پھر یہ باکس تمہارا"

"اور اگر تم نے کوئی ہوشیاری کی تو؟؟"

اس نقاب پوش نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے گھمنڈی انداز میں کہا مگر سامنے بھی بیسٹ کا اسٹوڈینٹ تھا

"جیسا کروگے ویسا بھروگے"

بیسٹ (باسم) کی بات سن کر پہلے وہ قہقہہ لگانے لگا پھر کچھ سوچتے ہوئے پیچھے کھڑے آدمی کو اشارہ کی جس پر وہ گاڑی کے اندر سے روحیل کو نکال کر ساتھ لانے لگا روحیل کو دیکھتے ہی بیسٹ جو کیمرہ کے ذریعے یہ سب دیکھ رہا تھا پریشان ہوا کیونکہ اس سے تو ٹھیک سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا

باسم کے اشارے پر نوفل آگے بڑھا اور روحیل کو ساتھ لانے لگا

"...باکس"

اس نقاب پوش نے پھر سے کہا تو باسم نے ہاتھ آگے بڑھا کر باکس اس کے حوالے کیا جس پر وہ اسے کھول کر دیکھنے لگا اور کان میں لگے ایئر فون پر بات کرنے لگا

"ساری ڈیوائسز ہیں"

باسم کے اشارے پر نوفل روحیل کو ساتھ لے کر گاڑی میں جا چکا تھا ان سب کے منہ پر ماسک تھا جبکہ دوسری طرف بھی کچھ ایسا ہی منظر تھا مگر روحیل پہچان چلا تھا کہ یہ باسم ہے بیسٹ نہیں، جب روحیل کی گاڑی وہاں سے دور چلی گئی تھی تب بیسٹ (باسم) نے ان سب کو جانے کا اشارہ کیا

"کسی بھی قسم کی ہوشیاری کئے بغیر یہاں سے رفو چکر ہو جاؤ"

"ہاہاہاہا او کے لیکن جاتے جاتے ایک بات کہنا چاہوں گا"

ڈون سب کچھ سن رہا تھا اسے اس پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ آخر وہ بات کیوں بڑھانا چاہتا تھا

"کہو؟؟"

باسم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس پر وہ دو قدم آگے آیا تو بیسٹ کے تمام گارڈز نے اپنی بندوقیں لوڈ کر لیں

اپنے بیسٹ کو کہنا کہ ایک دن میں اس سے اس کی تمام طاقتوں کو چھین لوں گا اس کا بھرم میں خود توڑوں گا اور"

"ایک دن وہ خود میرے پیروں میں گر کر اپنی خوشیوں کی بھیک مانگے گا

وہ اپنی بات ختم کرتا ہوا پلٹنے لگا جبکہ باسم بہت حیران ہوا کہ وہ شخص پہچان چکا تھا کہ وہ بیسٹ نہیں ہے جبکہ دوسری طرف بیسٹ بھی اس کی بات کو غور سے سن چکا تھا

"یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کس کے قدموں میں گرے گا"

باسم کی بات پر وہ رکا مگر بنا کچھ کہے واپس اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا اور کچھ ہی دیر میں اس سمیت ان کے تمام آدمی واپس جا چکے تھے جبکہ اب باسم بھی بیسٹ کا اشارہ ملتے ہی واپس آ گیا

وہ فلیٹ آ چکا تھا جہاں بیسٹ اس کا منتظر تھا

"...روحیل"

بیسٹ آگے کچھ کہتا وہ جلدی سے اس کے قریب آیا اور اس کے گلے لگ گیا جس پر وہ خاموش ہو گیا

"...کیا اب بھی مجھ سے ناراض ہو"

"اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے فلحال ہمیں فارم ہاؤس جانا ہے"

بیسٹ اپنی بات مکمل کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا مطلب صاف تھا بیسٹ کو اس پر اب بھی بہت غصہ تھا مگر وہ خاموشی سے بیسٹ کے پیچھے چلا گیا

ان کی گاڑیاں الگ تھی بیسٹ سب سے آگے والی گاڑی میں تھا جبکہ روحیل نوفل مہر اور حورین ایک گاڑی میں اور سب سے پیچھے والی گاڑی میں باسم تھا شہرام کا موبائل پھر سے بجنے لگا

"ہیلو؟؟"

"...سر میم آپ سے بات کرنا چاہ رہی تھیں...میں انہیں فون دیتا ہوں"

"...نہیں رہنے دو میں گھر آرہا ہوں"

شہرام نے اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر دیا جبکہ دوسری طرف عریشہ اس گارڈ کی شکل دیکھ رہی تھی جو خاموشی سے اب سر جھکائے کھڑا ہوا تھا

"کیا ہوا؟؟ کیا کہا شہرام نے؟؟"

"...میم سر واپس آرہے ہیں"

"...مگر مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے پلیززز مجھے موبائل دیں"

شہرام کی واپسی کا سن کر عریشہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکی تھی اب وہ بچارا کرتا بھی کیا اس لئے اپنا موبائل اس کے حوالے کر دیا جسے لے کر وہ کمرے میں بھاگی

"...اوففف کیا نمبر تھا ڈیڈ کا"

وہ سر پکڑے نمبر یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر کچھ یاد نہیں آیا

"...ہارون کا ٹرائے کرتی ہوں"

اس نے پھر سے نمبر ڈائل کیا مگر اس بار نمبر آف جا رہا تھا

"...ہارون کا نمبر بند ہے؟؟ وہ تو کبھی بھی اپنا نمبر بند نہیں کرتا"

وہ پھر سے ٹرائے کرنے لگی تقریباً پانچ منٹ یوں ہی گزر گئے مگر نمبر آن نہ ہوا

شہرام کی گاڑی فارم ہاؤس کے اندر انٹر ہو چکی تھی اور اب وہ گاڑی سے اتر بھی چکا تھا

"...سر وہ میم"

"...میں آچکا ہوں دیکھ لوں گا اسے"

"...سر مگر انہوں نے آپ کو کال کرنے کے لئے موبائل لیا تھا"

شہرام جو اندر کی طرف بڑھ رہا تھا اب یک دم اس کے قدم رکے آنکھوں میں عجیب سا غصہ لئے وہ اس گارڈ کو گھورنے لگا

"اس نے موبائل مانگا تم نے دے دیا؟؟"

اس کی رعب دار آواز پر وہ سر جھکا گیا

"Sorry Sir..."

"Sorry My Foot"

وہ یک دم جھونک کر دو قدم دور ہوا کیونکہ سامنے اسے کچھ دیر پہلے والا شہرام نہیں بلکہ بیسٹ دکھائی دے رہا تھا

"تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا"

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اس بچارے کو مشکل میں ڈال گیا تھا وہ کھڑا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھ ہونے کیا والا تھا

"...ہارون پلیززززز نمبر آن کرو"

وہ پھر سے اسے کال پر کال کئے جا رہی تھی مگر دوسری طرف کوئی جواب نہ تھا

"!!!...اوففف ہارون...یہ تو کال ہی نہیں اٹھا رہا اب...اب کیا ہو گا"

وہ اس بات سے انجان تھی کہ دروازے پر کھڑا شخص آنکھوں میں غصہ کئے اسے ہی گھور رہا تھا

"...میں بتاؤں گا کہ اب کیا ہو گا"

شہرام کی بات پر وہ چونکی اور پلٹی جان تو اس کی اب جا رہی تھی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ پہلے والا شہرام لگ ہی نہیں رہا تھا

"...شششششش شہرام"

موبائل چھوٹ کر زمین پر گرااس اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی نجانے وہ ظالم انسان اب

اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا نجانے وہ اب اسے کس قسم کی سزا سے دوچار کرنے والا تھا

"...تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے پیٹ پیچھے مجھے دھوکا دینے کی ہاں"

وہ اس کے بازو پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے رعب دار آواز میں بولا جس سے سامنے کھڑی عریشہ سہم سی

گئی

میں نے منع کیا تھا نہ؟؟ پھر آخر تم کرنا کیا چاہتی ہو؟؟ کیا تمہیں اپنے باپ کی اور اپنے اس بوائے فرینڈ کی"

"زندگی عزیز نہیں؟؟

اس کا لہجہ بے حد سخت تھا آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی گلے کی نسیں اُبھرنے لگی تھیں

"...میں نے... تمہیں کوئی...دھوکا نہیں دیا"

جھوٹ...ایک بار پھر سے جھوٹ... تمہیں کیا لگتا ہے تم میری پیٹ پر خنجر گھونپتی رہو گی اور میں بے خبر رہوں"

"گا؟؟

شہرام کی گرفت اسے درد میں مبتلا کر رہی تھی درد کی شدت اور غصے کے ڈر سے اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکلنے لگے جو پل بھر میں اس کے چہرے کو تر کر گئے

"... شش شہرام پپپ پلیز چھوڑیں مم مجھے درد ہو رر رہا ہے پپ پلیززز"

اچھا تمہیں درد ہو رہا ہے؟؟اور جو تم مجھے ہر روز اذیت دیتی ہو اس کا کیا ہاں؟؟ کیا میں واقعی روبوٹ ہوں؟؟"

"میرے کوئی جزبات نہیں؟؟

اس کی تر آنکھوں میں اپنی پر اسرار بھوری آنکھوں کی تپش گاڑتا ہوا وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے شدت بھرے لہجے سے بولا

شہرام میں... میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا... مجھے بات کرنی تھی... ڈیڈ سے ان کا نمبر مجھے یاد... نہیں آ رہا تھا... اس"

"... لیے میں نے

اس لئے تم نے سوچا کیوں نہ اپنے بوائے فرینڈ کو کال کر لی جائے رائٹ ؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے ؟؟ تم اپنے اس دو"
ٹکے کے بوائے فرینڈ سے مدد مانگو گی اور وہ یہاں آ کر تمہیں آزاد کرا لے گا ؟؟ مسز عریشہ شہرام ملک کتنی بار
"... کہوں کہ تمہیں یہاں سے کوئی آزاد نہیں کرا سکتا

وہ پہلے ہی اس سے ڈری ہوئی تھی مگر وہ ظالم شخص اسے خود کے قریب کرتا ہوا مزید خوفزدہ کر گیا تھا جس پر وہ
بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

تم اب ساری زندگی میری قید میں رہو گی، تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں جا پاؤ گی، ہارون تو کیا تمہیں مجھ سے"
"موت بھی دور نہیں کر سکتی

اس کی نازک سی کمر کو پکڑتا ہوا وہ اس کے لبوں کے قریب آ چکا تھا اتنا قریب کے وہ اس کی سانسوں کی مہک
محسوس کر سکتی تھی

"میں چاہتا ہوں تم صرف میرے بارے میں سوچو صرف مجھے محسوس کرو صرف میری باہوں میں پناہ لو"

اس کے نازک پنکھڑی جیسے لبوں کو چھوتے ہوئے وہ دیوان وار انداز میں کہنے لگا جس پر اس کی جان جانے لگی
تھی

"آخر کیوں تم مجھ سے دور جانے کے بہانے ڈھونڈتی ہو؟؟آخر کیا ملتا ہے تمہیں مجھ سے دور رہ کر؟؟"

"...سکون"

اسے اپنے اوپر جھکتا دیکھ کر وہ سپاٹ لہجے میں کہنے لگی جس پر وہ قریب آتا ہوا شخص یک دم رکا اور اسے اپنی بھوری آنکھوں سے گھورنے لگا

"سکون ملتا ہے مجھے تم سے دور رہ کر، بہت سارا سکون، نہیں رہنا چاہتی میں تمہاری باہوں میں، نہیں سوچنا چاہتی میں تمہارے بارے میں، نہیں محسوس کرنا چاہتی میں تمہیں، گھٹن ہوتی ہے مجھے تمہارے قریب آکر دم گھٹتا ہے میرا تمہاری باہوں کے حصار میں رہ کر،اور تم بات کرتے ہو اس گھٹن میں قید رکھنے کی؟؟"

اس کا سپاٹ لہجہ اب شہرام کو مزید غصہ دلا رہا تھا اندر ہی اندر کہیں اسے عجیب سی چبھن محسوس ہو رہی تھی وہ آخر اس کی محبت کو اس کے جزبات کو اس کے جنون کو اپنے کڑوے لہجے کے قدموں تلے روند رہی تھی آخر وہ کس طرح اس کی محبت سے پیچھا چھڑانا چاہ رہی تھی وہ محبت جسے حاصل کرنے کے لیے لوگ تمنائیں کرتے ہیں اس گھمنڈی لڑکی کو اس کی اس شدت بھری محبت سے گھٹن محسوس ہو رہی تھی

کیا کہا تم نے؟؟ تمہیں گھٹن لگتی ہے میری محبت؟؟ تمہیں مجھ سے دور رہ کر سکون محسوس ہوتا ہے؟؟ تم"

جان چھڑانا چاہتی ہو مجھ سے؟؟

وہ غراتے ہوئے اس کے بازوؤں کو جکڑنے لگا

"...ہاں... بلکل ایسا ہی ہے میں آخر کیوں رہوں اس شخص کے ساتھ جس سے میں محبت ہی نہیں کرتی"

"...وہ آخر کس سے محبت کرتی ہو تم ہاں اس ہارون سے اس غدار انسان سے اس بکاؤ مال سے"

اس کا غصہ سا تھوے آسمان کو چھو رہا تھا مگر سامنے کھڑی لڑکی پر اب اس کے غصے کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں آخر کب تک وہ اس کی قید میں ظلم سہتی کبھی تو اسے یہاں سے آزاد ہونا ہی تھا نہ کبھی تو اسے اپنے حق کے لئے اپنی زندگی کے لئے آزادی کے لئے آواز بلند کرنی ہی تھی نہ تو پھر آج کیوں نہیں؟؟

وہ جو ہے جیسا ہے تم سے لاکھ درجے بہتر ہے، مسٹر شہرام ملک تمہیں اگر ایسا لگتا ہے مجھے قید رکھ کر تم مجھے"

حاصل کر لو گے تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہو گی میرا جسم تمہارے پاس ضرور ہو گا مگر میری روح میرا دل،

"...دل کی ایک ایک دھڑکن صرف اس کے لئے ہو گی تمہارے لئے کبھی بھی نہیں

اس کا لہجہ سامنے کھڑے شخص کو کانچ کی طرح توڑتا چلا جا رہا تھا مگر وہ ظاہر نہیں کر رہا تھا کہ وہ اندر سے کتنا زخمی ہو چکا تھا

"اپنی بکواس بند کرو اور نکلو میرے کمرے سے، تم یہاں رہنے کے لائق ہی نہیں اور بہت جلد تمہارا یہ غرور ...میں خود توڑوں گا بہت جلد تمہارے عاشق کا چہرہ تمہارے سامنے لا کر رہوں گا یاد رکھنا تم"

اپنی بات مکمل کر کے وہ اسے دروازے کی طرف دھکیلتا ہوا خود سگریٹ جلا چکا تھا جبکہ وہ جو ابھی ابھی گرتے ہوئے سنبھلی تھی وہ اب افسوس بھری نگاہوں سے اس خود غرض شخص کو دیکھ رہی تھی

"سنائی نہیں دیا؟؟ نکلو میرے کمرے سے گیٹ آؤٹ"

وہ پھر سے چیخا جس پر وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تھی جبکہ وہ خود صوفے پر بیٹھا کش پہ کش لگائے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش میں تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"Hello Inspector Rizwan Speaking..."

"کچھ انفارمیشن ملی ہے آپ کو ہر حال میں وہاں پہنچ کر بہت سی جانو کو بچانا ہے..."

" ایڈریس سینڈ کرو"

آپ فون بند کرتے ہوئے اپنی بندوق لوڈ کر چکے تھے

"...بہزاد... جلدی سے گاڑی تیار کرواور چند آدمیوں کو ساتھ لو... ہمیں جانا ہے"

"...اوکے سر"

وقت ضائع کئے بناوہ لوگ وہاں سے نکل چکے تھے وہ اپنے موبائل میں لوکیشن دیکھ رہے تھے

"...سر یہ انفارمیشن کس نے دی ہے"

بہزاد نے گاڑی چلاتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا

"...تمہارے بھتیجے اور میرے داماد نے"

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے جس پر وہ خود بھی مسکرانے لگا

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ اس ویران سی جگہ پر پہنچے جہاں کچھ قدم کے فاصلے پر ایک ہیلی کاپٹر تیار کھڑا تھا

وہاں بہت سے بچے جنہیں باقائدہ رسیوں سے باندھا ہوا تھا ایک لائن میں کھڑے وہ ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر

میں سوار ہو رہے تھے

"سر یہ کہیں وہ بچے تو نہیں جو بہاولپور سے غائب ہوئے تھے؟؟انہیں کراچی لا کر بھیجا جا رہا ہے؟؟"

"ہاں یہ وہی بچے ہیں جن کی اسمگلنگ کی جا رہی تھی"

"سر اٹیک کب کرنا ہے؟؟"

"ہوشیار ہو جاؤ سب ہمیں انہیں چاروں طرف سے گھیرنا ہے"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر سب بڑی ہوشیاری سے اپنے ہتھیار تھامے گاڑی سے اتر کر قریب جانے لگے وہاں

بہت سے آدمی بھی تھے جو بچوں کو زبردستی پکڑ کر اندر سوار کر رہے تھے

"...ان سب کو شوٹ کرنا ہے مگر دھیان سے"

"اوکے سر"

وہ سب نشانہ بنا چکے تھے بس رضوان کے اشارے کے منتظر تھے

"!!!...اٹیک"

اس کے کہنے کی دیر تھی تمام آدمیوں کی لاشیں زمین پر گر چکی تھیں ہر طرف گولیوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی بچے مزید خوفگی کا شکار ہو چکے تھے

"بہزاد تم بچوں کو سنبھالو باقیوں کو ہم دیکھ لیں گے"

"...اوکے سر"

بہزاد دو سپاہیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا جہاں بہت سارے بچے باہر اور کچھ اندر سہمے کھڑے تھے

بہزاد نے بہت بہادری سے ان سب بچوں کو اپنی گاڑی کی طرف بھگایا اور ہیلی کاپٹر کا پورا جائزہ لیا جہاں اندر سے صرف اسلحہ برآمد ہوا تھا

کچھ دیر یوں ہی فائرنگ ہوتی رہی پھر وہ لوگ اسلحہ سمیت تمام گاڑیوں کے ساتھ واپس تھانے آ گئے

سر اب تو مان لیں آپ کا فیصلہ غلط نہیں تھا...آج جو ہم لوگ اتنی جانیں بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں وہ"

"...صرف روحیل کی وجہ سے

بہزاد کی بات پر رضوان کے چہرے پر ایک عجب سی مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپا نہ سکے

تم نے صحیح کہا بہزاد اگر روحیل نہ ہوتا تو آج پھر سے کتنی معصوم جانوں کا سودا ہو جاتا، روحیل واقعی میری بیٹی" کے لئے بلکل پرفیکٹ ہے، مانا کے میرا فیصلہ بہت جلد بازی میں کیا گیا تھا مگر بلکہ صحیح ثابت ہوا ہے روحیل میری ماہی کو فیوچر میں بہت خوش رکھے گا اور انشاءاللہ اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"

انہیں اپنے داماد پر فخر ہو رہا تھا انہوں نے ڈون کی نظروں سے بچنے کے لیے ماہی کو خود ترکی جانے کی اجازت دی تھی اور روحیل کو چھپ کر نکاح کرنے کا بھی رضوان نے ہی کہا تھا تاکہ اس نکاح کی خبر ڈون یا ایس کے تک نہ جائے اگر وہ اس نکاح میں خود شامل ہوتے تو یہ بات پھیل سکتی تھی اور روحیل جو بیسٹ کے ساتھ ملا ہوا تھا اس کے ذریعے بیسٹ کے پلان میں بھی رکاوٹ آسکتی تھی اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ہم آج ہی واپس جا رہے ہیں"

وہ ڈائننگ ہال میں آچکا تھا سب کی نظریں اس پر تھیں مگر وہ خود کسی کو دیکھے بنا اپنی خاص نشست پر آ بیٹھا

روحیل سے تو وہ بلکل بھی بات نہیں کر رہا تھا

"کیا؟؟اتنی جلدی؟؟"

واپس جانے کا سن کر نوفل اداس سا ہو گیا جبکہ مہر کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

"شہرام عریشہ بھابھی کدھر ہیں؟؟کیا وہ ناشتہ نہیں کریں گی؟؟"

باسم کے سوال پر وہ ایک نظر اسے دیکھ کر اپنے کھانے میں مصروف ہو گیا تب ہی سب سمجھ چکے تھے بیسٹ کا موڈ آج بہت خراب ہے

"شہرام ہم کتنے بجے تک واپسی کیلئے نکلیں گے؟؟"

"شام سات بجے"

اس دفع روحیل اس سے مخاطب ہوا جس پر وہ بنا اسے دیکھے جواب دینے لگا

"...شہرام میں مانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی"

"...ناشتہ شروع کرو"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

شہرام باقاعدہ اس کی بات کاٹتا ہوا خود سب سے مخاطب ہوا تو سب لوگ کھانے میں مصروف ہو گئے جبکہ

روحیل آملیٹ کی پلیٹ میں چمچہ گھمائے نجانے پھر سے کن سوچوں میں گم ہو گیا تھا

"آر جے...؟؟"

شہرام کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور اس کے اشارے پر ٹھیک سے ناشتہ کرنے لگا کھانے کے دوران کسی نے

بھی کوئی بھی بات نہیں نکالی جبکہ ناشتہ کر کے شہرام روحیل کو اشارے سے اپنے پیچھے بلاتا ہوا خود اسٹڈی روم

میں چلا گیا

"...بیٹھو"

اس کی بات کو مانتا ہوا وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا وہ شہرام کی ناراضگی اور غصے کو لے کر کافی پریشان تھا

اس نے کبھی بھی کوئی غلطی نہیں کی تھی نہ ہی کبھی شہرام کے حکم کو انکار کیا تھا مگر اس کی ایک چھوٹی سی غلطی

سے کیا کچھ ہو گیا تھا یہ وہ خود بھی جانتا تھا

"...شہرام میں"

"پہلے میری بات سنو...جو غلطی تم نے کی تھی وہ ناقابل معافی تھی مگر اس کا ازالہ ہو چکا ہے"

مگر شہرام میں پھر بھی بہت شرمندہ ہوں...مجھے وہاں موبائل لے کر نہیں جانا چاہئے تھا...میں سزا کے لائق"

"ہوں تم جو چاہو مجھے سزا دو میں تیار ہوں

روحیل کا جھکتا ہوا سر دیکھ کر شہرام کے چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے

"...آر جے...سر اٹھاؤ"

شہرام کا لہجہ بہت سخت تھا اس کی بات پر روحیل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"...میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اپنا سر کبھی مت جھکایا کرو...اور رہی سزا کی بات تو سزا تمہیں ضرور ملے گی"

شہرام کے آخری الفاظوں پر روحیل خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"...مجھے منظور ہے"

"پوچھو گے نہیں کہ کیا سزا ہے؟؟"

روحیل کو خاموش دیکھ کر شہرام نے پھر سے پوچھا

"...سزا جو بھی ہو میں بھگتنے کو تیار ہوں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"تو ٹھیک ہے...ہم پاکستان جاتے ہی ماہی کی رخصتی کر دیں گے اور پھر وہ تمہارے ساتھ تمہارے گھر میں رہے گی یہی تمہاری سزا ہے"

شہرام کے کہنے کی دیر تھی کہ روحیل حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"شہرام؟؟"

"کیا؟؟"

"شہرام یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟ کیا انسپکٹر رضوان اس بات پر راضی ہو گئے؟؟"

"...وہ تو راضی ہی تھے مگر اب تم اپنا سوچو اتنے دنوں بعد ماہی کے پس جاؤ گے تو کیا حال کرے گی وہ تمہارا"

اس بار شہرام کا لہجہ چھیڑنے والا تھا جس پر بے ساختہ روحیل مسکرانے لگا شہرام بچپن ہی سے بہت سخت مزاج اور اکڑو سا تھا مگر روحیل کے ساتھ وہ اکثر ہنسی مزاق کر ہی لیتا تھا

"...تو اب بتاؤ مسٹر آرجے... کیا تمہیں یہ سزا قبول ہے"

"...ہاں ہاں ہاں مجھے قبول ہے بلکہ ایسی سزا تو پھر ساری زندگی ملتی رہے مجھے منظور ہے"

روحیل کی بات پر شہرام بھی مسکرانے لگا تھا جبکہ روحیل کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی ہی ماہی کے پاس چلا جائے ابھی وہ ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کے دماغ میں ایک بات آئی

"شہرام مگر وہ ڈیوائسز؟؟ وہ ڈیوائسز کوئی عام تو نہیں تھی نہ پھر"

"...وہ ڈیوائسز واقعی میں کوئی عام نہیں تھیں، آخر حورین اور مہر نے انہیں بہت محنت سے بنایا تھا"

شہرام یک طرفہ مسکرایا تھا جبکہ اس کی بات پر روحیل بھی ہنسنے لگا تھا کیا دماغ پایا تھا بیسٹ نے، وہ سب کچھ بڑی آسانی سے ہینڈل کر لیتا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ہیلو سسر جی کے بیسٹ فرینڈ... کیا حال ہے امید ہے جہاں ہوں گے خیریت سے ہوں گے مگر پھر بھی ڈاکٹر کا بندوبست کر لو کیونکہ اس وائس کو سننے کے بعد شاید تمہیں ہارٹ اٹیک اجائے کیونکہ جس ڈیوائس کو تم ٹوپ ون ڈیوائس سمجھ رہے ہو وہ دراصل فیک ڈیوائس ہے اور ہاں باقی کی جو چار ڈیوائسز ہیں ان میں کچھ موٹیویشن اسپیکرز کی ویڈیو ریکارڈنگ ہیں انہیں سننے کے بعد شاید تم تھوڑا موٹیویٹ ہو جاؤ کیونکہ آگے جو تمہارے ساتھ ہونے والا ہے اس کے بعد تم کچھ بھی سننے کے لائق نہیں رہو گے"

آج پھر سے اس کے مینشن میں چاروں طرف ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوا تھا وہ پھر سے پاگلوں کی طرح چلایا جا رہا تھا جبکہ ایس کے اور اس کا وہ نقاب پوش لڑکا سامنے کھڑے اس کی اس حالت کو انجوائے کر رہے تھے اور بیسٹ کی اس آواز کو ایس کے کل سے کوئی پچیس بار سن چکا تھا جسے سن کر ڈون کا غصہ قابو میں نہیں آ رہا تھا

"...بس کرو ڈون... آخر کب تک اس بات کا سوگ مناؤ گے کہ بیسٹ نے ایک بار پھر سے تمہیں ماموبنا دیا"

ایس کے کے کہنے کی دیر تھی ڈون شراب کا گلاس زمین پر پھینکتے ہوئے اس کی طرف لپکا اور اس کا گریبان پکڑنے لگا

"...بند کرو اپنی بکواس تم شفقت ورنہ یہی تمہاری قبر بنادوں گا میں"

"... مجھ پر غصہ اتارنے سے کچھ نہیں ہو گا میری قبر کا چھوڑو اور بیسٹ کے نیکسٹ اٹیک کا انتظار کرو تم"

ایس کے نے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے کہا جس پر ڈون نے سامنے ٹیبل پر پڑی تمام شراب کی بوتلیں ہاتھ مار کر نیچے گرادیئے

بیسٹ تم نے ایک بار پھر سے مجھے دھوکا دیا، میں جان سے مار دوں گا تمہیں...آخر تم کس طرح سے مجھے فیک ڈیوائسز بھجوا سکتے ہو کیسے..."

اس کا غصہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھے جا رہا تھا جبکہ ایس کے کو نجانے کیوں بہت سکون مل رہا تھا ڈون کو تکلیف میں دیکھ کر جیسے اس کی سالوں کی آگ آج تھمنے لگی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

عریشہ نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا وہ اب تک اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل روئی جا رہی تھی جب شہرام اسے آج شام کے واپس جانے کا کہنے آیا تو اسے گھٹنوں پر سر رکھے روتا ہوا پایا جس پر اس کے تاثرات یک دم سخت ہو گئے

"...بند کرو اپنا رونا اور جا کر کچھ کھاؤ ہمیں واپسی کے لیے نکلنا بھی ہے"

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی، چلے جاؤ یہاں سے"

وہ اس کے تلخ لہجے پر تلخ کلامی کا مظاہرہ کرنے لگی

"...عریشہ مجھے غصہ مت دلاؤ"

وہ ضبط کرنے لگا مگر وہ کہاں اس کی سننے والی تھی

"...میں نے کہا نہ جاؤ یہاں سے"

وہ اپنی بات نہ مانتا دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی زمین سے اٹھانے لگا جس سے وہ اٹھ کر اس ہی کے سینے سے ٹکرائی

میری بات سنو تم، جس کے لئے تم یہاں بیٹھی تصوے بہار ہی ہو نہ وہ اس وقت کسی اور کے جوتوں پر ناک"
"...رگڑ رہا ہو گا

"تم جانتے ہی کتنا ہو اسے جو اس کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہو"

میری جان تم بہت معصوم ہو، تم نے اپنی ساری زندگی اپنے باپ کے محل میں گزاری ہے مگر میں نے اپنی"
اتنی عمر میں اب تک بہت کچھ دیکھا ہے بہت کچھ سہہ ہے بہت کچھ سیکھا ہے جتنا میرا تجربہ ہے اتنی تو تمہاری
"...نالج بھی نہیں ہو گی

وہ شہرام کی بات سن کر پھر سے مزاحمت کرنے لگی اسے خود سے دور کرنے کی مگر اس کی گرفت لمحہ بہ لمحہ
مظبوط ہوتی جا رہی تھی

"ہاتھ چھوڑو میرا دور ہٹو مجھ سے وہ جیسا بھی ہے تم سے لاکھ درجے بہتر ہے"

"اچھا کیا سچ میں؟؟ تمہیں کیوں اتنا شوق ہے مجھ سے دور رہنے کا ہاں؟؟"

"...کیونکہ میں تم سے پیار نہیں کرتی"

اس کے کانپتے ہوئے لبوں سے بامشکل یہ الفاظ نکلے تھے جس پر سامنے کھڑا شخص قہقہہ لگانے لگا

میں جانتا ہوں تم مجھ سے پیار نہیں کرتی، مگر جس سے کرتی ہو بہت جلد اس کا اصل چہرہ میں تمہارے سامنے"

"...لاؤں گا اور اس دن پچھتاوے کے علاوہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا

"...مجھے انتظار رہے گا اس دن کا"

اس بار اس نے نڈر ہو کر جواب دیا جس پر شہرام نے اسے جھٹکے سے دور کیا اور ملازمہ کو آواز لگانے لگا

"سامان پیک کروانے میں بیگم صاحبہ کی ہیلپ کرو"

ملازمہ کو حکم دیتا ہوا وہ باہر کی جانب جانے لگا

آج شام سات بجے واپسی پاکستان کے لئے نکلنا ہے کچھ کھاؤ پیو اور تیار ہو جاؤ پھر پاکستان جا کر تمہیں اپنے"

"عاشق کا اصلی چہرہ بھی تو دیکھنا ہے

اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا وہ ایک دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر لئے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ

اب کشمکش کی حالت میں مبتلا تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ لوگ وہاں سے نکل چکے تھے جبکہ ڈون کے لیے اپنی ہار تسلیم کرنا ناقابلِ قبول تھا وہ آخر کس طرح خود کو ہارتا ہوا دیکھتا وہ ہار چکا تھا ڈیوائسز بیسٹ کے ہاتھ لگ چکی تھیں اب بس انسپیکٹر رضوان تک پہنچنا باقی تھا

"بیسٹ کیا ہمارا مشن کمپلیٹ ہو چکا ہے؟؟"

کمپلیٹ ہی سمجھو بس آج رات تک وہ سب آزاد ہیں کل صبح ہوتے ہی ان کے گلے میں پھندا اور ہاتھ میں" ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں گی"

شہرام کی بات پر باسم نے سکون کا سانس لیا وہ سب لوگ ایک ہی پہلی کاپٹر میں تھے انہیں وہاں سے نکلے تقریباً تین گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا مگر مجال ہے جو عریشہ نے ایک بھی بار شہرام کی طرف دیکھا ہو شہرام نے بھی اسے بات کرنے کے لئے فورس نہیں کیا کیونکہ اب اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہ تھا اب ہر حال میں اس کا غرور توڑنا تھا جو کہ وہ بہت جلد کرنے والا تھا

وہ پورا سفر یوں ہی منہ بنائے بیٹھی رہی اور اسے اگنور کرتی رہی مگر اب جبکہ دوسرا دن لگنے ہی والا تھا تو اسے اب نیند آنے لگی تھی اور تقریباً سب ہی لوگ سو چکے تھے مگر وہ اب تک جاگ رہی تھی کیونکہ سامنے بیٹھا شخص اس ہی کی طرف متوجہ تھا

نیند سے اور بھوک سے اس کی حالت نڈھال ہو رہی تھی جب شہرام اس کے برابر آ کر بیٹھا مگر اس نے کچھ نہ کہا

"...کچھ کھالو"

"...مجھے نہیں کھانا"

"...دیکھو نا راضگی اپنی جگہ مگر بھوکے رہنا بھی اچھی بات نہیں شاباش یہ سینوچ ختم کرو"

وہ اسے یوں بھوکا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ آخر کر نجی ضدی تھی اپنی بات پر قائم وہ مسلسل اپنی بھوک کو نظر انداز کئے جا رہی تھی

"میں نے کہا نہ مجھے کچھ نہیں کھانا ہٹ جاؤ ادھر سے پلیز زز مجھے تنگ مت کرو"

اچھا تو میں تمہیں تنگ کر رہا ہوں؟؟ بات سنو عریشہ اب بس بہت ہوا جب تک تم میرے ساتھ ہو میرے کہنے پر چلو گی"

وہ اسے پھر سے اس کی قید کا احساس دلا گیا تھا وہ اسے پھر سے یاد کروا گیا تھا کہ اس کے پیروں میں بیڑیاں اب تک ڈلی ہوئی تھیں بے ساختہ اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں

شہرام کیوں کر رہے ہو تم یہ سب؟؟تم زبردستی سے مجھے اپنا نہیں بنا سکتے مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ مجھے"

"میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے

بس کرو!!!بہت ہوا!!!ایک بار پاکستان پہنچنے دو پھر نہ میں تمہارے قریب آؤں گا اور نہ ہی تمہیں ہاتھ"

"لگاؤں گا!!!ہو جاؤں گا تم سے دور میں کر دوں گا آزاد تمہیں خوش؟؟؟

شہرام نجانے کیا کہے جا رہا تھا اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر اس کے الفاظوں پر عریشہ بے حد حیران تھی

مگر تمہیں اس کے لئے وہی سب کرنا ہو گا جو میں کہوں گا تم سے، پاکستان پہن کر تم صرف تین دن میرے"

"...ساتھ میرے پرسنل ہاؤس پر رہو گی جہاں پہلے بھی تھیں،اور اس کے بعد

"اس کے بعد؟؟"

"...اس کے بعد جب تم ساری سچائی جان جاؤ گی پھر اگر تم چاہو تو میں تمہیں ہمیشہ کے لیے آزاد کر دوں گا"

عریشہ اس کے ایک ایک الفاظ پر بہت حیران تھی آخر وہ کس سچائی کی بات کر رہا تھا جو شخص جنون کی حد تک

عشق کرتا تھا وہ آج ایک ہی پل میں اسے چھوڑنے پر آمادہ کیسے ہو سکتا تھا یا پھر یہ اس کی کوئی چال تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

(ماضی)

"بجو جی...مبارک ہو ہائے اللہ کتنا مزہ آنے والا ہے میری پیاری بہنا بنے گی دلہنیا...میں نے تو سوچ لیا اپنی اکلوتی بجو کی شادی میں اپنا وہ لال والا لہنگا پہنوں گی..."

سونیا کی بات پر شازیہ کو اتنی شرم آرہی تھی کہ ابھی وہ کہیں خود کو چھپا لے جبکہ سونیا کو اپنی بجو کے شرمانے والے انداز پر بڑا پیار آرہا تھا

"سونی بس بھی کر دو...ابھی تو بس رشتہ آیا ہے بات تھوڑی پکی ہوئی ہے...تم ہو کے ابھی سے اتنا کچھ سوچنے لگ گئیں..."

شازیہ نے خوشی سے جھومتی ہوئی سونیا کو پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا

"ہاں تو جیجو ایسے ہی تھوڑی رشتہ لے کر آئے ہیں...ارے بھئی انہیں تو ہماری بجو پسند آگئی ہیں تبھی تو انہوں نے اپنی ماں جی کو بھیجا ہے آپ کے لئے..."

سونیا کی بات پر شازیہ مسکرانے لگی

"اور اگر انہوں نے انکار کر دیا یا بابا جان نے اس رشتے سے منع کر دیا تو؟؟"

شازیہ کی بات پر وہ یک دم اسے گھورنے لگی

"اوففف بجو اللہ توبہ کرو کیا ہو گیا بھلہ انہوں نے کیوں انکار کرنا ہے؟؟رشتہ تو انہوں نے خود بھیجا ہے اور ویسے بھی میری بجو ہیں ہی اتنی پیاری بھلہ کون پاگل انہیں ریجیکٹ کر سکتا ہے ہاں؟؟اور رہی بابا جان کی بات تو وہ بھلہ کیوں منع کریں گے اس رشتے سے؟؟جیجو میں کیا کمی ہے؟؟ماشاءاللہ پڑھے لکھے امیر دولتمند خوبرو نوجوان ہیں کوئی اندھا ہی ہو گا جو ایسے لڑکے کو اپنی بیٹی دینے سے انکار کرے گا"

سونیا کی بات شازیہ بڑی غور سے سن رہی تھی

"سونی تم کچھ زیادہ بڑی بڑی باتیں نہیں کرنے لگ گئیں آج کل ہاں؟؟ابھی چھوٹی ہو تم ہاں تو؟؟اب بھلہ بندہ کوئی بات بھی نہ کرے؟؟اور اب کدھر سے چھوٹی ہو گئی میں؟؟جب برتن دھونے کی بات آتی ہے تو آپ کے لئے میں اتنی بڑی ہو جاتی ہوں اور اب جب شادی کی بات کر دی وہ ابھی اپنی شادی کی اپنی نہیں تو آپ مجھے چھوٹی کہہ رہی ہیں؟؟واہ بھئی واہ کیسا زمانہ آ گیا لوگ اپنی ایک بات پر قائم نہیں رہتے"

سونیا نے منہ بناتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف کیا جس پر شازیہ کو ہنسی آنے لگی

ارے ارے میری پیاری بہنا کیا ہو گیا تمہیں ہاں میں تو مزاق کر رہی تھی، میری پیاری سی چھوٹی سی بہن کی"

"چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ اور ناراضگی بلکل بھی اچھی نہیں لگتی

شازیہ نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اسے منانے لگی جس پر وہ خوشی سے دوبارہ جھومنے لگی

چلو اپنے کچھ تو مانا، اچھا نہ کب سے پوچھ رہی ہوں پلیز زاب تو بتا دیں کہ جیجو نے آپ کو کس طرح پسند کیا تھا"

"اور کیسے پرو پوز کیا تھا آئی مین انہوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیسے کیا تھا؟؟

سونیا کے سوالوں پر شازیہ اسے پھر سے گھورنے لگی

"سونی بے شرم کہیں کی"

"اوففف شرم کو کریں سائڈ پر پلیز زاب بتائیں نہ بجوا نہوں نے آپ کو کیسے پرو پوز کیا"

سونیا کی بات پر شازیہ بھی مسکرانے لگی اور ایک ہفتے پہلے کا واقع بتانے لگی

ہائے اللہ سچی؟؟ کاش میں پڑھائی کے لئے باہر نہ جاتی تو اس شادی میں میں بھی شریک ہوتی کتنا مزہ آیا ہو گا نہ"

"...کیا سما ہو گا وہ جب انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو گا اور آپکو کہا ہو گا شازیہ آئی لو یو ہائے

"...سونی بسسسس"

"...میں سب کو بتانے جا رہی ہوں بجو نے ہاں کر دی یاہوووو"

"ارے سونی نہیں پلیز ززایسا نہ کرنا"

سونیا کی بات پر شازیہ ہنستے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی جبکہ وہ تو پورے گھر میں کبھی ادھر تو کبھی ادھر بھاگ رہی تھی

"...باباجانی...مبارک ہو لڑکی نے ہاں کر دی"

وہ بھاگتے ہوئے سیدھا حویلی کے مہمان خانے میں چلی گئی جہاں شازیہ کے سسرال والے آئے ہوئے تھے اور اس کی بات پکی کی جا رہی تھی اس کی بات سن کر وہاں سب لوگ مسکرے سے لگے جبکہ وہ سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اپنی کہی گئی بات پر اب پچھتا رہی تھی

"اماں جان یہ لڑکی کون ہے؟؟"

اشفاق کے سوال پر اماں جان نے سونی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

"یہ میری چھوٹی صاحب زادی سونیا ہے جسے ہم نے پڑھائی کے سلسلے میں باہر بھیجا ہوا تھا، ابھی دو دن پہلے ہی تو آئی ہے وہاں سے..."

بابا جان کی بات پر اشفاق سونیا کو بہت غور سے دیکھنے لگا وہ شازیہ سے بھی زیادہ پیارا دکھتی تھی اس کے کھلے ہوئے سنہرے بال کمر کو چھو رہے تھے بڑی بڑی آنکھیں جن میں کاجل بڑی ترتیب سے لگا ہوا تھا نازک سے لبوں پر ہلکی سی سرخی تھی مسکراہٹ تو ایسی تھی کہ بس کوئی بھی دیکھتے ہی دل ہار بیٹھتا

"اوہ اچھا اچھا ماشاءاللہ نام کی طرح خود بھی پیاری سی ہے ادھر آؤ بیٹھا"

اماں جان کے اشارے پر سونی ان کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے پیار سے اس کا ماتھا چوما جبکہ اشفاق کی نظریں اب بھی اس پر ہی مرکوز تھیں

"بیٹھا کچھ کھاتی پیتی نہیں ہو کیا اتنی کمزور ہو؟؟"

"اوففف نہیں آنٹی اسے کمزوری تھوڑی کہتے ہیں اسے اسمارٹنیس کہتے ہیں ایکچلی میں ڈائٹ پر ہوں"

سونیا کی بات پر وہاں بیٹھے سارے مہمان ہنسنے لگے

"اوہ اچھا اچھا"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اشفاق کی نظروں کو سونیا پر مرکوز دیکھ کر بابا جان نے سونیا کو اندر جانے کا اشارہ کیا

"اچھا بھائی صاحب اپنے اپنی اس بیٹی کا کہیں رشتہ کیا ہے کیا؟؟"

نہیں بہن جی ابھی ایسا کچھ بھی نہیں سوچا شازیہ کے بعد سونی ہی تو ہمارے گھر کی رونق ہے سب کی لاڈلی بھی"

ہے ہمارے آنگن کا پھول ہے یہ بہت نازک سی حساس سی ہے اسے خود سے اتنی جلدی دور کرنے کو من نہیں

کرتا اور ویسے بھی ابھی ابھی اس کا گریجویشن مکمل ہوا ہے مگر یہ اب بھی آگے پڑھنے کا سوچ رہی ہے دیکھیں

"اب کیا ہوتا ہے

باباجان کی بات پر اماں جان نے ثبات میں سر ہلایا اور اپنی بات پر آئیں

اچھا تو بھائی صاحب اب ہمیں اجازت دیں اب ہم دس جنوری کو ہی آئیں گے دھوم دھام سے بارات لے کر"

"اور اپنی بیٹی کو یہاں سے بیاہ کر لے جائیں گے

اماں جان کی بات پر باباجان بھی مسکرائے اور انہیں رخصت کر دیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ان کا ہیلی کاپٹر پاکستان پہنچ چکا تھا شہرام بنا کچھ کہے وہاں سے اتر کر سیدھا اپنی گاڑی میں آ بیٹھا جبکہ روحیل اور باقی سب ساتھ سارا سامان لئے اپنے اپارٹمنٹ پر چلے گئے

گاڑی میں وہ یوں ہی خاموش بیٹھی رہی جبکہ شہرام اپنے کہے گئے الفاظوں کو یاد کر رہا تھا اس نے جو الفاظ کہے تھے وہ ان پر پوری طرح سے قائم تھا ہاں وہ واقعی عریشہ کو چھوڑنے کے لیے آمادہ ہو چکا تھا کیونکہ اب جو وہ اس کے ساتھ کرنے والا تھا اس کے بعد عریشہ کی نظر میں شہرام ہر طرح سے گرنے والا تھا وہ اس سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے والی تھی جو کہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے یہ فیصلہ کر ہی لیا تھا

وہ اپنے پرسنل ہاؤس آچکا تھا گاڑی گھر سے اندر آگئی تھی سارے ملازم کھڑے ان ہی کا انتظار کر رہے تھے جبکہ وہ بنا کچھ کہے گاڑی سے نکل کر اندر چلا گیا تھا جبکہ عریشہ نے دیکھا تھا اس کا یہ رویہ جو اسے ایک آنکھ نہ بھا رہا تھا ملازموں نے ان کا سامان نکالا اور اندر کی طرف چلے گئے جبکہ عریشہ خود بوجھل قدموں سے چلتے ہوئے سیڑھیاں عبور کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی

"...شہری صاحب آپکو کچھ چاہیے...آپ کہیں تو ناشتہ بنوا دوں"

"...نہیں...مجھے کچھ نہیں چاہیے...ناشتہ بنواؤ اور اس کے کمرے میں پہنچا دو"

وہ کہتا ہوا خود صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ وہ اب فریش ہو کر فارغ ہوئی تھی تب ہی ملازم نے دروازہ بجایا

"آجاؤ"۔

ملازم کھانے کی ٹرے لئے اندر کو آیا

"یہ کیا ہے؟؟"

"...جی وہ شہری صاحب نے کہا تھا ناشتہ آپکے کمرے میں پہنچا دوں"

"کیوں؟؟کیاوہ خود کچھ نہیں کھائیں گے؟؟"

"نہیں انہوں نے منع کر دیا تھا"

"...ٹھیک ہے یہ یہاں رکھواور آپ جاؤ"

عریشہ کا حکم ملتے ہی وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ جو نجانے کب سے بھوکی تھی اب پیٹ بھر کر ناشتہ کرنے لگی ناشتے سے فارغ ہو کر اسے نیند کا احساس ہونے لگا اس کی آنکھیں بوجھل ہونے لگی تو وہ سو گئی تھی

جب اس کی آنکھ کھلی تو شام کے پانچ بج رہے تھے

"اوففف میں اتنا کیسے سو گئی...اور کسی نے مجھے ڈسٹرب بھی نہیں کیا"

وہ شہرام کا سوچتی ہوئی بستر سے اٹھ بیٹھی اور کمرے سے باہر جانے لگی مگر باہر باہر کوئی نہ تھا بس ملازم اپنے کاموں میں مصروف نظر آرہے تھے اس کی نظر شہرام کے روم کے دروازے پر گئی جواب بھی بند تھا

پہلے اس نے سوچا وہ اندر جا کر دیکھے کے وہ کر کیا رہا ہے مگر پھر کچھ سوچتی ہوئی وہ واپس اپنے روم میں آگئی وہ آج بہت خوش تھی آخر کار شہرام اسے چھوڑنے والا تھا وہ تین دن بعد اپنے ڈیڈ سے ملنے والی تھی اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

ہیلو آر جے...انسپیکٹر رضوان سے ملو تو انہیں کہنا گل خان کو زندہ رکھنے کی زمہ داری پوری ہوئی اب اسے "

واپس ہمارے حوالے کر دیں تم اسے لے کر سیدھا بلڈ نگ پر چلے جانا، تم ساری ڈیوائسز انسپیکٹر رضوان کو

"...دے دینا اور کہنا قانونی کاروائی جلد سے جلد کریں گواہ ہمارے پاس ہے

روحیل کو حکم دیتا ہوا وہ خود نجانے سب تک کتنی سگریٹ پی چکا تھا

"وہ وقت دور نہیں ملک صاحب...جب آپ اپنے گناہوں کی سزا بھگت رہے ہوں گے "

چہرے پر ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ لئے وہ شخص آج نجانے کس طرح کے غم کو چھپانے کی کوششوں میں تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...اماں جان...مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے آپ نے تاریخ طے کرنے میں بہت جلد بازی کر دی"

اشفاق جو پہلے بڑا خوش نظر آرہا تھا مگر اب اس کے چہرے پر کچھ عجیب سے تاثرات نمایاں تھے

"کیوں بیٹے ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟تم نے ہی تو کہا تھا تمہیں باہر جانے سے پہلے پہلے شادی کرنی ہے"

"... اماں جان میں نے کہا تھا مگر"

وہ اپنی بات مکمل کئے بنا خاموش ہو گیا وہ کسی الجھن کا شکار ہو رہا تھا مگر اسے خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

"مگر کیا بیٹا؟؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

اماں جان مجھے یہ شادی نہیں کرنی آپ پلیز زکچھ بھی کر کے ان سے تھوڑا وقت مانگیں مجھے تھوڑا اور وقت"

"...چاہیئے

اشفاق کی بات پر اماں جان نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگیں

بیٹا کیا ہو گیا ہے تمہیں اچانک؟؟ گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور تم کہہ رہے ہو تمہیں وقت"

"چاہیئے؟؟ ابھی ایک ہفتے پہلے تو تم اتاولے ہوئے جا رہے تھے کہ تمہیں اس ہی مہینے شادی کرنی ہے

"..جی اماں جان کہا تھا میں نے مگر اب مجھے تھوڑا وقت چاہیئے پلیز زز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ"

"...اشفاق... سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ تمہیں شازیہ پسند تو ہے نہ؟؟ تم نے خود ہی تو اسے پسند کیا تھا"

اماں جان کے آخری الفاظوں پر وہ نظریں چراتا ہوا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا جبکہ اماں جان آں سوچوں میں گم تھیں کہ آخر اسے اچانک ہو کیا گیا تھا

"... سمجھ نہیں آرہا کیا کروں... آخر کس طرح اس رشتے سے انکار کروں"

وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی اپنی گاڑی لئے گھر سے باہر نکل گیا تھا وہ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتا تھا جب کوئی بات سمجھ نہیں آتی تو خود اسے سمجھنے کے بجائے اس بات سے بھاگنے کی کوشش کرتا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ماہی میری جان"

بلکل پہلے کی طرح آج پھر سے وہ کھڑکی کے ذریعے کمرے میں آیا جبکہ اس کی سلیپنگ بیوٹی ہمیشہ کی طرح آج بھی سوئی ہوئی تھی

"ماہی... دیکھو آپ کا روحیل آپکے پاس آچکا ہے"

روحیل کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ نیند سے بیدار ہوئی مگر جب آنکھوں نے سامنے کا منظر دیکھا تو جیسے کوئی خواب سا لگا آخر کار وہ واپس آ ہی چکا تھا

"...روحیل"

اس پر گولیوں کا نشہ تھا جس وجہ سے وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی

"...میری جان لیٹی رہو...میں آ چکا ہوں آپ کے پاس اب کبھی اپنی جان سے دور نہیں جاؤں گا"

"روحیل کیا آپ سچ میں واپس آ گئے یا پھر سے یہ میرا کوئی خواب ہے"

ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے جبکہ روحیل اس کے قریب بیٹھا اسے اپنی باہوں میں پناہ دینے لگا

"...میری جان یہ کوئی خواب نہیں ہے میں سچ میں واپس آ چکا ہوں"

"روحیل...میں نے آپ کو اتنا مس کیا...روحیل کیا کام مجھ سے بھی زیادہ ضروری تھا"

ماہی کے پیار بھرے لہجے میں کہیں نہ کہیں ناراضگی بھی چھپی ہوئی تھی جسے روحیل بخوبی سمجھ چکا تھا

آپ سے زیادہ ضروری کچھ بھی نہیں ہے میری جان اور میرا کام مکمل ہو چکا ہے، میں الحمدللہ فتحیاب ہو کر آیا"

"ہوں

روحیل کی بات پر ماہی مسکرانے لگی کہ روحیل جس مقصد سے گیا تھا وہ پورا ہو چکا ہے

"مگر مجھے آپ سے بات نہیں کرنی میں ناراض ہوں آپ سے، جس کھڑکی سے آئے تھے نہ اس ہی سے واپس جاؤ شاباش..."

اس بار روحیل کو اس کی بات پر ہنسی آگئی تھی جبکہ وہ سب تک منہ بنائے اس کی باہوں میں قید تھی روحیل نے اسے اپنے سینے سے لگایا

"بس کچھ دن اور انتظار کر لو پھر آپ کا یہ ہی کھڑکی سے نہیں بلکہ دروازے سے آئے گا اور آپ کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا"

روحیل نے پیار سے ماہی کا ماتھا چوما اور اسے اپنے سینے سے لگایا جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی ماہی اپنی ناراضگی کو ختم کر کے اس سے لپٹ چکی تھی

"I Love You My Sleeping Beauty"

"Love you Too My hubby"

ویل ڈن آر جے مجھے فخر ہے تم پر تم نہ صرف میرے اچھے داماد ہو بلکہ تم نے تو بیٹے ہونے کا بھی فرض بخوبی"

"نبھایا ہے

رضوان کی بات پر روحیل مسکرا کر احتراماً نظریں جھکا گیا جبکہ سامنے بیٹھے حارث اور بہزاد انہیں کو دیکھ رہے

تھے

ارے بھئی اب اگر آپ دونوں کا پیار مکمل ہو چکا تو کچھ پیٹ پوجا کر لی جائے بھوک کے مارے دم نکلا جا رہا ہے"

"میرا

بہزاد کی بات پر حارث ہنسے بنا نہ رہ سکا

"...ہاں ہاں کیوں نہیں"

رضوان نے موبائل نکال کر کسی کو کال ملائی اور مختصر سی بات کر کے فون واپس جیب میں رکھ لیا

"سر آگے کا کیا سوچا؟؟"

سوچنا کیا ہے قانونی کاروائی کر دی گئی ہے بس اب پرسوں کا انتظار ہے پھر ڈون اور ایس کے ہاتھوں میں "

" بیڑیاں لگائے وہ سامنے والے لاکپ میں بیٹھے ہوں گی

رضوان نے ہاتھ کے اشارے سے حارث کے سوال کا جواب دیا

"یعنی نوٹس ریڈی ہے؟؟"

"نوٹس ووٹس نہیں اس بات میں خود جاؤں گا اسے گرفتار کرنے

وہ کافی پرجوش نظر آرہے تھے آخران کا انتا پرانا مقصد پورا ہونے لگا تھا وہ بھی صرف اور صرف بیسٹ کی وجہ سے

"ویسے ایک بات ماننی پڑے گی میرا بھتیجا تو بلکل مجھ پر گیا ہے"

بہزاد کی بات پر رضوان ہنسنے لگا جبکہ روحیل ہلکہ سا مسکرایا تھا

"نہیں نہیں حارث کو خود میں نہ ملاؤ یہ بہت سمجھدار عقلمند اور کام والا بندا ہے ڈیڈ یکیو ہے یہ ہمارا"

رضوان کی بات پر حارث نے اپنا کالر اوپر کی طرف اٹھایا جس پر بہزاد نے منہ بنالیا باقی سب ہنسنے لگے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"اوففف اللہ یہ ڈرائیور بھی نہ پتا نہیں کب آئے گا"

وہ کب سے یونیورسٹی کے باہر دھوپ میں کھڑی گھر سے گاڑی آنے کا انتظار کر رہی تھی مگر گاڑی کا کچھ اتا پتا نہیں تھا ابھی وہ پھر سے گھر میں کال ملانے والی تھی جب ایک بڑی سی کار اس کے سامنے آ رکی جس کے اندر بیٹھا شخص اسے واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا کیونکہ گاڑی کے شیشے بلیک تھے

ابھی وہ مزید آنکھوں پر زور ڈال کر دیکھتی کہ گاڑی کا دروازہ کھولا اور ایک رعب دار شخص گاڑی سے نکل کر باہر کو آئی سونیا نیچے سے اوپر تک اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ اشفاق تھا وہی جس سے اس کی بہن کی شادی ہونے والی تھی

جبکہ دوسری طرف اشفاق جس کی نظریں سونیا پر ہی مرکوز تھیں وہ پینٹ کے ساتھ لانگ شرٹ میں ملبوس تھی گلے میں پرنٹڈ اسکاف تھا بال کھلے ہوئے تھے آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر ہلکا سا میکپ تھا اونچی ہیل پہنے وہ ہاتھ میں کتابیں لئے چھوٹا سا بیگ ایک کندھے پر ٹنگائے کھڑی ہوئی تھی

وہ چشمہ اتارتے ہوئے ایک رعب دار اسٹائل میں چلتا اس کے قریب آیا جبکہ وہ خود بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا وہ سونی کو دیکھ کر ہی پہچان گیا تھا کہ وہ شازیہ کی بہن ہے مگر سونی نے اسے صرف ایک ہی بار دیکھا تھا وہ بھی دو تین دن پہلے اس لیے اسے اس کی شکل بلکل بھی یاد نہیں تھی

"HeLLo..."

وہ قریب آکر مسکراتے ہوئے مخاطب ہوا جبکہ سونی اسے ترچی نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ کبھی بھی کسی انجان انسان سے بات نہیں کرتی تھی

"...لگتا ہے اپنے مجھے پہچانا نہیں"

اشفاق نے اسے اپنی طرف اس طرح سے متوجہ پایا تو سوال کرنے لگا

"...بلکل صحیح پہچانا اپنے"

"...میں اشفاق عرف اشق"

اشفاق کی بات پر سونیا بڑی بڑی آنکھیں کر کے اسے گھورنے لگی

"...آآآپ اشفاق؟؟جیجو...میرا مطلب اشفاق جیجو"

"ہاہاآپ مجھے اشق بھی کہہ سکتی ہیں"

اشفاق کی بات پر وہ مسکرانے لگی

"کیسی ہیں آپ"

"میں بلکل ٹھیک اور آپ؟؟"

"I'm also Fine..."

اشفاق نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ اب سونی اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگی

"ویسے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟کسی کا ویٹ؟؟"

"جی ایکچلی میں یونی میں پڑھنے نہیں کمپیوٹر کا لیکچر دینے آتی ہوں روز ڈرائیور وقت پر پک کرنے آتے ہیں مگر آج کافی لیٹ ہو گیا ہے وہ نہیں آئے اور کال بھی پک نہیں کر رہے سو بس..."

سونی کی نرم ملائم آواز پر بے ساختہ اشق کے لبوں پر مسکراہٹ بکھرنے لگی

"Wow that's great computer lecturer..."

"ویسے آپ یہاں؟؟"

ایکچلی میرا ایک فرینڈ آؤٹ آف کنٹری سے یہاں آنے والا تھا وہ جرمنی کی مشہور یونیورسٹی کا لیکچرار ہے ابھی"

"اسے کچھ کام تھا اباؤٹ اسٹیڈی تو بس اس ہی سے ملنے آیا تھا

اشق کی بات پر سونی نے احتراماً نظریں جھکائیں

"...ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو گھر ڈراپ کر دوں"

"نہیں نہیں پلیز آپ اپنا کام کر لیں میں چلی جاؤں گی"

" پلیزز منع نہ کریں مجھے خوشی ہو گی"

اشق کے بہت اصرار پر سونی نے اس کی بات مان لی اور فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی

"ویسے آپ کافی ایجوکیٹڈ لگتی ہیں آپ کو پڑھنے کا بہت شوق ہے آپ کافی اوپن مائنڈڈ بھی لگتی ہیں"

اشق کی بات پر سونی اسے دیکھنے لگی

"جی بس اسٹیڈی کرنے کا جنون سوار تھا سو بس اب آگے بھی پڑھنا چاہتی ہوں"

"ہمم ویسے اور کیا کیا ہوبی ہیں آپکی"

"مجھے پینٹنگ سے لگاؤ ہے"

"اوہ گریٹ"

اشق کو اس کا بولنا ہی بہت بھا رہا تھا

آپ کی پرسنیلٹی کافی نائس ہے مطلب میں کبھی کسی سے متاثر نہیں ہوا مگر آپکی پرسنیلٹی سے کافی متاثر ہوا"

"ہوں

اشق کا لہجہ کافی نرم سا تھا ورنہ وہ تو ہر ایک سے رعب دار آواز میں ہی بات کرتا تھا

"شکریہ"

سونی نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر اشق بھی مسکرایا

"لی جیئے آپ کا گھر تو آگیا وہ بھی اتنی جلدی"

اشق کی بات پر سونی نے ہلکی سی اسمائل پاس کی اور گاڑی سے اترنے لگی مگر دروازہ لاک تھا وہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی مگر نہیں کھلا اشق نے جب یہ دیکھا تو وہ خود اپنی سیٹ سے تھوڑا آگے ہوا اور سونی کے قریب آ کر اس کی طرف کا دروازہ کھولنے لگا جس سے یک دم وہ اس کے سینے سے ٹکرائی مگر اس ہی لمحے اشق اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھے لگا مگر وہ شرمندہ سی ہوئی

"...سوری وہ"

"...اٹس اوکے ہوتا ہے"

اشق نے دروازہ کھولا مگر وہ اب تک اس کے قریب تھا جب سونی نے نظریں بلکل جھکا لیں تو وہ بھی جلدی سے پیچھے ہٹا

"آپکا بہت بہت شکریہ جیجو"

سونی گاڑی سے اتر چکی تھی

"Ahmmm not jiju, you can call me ashq only ashq..."

ایک تو اس کی پرسنیلٹی اوپر سے اس کا لہجہ ایسا تھا کہ کوئی بھی آسانی سے اس کے سحر میں جکڑ سا جائے سونی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر اللہ حافظ کہا اور گیٹ سے اندر چلی گئی جبکہ وہ خود اب تک وہیں کھڑا اس کے سحر میں ڈوبا ہوا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب وہ کمرے سے باہر آئی تو شہرام کو پیچھے والے لان میں پشپس کرتے دیکھا وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی لان کی طرف گئی جہاں وہ پسینے میں شرابور وجود کے ساتھ نجانے کن سوچوں میں گم پشپس میں مصروف تھا جبکہ عریشہ اس کے قریب رکھے ٹیبل چیئرز کے پاس کرسی پر جا بیٹھی مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی نظر اٹھا کر اپنی بیوٹی کوئین کو دیکھا ہو

"تمہیں کیا ضرورت ہے پشپس کی؟؟اتنی فٹ تو ہے بوڈی تمہاری"

عریشہ نے بات کا آغاز کیا مگر وہ کچھ نہ بولا بلکہ اس نے تو سنی ان سنی کر دی

"ویسے کل رات کہاں تھے تم؟؟پورے گھر میں تلاش کیا تمہیں مگر کہیں بھی نظر نہیں آئے"

عریشہ نے پھر سے پوچھا مگر وہ اپنے کام میں مصروف رہا

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے"

عریشہ نے سخت لہجے سے کہا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا عریشہ غصے سے اٹھ کر اس کے قریب گئی اور جھنجھلاتے ہوئے مخاطب ہوئی

"شہرام...میں تم سے بات کر رہی ہوں"

اس کے کہنے کی دیر تھی جب شہرام نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کے دیکھنے کی دیر تھی عریشہ یک دم چونکی کیونکہ شہرام کے چہرے کے تاثرات بہت سخت تھے اور بھوری آنکھیں تو مانو جیسے آج لال ہو چکی تھیں نجانے کتنا غصہ کتنی اکڑ کتنی انا کتنا خون ٹپک رہا تھا اس کی ان بھوری آنکھوں سے آج

وہ ایک نظر اسے دیکھ کر وہاں سے اٹھا اور کرسی پر جا بیٹھا ٹیبل پر رکھا تاول اٹھا کر اپنی گردن پر آئے پسینے صاف کرنے لگا عریشہ بھی اس کے برابر آ بیٹھی اب وہ اپنے جسم پر آئے پسینے صاف کر رہا تھا جسم پر شرٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس کا مظبوط جسم چوڑا سینا صاف واضح ہو رہا تھا

"شہرام تم میرے سوالوں کے جواب کیوں نہیں دے رہے؟؟"

"میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں جو ہمارے ہر سوال کا جواب دیتا پھروں گا"

وہ بد تمیزی سے کہتا ہوا خود اٹھ کر اندر چلا گیا جبکہ عریشہ کو اس کے لہجے پر بہت غصہ آیا آخر وہ کس طرح اس سے مخاطب ہوا تھا وہ خود بھی اس کے پیچھے بھاگی، وہ سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی

"شہرام یہ کس طرح بات کر رہے ہو مجھ سے؟؟"

"میں ایسے ہی بات کرتا ہوں"

شہرام اپنے وارڈروب سے کپڑے نکالتے ہوئے بنا دیکھے اسے جواب دینے لگا جبکہ عریشہ کو اس کے ایسے لہجے کی بلکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی

"شہرام بتاؤ نہ کل کہاں تھے تم؟؟"

وہ جیسے ہی مڑا عریشہ نے اس کا راستہ روکا

"سامنے سے ہٹو مجھے فریش ہونا ہے"

"میں نہیں ہٹ رہی"

عریشہ بھی عریشہ ہی تھی

"میں نے کہا ہٹو سامنے سے"

"نہیں"

شہرام نے سخت لہجے میں کہا مگر وہ بھی ڈھیڈوں کی طرح اس کے سامنے ہی کھڑی رہی

"تمہارا پرابلم کیا ہے؟؟"

اس کے ماتھے پر پڑے بل وہ دیکھ چکی تھی مگر خود ٹس سے مس نہ ہوئی

"...تم"

"کیا مطلب؟؟"

"مطلب یہ کہ تم جب تک میری بات کا جواب نہیں دو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گی"

وہ پھر سے ڈھیٹائی سے کہنے لگی

"کس بات کا جواب؟؟"

"کل رات کہاں تھے؟؟"

"میں کہیں بھی ہوؤں تمہیں اس سے مطلب؟؟"

وہ بے فکری والے انداز سے کہتا ہوا اسے پیچھے دھکیل کر خود ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا

"کیا مطلب تمہارا؟؟ تم کہنا چاہتے ہو میں پوچھوں بھی نہیں؟؟"

"بلکل صحیح سمجھیں تم"

"شہرام کیا مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟ کیوں کر رہے ہو ایسا بیہو میرے ساتھ؟؟"

اس بار اس کا منہ رونے جیسا ہو گیا تھا کیونکہ سامنے کھڑا شخص تو بلکل انجان رویے سے پیش آ رہا تھا

"کیونکہ تم اس ہی لائق ہو"

وہ ایک بار پھر سے اس کے بارے میں ایسا کہتا ہوا خود باتھ چلا گیا جبکہ عریشہ وہیں پر بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ

آخر اس نے ایسا کر کیا دیا جو وہ اس کے ساتھ ایسے پیش آ رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"اماں جان میں نے فیصلہ کر لیا"

اشفاق نے بڑی ہمت جمع کر کے یہ بات کہی تھی

"کیسا فیصلہ بیٹے؟؟"

"اماں جان میں...میں شازیہ سے نہیں بلکہ...سونیا سے شادی کروں گا"

اشق اپنی بات مکمل کرتا ہوا سامنے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ان الفاظوں کو سن کر اماں جان اسے بے یقینی کی کیفیت میں گھور رہی تھیں

"اماں جان ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟؟میں نے کچھ غلط کہا کیا؟؟"

اشق بیٹا تمہیں ہوتا کیا جا رہا ہے؟؟یہ کس قدر بہکی باتیں کر رہے ہو تم؟؟ابھی کچھ دن بعد تمہاری شادی ہے"

"...اور تم کہہ رہے ہو تمہیں شازیہ سے نہیں بلکہ سونیا سے شادی کرنی ہے

"اماں جان میں نے جو کچھ کہا ہے سوچ سمجھ کر کہا ہے"

اشق کا لہجہ اس بار بلکل پر سکون سا تھا جیسے اس کے لئے یہ اتنی سی بات ہو

"مگر پہلے تو تم نے خود شازیہ کو اس شادی میں پسند کیا تھا کیا میرے بیٹے کی پسند اتنی جلدی بدل جاتی ہے؟؟"

"جی ہاں اماں جان میں مانتا ہوں میں نے اسے پسند کیا تھا مگر اب مجھے پتا چلا کہ شازیہ میرے ٹائپ کی بلکل بھی نہیں"

انہیں یہ تو پتا ہی تھا کہ ان کے بیٹے کی توقعات بہت بڑی تھیں مگر یہ نہیں پتا تھا کہ وہ ایسا بھی سوچ سکتا ہے

"اشق بیٹا پاگل مت بنو مت کرو ایسی باتیں تمہاری شادی ہونے والی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ تمہارے ٹائپ کی نہیں؟؟"

"پلیز زز اماں جان میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا مجھے شازیہ سے نہیں بلکہ سونیا سے شادی کرنی ہے وہ میرے جیسی ہی ہے اوپن مائنڈ، اسٹائلش، ایجوکیٹڈ اور ایک اچھی شخصیت کی مالک میں نے پہلے بہت جلد بازی میں فیصلہ کیا تھا مگر اب سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں آپ کل ہی جائیں اور ان سے سونیا کا ہاتھ مانگ لیں"

اشق کے کہنے کی دیر تھی جب اماں جان غصے سے وہاں سے اٹھیں

بس بہت ہوا بچپنا، اتنے بڑے بزنس مین ہو کر اتنی بے وقوف باتیں کیسے کر سکتے ہو تم اشق؟؟ تمہیں کیا لگتا"
ہے تم ایک ہی گھر کی ایک بیٹی کو ٹھکرا کر دوسری کا ہاتھ مانگنے جاؤ گے اور وہ خوشی خوشی یہ بات مان لیں گے؟؟

" اور میں ایسا کچھ نہیں کہوں گی ان سے

اماں جان پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں، آپ بات تو کریں ان سے وہ انکار نہیں کریں گے کیا کمی ہے مجھ"
میں؟؟ دولت شہرت سب کچھ ہے میرے پاس، اگر پھر بھی انہوں نے انکار کیا تو میں خود ہینڈل کر لوں گا

"انہیں

وہ نجانے کس طرح کی سوچ کا مالک تھا اماں جان کو اب اپنے مرحوم شوہر پر بہت افسوس ہو رہا تھا کیونکہ ان کا بیٹا
آج جس طرح کی سوچ کا مالک تھا جس طرح کا رویہ رکھتا تھا وہ صرف ان کے لاڈ پیار اور ہر بات پر چھوٹ دینے
کی وجہ سے ہوا تھا

بات سنو میری اشق اپنی بوڑھی ماں پر رحم کرو کچھ ایسا ویسا نہ کرنا وہ لوگ بہت سیدھے سادے ہیں، تمہیں"
"اب شازیہ سے ہی شادی کرنی ہو گی بھول جاؤ سونیا کو

یہ ناممکن ہے اماں جان میں مر کر بھی سونی کو نہیں بھول سکتا اور اگر وہ مجھے نہ ملی تو اس کا حساب میں سب سے"

"!!!لوں گا

اپنی بات مکمل کر کے وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ اماں جان جو پہلے ہی بہت سی

بیماریوں کا شکار تھیں اب مزید ٹینشن سے ان کا بی پی آئی ہونے لگا تھا

" یا اللہ پاک رحم فرما، اس لڑکے کو عقل دے کچھ برا نہ ہونے دینا"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ بلڈنگ میں آ چکا تھا مگر اس بار نہ ہی اس نے اپنا چہرہ چھپایا تھا نہ ہی اس کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار تھا وہ پر سکون

انداز میں چلتا ہوا اپنے پرسنل روم میں آیا جہاں سب لوگ اس کے منتظر تھے وہ اب اپنی مخصوص نشست پر بیٹھ

چکا تھا

"کیا خبر ہے؟؟"

"...بیسٹ میں نے انہیں تمام ڈیوائس دے دی ہیں"

روحیل نے مختصر سا جواب دیا

"گڈ...اور گل خان؟؟"

"...وہ ٹارچر روم میں موجود ہے اگر تم کہو تو"

"...نہیں رہنے دو"

اس بار باسم نے کہا تھا جبکہ باقی سب بیسٹ کی طرف متوجہ تھے

"اریسٹ کب کرنا ہے؟؟"

"بیسٹ وہ کہہ رہے تھے وہ کل خود جائیں گے وہاں یا شاید آج رات ہی نکل جائیں"

"...ماہی کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے آرجے تمہیں وہاں جانا چاہئے"

بیسٹ کی بات پر آرجے نے ثبات میں سر ہلایا

"یعنی پرسوں تک وہ پاکستان آ چکا ہو گا"

"صرف ڈون نہیں اس کا ایس کے بھی"

باسم کی بات پر نوفل نے فٹ سے کہا جبکہ آرجے کچھ سوچ رہا تھا جو کے بیسٹ بخوبی سمجھ چکا تھا

گڈ، مہر اینڈ باسم دونوں ایک بار پھر ایک خاص ایسڈ تیار کرو گل خان کی موت اتنی آسان تو نہیں ہو سکتی اس"

"...کے لئے ہمیں کافی محنت کرنی پڑے گی

بیسٹ کا اشارہ صاف تھا جس پر مہر اور باسم مسکرانے لگے جبکہ حورین اور نوفل بیسٹ کو خالی نظروں سے دیکھ

رہے تھے

"ڈونٹ وری تمہیں تم دونوں کے مطلب کا ہی کام ملے گا"

بیسٹ کی بات سن کر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

آج رات گل خان ہمارا مہمان ہے، اس کی ذرا اچھی طرح سے خاطر داری کرو تمہاری میزبانی میں کوئی کمی"

نہیں ہونی چاہیے...اسے بھی تو پتا چلے جس گینگ کو وہ پاور سمجھتا تھا ہم اس سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں اب ہم

"انہیں بتائیں گے کہ ریئل مافیا کا پاور ہمارے پاس ہے

"اوکے بیسٹ"

دونوں نے یک جا ہو کر خوشی سے کہا جس پر باقی سب انہیں دیکھنے لگے

بیسٹ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح آج بھی سخت تھا جبکہ چہرے کے تاثرات کافی بدلے بدلے لگ رہے تھے جیسے وہ کسی اور سوچ میں ہے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"شہری صاحب آپکا کھانا لگاؤں؟؟"

شہرام ابھی ابھی گھر کے اندر آیا ہی تھا کہ ملازم آ کھڑا ہوا

"نہیں...اس نے کھانا کھایا؟؟"

نہیں شہری بابو جب سے آپ گئے ہیں وہ کمرے سے باہر ہی نہیں آئیں اور نہ ہی انہوں نے صبح سے کچھ کھایا ہے"

ملازم نے سر جھکائے کہا اور اشارہ ملتے ہی وہاں سے چلا گیا جبکہ شہرام عریشہ کے کمرے کی طرف چلا گیا کل واپسی آنے کے بعد بھی عریشہ نے ناشتے سے لے کر رات کا کھانا تک اکیلے کھایا تھا مگر شہرام گھر پر ہی نہیں تھا اور آج تو وہ صبح سے بھوکی تھی شہرام کو اب احساس ہونے لگا تھا

جب اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آیا تو وہ سو چکی تھی وہ اس کے بلکل قریب آ کر بیٹھ گیا وہ سوتے ہوئے بھی کتنی معصوم سی لگ رہی تھی شہرام نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے جس سے اس کے چہرے پر بیداری کے تاثرات آنے لگے

"کیوں...آخر کیوں اتنی حسین ہو تم آخر کیوں تم میں جان بستی ہے میری؟؟میری جان آخر کس طرح تم سے دور رہ پاؤں گا میں؟؟"

شہرام اس کے لبوں کے بلکل قریب تھا اتنا کہ وہ اس کی چلتی ہوئی سانس محسوس کر رہا تھا

"کبھی دیکھو خود کو اس نظر سے کبھی محسوس کرو میرے سینے میں چھپے اس دل کو جو ہمیشہ تمہارے لئے ہی دھڑکتا ہے، میں ہارٹلیز کہلاتا ہوں مگر ہوں نہیں...لیکن اگر تم مجھ سے دور چلی گئیں تو تمہاری قسم اس دل کو نکال پھینکوں گا میں..."

شہرام کے جزبات اس کے الفاظوں سے صاف واضح ہو رہے تھے اس کے الفاظ اس کے جنون کا منہ بولتا ثبوت تھے

شہرام اس کے برابر ہو کر بیٹھا تب ہی اس کی قربت کو محسوس کرتی ہوئی وہ اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی یہ لمحہ شہرام کے لیے بہت حسین تھا جب اس ظالم بیسٹ کی بیوٹی نیند میں ہی صحیح مگر خود اپنے بیسٹ کے قریب ہو چکی تھی

شہرام اس کی اس ادا پر اتنا فدا ہوا کہ اپنے لبوں کو اس کے لبوں کے قریب کر کے قید کر گیا جس پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس کی نیند میں خلل پیدا کر چکا تھا عریشہ ایک جانا پہچانا لمس محسوس کرتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئی مگر جب خود کو اس کے سینے سے لگا پایا تو دور نہ ہو سکی

عریشہ جاگ چکی تھی اس بات کا احساس شہرام کو دوسری طرف سے محسوس ہونے والی شدتوں سے ہو چکا تھا دونوں طرف دھڑکنیں بے ترتیب ہو چکی تھی دونوں کے جزبات بے قابو ہو چکے تھے وہ دونوں ہی ایک دوسرے میں کھو چکے تھے شہرام کی شرٹ پر عریشہ کی انگلیوں کی گرفت مضبوط ہو رہی تھی

جب شہرام نے محسوس کیا کہ اس کی سانس رکنے لگی ہے تو وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جس پر وہ اس ہی کی باہوں سے لگی اپنی سانسیں بحال کرنے لگی تھی

اس نے ایک نظر شہرام کو دیکھا دسمبر کی اس سرد شام میں وہ ایک سکون بھرا احساس تھا صرف احساس نہیں بلکہ ایک نشہ تھا جو بھی تھا جیسا بھی تھا مگر وہ اسے اپنا لگ رہا تھا جیسے اسے اس ہی کی تو تلاش تھی

وہ اسے دور ہوتا دیکھ کر مزید اس کے قریب ہونے لگی اس بار اس نے خود اپنے ہوش و حواس میں اپنے لب اس کے لبوں پر رکھے تھے اس کی گرم جھلستی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ اپنی نازک سی شدتوں کو اس پر برسا رہی تھی جبکہ وہ اس کے سحر میں ڈوبا ہوا اس کی سانسیں پی رہا تھا

"میں نہیں کرتی تم سے پیار... تم ایک ظالم انسان ہو ایک روبوٹ ہو تم جس کے کوئی جذبات نہیں... گھٹن محسوس ہوتی ہے مجھے تم سے تمہاری محبت سے تمہاری قربت سے ہمارے اس لمس سے..."

اس کے کانوں میں عریشہ کے الفاظ گونجنے لگے اس پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہونے لگی سرد موسم میں بھی اس کا وجود پسینے سے شرابور ہونے لگا اس نے ایک جھٹکے سے عریشہ کو خود سے دور کیا جس پر وہ بوکھلا سی گئی

"...دور رہو مجھ جیسے ظالم انسان سے"

"شہرام؟؟"

"...میں نے کہا نا دور رہو"

وہ وہاں سے اٹھ چکا تھا عریشہ اس کے اس بدلے رویے کو بلکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی

"شہرام ہو کیا گیا ہے تمہیں؟؟"

"گھٹن ہوتی ہے نہ تمہیں مجھ سے میری باہوں میں میری محبت سے قربت سے؟؟"

وہ اس کے قریب آیا اور اسے بازوؤں سے جکڑنے لگا جس پر عریشہ کو درد محسوس ہونے لگا وہ عجیب ہی نظروں سے اسے گھور رہا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ درد میں ہے یا بھی غصے میں

"...شہرام مجھے درد ہو رہا ہے"

عریشہ نے نرم سے لہجے میں کہا

"دو دن...صرف دو دن ہو تم یہاں اس کے بعد تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے میری محبت کی قید سے آزادی مل جائے گی"

وہ گھمبیر لہجے میں کہنے لگا

"اور ہاں اپنی رہائی کو میری ہار نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی سمجھنا"

وہ کہتا ہوا مزید کچھ کرے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گئی تھی اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جسے عریشہ محسوس کر رہی تھی مگر کہہ نہیں پا رہی تھی

"...اوف کہاں گیا ہے وہ؟؟ڈھونڈ کر لاؤ اسے"

ڈون غصے سے پاگل ہو رہا تھا کیونکہ اسے اس وقت ایس کے کی ضرورت تھی مگر ایس کے جو کے اپنے آدمیوں کے ساتھ کہیں غائب ہو چکا تھا

"سر ہم نے انہیں ہر جگہ ڈھونڈا اور ایئر پورٹ پر بھی مگر وہ وہاں بھی نہیں ہے"

"آہ...دفع ہو جاؤ یہاں سے اور تیاری کرو ہم دوسرے ملک جا رہے ہیں آج ہی"

ڈون کی بات پر وہ منہ میں کچھ بک بک کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ ڈون کو ایس کے پر غصہ آ رہا تھا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا شفقت...اپنی بیٹی کو بچانے کے لیے تو تم میرے پیروں تلے بیٹھ گئے تھے...اور اب"

"...جب ہم پر مشکل آئی تو دم دبا کر بھاگ گئے

ڈون کی گرفت ہاتھ میں پکڑے گلاس پر مظبوط ہو رہی تھی آنکھیں غصے سے لال تھیں

مجھے آج ہر حال میں یہاں سے نکلنا ہو گا بیسٹ یہ جگہ جان چکا ہے...وہ لوگ کبھی بھی یہاں آ سکتے ہیں اور اگر"

"ایسا ہو گیا تو میرا مقصد...میرا مقصد ادھورا رہ جائے گا

ڈون بہت ڈرا ہوا تھا وہ اپنے مقصد کو اپنی دولت کو اپنے آنے والے کل کو تباہ ہونے سے بچانا چاہ رہا تھا

مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ بہت جلد اس پر زوال آنے والا ہے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ہاہاہا بس کر دے یار کیا مذاق کر رہا ہے تو"

اشق پہلے ہی غصے میں تھا اور اب اسے فون پر دوسری طرف سے سنائی گئی آواز پر غصہ آ رہا تھا وہ شخص مسلسل ہنسا

جا رہا تھا

"...شفیع بس کر دے یار...میں نے تجھے یہ سب اس لئے نہیں بتایا کہ تو میرا مذاق بنائے"

یار اشق اب تو نے بات ہی کچھ ایسی بتائی ہے پہلی بات تو یہ کہ مجھے یقین نہیں آرہا تیری شادی ہونے والی ہے"

اور دوسری بات یہ کہ تجھے کوئی اور پسند ہے... خیر جو بھی ہوا اب چل شاباش مجھے شادی کی تاریخ بتا میں ویسے

"... بھی واپس جرمنی نہیں جانے والا مجھے کچھ ٹائم پاکستان میں ہی رہنا ہے

شفیع کے منہ سے شادی کی تاریخ کا سن کر اشق کا دل کیا اس کا منہ ہی توڑ ڈالے مگر مجبور تھا وہ سامنے نہیں تھا

"...شادی جو چھوڑ تجھے اماں جان ویسے بھی یاد کر رہی تھیں آجا یہی پر"

اشق نے موضوع بدلتے ہوئے کہا

ہاں ہاں میں ایک دو دن میں چکر لگاؤں گا تیری حویلی پر ممکن ہوا تو کچھ دنوں وہی پر وقت گزاروں گا ویسے بھی"

"مجھے واپسی کی جلدی نہیں ہے

"...اچھا حیرت ہے ورنہ تو تیرا پاکستان میں دل ہی کہاں لگتا ہے تجھے تو جرمنی سے محبت ہے"

اشق کی بات پر شفیع نے قہقہہ لگایا

ارے میری جان ملک شہر جگہ یا چیز سے محبت کرنے سے کیا ہوتا ہے ضرورت پھر بھی ایک شخص کی رہتی ہی"

"ہے

"...اوہ واہ بھئی کیا بات ہے مطلب شفیع صاحب کو اب تنہائی کھٹکنے لگی ہے"

"ہاں نہ یار کب تک اکیلا ہوں گا؟؟اب بس کر لی ترقی جتنی کرنی تھی گھوم لیا پھر لیا دل بھر گیا اب بس مجھے بھی کسی ایسے ساتھی کی تلاش ہے جو ہمیشہ میرے ساتھ رہے"

"آجا پھر یہاں دونوں مل کر ڈھونڈتے ہیں کوئی اچھی سی لڑکی کرتے ہیں تیری تنہائی کا علاج"

شفیع کی بات پر اشق نے اسے کہا تو وہ ہنسنے لگا مزید ان میں بزنس کو لے کر باتیں ہوئیں ابھی وہ لوگ ایک خاص ٹائپ پر بات کرنے ہی لگے تھے کہ ملازم بھاگتا ہوا کمرے میں آیا

"...اشفاق صاحب وہ...اماں جان"

"کیا ہوا؟؟ کیا ہوا اماں جان کو؟؟"

"وہ بے ہوش ہو گئی ہیں"

ملازم کی بات پر وہ شفیع کو خدا حافظ کرتا ہوا خود کمرے سے باہر بھاگا

وہ بیڈ پر بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی تھیں اشفاق بھاگتے ہوئے ان کے قریب آیا

"...اماں جان آنکھیں کھولیں پلیز"

اماں جان کی یہ حالت دیکھ کر اس کا وجود پسینے میں شرابور ہو چکا تھا جبکہ ہاتھ کپکپاہٹ کا شکار ہو چکے تھے

"...ڈاکٹر کو کال کرو جلدی"

اس نے ملازم کو چلاتے ہوئے کہا جس پر وہ بھاگ کر ڈاکٹر کو فون کرنے چلا گیا

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر وہاں آیا اور معائنہ کرنے لگا

"ان کو کسی بات کی ٹینشن ہے؟؟ کسی بات کا اسٹریس لیا ہے؟؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے انہیں بی پی پرابلم ہے بس"

ڈاکٹر کی بات پر اشفاق نے دھیمے لہجے میں کہا

بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے ہی ان کی یہ حالت ہوئی ہے اور بی پی ہائی ایسی ہی تھوڑی ہوتا ہے انہوں نے کسی"

"بات کی ٹینشن لی ہے ان کی یہ عمر نہیں کے یہ فکر کریں انہیں سکون کی ضرورت ہے

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھیں اور اسے سمجھا کر چلا گیا جبکہ اماں جان دوسری طرف رخ کرے اس سے خفہ ہونے کا اظہار کر رہی تھیں

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"روحیل ہم نکل چکے ہیں ممکن ہے کل صبح تک پہنچ جائیں تم ماہی کا خیال رکھنا"

"آپ پریشان نہ ہوئیں، ماہی میری ذمہ داری ہے"

مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے سکیورٹی تو گھر کے باہر ہے ہی مگر جو تحفظ ماہی کو تم سے ملے گا وہ کسی سے بھی نہیں"

"روحیل خیال رکھنا اللہ حافظ

رضوان نے بات مکمل کر کے کال کاٹ دی جبکہ روحیل جو اس وقت اپارٹمنٹ کے اوپر والے حصے پر موجود تھا وہ کھڑکی سے باہر آسمان پر چھائے ہوئے کالے بادلوں کو دیکھ رہا تھا

"بارش کا اندیشہ ہے...مجھے ماہی کے پاس جانا چاہیے"

روحیل کو ماہی کی فکر ہونے لگی کیونکہ رات بہت ہو چکی تھی ملازم اپنے سرونٹ کوارٹر میں جا چکے ہوں گے وہ اس وقت گھر میں اکیلی تھی

روحیل مزید کچھ سوچے بنا اپارٹمنٹ سے باہر آیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر ماہی کے گھر کی طرف چلا گیا

"...پتا نہیں کب تک واپس آئیں گے ڈیڈ"

ماہی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ رضوان یوں اچانک سے کسی دوسرے ملک کیوں چلے گئے تھے

"میں گھر میں اکیلی کیسے رہوں گی مجھے تو ڈر لگے گا"

وہ خود ہی خود کہی جارہی تھی کیونکہ بارش کا اندیشہ تھا اور اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے تب ہی اسے بادلوں کی گرج سنائی دی جس سے وہ سہم سی گئی

"...روحیل"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ ابھی بیڈ کے کارنر پر پڑے موبائل کی طرف بڑھنے لگی تب ہی لائٹ چلی گئی اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا

"اوففف یہ شاکر بابا کدھر ہیں...جنریٹر ہی چلا دیتے"

وہ بک بک کرتی ہوئی بھاگ کر موبائل کی طرف آئی اور ٹارچ جلا کر باہر کو جانے لگی مگر تب ہی کسی نے اسے واپس اندر دھکیلا

"...کککک کون"

وہ ڈر سی گئی مگر تب ہی دوسری طرف سے روحیل کی آواز آئی

"...ماہی میری جان"

"...روحیل آپ آ گئے"

روحیل کی آواز سننے کی دیر تھی جب وہ اس کے سینے سے جا لگی تب ہی لائٹ بھی آ گئی روحیل اسے اپنی باہوں میں اٹھائے کمرے کے اندر آ گیا اور کمرہ لاک کر دیا

"...روحیل شکر آپ آ گئے ورنہ میں تو مر ہی جاتی"

"...ماہی"

ماہی کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر روحیل اسے ڈری ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا کیا واقعی وہ ڈر گیا تھا؟؟

ماہی پلیز زز نیکسٹ ٹائم آپ مجھ سے اس طرح کی کوئی بات نہیں کرو گی آپ کو کبھی بھی کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نہ آپ کے ساتھ آپکے پاس."

روحیل نے ماہی کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے برابر آ لیٹا جبکہ ماہی اس کے قریب آتے ہی پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی

"سوری روحیل اب نہیں کہوں گی"

ماہی کی بات پر روحیل نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

"...کھانا کھایا؟؟میڈیسن لی میری جان نے"

"جی ہاں کھالیا اور میڈیسن بھی کھالی آپ نے کھایا؟؟"

"...میں نے بھی کھالیا"

"...روحیل ایک بات کہوں"

". کہو میری جان"

روحیل مجھ سے اب اور دور نہیں رہا جاتا آپ کچھ بھی کر کے بابا سے بات کریں اگر انہیں کسی اور طرح سے پتا"

"چل گیا کہ آپ یہاں آتے ہیں تو وہ...روحیل پلیز زز بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ماہی کا ڈر اس کی زبان پر آج آ ہی چکا تھا اس کی بات سن کر روحیل اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا جس

سے اسے سکون محسوس ہو رہا تھا

"...میری جان بس دو دن اور انتظار کر لو...پھر میں خود آپ کو لینے آؤں گا"

روحیل کی بات پر ماہی نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"...سچی"

اس کا لہجہ بہت اداس سا تھا

"...مچی میری جان"

"اور اگر بابا نہ مانے؟؟ اگر انہوں نے آپ کو مجھ سے دور کر دیا تو؟؟"

"ماہی میری جان اپنے ہبی پر اتنا تو بھروسہ ہے نہ آپکو کہ وہ اس سے کبھی بھی دور نہیں ہو گا آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گا... پھر آخر کیوں سوچتی ہو یہ سب ریلیکس رہو آپ کے بابا تو کیا کوئی اور بھی چاہے تو بھی ہمیں الگ نہیں کر سکتا..."

روحیل نے پیار بھرے لہجے میں کہا روحیل کی بات پر ماہی روحیل کے سینے میں چھپ سی گئی

"میری جان کو سردی لگ رہی ہے؟؟"

"بہت."

بارش کی وجہ سے ٹھنڈ بہت بڑھ گئی تھی جس پر ماہی کو سردی محسوس ہو رہی تھی روحیل نے بلینکٹ سے اسے کوور کیا اور خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا

"اب تو نہیں لگ رہی؟؟"

"... نہیں روحیل"

ماہی کچھ دیر یوں ہی لیٹی رہی تب ہی روحیل نے اس کی طرف کروٹ لی

"...مجھے تو بہت تیز سردی لگ رہی ہے"

"روحیل اگر آپ کہیں تو میں کافی بنادوں آپ کے لئے؟؟"

ویسے سردی کو کم کرنے کے لیے کوی اور طریقہ بھی اپنایا جاسکتا تھا لیکن خیر اگر میری پیاری سی وائف واقعی"
"آج اپنے ہاتھ کی کافی پلانے کے موڈ میں ہیں تو وائے نوٹ میری جان

ماہی کی بات پر روحیل نے اپنی بات مکمل کر کے اسمائل پاس کی جسے دیکھ کر ماہی بھی مسکراتے ہوئے اٹھی اور

کچن میں چلی گئی جبکہ روحیل بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"شہری صاحب کھانا؟؟"

"میں نے ایک بار کہا نا نہیں کھانا مجھے...!!!اب جاؤ یہاں سے"

شہرام جو اپنے کمرے میں بیٹھا مسلسل سگریٹ نوشی کرنے میں مصروف تھا اب کمرے میں آئے ملازم پر بھڑک پڑا

"...جی"

"رکو"

ملازم شہرام کا غصہ دیکھ کر اپنی جان بچانے کے لیے وہاں سے جانے لگا مگر تب ہی شہرام کی آواز پر رکا

"...جججی صاحب"

"کھانا نکالو اور اسے جا کے کہو پانچ منٹ کے اندر اندر ڈائننگ ہال میں پہنچے"

وہ اپنی ات مکمل کرتا ہوا خود ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا جبکہ ملازم جلدی سے وہاں سے چلا گیا

وہ اب تک اپنے بیڈ پر لیٹی شہرام کے بدلے ہوئے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی آخر کوئی اتنا کیسے بدل سکتا تھا وہ بھی یوں اچانک

"یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے مجھے اس کے ساتھ اس لہجے میں پیش نہیں آنا چاہیے تھا...اب جب تک میں یہاں ہوں وہ میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا"

عریشہ کو نجانے کیوں رہ رہ کر شہرام کا خیال آ رہا تھا اس نے جو کچھ کیا اسے اپنے کئے پر پچھتاوا ہو رہا تھا

"آخر وہ اتنا بھی برا نہیں جتنا میں اسے سمجھ رہی تھی، وہ تو مجھ سے صرف... صرف پیار مانگتا تھا"

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی

"...جی آجائیں"

"وہ بیگم صاحبہ وہ شہری صاحب نے آپ کو ڈائننگ ہال میں بلایا ہے وہ بھی صرف پانچ منٹ کے اندر"

ملازم کی بات پر وہ بہت حیران ہوئی کیونکہ اس وقت ساڑے بارہ کا ٹائم ہو رہا تھا

"اس وقت؟؟ ٹھیک ہے آپ جائیں میں آتی ہوں"

"...جی ٹھیک ہے"

ملازم اپنی بات کہتا ہوا بڑے ادب سے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب فیس واش کرنے کے لئے چلی گئی

وہ عجیب ہی طرح کے تیور لئے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا اس کا منتظر تھا اس کے دیئے ہوئے وقت کے حساب سے عریشہ کو کافی دیر ہو چکی تھی اب کہیں جا کر وہ چلتی ہوئی ڈائننگ ہال میں آئی جہاں وہ کہنیوں کو ٹیبل پر گاڑے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو لبوں سے لگائے بیٹھا تھا

وہ چلتی ہوئی اس کے برابر آ بیٹھی مگر اب وہ اسے بنا دیکھے اپنا کھانا شروع کر چکا تھا عریشہ نے پورے ڈائننگ ٹیبل کا جائزہ لیا ڈشز تو وہیں تھیں مگر تھوڑی مختلف لگ رہی تھیں عریشہ نے بریانی کی ڈش سامنے رکھی اور پلیٹ میں تھوڑی سی بریانی نکالی اب وہ اس بریانی کو ٹیسٹ کرنے لگی مگر وہ بلکل نارمل تھی یعنی شہرام نے اس بار اپنی مرضی کرنے کے بجائے اس کے حساب سے کھانا بنوایا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"شہرام یہ چاول تو بلکل پھیکے ہیں... تم تو بہت اسپائسی کھاتے ہو نہ؟؟"

عریشہ نے شہرام کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا مگر وہ بنا کچھ کہے کھانا کھانے میں مصروف تھا یعنی وہ اب بھی اس سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا عریشہ اب مزید کچھ کہے بنا کھانا کھانے لگا گئی

بھی اس کی پلیٹ کے آدھے چاول بھی ختم نہیں ہوئے تھے جب ملازم نے اس کے سامنے دو تین طرح کے میٹھے کی ڈشز رکھ دیں جنہیں دیکھ کر وہ بہت حیران ہوئی

"تم نے کب سے میٹھا کھانا شروع کر دیا؟؟ تمہیں تو اسپائسی پسند تھا نہ"

عریشہ نے ایک بار پھر سے کہا جس پر وہ اپنا کھانا مکمل کر کے وہاں سے اٹھ کر جانے لگا عریشہ کو اس کا یوں اسے اگنور کرنا بلکل پسند نہیں آیا عریشہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور خود بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی

"شہرام کہاں جا رہے ہو؟؟"

"میں نے کھا لیا ہے یہ سب تمہارے لئے بنایا گیا ہے تم کھاؤ"

شہرام اپنی بات مکمل کرتا ہوا اس کا ہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ کو اس کا اس طرح سے جانا بلکل بھی ٹھیک نہیں لگا وہ خود بھی کوئی سویٹ ڈش ٹیسٹ کئے بنا وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی آخر اس نے ایسا بھی کیا کر دیا تھا جو شہرام اسے اس طرح سے اگنور کیا جا رہا تھا ان سب سے اب اسے اپنی انسلٹ محسوس ہو رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

بھائی صاحب میں گھما پھرا کر بلکل بھی بات نہیں کروں گی مجھے بس اتنا کہنا ہے کہ جلد از جلد ان دونوں کا"

"نکاح کر دیا جائے میری طبیعت کا کچھ پتا نہیں کب خراب ہو جائے

اماں جان نے طبیعت خراب ہونے کے دوسرے دن ہی فون کر کے شازیہ کے ابو سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ وہ اب مزید ان دونوں کے نکاح میں تاخیر نہیں چاہتی تھیں

"...بہن جی اب صرف ایک ہفتہ ہی تو رہ گیا ان دونوں کی شادی میں"

جی میں جانتی ہوں مگر میں پھر بھی چاہتی ہوں کہ ان دونوں کا خیر سے جمعے والے دن نکاح کر دیا جائے...باقی رسمیں تو ہوتی رہیں گی"

"چلیں جیسا آپ کو ٹھیک لگے ویسے بھی اب شازیہ آپ ہی کی امانت ہے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح"

"جی ٹھیک ہے پھر ہم دو دن بعد ہی ان دونوں کا نکاح رکھیں گے"

اماں جان اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر چکی تھیں جبکہ ان کے کمرے سے باہر کھڑا اشفاق ان کی ساری باتیں سن چکا تھا وہ غصے سے دروازہ کھولتا ہوا اندر آیا

اماں جان!!! یہ کیا کر دیا آپ نے؟؟ آپ کو میں نے کہا بھی تھا کہ میں شازیہ سے نہیں بلکہ سونیا سے شادی کرنا چاہتا ہوں..."

بس کر دو اشق بہت ہوا!!! پہلے ہی میں تمہاری ہر خواہش ہر شوق پورے کر کے ہر بات مان کر بہت پریشانی، "

دکھ اور بے عزتی برداشت کر چکی تھیں اب مزید اپنی بوڑھی ماں کو کسی امتحان میں نہ ڈالو میں نے بھائی صاحب

"!!!...سے بات کر لی ہے ہم دو دن بعد وہاں جا رہے ہیں تمہارا اور شازیہ کا نکاح کرنے

اماں جان کی بات سن کر اشق کا دل کیا یا تو وہ شازیہ کو راستے سے ہٹا دے یا پھر خود کہیں جا کر مر جائے مگر اسے

اپنی زندگی سے بے انتہا محبت تھی وہ ایسا کبھی نہ کرتا وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"!!!اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا...میں سونی کو نہیں کھو سکتا!!! سونیا نہیں تو کوئی بھی نہیں"

اشق نے دل ہی دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ بھی کر کے خود سونی سے بات کرے گا اور اسے اپنا حالِ دل

بتائے گا

شام کے ساتھ بج رہے تھے جب سونی اپنے کمرے میں بیٹھی کتابیں پڑھنے میں مصروف تھی تب ہی اسے

کھڑکی سے کسی کی آوازیں آنے لگیں پہلے اسے لگا یہ اس کا وہم ہو گا مگر واقعی کوئی بار بار سونی کو آوازیں دے رہا

تھا

"افففف یہ عاشقوں والی حرکت آخر کر کون رہا ہے؟؟"

سونی بیڈ پر پھیلائی ہوئی کتابوں کو سائڈ میں رکھتی ہوئی خود کھڑکی کی طرف بڑھی مگر جب کھڑکی کھول کر نیچے دیکھا تو جیسے دھنگ رہ گئی

"جج جیجو؟؟ مگر یہ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بھی اس وقت؟؟"

اشق اپنے گاڑی کے پاس کھڑا مسلسل اسے اشارے کر رہا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہا ہو کیونکہ وہ حویلی سے باہر تھا اور کمرے کی کھڑکی حویلی کے صحن سے اندر تھی اس لئے سونی کو اس کی آواز بلکل بھی ٹھیک سے سنائی نہیں دے رہی تھی

سونی نے اسے اشارے سے پوچھا کہ آخر وہ کہہ کیا رہا ہے جس پر اشق نے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا

"اوففف یہ بجو کدھر ہیں شاید جیجو بجو سے ملنے یا انہیں کوئی گفٹ دینے آئے ہوں...یہ اچھا مذاق ہے بھئی اب ان دونوں کے کام مجھے کرنے پڑے گے مطلب میں کیا کوئی ٹی سی ایس والی ہوں؟؟"

سونی منہ بناتی ہوئی کمرے کے باہر کا جائزہ لینے لگی مگر سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے ہر طرف شادی کو لے کر ریل پیل ہو رہی تھی

"!!!...اوففف اب کس طرح حویلی سے باہر جاؤں"

وہ واپس اپنے کمرے میں آکر کھڑکی کی طرف آئی جہاں اشق کھڑا اس ہی کا منتظر تھا

"...میں... نہیں آسکتی جیجو"

سونی نے اشارے سے اسے کہا جس پر اشق سر پکڑے پیچھے کو ہوا جیسے کوئی پلان سوچ رہا ہو

"فون ہے؟؟"

اشق نے کان پر موبائل کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جس پر اس نے اشارے سے ہاں میں جواب دیا

اشق کچھ سوچنے لگا اور پھر باہر ایک چھوٹا سا بچہ جو شاید اپنی ہی دھن میں باقی بچوں کے ساتھ کھیل کود کر رہا تھا

اشق نے اسے بلایا اور ایک پرچی لکھ کر اسے سونی کی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا تو وہ بچہ بات سمجھتا ہوا فورن سے

بھاگ کر حویلی کے اندر آگیا جبکہ سونی یہ منظر بڑی غور سے دیکھ رہی تھی

وہ بچہ سیدھا اس کے کمرے میں آیا

"ٹیچر ٹیچر باہر والے انکل نے یہ آپکے لئے بھیجا ہے"

وہ ان ہی بچوں میں سے تھا جو حویلی کے آس پاس رہتے تھے جنہیں سونی ٹیوشن پڑھایا کرتی تھی

".اوکے یہ لواور اب آپ جاؤ"

اسے چوکلیٹ دے کر واپس بھیج کر سونی نے اس چٹ کو کھولا جس میں موبائل نمبر لکھا ہوا تھا اور نیچے کال میں لکھا ہوا تھا

"...چلو جی اب مجھے انہیں کال بھی کرنی پڑے گی"

سونی نے اپنا موبائل نکالا اور نمبر ڈائیل کر کے کال ملانے لگی جس پر اشق نے جھٹ سے کال ریسیو کر لی

"...ہیلو سونی"

"...اسلام وعلیکم جی جیجو

"وعلیکم السلام سونی مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

جیجو اگر آپ بجو سے بات کرنا چاہ رہے ہیں تو سوری کیونکہ وہ باقی مہمانوں کے بیچ بیٹھی ہے آپ مجھے بتا دیں"

"کیا بات ہے

سونی لاپرواہ انداز میں کہنے لگی

"... نہیں مجھے تم سے تمہارے بارے میں بات کرنی ہے"

"میرے بارے میں؟؟"

سونیا اچانک سے حیران ہوئی

"...ہاں سونی مجھے یہ کہنا تھا کہ"

"... جیجو ایک منٹ"

ابھی اشق آگے کچھ کہتا جب سونی کو کسی نے آوازیں دیں جس پر وہ اشق کو کہتی ہوئی خود باہر چلی گئی

کافی دیر بعد وہ واپس آئی

"...جی جیجو کہیں اب"

"...سونی میں یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے تم سے"

"... جیجو پلیززز میں آپ کو بعد میں کال کرتی ہوں آپ پلیززز مائنڈ نہ کیئے گا"

سونی اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر گئی جبکہ اشق دانت پیچتا رہ گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ہمم ویسے ماننا پڑے گا میری وائف بریک فاسٹ کے ساتھ ساتھ کافی بھی بہت اچھی بنا لیتی ہے"

روحیل نے کافی کا آخری سپ لیتے ہوئے کہا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے نظریں جھکائیں روحیل کپ میز پر رکھتا ہوا اسے گود میں اٹھائے سیڑھیاں عبور کرتا ہوا کمرے میں لے آیا

"سردی اب بھی بہت ہو رہی ہے...رائٹ نہ مائے سلیپنگ بیوٹی؟؟"

روحیل کی بات پر ماہی اسے گھورنے لگی

"...آپ کو یو کے میں سردی نہیں لگی یہاں بڑی لگ رہی ہے"

"ادھر بھی بہت لگ رہی تھی مگر مجبوری تھی نہ میری سلیپنگ بیوٹی مجھ سے اتنی دور تھی میں کدھر جاتا؟؟"

"ہونہہ...یہ بتائیں آپ مجھے بار بار سلیپنگ بیوٹی کیوں کہتے ہیں؟؟"

ماہی نے آج پوچھ ہی لیا گیا جس پر روحیل اسے سینے سے لگائے ماتھا چومتے لگا

"...کیونکہ جب بھی میں آپ سے ملنے یہاں آتا تھا آپ سو رہی ہوتی تھیں"

"اوہ اچھا؟؟"

"...جی ہاں میری جان"

روحیل نے اسے خود میں بھینچ لیا جبکہ ماہی کو خود اب سردی محسوس ہو رہی تھی تو وہ خود بھی اس سے چپک کر لیٹ گئی

"...روحیل"

"...جی میری جان"

"...ایک بات بتائیں"

"...پوچھیں"

"روحیل آپ مجھے کب سے جانتے ہیں؟؟ آپ کتنے سالوں سے مجھ سے ملنے آ رہے تھے؟؟"

ماہی کے سوال پر روحیل نے ایک ٹھنڈی سانس لی

"...بچپن سے"

روحیل کا جواب سن کر ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی

"کیا؟؟ روحیل آپ مذاق کر رہے ہیں؟؟"

". نہیں میری جان... یہ مذاق نہیں حقیقت ہے"

"تو آپ مجھے بچپن سے جانتے تھے؟؟"

"...یس"

روحیل اس کے ہر سوال کا جواب آنکھیں بند کئے دے رہا تھا جبکہ ماہی تو اس کے ہر جواب پر بہت حیران کن انداز میں اسے دیکھ رہی تھی

"تو میں بھی آپکو جانتی تھی؟؟"

". جی ہاں"

"کیسے؟؟"

فرینڈ تھامیں آپ کا...آپ بہت چھوٹی تھیں آپ کو اتنا یاد بھی نہیں ہو گا انفیکٹ ہم دونوں ساتھ کھیلا کرتے "

تھے "

روحیل نے ماضی سے تھوڑا بہت پردہ ہٹایا

"...ہیں؟؟ نہیں روحیل مجھے تو کچھ بھی نہیں یاد "

ماہی کے حیران کن والے انداز پر روحیل مسکرایا اور جیب سے موبائل نکال کر کچھ ڈھونڈنے لگا

"یہ دیکھو...یہ کون ہے؟؟"

ماہی کی بچپن کی تصویریں جو کافی پرانی ہو چکی تھیں جنہیں روحیل نے ایلبم سے اپنے موبائل میں سیو کر رکھا ہوا

تھا

"...یہ تو میں ہوں نہ "

"اور یہ؟؟"

روحیل نے اپنی تصویر دکھائی جسے وہ گھور گھور کر دیکھنے لگی

" یہ تو آپ ہیں نہ؟؟آپ بچپن میں کتنے کیوٹ تھے روحیل"

ماہی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس تصویر والے بچے کو نکال کر اس کے گالوں کو چوم لے

"اور یہ دونوں کون ہیں؟؟"

اس تصویر میں وہ دونوں ساتھ تھے پارک میں اور گھاس پر بیٹھے کھیل رہے تھے

"واؤ روحیل یہ تو ہم دونوں ہیں یعنی آپ کا پیار بچپن کا ہے؟؟"

"...ہمارا...کیونکہ آپ سے میری پکی والی فرینڈ شپ تھی"

"وہ کیسے؟؟"

"... ہمممم بس میری جان شوہر تھکا ہارا آیا ہے اور بیوی کے سوال ہی ختم نہیں ہو رہے"

روحیل نے بات ختم کرتے ہوئے کہا جس پر ماہی اسے منہ بناتے ہوئے دیکھنے لگی

"...اچھا روحیل ایک لاسٹ سوال"

"جی؟؟"

"روحیل مجھے اگر بہت تیز نیند آرہی ہو تو کیا آپ مجھے سونے دیں گے؟؟"

"بلکل بھی نہیں"

ماہی روحیل کے ارادے سمجھ چکی تھی اس لئے سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی تھی مگر تب ہی روحیل اس کے لبوں پر جھک کر اس کے سارے ڈرامے تمام کر چکا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

دسمبر کی اس سرد رات میں برستی بارش کی بوندیں زمین پر نہیں بلکہ اس کے زخموں پر گر رہی تھیں وہ مسلسل سگریٹ پیئے جا رہا تھا پورا کمرہ دھوئیں میں ڈوب چکا تھا اسے پتا بھی تھا اس کی بیوٹی رات کے اس پہر اتنی تیز بارش کو دیکھ کر ڈر رہی ہو گی مگر اس نے ذرا بھی زحمت نہ کی اس کے پاس جانے کی

ابھی وہ مزید نئی سگریٹ جلاتا تب ہی اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور عریشہ اندر کو بھاگتی ہوئی آئی

"...شہرام"

وہ اسے یوں ڈرتا ہوا دیکھ کر ڈرنے کی وجہ تو سمجھ چکا تھا مگر پھر بھی خود پر سکون انداز میں بیٹھا کش لگا رہا تھا

"...شہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"تو؟؟"

اس کی بات کا وہ مختصر سا جواب دے کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے اس معصوم سی جان کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو

"شہرام میں...میں آج رات یہیں...رک جاؤں...پلیز زز"

عریشہ کی بات پر شہرام نے ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے اسے دیکھا مگر کہا کچھ بھی نہیں

"پلیز زز پلیز زز"

"...دو دن...صرف دو دن ہو تم یہاں...اب جہاں مرضی چاہے رہ سکتی ہو"

وہ ایک ایک الفاظ گاڑتے والے انداز میں کہتا ہوا خود آنکھیں بند کرتا ہوا صوفے سے ٹیک لگا گیا وہ باتوں باتوں میں نجانے کیا جتانا چاہ رہا تھا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا جبکہ عریشہ اس کی بات کو سنجیدگی سے سنتی ہوئی اس کے برابر ہی جا بیٹھی کچھ دیر وہ یوں ہی آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا جبکہ عریشہ اسے سمجھنے کی ناکام کوششیں کرتی رہی

موسم بہت زیادہ سرد ہو چکا تھا بارش تھی جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ہر طرف بارش کی تیز آواز بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کی آواز گونج رہی تھیں جو عریشہ کے خوف کو مزید ہوا دے رہی تھیں ابھی وہ اپنے ڈر کو مزید گہرا کرتی مگر تب ہی کہیں بجلی گرنے کی آواز آئی اور لائٹ چلی گئی

"!!!...شہرام"

وہ اتنی زیادہ خوف زدہ ہوئی کے شہرام کے سینے سے جا لگی وہ خود خوف کا شکار تھی مگر سامنے بیٹھا شخص اس کی قربت پر حیران تھا کیا وہ واقعی اس کی پناہوں میں خود کو محفوظ محسوس کرتی تھی

"عریشہ...کچھ نہیں ہوا ہے"

شہرام نے اسے سمجھا کر خود سے دور ہٹانا چاہا مگر وہ مزید اس کے قریب ہوتی چلی گئی اب وہ اس کے سینے میں چھپی ہوئی تھی

"...عریشہ"

"...شششش شہرام...مم مجھے ڈر...لگ رہا ہے...پلیز دور نہ...کرو خود سے"

اس نے آنکھیں میچے ہوئے یہ الفاظ ادا کئے جس پر شہرام خاموشی سے بیٹھ گیا کیونکہ وہ واقعی بہت ڈری ہوئی تھی اگر وہ اسے اس طرح سے دور کرتا تو وہ مزید ڈر جاتی

"...جاؤ جا کے بیڈ پر لیٹ جاؤ اور سو جاؤ"

کافی دیر بعد شہرام نے اسے خود سے دور کیا جس پر وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

"... شہرام پلیززز"

"...میں کہہ رہا ہوں نہ جاؤ...یہیں پر یوں میں"

شہرام نے اسے اشارے سے جانے کا کہا جس پر وہ نا میں سر ہلانے لگی اور پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی شہرام اس کی قربتوں سے بہک رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان دو دنوں بھی اس پر کسی قسم کی زبردستی کرے تبھی تو وہ اسے خود سے دور رکھنا چاہ رہا تھا

"...عریشہ دور ہٹو"

شہرام نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا جس پر وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"...شہرام مجھے ڈر"

"بس کردو... ننھی بچی نہیں ہو تم...جاؤ بیڈ پر"

اس بار شہرام نے اپنے الفاظ بہت تیز آواز میں کہے تھے جس پر وہ چونکی تھی

"!!!سنا نہیں تم نے؟؟میں نے کہا جاؤ"

وہ ڈرتی ہوئی صوفے سے اٹھ کر سامنے بیڈ پر جا بیٹھی وہ آخر کس قدر ظالم بنتا جا رہا تھا وہ ایسا تو نہ تھا وہ تو اسے خود سے دور کرنے کے حق میں ہی نہ تھا وہ تو اس سے جنون کی حد تک عشق کرتا تھا نہ پھر کہاں گیا اس کا وہ عشق وہ جنون وہ محبت؟؟

کچھ دیر وہ یوں ہی بلینکٹ اوڑھے بیٹھی رہی مگر شہرام نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں ڈر اتنا بڑھ چکا تھا کہ آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے بس ایک نظر شہرام کی اس پر پڑی تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا شہرام اس کے آنسوؤں کو دیکھ کر پگھل رہا تھا ایک طوفان تھا اس کے دل میں جو اٹھ رہا تھا وہ غصے سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آیا

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں؟؟ کیوں ہر وقت روتی رہتی ہو ہاں؟؟ یہ سب کر کے کیا ظاہر کرنا چاہتی ہو"

"...کہ میں بہت ظالم انسان ہوں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں؟؟ ہاں ہوں میں ظالم انسان ایک درندہ ایک بھیڑیا

اس کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی عریشہ اس کے ایسے رویئے اسے اور بھی زیادہ گھبرا گئی تھی

بات سنو تم میری...میں تمہیں آزاد کرنے والا ہوں لیکن جب تک تم اس گھر میں ہو تم مجھ سے دور رہو گی..."

"بہت دور...میرے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈنا چھوڑ دو

وہ اپنی بھیگی ہوئی آنکھوں سے اس ظالم شخص کے دل کی بھڑاس سن رہی تھی

"!!!...صاف کرو ان آنسوؤں کو"

وہ پھر سے غصے سے کہنے لگا

"!!!سنا نہیں تم نے؟؟ میں کہہ رہا ہوں صاف کرو انہیں"

شہرام کے غصے پر وہ جلدی سے دونوں ہاتھوں سے چھوٹے بچوں کی طرح آنسوؤں کو صاف کرنے لگ گئی

گڈاور آج کے بعد یہ آنسوں میرے سامنے مت نکالنا!!! سمجھیں تم ورنہ مجھ سے برا نہ کوئی ہے اور کوئی ہو گا"

"!!! بھی نہیں

اپنی بات کو مکمل کرتا ہوا وہ وہاں سے جانے لگا مگر عریشہ نے اس کا ہاتھ پکڑا جس سے اس کے ہاتھ سے سگریٹ

چھوٹ کر زمین پر گر گئی شہرام پہلے اسے پھر زمین پر گری سگریٹ کو دیکھنے لگا

میں اب نہیں روؤں گی اور تنگ بھی نہیں کروں گی پکا!!! مگر آج کی رات مجھے اکیلا نہ چھوڑیں مجھے بہت ڈر"

"!!! لگ رہا ہے شہرام پلیززز

اس بار وہ سچ مچ چھوٹی سی بچی معلوم ہو رہی تھی شہرام نے زمین پر گری سگریٹ کو اپنے جوتے تلے مسل کر بجھا

دیا اور خود وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا جبکہ عریشہ نے بہت نزاکت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کر لیا

جس سے شہرام کا غصہ کہیں غائب ہو چکا تھا اب وہ دونوں ہی بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے

"شہرام ایک بات پوچھوں، کیا آپ مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں؟؟"

عریشہ کے سوال پر شہرام اسے دیکھنے لگا

"کیا مطلب؟؟"

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

پہلے آپ خود مجھے یہاں زبردست لے کر آئے تھے اور خود مجھے زبردستی اپنے پاس اپنی باہوں میں رکھا" کرتے تھے اور اب آپ خود ہی مجھے واپس جانے کا کہہ رہے ہیں اور خود سے دور رہنے کا بھی... آپ مجھ سے "نفرت کرنے لگے ہیں نہ؟؟

اب وہ شہرام کے ضبط کو آزما رہی تھی شہرام کبھی کسی کے سامنے نہیں رویا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی خود کو کسی اور کے سامنے کمزور ظاہر کیا تھا مگر ایک وہی تو تھی جس کے سامنے وہ کسی بھی طرح سے پیش آجاتا تھا

"مجھے کبھی تم سے نفرت ہو ہی نہیں سکتی"

شہرام کا لہجہ اب بلکل دھیما تھا

"تو کیا آپ مجھ سے بیزار آ چکے ہیں؟؟"

"میں خود سے بیزار آ چکا ہوں...اپنی اس زبردستی کی محبت سے بیزار آ چکا ہوں میں...میں یہ جانتا تھا کہ کوئی بھی زبردستی کسی کو اپنا نہیں بنا سکتا مگر میں نے پھر بھی زبردستی تمہیں اپنا بنانا چاہا لیکن تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو تمہیں میری شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں"

شہرام کی بات پر عریشہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی اس کا لہجہ اس کے الفاظ اس کی آنکھوں میں نمی عریشہ پر اس کی ایسی حالت دیکھ کر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو رہی تھی

"مگر میں نے تمہیں کسی سے چھینا نہیں تھا تم تو میری تھیں نہ شروع سے صرف میری...میرے دل کی ایک ایک دھڑکن صرف تمہارا نام لیتی تھی تم شروع سے ہی صرف میری تھیں...نجانے پھر کیوں کوئی تیسرا ہمارے بیچ آ گیا تھا"

"میں اگر یہاں سے چلی گئی تو آپ دوسری شادی کر لو گے؟؟"

اس بار عریشہ کے سوال پر شہرام اسے ناسمجھی سے دیکھنے لگا

"یہ کیسا سوال ہے؟؟"

"جب آپ مجھے چھوڑ دو گے تو پھر تو آپکو کسی نہ کسی کے ساتھ زندگی گزارنی ہو گی نہ"

"میں اکیلے رہنے کو ترجیح دوں گا"

شہرام کا جواب سن کر وہ خاموش ہو گئی

"کیا ہوا؟؟ سردی لگ رہی ہے؟؟"

شہرام کے سینے پر اس کی گرفت مضبوط ہونے لگی

"بہت"

عریشہ کا جواب سن کر شہرام نے اس کے گرد باہیں پھیلائیں اور اسے اپنی باہوں میں قید کر لیا بلکل پہلے کی طرح

"اب کم ہے؟؟"

شہرام کے سوال پر عریشہ نے کوئی جواب نہ دیا وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے اگر وہ کچھ کرنے کے لئے لبوں کو ہلاتی تو وہ شہرام کے لبوں سے جا ملتے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نجانے کیا محسوس کرنے کی کوشش کر رہے تھے

شہرام اس کے چہرے کا ایک ایک نقش دیکھ رہا تھا اس کی ایک نظر اس کے خشک لبوں پر گئی جو بلکل سوکھے پڑھ چکے تھے وہ مزید اسے کے قریب ہونا نہیں چاہتا تھا مگر اس کی آنکھوں کی کشش اسے اپنی طرف مائل کر رہی تھی پتا نہیں کیا سوچ کر اس نے اپنے لبوں کو اس کے لبوں پر رکھ کر یہ فاصلہ مٹا دیا

پچھلی بار کی طرح اس بار بھی شدتیں دونوں طرف سے محسوس ہو رہی تھیں سرد موسم میں ان کی گرم جھلستی سانسیں مل کر ایک نیا ہی عالم بنا رہی تھیں شہرام نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیئے آہنگ جوتوں کو اتار کر وہ اس کے ساتھ مکمل اس کمبل میں لپٹ گیا

وہ دونوں ہاتھوں سے اسے اپنے قریب کیے اس کا لمس محسوس کر رہی تھی شہرام نے ایک ہاتھ سے اسے کمر سے تھاما ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کی شرٹ کی ڈوری پر تھا جسے وہ کھول چکا تھا اب ان کے بیچ کسی بھی قسم کا

فاصلہ نہیں تھاان کے جسم کی طرح ان کے جزبات بھی مل چکے تھے ان کے بیچ اب کوئی لباس نہ تھا بلکہ وہ دونوں خود ایک دوسرے کا لباس تھے

شہرام نے جھک کر اس کی نازک سی گردن پر اپنے دکھتے ہوئے لبوں کو رکھا جس پر اسے اپنی نسوں میں ایک عجیب سی سنسناہٹ محسوس ہونے لگی وہ بکھر رہی تھی اس کی باہوں میں اور جس کے لئے وہ بکھر رہی تھی ایک وہی تھا جو اسے سمیٹنے کی طاقت رکھتا تھا ہر لمحہ ان کی شدتیں بڑھنے لگی تھیں وہ یہ بات بلکل ہی بھول چکا تھا جس سے وہ دور رہنے کا سوچ رہا تھا اب وہ اس کی نسوں میں دوڑ رہا تھا

وہ اسے اپنے ساتھ ایک الگ ہی دنیا میں لے جا چکا تھا جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا جہاں ان کے جزبات احساسات خواہشات اور ان کی شدتوں کے علاوہ کسی کی جگہ نہ تھی رات گہری ہوتی جا رہی تھی اور وہ دونوں ہی دوسرے کی شدتوں کی بارش میں بھیگتے جا رہے تھے

وہ اس پانچ ہزار گارڈز کی سکیورٹی میں محفوظ اپنے نئے مینشن میں بیٹھا ہوا تھا اسے پورا یقین تھا کہ اب کوئی چاہ کر

بھی اس تک رسائی حاصل نہیں کر پائے گا وہ بیسٹ اور انسپکٹر رضوان سے بدلہ لینے کی پلاننگ بنا رہا تھا وہ اب بھی ان دونوں کو ہرانے کے خواب دیکھ رہا تھا

وہ ایک گہری سوچ میں گم ہو چکا تھا اس کی سوچ کا یہ خول تب ٹوٹا جب باہر سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں وہ بھاگ کر کھڑکی کے پاس گیا جہاں سے باہر جا منظر صاف واضح ہو رہا تھا اس کے گارڈز جن کی لاشیں زمین پر خون میں شرابور پڑی ہوئی تھیں

"...نہیں...یہ نہیں ہو سکتا...ایسا کیسے ممکن ہے"

پانچ ہزار گارڈز کو منٹوں میں ٹھکانے کیسے لگا ہے یہ پلان بھی بیسٹ کا ہی بنایا گیا تھا جس کو فالو کر کے انسپیکٹر رضوان نے ڈون پر حملہ کیا تھا اور کافی حد تک یہ پلان کامیاب بھی ہو چکا تھا

"سر ہمیں پیچھے کے راستے سے نکلنا ہے"

ڈون کا پرسنل اسسٹنٹ ہڑبڑاتے ہوئے اندر آیا جہاں ڈون پہلے ہی ڈرا ہوا کھڑا تھا

"ہاں چلو جلدی"

یہ وقت اپنے اسسٹنٹ پر غصہ کرنے کا نہیں تھا اگر بات جان کی نا ہوتی تو وہ کبھی یوں خاموش نہ رہتا دل کی بھڑاس نکالے بناڈون کو کبھی سکون نہیں آتا تھا مگر اس بار بات الگ تھی

وہ پیچھے کے راستے سے بھاگ رہا تھا تب ہی سامنے سے کسی نے فائرنگ کی جس سے اس کا پرسنل اسسٹنٹ زمین پر گر چکا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دم توڑ گیا تھا جب ڈون نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے انسپیکٹر رضوان اپنی مظبوطی شخصیت لئے وردی پہنے کھڑا تھا

"ماننا پڑے گا انسپیکٹر رضوان... تم واقعی بہت ہوشیار ہو"

ڈون نے اپنے اعتراف پوری فوج کو پایا تو وہ سمجھ چکا تھا اب اس کے پاس راہِ فرار نہیں

"ہاہاہا ایسی ہی تھوڑی مجھے یہ وردی ملی ہے"

رضوان اپنی گن ہاتھ میں تھامے آگے بڑھنے لگا مگر تب ہی ڈون نے ہوشیاری دکھائی اور جیب سے بندوق نکال کر رضوان پر گولی چلائی یوں اچانک والی حرکت کو نا سمجھتے ہوئے رضوان اسے غور سے دیکھنے لگا کیونکہ گولی رضوان کے پیر پر لگی تھی ابھی وہ مزید فائرنگ کرتا جب پولیس کی پوری فوج نے اس پر گن تنادیں جس سے اس کے ہاتھ سے اپنی بندوق گر گئی

"...سر"

بہزاد نے جب یہ منظر دیکھا تو اپنی گن وہیں پر پھینکتا ہوا وہ بھاگ کر رضوان کی طرف پڑھا

"...گھیر لو اسے اور لے جاؤ اسے یہاں سے"

بہزاد کا حکم مانتے ہوئے سب نے اسے گھیر لیا اور ہتھکڑی لگا کر وہاں سے لے گئے

"...سر آپ ٹھیک تو ہیں نہ"

"...ککک کچھ نہیں ہوا...بس ذرا سی چوٹ ہے"

رضوان کو سہارا دے کر وہ اسے ہیلی کاپٹر تک لایا

"سر خون بہت بہہ رہا ہے"

میری فکر چھوڑو بہزاد...ہمیں اسے بے ہوش کر کے لے جانا ہو گا ورنہ...ورنہ وہ پھر سے کوئی حرکت کرے"

گا"

ہمیشہ کی طرح آج بھی ان میں بہت ہمت تھی انہیں اپنی جان سے زیادہ اپنی اپنی ڈیوٹی کی پرواہ تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ کبھی بھی اپنی ڈیوٹی کو لے کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے

"سر آپ بے فکر رہیں...میرا بھتیجا ہے نہ...سب سمبھال لے گا"

بہزاد کی بات پر رضوان مسکرانے لگا ساتھ ہی اسے اپنے پیر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر گولی نکال چکا تھا

"جلدی کریں ہمیں آج ہی واپس جانا ہے"

رضوان کی بات پر ڈاکٹر نے جلدی جلدی سارا خون صاف کیا اور بینڈج کرنے لگا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو اسے اپنی باہوں میں پایا وہ دنیا جان سے بے خبر اس کی باہوں میں سکون سے اپنی نیندیں پوری کر رہی تھی شہرام نے اٹھنے کی کوشش کی کیونکہ عریشہ اس کے سینے پر سر رکھی ہوئی تھی اس وجہ سے اسے اٹھنے میں مشکل ہو رہی تھی

"ہمم مطلب میری بیوٹی کوئین کی نیند اب تک پوری نہیں ہوئی"

شہرام نے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹایا اسے رات والا منظر یاد آنے لگا اس کی وہ ادائیں، وہ مزاحمتیں، وہ شدتیں، وہ اس کا بکھرنا پھر شہرام کی باہوں میں ہی سنبھلنا

"...میرا چین تباہ کر کے کتنے سکون سے سو رہی ہو تم ہاں"

شہرام اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا جس سے عریشہ کو نیند میں خلل محسوس ہوا اس کے چہرے پر آئے بیداری والے تاثرات شہرام بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

آج تک شہرام ملک کسی کے سامنے نہ کبھی جھکا اور نہ ہی کبھی ہارا اور نہ ہی اسے کوئی توڑ پایا صرف ایک تم ہی تو"
"...ہو اس بیسٹ کی بیوٹی جس کے سامنے یہ درندے نما شخص جھکا بھی ہے ہارا بھی ہے اور ٹوٹا بھی ہے

شہرام کے شدت بھرے لہجے میں کہے گئے الفاظ وہ سن چکی تھی کیونکہ وہ نیند سے جاگ چکی تھی جیسے ہی اس نے آنکھیں کھول کر منظر دیکھا اسے شہرام کا چہرہ دکھائی دیا تب ہی اسے رات والا منظر یاد آنے لگا کل رات وہ بھی تو بکھر گئی تھی کل رات اس نے بھی تو اپنی شدتیں اپنے محرم کے سامنے آزمائی تھیں نہ کیا تھا وہ سب ایسا کونسا سکون تھا اس رشتے میں اس شخص میں کہ وہ ہمیشہ ہر بار اس کی باہوں میں آ کر ہار جاتی تھی

"...شہرام"

"مارننگ مائے بیوٹی کوئین"

شہرام نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا جس پر وہ جلدی سے اٹھنے لگی مگر شہرام نے اسے بلکل بھی ہلنے تک نہ دیا

"شہرام پلیز"

"کیا پلیز؟؟ کل رات تو بڑی خماری چڑھ رہی تھی اب کیا مسئلہ ہے؟؟ یا پھر سے یاد آ گیا کوئی"

شہرام کی بات پر عریشہ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا واقعی اسے وہ سب یاد آنے لگا جو کل وہ خود کو اپنی مرضی سے ہی اس کے سپرد کر چکی تھی جبکہ شہرام اسے یوں دیکھ کر مسکرانے لگا

"ہمم اچھا تو شرم آ رہی ہے میری وائف کو ہاں... کل رات کہاں تھی یہ شرم؟؟"

شہرام نے اس کے چہرے پر سے اس کے ہاتھوں کو ہٹایا جس پر اس نے آنکھیں میچ لیں

"Open Your Eyes Baby"

اس کے لہجے میں ابھی بھی رات والی شدت چھلک رہی تھی جسے سن کر محسوس کر کر عریشہ کی جان نکلی جارہی تھی

"I Said Open Your Eyes"

شہرام کی آواز پر اس نے بہت آہستگی سے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹائے اور سامنے اپنے محرم کا مسکراتا ہوا چہرہ پایا جسے دیکھ کر چند لمحوں کے لیے اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی

"واؤ...ہمیشہ کی طرح بیوٹی فل اسمائل"

اسے یوں مسکراتا دیکھ کر شہرام اس کے مزید قریب آیا اور ماتھے پر لب رکھنے لگا ابھی وہ ماتھے پر سے ہٹ کر لبوں پر آتا تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا وہ سائڈ ٹیبل پر سے موبائل اٹھا کر بنا دیکھے کال پک کر گیا مگر کہا کچھ نہیں دو منٹ وہ یوں ہی موبائل کان پر لگائے دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتا رہا پل بھر میں اس کے تاثرات بدلنے لگے ایک جھٹکے سے اس نے فون بند کر کے ٹیبل پر پھینکا

"شہرام؟؟ کیا ہوا؟؟"

"کچھ نہیں تم اپنے روم میں جاؤ مجھے کچھ کام ہے"

وہ وہاں سے اٹھ کر خود باتھ چلا گیا جبکہ عریشہ اس کے یوں اچانک بدلنے پر اب بہت حیران تھی

"یہ شہرام کو اچانک سے ہو کیا جاتا ہے؟؟"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"یہ رکھو اور یہ بھی،ان سب کی زمہ داری اب تم پر ہے تم ان سب کو اپنے پاس محفوظ رکھو اور یہاں سے کہیں چلے جاؤ بہتر ہو گا"

شفقت اپنی تمام اہم فائلز اور تمام اہم چیزیں ہارون کو دے چکا تھا

"مگر میں یہاں سے کیوں جاؤں؟؟آپ نے ہی تو کہا تھا کہ وہ لوگ ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے پھر اب یوں اچانک سے؟؟"

"ہارون جتنا کہہ رہا ہوں اتنا کرو...میں جانتا ہوں وہ تمہیں نہیں پہچان پائیں گے کیونکہ تم نقاب میں تھے لیکن جس کے سامنے تم بار بار آتے رہے ہو وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس بیسٹ کا خاص آدمی تھا اگر اس نے تمہیں پہچان لیا تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا..."

شفقت خان ہارون کے ساتھ پاکستان آچکا تھا اپنے گھر میں اور اب اسے اس بات کا پورا یقین ہو چکا تھا کہ ڈون کے بعد سب اسے بھی تلاش کریں گے کیونکہ ان ڈیوائسز میں نہ صرف ڈون اور گل خان بلکہ ایس کے کے بھی کرتوت شامل ہیں

"لیکن اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو؟؟"

"مجھے کچھ نہیں ہو گا...میری تمام پاورز میرا سارا پیسہ اس وقت تمہارے پاس ہے تم جب چاہو مجھے بچا سکتے ہو اور مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے وہ لوگ اگر مجھے گرفتار بھی کر لیں تو بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں لیکن تمہیں کچھ بھی کس کے پیچھے سے اس بیسٹ کے بارے میں جاننا ہو گا آخر اس نے میری بیٹی کو اگوا کیوں کیا،اسے مجھ سے اور ڈون سے نفرت ہے تو پھر آخر کیوں اس نے عریشہ کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے؟؟

شفقت کا پورا چہرہ سرخ پڑھ چکا تھا ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں پورا جسم پسینے میں شرابور ہو چکا تھا

"ظاہر سی بات ہے سر اس بیسٹ نے آپ کو نیچا دکھانے کے لئے آپکو تکلیف دینے کے لیے میری عریشہ کو کڈنیپ کیا ہے

نہیں ہارون، بات کچھ اور ہے اگر اسے نیچا ہی دکھانا ہوتا تو وہ کب کا عریشہ کے ساتھ کچھ بھی غلط کر کے اسے"
ہمارے دروازے پر چھوڑ چکا ہوتا مگر اس کی باتوں سے تو یہ اندازہ ہو رہا تھا جیسے وہ کافی سالوں سے ہمارا دشمن رہ
"چکا ہے

شفقت نے اپنی بات ہارون کے سامنے رکھی جو اس کے دماغ میں کافی ٹائم سے کھٹک رہی تھی

جی سر آپ بلکل بے فکر رہیں وہ جو بھی ہو میں اپنی عریشہ کو اس سے چھڑا کر رہوں گا اور رہی آپ کی بات تو"
شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں آپ کو اس جیل سے بچالوں گا اور پھر سزا صرف اور صرف ڈون کو ملے گی
" آپ کو کبھی بھی نہیں

ہارون وہ تمام پیپرز لے کر وہاں سے جانے لگا

"ہارون تم جاؤ گے کہاں؟؟"

فلحال مجھے اپنے فلیٹ جانا ہو گا وہاں سے کچھ امپورٹینڈ چیزیں لینی ہیں پھر کچھ ٹائم کے لئے کراچی سے چلا جاؤں"
"گا

"ہمم گڈ"

شفقت نے ہارون کا کندھا تھپتھپایا اور اسے خدا حافظ کر دیا جبکہ ہارون کا دل و دماغ اب عریشہ کی یادوں میں کھو چکا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ جب بریک فاسٹ کے لیے ڈائننگ ہال میں آئی تو وہاں شہرام موجود نہیں تھا شاید وہ جا چکا تھا عریشہ ڈائننگ ٹیبل پر آئی جہاں اس کے لئے بہترین قسم کی چیزیں سجائی گئی تھیں وہ مکمل ٹیبل کا جائزہ لے کر اطراف میں دیکھنے لگی جہاں ملازمہ سر جھکائے کھڑی تھی

"شہرام کہاں ہے؟؟ کیا وہ ناشتہ نہیں کرے گا؟؟"

جی بیگم صاحبہ وہ تو بنا کچھ کھائے ہی کہیں کام سے چلے گئے انہوں نے بس یہ سب بنانے کے لیے کہا تھا خاص آپکے لئے..."

ملازمہ کی بات پر عریشہ بہت حیران ہوئی

"بیگم صاحبہ یہ آپ کا موبائل ہے..."

دوسری ملازمہ نے عریشہ کا موبائل لا کر اسے دیا

"میرا موبائل؟؟ مگر یہ تو شہرام کے پاس تھا نہ"

جی شہری صاحب نے کہا تھا کہ یہ آپ کو دے دوں اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس موبائل میں ان کا نمبر"

"موجود ہے اگر کوئی بات ہو تو آپ انہیں فون کر لئے گا

ملازمہ کی بات پر عریشہ اپنا موبائل دیکھنے لگی اس میں کوئی چینجز نہیں آئی تھی سب کے نمبرز ویسے کے ویسے

ہی تھے

"...وہ بیگم صاحبہ ایک اور بات"

"...ہمم کہو"

"...وہ شہری صاحب نے کہا تھا آج کے دن آپ ان کے علاوہ اور کسی کو فون نہیں کریں گی"

ملازمہ کی بات پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا اور موبائل سائٹ پر رکھ کر ناشتہ کرنے لگ گئی

ناشتے سے فارغ ہو کر اس کا دل چاہا وہ ایک بار اپنے ڈیڈ سے بات کر لے مگر اسے ملازمہ کی بات یاد آئی

"اگر شہرام کو پتا چلا کہ میں نے کسی کو فون کیا ہے تو...تو وہ ناراض ہو جائے گا...پھر سے غصہ کرے گا"

عریشہ نے شفقت صاحب کے بجائے شہرام کا نمبر ڈائیل کیا مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا

"افففت کدھر رہ گئے تم شہرام"

عریشہ نے پھر سے نمبر ڈائل کیا مگر دوسری طرف نمبر بند جارہا تھا عریشہ نے سوچا شاید وہ مصروف ہو گا اس لئے وہ اپنا موبائل کمرے میں ہی رکھ کر خود باہر باغیچے میں آگئی جہاں ملازم کام کرنے میں مصروف تھے

"بیگم صاحبہ آپ کو کچھ چاہیئے...؟؟"

"...نہیں نہیں کچھ بھی نہیں چاہیے"

"...جی اچھا"

ملازمہ نے جب عریشہ کو وہاں دیکھا تو جھٹ سے اس کے پاس آگئی

"...نورین"

"...جی"

"...ایک بات پوچھوں"

"...جی پوچھیں بیگم صاحبہ"

"شہرام کوئی بزنس کرتے ہیں؟؟جو ہر وقت مصروف رہتے ہیں"

آپ کو نہیں پتا؟؟شہری صاحب جرمنی کے سب سے بڑے بزنس مین تھے انہوں نے پاکستان میں ترقی" کرنے کے بعد جرمنی میں بھی بہت عزت اور نام کمایا تھااور اب وہ واپس پاکستان آ گئے مگر ان کی کافی کمپنیاں

"اب بھی جرمنی میں ہیں اور بھی بہت سے ممالک میں ان کے نام کے چرچے ہیں

ملازمہ جیسے جیسے شہرام کا بتانے لگی ویسے ویسے عریشہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"یعنی وہ بہت بڑے بزنس مین ہیں؟؟"

جی ہاں بیگم صاحبہ شہری صاحب نے تو بڑے بڑے بزنس مینوں کو ہرا دیا آپ کو پتا ہے ملک کے بڑے" بڑے امیر دولتمند بزنس مین لوگ بھی اب شہری صاحب کے انڈر میں کام کرتے ہیں یوں سمجھیں اس پوری

"دنیا میں جتنے بھی بڑے لوگ ہیں ان سب کی فہرست میں شہری صاحب کا نام سب سے اوپر ہے

ملازمہ نے مزید بتایا جس پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا

"شہرام کی کوئی فیملی نہیں ہے؟؟اور وہ جوان کی امی تھیں وہ کہاں ہیں؟؟"

"... نہیں جی وہ شہری صاحب کی امی تھوڑی ہیں انہیں تو سب ماں ہی کہتے ہیں وہ دراصل وہ تو"

ابھی وہ مزید کچھ بتاتی جب دوسری ملازمہ نے اسے آواز دے کر اس کا دھیان اپنی طرف کیا

عریشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

وہ بیگم صاحبہ باتیں تو ہوتی رہیں گی مجھے کچھ کام ہے میں کام ختم کر لیتی ہوں اگر شہری صاحب آ گئے تو بہت "

"غصہ ہوں گے

ملازمہ نجانے کس بات کو چھپانے کے لیے وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی جبکہ عریشہ سمجھ چکی تھی وہ کچھ چھپا رہی ہے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"مڑاام کو جانے دوام کو کیوں یہاں باندھا ہوا ہے"

گل خان نجانے کتنے دنوں بعد آج ہوش میں آیا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس کے اندر جوش جاگنے لگا تھا وہ صبح سے نوفل کا دماغ کھایا جا رہا تھا

"کیامڑامڑالگا کرر کھاہواہے؟؟ابےاونسواری کی اولاد تو تھوڑی دیر چپ نہیں رہ سکتاہاں؟؟"

نوفل نے اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے کہا جس پر وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"مڑاام نے کیا کیاہے جوام کو یہاں قید کررکا ہے"

کیا کیاہے؟؟ابےاوڈھکن اتنے معصوم بچوں کو بیچ چکاہے کتنے معصوم لوگوں کا قتل کر چکاہےاور یہاں اکر"

"..."کہتاہے"ام نے کیا کہاہے

نوفل نے ایک ادا سے اس کی نقل کرتے ہوئے آخری الفاظ ادا کئے تھے جبکہ باسم سر پکڑ کر باہر بیٹھا ہوااس کی حرکتیں دیکھ رہاتھاجبکہ مہر ہمیشہ کی طرح اس کی حرکت پر لطف اندوز ہورہی تھی

"...اوخبیس کابچہ تم ام کی نقل اتار رہاہے"

اس بار گل خان کو غصہ آیا جس پر وہ چیختے ہوئے بولنے لگا

"...شکر کراس نے اب تک صرف نقل ہی اتاری ہے ورنہ جس طرح کی تیری حرکتیں ہیں نہ اسے تو تیری

آگے باسم مزید کچھ کہتاجب مہر نے اپنے کان بند کر لئے اور نوفل بھی اسے گھور کر دیکھنے لگا

"بکواس بند کرو ام کو صرف اتنا بتاؤ ام کو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے"

شوق میں رکھا ہوا ہے وہ کیا ہے کہ کافی ٹائم سے ہم نے ہجڑوں کا ڈانس نہیں دیکھا تو ہم نے سوچا کیوں نہ اس"

"بات تھوڑی انٹرٹینمنٹ وہ جائے

نوفل کی بات پر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا

" اوئے کیا مطلب اے تمارا"

"مطلب؟؟ابھی سمجھاتا ہوں"

نوفل کچھ سوچتا ہوا وہاں سے بھاگ کر بیسٹ کے آفس روم میں گیا جہاں بیسٹ، آرجے اور حارث بیٹھے باتیں

کر رہے تھے اس کے یوں اچانک اندر آتے ہی بیسٹ اسے گھورنے لگا

"اوہ سوری سوری وہ دراصل مجھے نہ کچھ چاہیئے تھا...بس وہی لینے آیا ہوں"

اس کا اشارہ سمجھتے ہی آرجے اسے دیکھنے لگا جبکہ باسم بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر آیا

"...لو اور جاؤ"

بیسٹ کی بات پر وہ جلدی سے کانپتا ہوا آرجے کے قریب آیا

"...آرجے...آج دے دو پکا پھر کیا پتا کبھی موقع ملے نہ ملے"

اس کے زو معنی الفاظ پر حارث نا سمجھی میں سب کو دیکھنے لگا تو آرجے نے اپنا الیکٹرک لائٹر نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمایا

"...جلدی واپس لا کر دو"

"...ہاں ہاں آرجے ڈونٹ وری بس دو منٹ بس ٹچ کر کے واپس لا کر دے دوں گا پکا پرومس"

نوفل نے جھٹ سے لائٹر تھاما اور وہاں سے جانے لگا

"ایک منٹ یار مجھے کوئی بتائے گا یہ ہو کیا رہا ہے؟؟"

حارث کی بات پر نوفل رکا اور باسم اس کی طرف آیا جبکہ بیسٹ بور ہونے والے انداز میں بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا

"تو نے کبھی مجرا دیکھا ہے؟؟"

"کیا؟؟ یہ کیا بے حودہ باتیں ہیں"

باسم کی بات پر حارث نے عجیب سا منہ بنایا

"ابے آئی من ڈانس دیکھا ہے کبھی؟؟"

"ہاں تو؟؟"

"ریئل میں یا فلموں میں؟؟"

"ہاں ایک بار ریئل میں دیکھا تھا جب مجھے انسپیکٹر رضوان نے کلب بھیجا تھا...اوفف کیا لڑکی تھی یار"

حارث اس بار بڑے مزے سے کہنے لگا جس پر بیسٹ اسے بھی گھورنے لگا

اوہ اچھا واہ بھئی ہم تو سمجھ رہے تھے ایک ہم ہی بدمعاش بگڑے ہوئے انسان ہیں مگر یہاں تو حارث نے ہمیں"

"... بھی پیچھے چھوڑ دیا

باسم کی بات پر نوفل نے قہقہہ لگایا

"...آجا آج پھر سے تجھے ڈانس دکھاتے ہیں"

باسم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور ساتھ لے جانے لگا جبکہ حارث بیسٹ کو معصوم سی شکل بنائے دیکھنے لگا

جیسے اجازت کا طلبگار ہو

"...جاؤ اور جلدی آنا"

بیسٹ نے اسے بنا دیکھے اجازت دی جس پر بڑی خوشی سے ان دونوں کے ساتھ چلا گیا

"یار کیا چیز ہیں یہ لوگ...اپنے ساتھ ساتھ اس بچارے سیکریٹ ایجنٹ کو بھی تھکا رہے ہیں"

آرجے کی بات پر بیسٹ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سامنے رکھے موبائل کو جو سائلنٹ پر تھا جس پر عریشہ

کی پانچ سے زیادہ کالز آچکی تھیں

"...اٹھا لے کال یار...پریشان ہو رہی ہو گی وہ تیرے لیے"

روحیل کی بات پر شہرام خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور ایک درد بھری مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی

جسے روحیل بآسانی دیکھ اور سمجھ چکا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆

"بجو آپ کو پتا ہے کل رات حویلی کے باہر کون آیا تھا؟؟"

"کون؟؟"

"...جیجو"

سونی کی کہی گئی بات پر شاز یہ تو جیسے سکتے میں آ گئی

"بجو...؟؟"

"...ہاں ہاں"

"کہاں کھو گئیں؟؟"

"کہیں نہیں تم یہ بتاؤ وہ کل رات یہاں؟؟ کیسے اور کیوں؟؟"

بجو و"

شاید انہیں کوئی بات کرنی تھی بہت ارجنٹ، انہوں نے چھوٹے کے ہاتھ نمبر بھی بھیجا تھا میں نے کال کی تو وہ بار

"...بار کچھ کہنا چاہ رہے تھے مگر مجھے وقت نہیں ملا اس لئے میں نے فون بند کر دیا

سونیا کل رات والا منظر بتاتی چلی گئی جبکہ شازیہ تو حیرت سے اسے ہی دیکھی جا رہی تھی

"ایسی کیا بات کرنی تھی انہیں؟؟"

"...اللہ جانے... کیا پتا ان سے رہا نہیں جا رہا ہو...اور وہ...اپنی ہونے والی بیوی سے ملنا چاہ رہے ہوں"

سونیا نے شازیہ کو چھیڑتے ہوئے کہا

"...چپ بد تمیز...آہستہ بولو کسی نے سن لیا تو مسئلہ بن جائے گا تمہیں پتا ہے نہ بابا جان کا"

شازیہ نے سونی کو ٹوکا جس پر وہ قہقہہ لگانے لگی

"ارے بجو کیا ہو گیا...اب کیا کہیں گے بابا جان؟؟ کل نکاح ہے آپ کا ہونے والی بیوی ہو آپ ان کی"

"اچھا بس اب یہ بتاؤ کسی نے دیکھا تو نہیں گھر میں؟؟"

نہیں نہیں بجو کسی نے نہیں دیکھا وہ حویلی کے باہر تھے میرے کمرے کی کھڑکی کی طرف...اور ابھی کچھ دن"

پہلے وہ میری یونیورسٹی کے باہر بھی آئے تھے مجھے انہوں نے ہی ڈراپ کیا تھا بہت اچھے ہیں وہ بجو بہت خوش

"رہو گی آپ ان کے ساتھ اور

ابھی وہ مزید کچھ بتاتی جب باباجان کمرے میں آئے

"کیا کر رہی ہیں میری دونوں گڑیاں"

"...سلام باباجان اندر آجائیں"

"...وعلیکم السلام میری جان،ہاں بھئی تو کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں بہنوں میں"

" کچھ نہیں باباجان وہ بس میرے نکاح پر چھوٹی تھوڑا اداس ہو رہی تھی"

شازیہ نے بات گھماتے ہوئے کہا جس پر سونی حیران کن انداز میں اسے دیکھنے لگی تو شازیہ نے اسے آنکھیں دکھائیں

اوہ اچھا اچھا اس میں اداس ہونے والی کیا بات شازیہ آتی رہے گی ملنے اور پھر ایک دن سب کو ہی رخصت ہونا"

"ہوتا ہے آج شازیہ رخصت ہو گی تو کل تمہاری بھی باری آئے گی

باباجان کے کہنے کی دیر تھی کہ سونیا اچھل کر باباجان کے سینے سے آلگی

"...باباجان پلیززز ایسی باتیں نہ کریں"

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"ارے ارے سونی تم تو ایسے کر رہی ہو جیسے کل ہی تمہیں رخصت کر رہے ہیں ہم"

سونی کے لاڈ کرنے پر شازیہ نے ہنستے ہوئے کہا جس پر سونی نے مزید منہ بنایا

بابا کی گڑیا... کون کر رہا ہے تمہیں خود سے دور... اتنی جلدی تھوڑی اپنی دوسری بیٹی کو خود سے دور کر دوں"

"گا؟؟ پاگل لڑکی

بابا جان نے پیار سے اس کا ماتھا چوما

ویسے بابا جانی میں نے سوچا ہے جہاں میں شادی ہو کر جا رہی ہوں...اگر وہیں کہیں سونی کے لئے بھی کوئی اچھا"

"...سا رشتہ

"اوہ پلیز زززز بجو شٹ اپ نہ"

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی جب سونی غصے میں آنے لگی تو شازیہ اور بابا جان دونوں ہنسنے لگے

"...اچھا اچھا بس کہیں بھی نہیں کر رہے تمہاری شادی تم خود ہی اپنی مرضی سے پسند سے کر لینا بس"

شازیہ نے مذاق میں اس سے کہا تو بابا جان سنجیدگی سے دیکھنے لگے کیونکہ ان کے خاندان کا یہ رواج نہیں تھا کہ کوئی لڑکی اپنی پسند سے شادی کرے

"اچھا بس بس اب دور ہٹو میرے بھی بابا ہیں وہ"

شازیہ نے جب بابا جان کو اپنی طرف متوجہ پایا تو جلدی سے بات پلٹ کر سونی سے کہنے لگی

"...جی نہیں میرے بابا ہیں"

سونی نے منہ چڑایا جس پر شازیہ آنکھیں دکھانے لگی یہ سب دیکھ کر باباجان بھی ہنسنے لگے اور شازیہ کو بھی اپنے گلے لگانے لگے

"بس دیکھ لیا میں نے کہا تھا نہ میرے بھی بابا ہیں"

اس بار شازیہ نے منہ چڑایا تھا جس پر سونی اسے منہ بناتے ہوئے گھور رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ابے سالوں تم تو کہہ رہے تھے ڈانس دکھاؤ گے ادھر تو یہ نسواری بیٹھا ہوا ہے اب کیا میں اس کا ڈانس دیکھوں گا؟؟"

حارث کی سٹی گم ہو گئی جب سامنے کرسی پر بیٹھے ہٹے کٹے آدمی پر نظر گئی

"...ریلیکس ڈارلنگ یہ نسواری کے ساتھ ساتھ ڈانسر بھی ہے دیکھنا اب کیسے انٹرٹین کرائے گا ہمیں"

نوفل کی بات پر حارث اسے دیکھنے لگا وہ چلتا ہوا گل خان کے پاس آیا جہاں وہ گل خان انہیں بڑی حیرت سے گھور رہا تھا

"مڑاام کو کہاں لے جا رہا ہے؟؟"

"ابے چپ رہ"

نوفل نے اسے جھٹکے سے کھڑا کیا کیونکہ وہ بندھا ہوا تھا اس لئے بچارا ٹھیک سے کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا تھا جیسے ہی حورین وہاں آئی نوفل نے اسے دیکھ کر ایک اسٹائل سے لائٹر تھاما اور بٹن آن کر کے گل خان کی پیٹ پر لگا دیا پھر کیا ہونا تھا وہ بچارا تڑپ کر زمین پر گر گیا اور سانپ کی طرح مچلنے لگا

"...میوزک"

نوفل کے کہنے کی دیر تھی مہر نے جلدی سے میوزک آن کیا جس سے پورے ٹارچر روم میں گانے کی آواز گونجنے لگی وہ ٹارچر روم کم اور کلب زیادہ لگ رہا تھا

"ابے یہ تو ناگن ڈانس کر رہا ہے"

نوفل کی بات پر مہر نے قہقہہ لگایا جبکہ حورین ہمیشہ کی طرح آج بھی افسوس بھری نگاہوں سے بچارے نوفل کو گھور رہی تھی

"...کیا بنے گا اس کا"

وہ تو تڑپ ہی رہا تھا مگر سامنے کھڑا نوفل اور اس کے ساتھ ہی مہر دونوں ڈانس کرنے میں مصروف تھے جبکہ حارث کی ہنسی تھی کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

"ابے بس کر گر جائے گا ہنستے ہنستے"

ابے قسم سے اس ڈانسر نے بھی کیا ناچا ہو گا جو اس گل خان نے ناچا ہے، واہ بھئی قسم سے اصلی مزے تم"

"لوگوں کے ہیں یار

"آیا نہ مزہ؟؟"

"قسم سے کیا ناگن ڈانس ہے آئی لو واٹ"

حارث کو یہ منہ پھاڑ پھاڑ کر ہنستا دیکھ کر باسم نے اسے سنبھالا مگر حارث اب تک انہیں دیکھ کر ہنستا ہی جا رہا تھا ابھی وہ مزید ڈانس کرتے جب بیسٹ اور آرجے کو وہاں آتا دیکھ کر سب سیدھے کھڑے ہو گئے

"...بس بہت ہوا"

بیسٹ کے سخت لہجے پر نوفل نے جلدی سے لائٹر آرجے کی طرف اچھالا جسے آرجے نے کیچ کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا

"...اسے واپس باندھ دو...اوراب مزیداس کے ساتھ کچھ نہ کرنا یہ بڑے کام کا بندا ہے"

"بیسٹ یہ نسواری سالا ہمارے کس کام کا ہو گا"

بیسٹ کی بات پر نوفل نے گل خان کے منہ پر رکھ کر تھپڑ مارا

"ساری زندگی رج کر حرام کمایااور کھایاہے اس نے،اب کچھ تو فائدہ اٹھایا جائے اس کے جاندار جسم سے"

بیسٹ کی بات پر گل خان جو نڈھال پڑا تھا اسے دیکھنے لگا

"مڑا کون اے تم...؟؟"

ابھی وہ مزید کچھ کہتا نوفل نے اس کے منہ پر ٹیپ چپکا دیا جس سے اس کی بولتی بند ہو گئی

"کتنی بار منع کر چکا ہوں اپن کے ساتھ پشتو نئی بولنے کا"

نوفل کی بات پر مہر کا قہقہہ نکلا جبکہ باسم کے گھورنے پر بچاری کا بقایا قہقہہ منہ میں ہی رہ گیااور حارث خود منہ ہی منہ میں ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"بیسٹ اس کا کیا کرنا ہے؟؟"

".اس کے جسم کے تمام حصے نکال کر ہسپتال پہنچادو"

"...مگر بیسٹ ابھی تو ہسپتال والوں کی کوئی کال نہیں آئی"

"...کوئی بات نہیں اگر وہ کچھ کہیں تو انہیں کہنا یہ کسی کی طرف سے تحفہ ہے ان کے لئے"

بیسٹ باسم کے سوالوں کا جواب دے کر وہاں سے چلا گیا جبکہ آرجے اور باسم اب دستانے پہن رہے تھے

جنہیں حارث بڑی دلچسپی سے دیکھنے لگا

"اب تم لوگ اس کا پوسٹ مارٹم کروگے؟؟"

"...ہاں"

حارث کے سوال پر آرجے نے مختصر سا جواب دیا

یار مطلب کیسے؟؟ یار واقع تم لوگ کمال کے بندے ہو، مجھے دیکھو انسپیکٹر صاحب نے جگہ جگہ بھیجا ہوا ہوتا"

ہے اور میں ڈیوٹی انجام دیتا ہوں، مگر تم لوگوں کی ڈیوٹی اس سے بھی کئی زیادہ مشکل، خطرناک اور مزے دار

"!!!ہے ماننا پڑے گا بیسٹ بیسٹ ہے

حارث نے آخری جملہ بھرم سے کہا جس پر سب مسکرانے لگے

" صحیح کہا بھئی واقعی مجھ بیسٹ بیسٹ ہے ہمارے بیسٹ جیسا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی کبھی آئے گا"

نوفل نے اپنی بات مکمل کی اور ناک پکڑ کر سائڈ میں بیٹھ گیا

"تجھے کیا ہوا؟؟"

حارث نے اسے یوں دیکھ کر پوچھا

بروجو سامنے دو حسین چکنے لڑکے نظر آرہے ہیں نہ یہ قصائی بننے والے ہیں... میری مان تو تو بھی یہیں پر ناک"
"پکڑ کر بیٹھ جا ورنہ الٹیاں کرے گا الٹیاں

"...توبہ کر گندے"

نوفل کے سمجھانے پر حارث الٹا منہ بنانے لگا جس پر نوفل کندھے اچکاتا ہوا سائڈ میں بیٹھ گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...جلدی تیار ہو آج نکاح ہے تمہارا"

اشق جو اماں جان کی قسمیں دینے پر ہاتھ جوڑنے پر خاموش ہو گیا تھا آج نکاح کے دن وہ اپنے کمرے میں بے سدھ پڑھا سونی کی یادوں میں گم تھا تب ہی شفیع وہاں آیا

"...یار مجھے

بس کر دے یار...اماں جان کی حالت دیکھ...آخر کون ہے وہ لڑکی جس کے لئے تو اماں جان کے سامنے کھڑا" ہو گیا ہے؟؟تجھے پتا بھی ہے اگر تو نے یہ نکاح نہیں کیا تو اماں جان کی حالت کیا ہو گی؟؟جو بھی ہو گی اس کا ذمہ

"...دار تو خود ہو گا

شفیع کی بات پر اشق ہمت کرتا ہوا اٹھ بیٹھا

یہ لے تیری شیر وانی...چل جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجا مغرب کے بعد نکلنا ہے ہمیں...اور ہاں اماں جان" کہہ رہی تھیں نکاح سے پہلے تھوڑی بہت مہندی کی رسم بھی کی جائے گی کیونکہ شادی کی تاریخ کے مطابق

"بارات سے چند دن پہلے مایوں مہندی کی تقریب رکھی گئی تھی وہ دن آج ہی ہے

شفیع اسے سمجھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ اب کپڑے بدلنے واش روم چلا گیا

وہاں سے آکر شیشے کے سامنے کھڑا ہوا وہ اپنے بالوں کو سنوارنے لگا تب ہی نظر اپنے موبائل پر گئی جہاں

اسکرین پر کسی کا میسج آیا ہوا تھا وہ تمام میسجز اگنور کر کے سونیا کے کانٹیکٹ نمبر پر گیا

"...اب بھی وقت ہے سونی کال ریسیو کر لو"

اشق نے کال ملائی مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا

"اشفاق؟؟ تیار ہے نہ تو؟؟"

شفیع کی آواز سنتا ہوا وہ جلدی سے اپنا موبائل جیب میں رکھ کر کمرے سے باہر آیا

"...چل"

"ابے کیا سڑی ہوئی شکل بنائی ہوئی ہے بندا اسمائل ہی کر لیتا ہے"

شفیع کی بات سن کر وہ اسے گھورنے لگا جس پر شفیع خود منہ بناتا ہوا وہاں سے آگے آگے چلا گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب وہ گھر آیا تو اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے وہ سیڑھیاں عبور کرتا ہوا سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا مگر اندر کا منظر دیکھ کر حیران ہوا عریشہ اس ہی کے کمرے میں صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی

"تم یہاں؟؟"

"...شہری...کہاں تھے تم ہاں...یوں بنا بتائے گھر سے گھنٹوں تک غائب رہنا کوئی اچھی بات تو نہیں ہے"

وہ عریشہ کے لہجے پر بڑا حیران تھا آخر وہ کل رات سے کتنی بدلی بدلی لگ رہی تھی

"کیا ہوا؟؟ بھوت دیکھ لیا کیا؟؟"

عریشہ اسے یوں سکتے میں دیکھ کر اس کے سامنے چٹکی بجانے لگی جس سے وہ یک دم اسے گھورنے لگا

"بھوت تو نہیں مگر ہاں چڑیل ضرور دیکھ لی ہے"

"واٹ؟؟ تم نے مجھے چڑیل کہا؟؟ تم خود بھی کسی جن سے کم نہیں ہو سمجھے"

عریشہ ہے منہ بنانے پر وہ تھوڑا مسکرایا اور صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ عریشہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"...کھانا کھایا تم نے"

"... نہیں صبح دو آملیٹ چھ بریڈ اور چار جوس کے گلاس لئے تھے بس"

اتنا کچھ بتا کر آخری میں "بس" کہنے والے انداز پر شہرام مسکرانے لگا

"اور لنچ؟؟"

"...وہ میں نے نہیں کیا...اب بھلا اتنی ٹینشن میں کون پاگل لنچ کرے گا"

اس کے منہ سے ٹینشن کا سن کر شہرام کافی حیران ہوا

"کیسی ٹینشن؟؟"

"خود پورا دن باہر گزار کر گھر میں آرہے ہو اور پوچھتے ہو کیسی ٹینشن؟؟"

"تو میرے باہر رہنے سے تمہیں کس بات کی ٹینشن ہے؟؟"

شہرام اب پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ تھا جبکہ عریشہ بڑی غور سے ایک ایک بات بتا رہی تھی

"ہاں تو جس بیوی کا شوہر سارا دن گھر سے باہر رہے وہ بھلا کبھی سکون سے رہ سکتی ہے؟؟"

عریشہ نے اپنی پریشانی ظاہر کی جسے سن کر شہرام پہلے سے بھی زیادہ حیران ہو گیا آخر وہ پہلی بار ایسا کہہ رہے تھی

"سچ سچ بتاؤ...کام کا بہانا بنا کر کہاں جاتے ہو تم؟؟ کس سے ملنے جاتے ہو؟؟"

اس بار عریشہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے گھورا جس پر ناچاہتے ہوئے بھی شہرام کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھرنے لگی جس سے اس کے گال پر ہلکے ہلکے سے ڈمپل نمایاں ہونے لگے جنہیں دیکھ کر عریشہ کھونے لگی تھی مگر جلد ہی ہوش میں آگئی

"شک کر رہی ہو مجھ پر؟؟"

"...جی ہاں کر رہی ہوں شک...بتاؤ کہاں رہتے ہو سارا سارا دن"

عریشہ نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھتے ہوئے ایک اسٹائل سے کہا

"...ہے ایک خوبصورت حسینہ جس کے ساتھ سارا سارا دن گھومتا پھرتا رہتا ہوں میں"

اس بار تو شہرام نے عریشہ کو ٹھیک ٹھاک والا تپا دیا تھا

"کیا؟؟ کون ہے وہ چڑیل"

عریشہ نے غصے سے کہا جس پر شہرام بلکل سیریز ہو گیا

ہیئی لسن!!!اسے چڑیل مت کہوانجلینا جولی سے بھی زیادہ حسین ہے وہ اتنی خوبصورت حسینہ میں نے اپنی"

"پوری زندگی میں نہیں دیکھی

شہرام کو اسے جیلس دیکھ کر بہت مزہ آرہا تھا

"...جسٹ شرٹ اپ"

سوچ لو شرٹ اگر اپ کر دی تو پھر تم کہو گی کہ بد تمیز بے شرم کھڑوس کریلہ جانور درندہ روبوٹ وغیرہ"

"وغیرہ

شہرام کی بات پر وہ پھر سے اسے گھورنے لگی

"بند کرو اپنی بکواس اور کیا خوبصورت ہے وہ؟؟ بال نوچ لوں گی میں اس کے سمجھے تم"

عریشہ مزید غصہ ہونے لگی جبکہ شہرام کو تو لمحہ بہ لمحہ لطف آرہا تھا اس کی حالت دیکھ کر

"...میری جان تم ایسا کر ہی نہیں سکتیں کبھی بھی"

"میں سب کر سکتی ہوں"

"...ہاں تم سب کر سکتی ہو مگر اس کے بال کبھی نوچ ہی نہیں سکتیں"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ کیوں نہیں نوچ سکتی میں اس چڑیل کے بال"

عریشہ کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے اوپر بیٹھ کر اس کا گلا دبا دے

"کیونکہ اس کے بال ہیں ہی نہیں"

اس بار وہ بہت حیران ہوئی تھی جبکہ شہرام پر سکون انداز میں کہتا ہوا خود بڑے آرام سے آنکھیں بند کر کے سر ٹکا گیا

واٹ؟؟ تمہاری گرل فرینڈ گنجی ہے؟؟ تم نے ایک گنجی کو سیٹ کیا ہوا ہے؟؟ ہونہہ اس سے لاکھ درجہ"

"حسین تو پھر میں ہی ہوں

"ہاں تو میں نے کب کہا کہ وہ تم سے زیادہ حسین ہے؟؟ میں نے تو انجلینا جولی کی بات کی تھی"

"بس کر دو بال نہ صحیح تو کیا میں اس کا منہ توڑ دوں گی...اب یہ مت کہنا منہ بھی نہیں اس کا"

"میری جان تم اپنے ان نازک سے ہاتھوں پر رحم کرو اگر تمہیں اپنے یہ ہاتھ عزیز ہیں تو اس سے دور رہنا"

اس بار شہرام نے عریشہ کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہااور خود اٹھ کر چینج کرنے چلا گیا جبکہ عریشہ بھی اس کے پیچھے پیچھے

"میں نہیں ڈرتی کسی سے کچھ نہیں ہو گا میرے ہاتھوں کو سمجھے تم"

"اچھا نہ بس کر دو کیا ساتھ چینج کرنے کا ارادہ ہے؟؟"

اسے یوں اپنے پیچھے پیچھے آتا دیکھ کر شہرام نے مڑ کر کہا جس پر اس کے قدم رکے جبکہ شہرام اس کے چہرے کا اڑا ہوا رنگ دیکھ کر مسکراتا ہوا چینج کرنے چلا گیا

مگر جب وہ واپس آیا تو عریشہ کو بیڈ پر منہ بنائے بیٹھا پایا تو وہ خود بھی اس ہی کے پاس آ کر بیٹھ گیا

"کیا ہوا میری بیوی کو؟؟ کیوں منہ بنایا ہوا ہے؟؟ کہاں گیا کچھ دیر پہلے والا جوش؟؟"

"...ہاتھ مت لگاؤ اس ہی کے پاس جاؤ"

عریشہ نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

اوففففف میری جان اچھا نہ مار لینا جتنا مارنا ہے مگر بعد میں پھر یہ نہ کہنا کہ میری وجہ سے تمہارے ہاتھ دکھ گئے"

"ہیں کیونکہ میری حسینہ یعنی میری پرسنل کار بڑی اسٹرانگ بڑی ٹائٹ اور بلکل الگ ہے

اس کی بات سن کر وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی

"کیا کہا؟؟کار؟؟یعنی اتنی دیر سے تم کار کی بار کر رہے تھے؟؟"

عریشہ ایبرو کا زاویہ بنا کر اسے گھورنے لگی جس پر وہ ہنسنے لگا اس بار عریشہ کا غصہ حد سے بڑھ گیا تھا اتنا زیادہ کہ

اس نے ایک ہی ہاتھ سے شہرام کا کالر پکڑ کر غصے سے بیڈ پر لٹایا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا دماغ خراب کرنے کی ہاں تم سمجھتے کیا ہو خود کو"

اب وہ اس کے پیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی

"ارے ارے وائف جی اب کیا مارنے کا ارادہ ہے اپنے ہبی کو"

"Absolutely "

عریشہ نے غصے سے اس کا منہ دبوچا

"...اچھا ٹھیک ہے دو سزا میں یہیں پر ہوں"

"...ہمم بہادری"

عریشہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا جس پر شہرام مسکرایا

"صبح سے کال کیوں ریسیو نہیں کر رہے تھے میری؟؟"

"...بیزی تھا جان"

"بار سزا ملے گی اب تو تمہیں"

عریشہ کی بات پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا ابھی وہ کچھ کہتا ہی جب عریشہ نے رکھ کر اس کے منہ پر چپیڑ مارا

جسے کھا کر وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا

"...یہ کیا حرکت"

ابھی وہ پھر سے کچھ کہتا جب عریشہ نے دوسرے گال پر بھی تھپڑ لگایا

"ہم اب ہوئی تمہاری سزا پوری"

بڑے مزے سے وہ اسے تھپڑ لگاتی ہوئی اپنی قمیض ٹھیک کرنے لگی جبکہ شہرام اس کی حرکت پر حیران تھا

"تمہاری اتنی ہمت کے تم نے شہرام ملک پر ہاتھ اٹھایا"

اس بار غصہ شہرام پر چڑھ چکا تھا جس پر یک دم عریشہ اسے غور سے دیکھنے لگی

"بتاؤ...ہاتھ کیسے اٹھایا مجھ پر تم نے ہاں...رکو تم ابھی بتاتا ہوں سزا دینا کسے کہتے ہیں"

شہرام کا غصہ اسے برداشت نہیں تھا وہ آنکھیں میچتے ہوئے پیچھے ہونے لگی مگر تب ہی شہرام نے اسے اپنے اوپر گرایا اور اسے نیچے کر کے خود اس کے اوپر آ لیٹا جس پر عریشہ کافی ڈر سی گئی کیونکہ سامنے شہرام تھا اس کے تاثرات بلکل پہلے والے شہرام جیسے تھے تقریباً ایک منٹ سے اوپر ہوا جب اس نے آنکھ کھول کر دیکھا تو سامنے شہرام کا مسکراتا چہرہ پایا

"ہمم مطلب میری وائف مجھ سے آج بھی ڈرتی ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ کی جان میں جان آئی وہ بھی مسکرانے لگی

"شہرام آپ بھی نہ"

".اچھا چلو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ہم باہر جا رہے ہیں"

"باہر کہاں؟؟"

"آج تمہاری اس گھر میں آخری شام ہے کل شام تم یہاں نہیں بلکہ اپنے گھر میں ہوں گی...اس لئے آج کی شام ہم ساتھ آؤٹنگ پر جائیں گے"

شہرام کے لبوں پر تو مسکراہٹ تھی مگر لہجہ اس کا بہت اداس سا تھا جبکہ عریشہ نے دل ہی دل میں کچھ سوچ رکھا تھا اس لئے وہ زیادہ اداس نہیں تھی بس اسے گھر جانے کا بے صبری سے انتظار تھا

"اچھا چلو نہ اب... تمہیں اپنی خوبصورت حسینہ میں بٹھا کر سیر کرواتا ہوں"

شہرام کی بات پر وہ دونوں ہی مسکرانے لگے مگر اس بات سے انجان تھے کہ ان کی زندگی میں ایک اور دکھ آنے والا تھا ان کے درمیان اب فاصلہ مزید بڑھنے والا تھا

"اشفاق ملک ولد غفور ملک آپ کا نکاح شازیہ رحیم ولد چوہدری محمد بن رحیم کے ساتھ کرایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب اپنے الفاظ تیسری مرتبہ دہرا رہے تھے جس پر شفیع نے اشق کے ساتھ پر زور دیا تو وہ ہوش کی دنیا میں آیا سب کی نظریں اس کے الفاظوں کی منتظر تھیں مگر رحیم صاحب اس کے چہرے کا اڑتا ہوا رنگ دیکھ کر اندر ہی اندر بہت پریشان ہو رہے تھے

"قبول ہے"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کافی دیر بعد اشق کے منہ سے یہ الفاظ نکلا تب کہیں جا کر اماں جان کی سانس میں سانس آئی مولوی صاحب نے نکاح نامے پر اس کے دستخط لئے اور پھر دلہن کے نکاح کے لئے حویلی کے اوپر والے کمرے میں چلے گئے

وہ شیشے کے سامنے سج سنور کر بیٹھی اپنے محبوب کی رضامندی کا انتظار کر رہی تھی

"ماشاءاللہ بجو تم تو چاند کا ٹکڑا نہیں بلکہ پورا چاند لگ رہی ہو"

سونی کی بات پر شازیہ نے ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی

"ارے مبارک ہو بجو جیجو نے ہاں کر دی"

سونی بھاگ کر دوبارا کمرے میں آئی جبکہ اس کے ساتھ ہی بابا جان بھی آئے

"بیٹا ادھر آ کر بیٹھ جاؤ مولوی صاحب آ رہے ہیں"

رحیم صاحب کی بات پر سونی نے شازیہ کو کرسی سے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دیا اور لال رنگ کے دوپٹے سے اس کا چہرہ ڈھانپ دیا مولوی صاحب آ چکے تھے

بیٹی شازیہ رحیم ولد چوہدری محمد بن رحیم آپ کا نکاح اشفاق ملک ولد غفور ملک سے دس لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جا رہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

"جی قبول ہے"

مولوی صاحب نے باقی دو بار بھی اپنا جملہ دوہرایا جس پر شازیہ نے رضامندی کا اظہار کیا اور نکاح نامے پر دستخط کیے

"مبارک ہو مبارک ہو"

پوری حویلی میں ایک الگ ہی قسم کی چہل پہل مچ گئی سب لوگ گلے ملنے لگے اور دلہا دلہن کے حق میں دعائیں دینے لگے

"...بجو مبارک ہو"

"خیر مبارک میری جان"

وہ کبھی بھی نہیں روئی مگر آج اپنی بہن کے پرائے ہونے پر اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے

"ہمیشہ خوش رہو بجو"

"ارے پگلی رو کیوں رہی ہو؟؟"

کچھ نہیں بجو...میری ساری دوستیں اپنی بہنوں کی شادیوں میں روتی تھیں اور میں ان کا مذاق بناتی تھی کہ "کیوں روتی ہیں مگر آج مجھے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ کیا محسوس ہوتا ہے جب بہن پرائی ہو جائے

سونی کا لہجہ بہت اداس سا تھا جس پر شازیہ کے رکے ہوئے آنسوں بھی ٹپکنے لگے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے گلے لگ کر بے ساختہ رو پڑھیں مگر تب ہی رحیم صاحب کمرے میں آئے اور اپنی دونوں گڑیاؤں کو روتا دیکھ کر خود بھی بہت اداس ہو گئے

"باباجان"

شازیہ کی نظر دروازے پر گئی جہاں وہ کھڑے ہوئے رو رہے تھے پھر وہ ان دونوں کے پاس آ بیٹے اپنی دونوں بیٹیوں کو گلے لگا کر وہ بھی رونے لگے

"چھوٹی بی بی آپ کو نیچے آنا پڑے گا کچھ کام ہے"

کچھ ہی دیر میں گھر کہ سب سے پرانی ملازمہ کمرے میں آئیں

"اچھا بس بہت ہوا رونا میرا سارا میک اپ خراب ہو گیا باباجانی"

سونی جلدی سے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنا میک اپ ٹھیک کرنے لگی جس پر رحیم صاحب اور شازیہ دونوں ہی ہنسنے لگے

"چلیں اب میں نیچے مہمانوں کو دیکھ لوں"

وہ اپنی بات مکمل کرتی ہوئی فل اسپیڈ سے نیچے کی طرف بھاگی پوری حویلی مہمانوں سے بھری پڑی تھی حویلی کے باہر والے حصے میں بھی بہت سے مہمان موجود تھے

"...یار اشق مبارک ہو بھابھی نے بھی ہاں کر دی اب تو اپنا منہ ٹھیک کر لے"

شفیع کی بات پر اشق نے اسے غصے سے گھورا

لگتا ہے تیرا پارا اب تک ہائی ہے رک تیرے لیے پانی لے کر آتا ہوں شفیع اس کے غصے سے خود کو بچاتا ہوا"

سامنے لگے ٹیبل پر سے پانی لانے گیا جہاں ایک لڑکی پہلے ہی کھڑی پانی بھر رہی تھی پہلے وہ کافی دیر اس کے پیچھے

کھڑا اس کے ہٹنے کا انتظار کرتا رہا مگر اب اس کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی

"Excuse me..."

شفیع کی بات پر سونی نے پلٹ کر پیچھے کھڑے شخص کو دیکھا جب شفیع کی نظر اس پر پڑی تو جیسے وہ وہیں پر جم سا

گیا

"Yes??"

سونی نے ایک اسٹائل سے پوچھا

"اگر آپ کا ہو گیا تو مجھے بھی موقع مل سکتا ہے؟؟"

"کیا مطلب؟؟"

سونی نہ سمجھی میں اسے گھورنے لگی وہ شکل سے تو کافی پڑھا لکھا لگ رہا تھا مگر اس کی باتیں کچھ عجیب سی تھیں

"...آئی مین مجھے پانی لینا ہے"

"ہاں تو لے لیں کس نے روکا ہے؟؟"

"سونی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی"

"میم آپ یہاں سے ہٹیں گی تو میں کچھ لوں گا نہ"

شفیع کی بات پر سونی پرسے پیچھے پلٹی مگر اس بار اس کے چہرے پر سخت تاثرات تھے

"تو یہاں کیا پانی کی ایک ہی ٹینکی لگی ہوئی ہے؟؟ اتنی ساری ہیں مگر آپ کو یہیں سے پانی لینا ہے"

سونی اپنی بات اس کے منہ پر مارنے والے انداز میں کہتی ہوئی پانی سے بھرا گلاس وہیں ٹیبل پر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ شفیع تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا

"تو پانی لینے گیا تھا یا فلٹر کرنے؟؟"

"...یار عجیب لڑکی ہے"

شفیع نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر اشق سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"کون لڑکی؟؟"

"ابے پتا نہیں کون تھی اپنا رعب دکھا کر جواب منہ پر مار کر چلی گئی"

شفیع کی بات کو نظرانداز کر کے اشق کی نظریں اب کسی کی منتظر تھیں مگر وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی یا شاید اس کی نظر اس تک پہنچ نہیں پائی تھی

نکاح ہوتے ہی سب نے دولہا دلہن کو ساتھ بٹھا دیا اشفاق اب شازیہ کو محرم ہو چکا تھا اسے اپنے محرم کے ساتھ بیٹھ کر ایک عجیب سی ہی خوشی ایک عجیب احترام محسوس ہو رہا تھا مگر اشق نے ایک نظر اسے دیکھ کر نظروں کا زاویہ ہی بدل لیا تھا ابھی وہ مزید باہر کی طرف دیکھتا جب اس کے کانوں میں ایک سریلی آواز سنائی دینے لگی

"...چلو چلو لڑکیوں آ جاؤ سب"

سونی تمام لڑکیوں کو ساتھ لا کر دلہا دلہن کے صوفے کے سامنے بیٹھ گئی جہاں سب لڑکیاں گانے گانے لگیں

سونی کو دیکھ کر اشق کے لبوں پر ایک دل چھو لینے والی مسکراہٹ آئی جسے وہ قابو نہ کر سکا

"کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے؟؟"

اس کا دل اب تک یہی کہے جا رہا تھا یہاں بہت سی لڑکیاں تھیں مگر اشق اور شفیع کی نظریں صرف سونی پر تھیں کیونکہ وہ سب سے الگ لگ رہی تھی اس کا معصوم سا چہرہ جس پر ہلکا سا میکپ بڑی بڑی آنکھیں اس کے نازک سے لبوں پر مسکراہٹ کوئی بھی باآسانی اس معصوم سی لڑکی کے سحر میں جکڑ سکتا تھا

"دلہا بھائی نیک؟؟"

ہوش تو تب آیا جب سونی اٹھ کر اشق کے قریب آئی وہ نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگا

"ارے نیک؟؟"

اس کی بات پر اماں جان بھی ہنسنے لگیں

"بیٹا نیک دلہن کی بہن کا حق ہوتا ہے"

اماں جان کی بات پر اشق سونی کو دیکھنے لگا

"چلیں نہ جلدی نکالیں تاکہ ہم اپنی پیاری سی دلہن کو آپ دیدار کرا سکیں"

اشق کواس کی بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو بس اسے دیکھ کر مسکرایا جا رہا تھا جیسے اسے اس کے علاوہ اور کچھ دکھ ہی نہیں رہا ہو

"جیجو؟؟"

"...جی"

سونی نے جب اس کا ہاتھ پکڑا تو جیسے اس کے دل میں ایک عجیب سا شور مچا ہو جیسے اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی ہوں سونی بھی مسکرانے لگی سونی نے ہلدی کی تھالی میں رکھا ایک دھاگہ نکال کر اشق کے ہاتھ میں باندھا

"!!...نیک دیں نہ"

"اچھا جی تو سونی صاحبہ کو نیک چاہیے ہم؟؟"

اشق کی بات پر سونی نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا تو اشق مسکرانے لگا

"تو حکم کریں کتنا نیک چاہیے آپ کو؟؟"

"ابے پاگل ہے پوچھ کیوں رہا ہے ایسی ہی دے دے دس بیس ہزار"

شفیع جو اشق کے برابر میں کھڑا کب سے ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اب اشق کے کان میں بولنے لگا جس پر

سونی اسے گھورنے لگی

"ایکسکیوزمی؟؟آپ کو کس نے اجازت دی بیچ میں بولنے کی؟؟"

سونی نے آنکھیں چھوٹی کیں اور دانت بیچتے ہوئے پوچھنے لگی

ایکسکیوزمی!!! شفیع خان کو کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے میں دوست ہوں اس کا میرا فرض ہے اسے"

"گائیڈ کرنا

شفیع نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا جس پر سونی منہ بناتے ہوئے اسے گھورنے لگی

" نہیں نہیں یہ چٹنگ ہے"

"اوہ میڈم کیا چٹنگ ہے ہاں؟؟مشکل میں دوست کا ساتھ دینا کونسی چٹنگ ہے؟؟"

ان دونوں کی بحث شروع ہو گئی جس کو تمام لوگ بہت انجوائے کر رہے تھے جبکہ اشق تو بس سونیا کو ہی دیکھا جا رہا تھا اس کا ہنسنا اس کا غصہ کرنا اس کا بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھنا سب کچھ وہ اپنی نظروں سے اپنے دل میں اتار رہا تھا

"جیجو آپ نیک دے رہے ہیں یہ میں بجو کو اندر لے جاؤں؟؟"

شفیع کی مسلسل بحث سے بیزار ہو کر سونی نے غصے سے کہا جس پر شفیع کے منہ کو تالا لگ گیا کیونکہ وہ واقعی بہت غصے میں آچکی تھی

"!!!ارے آپ ناراض نہ ہوئیں!!!آپ بتائیں کتنا نیک چاہیے آپ کو میں؟؟دوں گا!!!پرومس"

اشق کا لہجہ دیکھ کر شفیع حیران ہوا کیونکہ اس قدر نرم دھیمے اور مٹھاس بھرے لہجے میں تو اس نے کبھی اپنی اماں جان سے بات نہیں کی مگر آج پہلی بار وہ کسی سے اتنی نرم مزاجی سے پیش آرہا تھا

"پرومس؟؟پکا پرومس؟؟"

"!!!جی ہاں اشفاق احمد اپنی بات سے کبھی نہیں پھرتا"

اشق کی بات پر سونی مسکراتی ہوئی اپنی سہیلیوں کی طرف گئی اور ان سے کچھ ڈسکس کرنے لگی

"ابے کیا ہو گیا تجھے؟؟"

"!!!چپ رہ پلیز"

شفیع کو چپ کراتا وہ سونی کا منتظر تھا

"ہم نے بہت ڈسکس کیا تو بہت مشکل سے یہ ڈسائڈ ہوا ہے کہ آپ کو اپنی دلہن کو دیکھنے کے لیے صرف اور

"صرف تین لاکھ روپے دینے ہوں گے

"بس؟؟"

سونی کی ڈیمانڈ پر تمام مہمان ساتھ ہی اس کے بابا جان اور شازیہ بھی حیران رہ گئے مگر جھٹکا تو تب لگا جب اشق

کے منہ سے نکلا ہوا لفظ سنا

"...بیٹا یہ بہت زیادہ ہیں"

بابا جانی کی بات پر سونی سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگی اور پھر اشق کو جیسے اس نے واقعی کوئی غلط بات کہہ دی ہو

"!!چلیں پھر کم کر دیتے ہیں آپ بس لاکھ روپے دے دیں"

سونی کا اترا ہوا منہ دیکھ کر تو جیسے اشق کو اس کے بابا پر غصہ ہی آنے لگا آخر وہ اسے اداس کیسے دیکھ سکتا تھا

"نہیں!! آپ کو میں اتنا ہی نیک دوں گا جتنا آپ نے کہا ہے"

"!! نہیں جیجو میں نے غلطی سے کہہ دیا تھا آپ بس لاکھ روپے دے دیں کافی ہے"

"یعنی آپ میری بات نہیں مانو گی؟؟"

اشق کی بات پر سونی نے سر اٹھایا

"اچھا چلیں نہ آپ کے نہ میرے آپ بس ایک لاکھ پچاس ہزار دے دیں"

"!! نہیں"

"تو پھر جو آپکو ٹھیک لگے دے دیں میں رکھ لوں گی"

اس بار سونی کافی زیادہ اداس ہو گئی تھی جس پر اشق کے دل میں ایک عجیب سا طوفان اٹھ رہا تھا

"پکا میں جتنا آپ کو دوں گا آپ رکھ لیں گی؟؟"

"جی ہاں جیجو"

"اوکے"

اشق نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ہزار والی پانچ گڈیاں نکالیں اور اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر اس کی ہتھیلی پر رکھیں

"یہ لیں آپ کا نیک"

"!!جیجو؟؟یہ تو بہت زیادہ لگ رہے ہیں آپ پلیز زتین لاکھ نہ دیں!!دو ہی دے دیں"

"یہ پورے پانچ لاکھ ہیں اور یہ نا صرف آپ کا نیک ہے بلکہ آپ کے احترام کا آپکے اخلاق کا آپکے پیار کا تحفہ ہے،اسے لینے سے انکار نہ کریں رکھ لیں ورنہ میں سمجھوں گا اپکی نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں"

اشق کی بات پر سونی نے پہلے بابا جان پھر اماں جان کی طرف دیکھا تو اماں جان نے بھی ہاں میں سر ہلایا

"تھنکیو سو وچ جیجو آپ بہت اچھے ہیں"

سونی اپنی بات مکمل کر کے اپنی سہیلیوں کے ساتھ چلی گئی جبکہ شفیع اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

کچھ ہی دیر میں مہندی کی تمام رسمیں مکمل ہوئیں اور وہ لوگ واپس اپنے گھر کو روانہ ہو گئے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ لوگ شام میں کافی دیر تک آؤٹنگ پر رہے ان دونوں نے ساتھ میں بہت تصویریں بنائیں پھر شوپنگ کی اور رات کا کھانا بھی انہوں نے باہر ہی کھایا تھا وہ لوگ واپس گھر آرہے تھے جب عریشہ کو یاد آیا وہ اپنا شوپنگ بیگ تو وہیں ریسٹورنٹ میں بھول آئی

"آئی تھنگ ہم وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے"

"...ہاں شہرام مگر وہاں تو کوئی بیگ نہیں پڑا"

"رکو میں کاؤنٹر سے معلوم کر کے آتا ہوں تم یہاں پر بیٹھ جاؤ"

شہرام اسے وہیں پر بٹھا کر خود کاؤنٹر پر چلا گیا

"جی سر آپ کے جانے کے بعد ہم نے یہ آپ کی امانت کو محفوظ کر دیا تھا بس ابھی لا کر دیتے ہیں"

"اوکے تھینکس"

شہرام وہیں پر کھڑا انتظار کرنے لگا وہ اطراف میں نظر دوڑائے ریسٹورنٹ کا جائزہ لے رہا تھا جب نظر سب سے کونے والے ٹیبل پر گئی جہاں دو لڑکے بیٹھے مسلسل عریشہ کو گھورے جا رہے تھے مگر عریشہ اپنی ہی دھن میں بیٹھی سامنے والے ٹیبل پر موجود کپل کے ساتھ بیٹھے ایک نو ماہ کے پیارے سے بچے کو دیکھی جا رہی تھی

"سر آپ کا بیگ"

"ویٹ!!!"

پل بھر میں شہرام کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے اور اس کے اندر کا وہ کڑوا زہریلا بیسٹ جاگنے لگا وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا عریشہ کے برابر سے گزر کر کونے والی ٹیبل کی طرف گیا جب عریشہ نے شہرام کو پاس سے جاتے دیکھا تو نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"یار کیا لڑکی ہے پورے کراچی بلکہ پورے پاکستان میں ایسی بچی نہیں دیکھی"

ایک لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا

"Damn hot pretty girl"

ابھی دوسرا لڑکا مزید کچھ کہتا جب شہرام بلکل اس کے سامنے آ کھڑا ہوا وہ ان لوچے لڑکوں کے گھٹیا الفاظ بآسانی سن چکا تھا

"یہ الفاظ اپنے منہ سے کیسے نکالے...؟؟"

"Excuse me??"

"میں نے پوچھا ایسے الفاظ اپنے منہ سے کیسے نکالے؟؟"

پہلے تو اس کا لہجہ سخت مگر آواز ہلکی تھی مگر اس بار اس کی آواز سن کر پورا ریسٹورنٹ ادھر متوجہ ہو گیا جبکہ عریشہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ شہرام ان سے ایسے کیوں کہہ رہا ہے

"اوہ اچھا اس لڑکی کے بارے میں؟؟ کیوں تجھے اس سے کیا ہم جو بھی کہیں"

ان میں سے پہلے والے لڑکے نے کہا جس پر شہرام نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن مروڑی اور اچھال کر دور پھینکا جس سے وہ شیشے پر جا گرا تو ماتھے سے خون نکلنے لگا جبکہ اس کا وہ دوست جو سب سے زیادہ کمینہ پن دکھا رہا تھا وہ غصے سے اٹھا

"ابے سالے تیری یہ جرت...رک تیری چربی اتارتا ہوں"

وہ آگے بیٹھ کر شہرام پر حملہ کرتا جب شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے اسے قابو کیا تو وہاں کھڑے تمام لوگ حیران ہو گئے جبکہ عریشہ تو منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی

"اتار چربی"

شہرام کی بات پر وہ اس کی شکل دیکھنے لگا

"!!!!!اتار نہ"

شہرام کی آواز پر وہاں کھڑے سارے لوگ حیران رہ گئے

شہرام نے ایک ہی ہاتھ کا پنچ بنا کر اس کے منہ پر دے مارا جس سے اس کے دانتوں سے خون نکلنے لگا پھر اس نے اچھال کر اسے بھی دور پھینک دیا

"What a fight Yar"

ریسیپشن پر موجود شخص جس کے ہاتھ میں عریشہ کا شاپنگ بیگ تھا وہ وہاں سے باہر نکل کر عریشہ کی طرف آیا اور اسے بیگ دیا

"چلو یہاں سے"

شہرام نے عریشہ کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے کر ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا

"شہرام یہ کیا تھا؟؟"

شہرام اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا اسے گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے ڈرائیو کرنے لگا

"شہرام میں پوچھ رہی ہوں کیا تھا یہ سب؟؟"

"!!!چپ!!!ایک دم چپ"

شہرام کی آنکھیں اب تک غصے سے لال تھیں عریشہ کو اب اس کی ایسی حالت پر خوف آ رہا تھا وہ خاموشی سے بیٹھی دوسری طرف دیکھنے لگی ابھی گاڑی تھوڑا ہی دور گئی تھی جب کسی کی گاڑی ان کی گاڑی کے سامنے آ رہی تو شہرام نے بریک لگائی وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ اس کے ساتھ عریشہ تھی ورنہ اس طرح کی حرکت پر وہ بنا رحم کئے گاڑی کو ٹھوکتا ہی چلا جاتا اور وہ ایسا کافی بار پہلے بھی کر چکا تھا

"...ششش شہرام یہ لوگ؟؟ کون ہیں؟؟ پلیززز چلیں یہاں سے"

عریشہ کا ڈر مزید بڑھ گیا تھا جب اس نے اس بڑی سی گاڑی سے دو گارڈز ہتھیار سمیت باہر آتے دیکھے

"!!!چاہے کچھ بھی ہو جائے گاڑی سے مت نکلنا"

شہرام نے سامنے دیکھتے ہوئے یہ الفاظ کہے جس پر عریشہ نے اسے ہاتھ پکڑ کر روکا

"شہرام پلیز زمت جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ لوگ کچھ کر دیں گے"

"!!!کچھ نہیں ہو گا مجھے"

شہرام اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہاں سے جانے لگا

"!!!شہرام پلیز ززا گر آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں تو نہ جائیں"

اس بار شہرام نے ایک نظر عریشہ کو دیکھا اس کا پورا وجود پسینے سے شرابور ہو چکا تھا چہرے پر عجیب قسم کا ڈر تھا آنکھوں آنسوں نکل رہے تھے

"مجھے جانے دو میں نے کہا نہ کچھ نہیں ہو گا پھر کیوں ڈرتی ہو؟؟"

"کتنا پیار کرتے ہیں آپ مجھ سے؟؟"

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اور باہر کو نکلے لگا عریشہ کے نرم لہجے میں پوچھے گئے سوال پر اس کے قدم رکے

"!!!...دل نکال کر دکھا سکتا ہوں"

شہرام کی آنکھوں میں وہ ایک عجیب ہی دیوانگی دیکھ رہی تھی مگر جب سامنے نظر پڑی تو وہ مزید ڈر گئی ان دونوں گارڈز کے علاوہ بھی کوئی تھا جو گاڑی سے نکل کر باہر آ چکا تھا کوئی امیر بگڑا ہوا شخص جس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی

شہرام نے مزید تاخیر کئے بنا گاڑی سے اتر کر قدم آگے بڑھائے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے آدمیوں پر ہاتھ اٹھانے کی؟؟"

اس کی آواز سے صاف واضح ہو رہا تھا وہ شراب پی کر آیا تھا

"تمہارے کتوں کی ہمت کیسے ہوئی اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکالنے کی؟؟"

اس بات شہرام نے اس سے بھی کئی زیادہ رعب دکھایا جس پر عریشہ حیران و پریشان گاڑی میں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

"!!!ختم کردو اسے"

اس آدمی کے کہنے کی دیر تھی جب ان دونوں گارڈز نے بندوقوں سے شہرام کا نشانہ بنایا مگر شہرام نے ایک گارڈ کو پکڑ کر سامنے کر دیا جس سے اس گارڈ کا نشانہ تو غلط ہو ہی گیا مگر دوسرے گارڈ کا نشانہ بلکہ صحیح جگہ پر لگا لیکن گولی شہرام کے جسم پر نہیں بلکہ اس دوسرے گارڈ کے جسم پر لگی کیونکہ شہرام نے اسے پکڑ کر سامنے کر لیا تھا

گولی کی آواز سے عریشہ نے کان پر ہاتھ رکھ لیے

وہ مزید فائر کرتا جب شہرام نے اس کی بندوق کے نشانے کہ سمت آسمان کی طرف کر دی تو وہ گولی ہوا میں غائب ہو گئی شہرام نے اس گارڈ کو اتنا مارا کہ اس کا پورا وجود خود میں لت پت زمین بوس ہو گیا اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس آدمی نے اپنی بندوق نکالی اور خود گاڑی کی طرف آیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر عریشہ کا ہاتھ پکڑا

"!!!شہرام"

شہرام کی نظر جب سامنے کو پڑی تو مانو جیسے اس کے جسم میں آگ سی لگ گئی آخر اس نے عریشہ کا ہاتھ پکڑا تو پکڑا کیسے

"!!!قریب مت آنا"

شہرام کے بڑھتے قدم کو دیکھتے ہوئے اس نے عریشہ کی کنپٹی پر پستول رکھی

"!!!قریب مت آنا ورنہ اس پر گولی چلادوں گا"

وہ شہرام کو ڈرا رہا تھا اور ڈرا بھی کر کو رہا تھا جو خود سب سے بڑا ڈر تھا جس سے بڑے بڑے گینگسٹر ز ڈرتے تھے

"قریب مت آنا ورنہ تجھے گولی سے اڑادوں گا"

اس بار اس نے پستول کا نشانہ شہرام کی طرف کیا مگر شہرام بے فکری سے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا ابھی وہ مزید قریب آتا جب اس آدمی نے گولی چلادی

"!!!شہرااام"

عریشہ کی چیخ اس سنسان جگہ پر گونجنے لگی عریشہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہونے لگیں گولی شہرام کے بازوں پر لگی تھی مگر نہ تو وہ ہلا اور نہ ہی گرا وہ مزید آگے آکر اس آدمی پر حملہ کر گیا اور پستول دور اچھال کر اسے اس ہی کی گاڑی کے اندر لے گیا

"...شہرام"

عریشہ کے لئے اب وہاں کھڑا رہنا مشکل ہو گیا تھا اسے اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا وہ کار کے سہارے وہاں کھڑی رہی اس سنسان جگہ پر اسے مزید خوف آ رہا تھا اس کی نظریں شہرام کی منتظر تھیں مگر جب اس گاڑی میں سے شہرام باہر آیا تو اسے وہ شہرام لگ رہا تھا اسے اس خون میں شرابور شخص کو دیکھ کر وحشت طاری ہو رہی تھی شہرام کے ہاتھ میں ایک انسانی ہاتھ تھا جو کٹا ہوا تھا یقیناً وہ اس ہی شخص کا وہی ہاتھ تھا جس سے اس نے عریشہ کا بازوں پکڑا تھا عریشہ کو اپنے جسم میں کپکپاہٹ محسوس ہونے لگی شہرام نے ایک جھٹکے سے اس ہاتھ کو دور پھینکا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

شہرام اپنے خون میں بھرے وجود کے ساتھ اس کے قریب بڑھنے لگا اس کے ہاتھ خون میں شرابور تھے جنہیں دیکھ کر عریشہ مزید گھبرا گئی تھی شہرام اب اس کے بلکل قریب آ چکا تھا شہرام کے ایک ہاتھ میں چھوٹا سا بلیڈ نما ہتھیار تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس شخص کے جسم کا کوئی کٹا ہوا ٹکڑا تھا

"میری جان!!! تم مجھ سے پوچھ رہی تھیں نہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں؟؟ میں نے کہا تھا نہ میں دل نکال کر دکھا سکتا ہوں!!! اب آ گیا یقین؟؟"

شہرام کی مٹھی میں اس آدمی کا دل تھا جسے وہ ایک ٹینس بال کی طرح بے دردی سے مٹھی میں دبوچے کھڑا تھا

عریشہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا محسوس ہونے لگا پل بھر میں وہ وہیں کھڑی کھڑی زمین پر گرنے لگی

جس پر شہرام نے اس دل کو زمین پر پھینکا اور عریشہ کو اپنے سینے سے لگایا

"عریشہ؟؟مائے بیوٹی کوئین؟؟"

وہ بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ شہرام اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے اسے گاڑی کے اندر لے گیا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"روحیل کیا ہوا ہے بابا کو بتائیں یہ لوگ کیوں چپ ہیں؟؟"

"!!!ریلیکس ماہی پلیز زانہیں کچھ نہیں ہوا وہ بلکل ٹھیک ہیں"

ماہی اس ملازم کو فون پر گفتگو کرتے دیکھ چکی تھی جس میں وہ رضوان کی طبیعت پوچھ رہا تھا

"نہیں روحیل بابا کو کچھ ہوا ہے خدارا مجھے بتائیں میرے بابا کو کیا ہوا ہے"

"ماہی!!!وہ کل تک واپس گھر آجائیں گے"

"آپ کو کیسے پتا؟؟آپ نے تو انہیں بچپن میں دیکھا تھا آپ کیسے جانتے ہیں ان کے بارے میں کے وہ کب تک واپس آئیں گے؟؟"

ماہی کے سوال پر روحیل خاموش سا ہو گیا کیونکہ وہ کیسے بتاتا اسے کے اس کے بابا ان کے مشن میں ساتھ تھے

"تم نے پوری بات نہیں سنی ہو گی اس ملازم نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ کل تک آجائیں گے"

"روحیل بس کر دیں!!!آپ کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے؟؟"

"ماہی کیا ہو گیا میں کیا چھپاؤں گا؟؟"

"!!ہاں تو پھر مجھے بات کرنے دیں بابا سے،میں کال ملاتی ہوں"

"ماہی ابھی نہیں!!ابھی بہت رات ہو گئی ہے سو جاؤ"

"نہیں مجھے ابھی بات کرنی ہے"

"ماہی پلیززز!!!میں نے کہا نہ نہیں تو نہیں"

یہ شاید ان دو مہینوں میں پہلی بار ہوا تھا جو روحیل نے ماہی کے ساتھ سخت لہجہ اختیار کیا تھا ماہی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ روحیل آنکھیں بند کئے اب پچھتا رہا تھا

"!!ماہی سنو"

"!!ہاتھ مت لگائیں مجھے"

ماہی اسے خود سے دور کرتی ہوئی وہاں سے اوپر اپنے کمرے میں جانے لگی جبکہ روحیل بھی اس کے پیچھے پیچھے مگر وہ اندر جا کر دروازہ بند کر گئی

"!!ماہی دروازہ کھولو"

"!!نہیں چلے جائیں یہاں سے آپ"

"Mahi please!! I said open the door!!"

"Never!!"

اچھا سنو میں سچ بتاتا ہوں!! میں اور آپکے بابا ایک دوسرے کو جانتے ہیں!! اس وقت وہ بہت اہم مشن پر"
بیزی ہیں اس وقت انہیں تنگ کرنا ٹھیک نہیں ہے وہ آج کافی دیر رات کو یہاں پہنچیں گے انہیں تھوڑی چوٹ
"!! آئی ہے کل صبح ہوتے ہی میں تمہیں ان سے ملوانے لے جاؤں گا ہوسپٹل

روحیل کے بتانے کی دیر تھی جب ماہی نے جھٹ سے دروازہ کھولا تو روحیل اس کے پاس آیا

"ایسا کیسے ممکن ہے روحیل؟؟"

"!! ماہی وقت آگیا ہے تم سب سچ جان جاؤ"

"کیا سچ؟؟ کیا کچھ اور بھی باقی ہے؟؟"

ماہی کی بات پر روحیل نے دروازہ بند کیا اور اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے برابر میں آ بیٹھا

ماہی میں تمہارے ڈیڈ کو بچپن سے جانتا ہوں اور وہ بھی مجھے!! انفیکٹ ہماری بات بچپن میں ہی طے ہو چکی"
تھی اور ان ہی کی اجازت پر تو میں تم سے ملنے آیا کرتا تھا!! اور ہمارا نکاح... ہمارا نکاح بھی اس ہی کے کہنے پر ہوا
"تھا

ماہی حیران و پریشاں اس کی باتیں غور سے سن رہی تھی

"آخر یہ کس قسم کا کھیل ہے؟؟"

"ماہی یہ کوئی کھیل یا مذاق نہیں اب میں جو بتا رہا ہوں وہ تمہیں بہت دھیان سے سننا اور سمجھا پڑے گا تا کہ کل جب عریشہ کسی مشکل میں ہو تو تم اسے سہارا دے سکو اسے سمجھا سکو اسے یقین دلا سکو"

"عریشہ؟؟ عریشہ ان سب میں کہاں سے آ گئی؟؟"

"ماہی سنو!! ان سب سے عریشہ کا بہت گہرا تعلق ہے!! تمہیں یاد ہے جب عریشہ ترکی سے واپس نہیں آئی تھی؟؟ اور پھر اس کے ڈیڈ نے کہہ دیا تھا کہ وہ سیف ہے..."

"ہاں روحیل مجھے یاد ہے"

"غلطی کہا تھا جھوٹ کہا تھا وہ آدمی صرف بزنس مین نہیں بلکہ ولن بھی ہے"

"واٹ؟؟ کیا مطلب؟؟"

ماہی کو روحیل کی ایک ایک بات کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

ماہی مطلب کہ عریشہ کے ڈیڈ یعنی شفقت صاحب جو گینگسٹرز کے لئے کام کرتے ہیں وہ ڈون سے ملے ہوئے "

ہیں"

کیا؟؟ روحیل یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟ ڈون تو وہی ہے جس کی وجہ سے میری موم...اور آپ کہہ رہے ہیں"

کہ عریشہ کے ڈیڈ ان سے ملے ہوئے ہیں"

ماہی کو روحیل کی بات کا بلکل بھی یقین نہیں آرہا تھا

آئی نو تمہیں یہ سب بہت عجیب لگ رہا ہو گا مگر یہی سچ ہے!! ماہی صرف تمہاری موم ہی نہیں بلکہ ان سب "

نے مل کر بہت سی معصوم جانوں کا بے دردی سے قتل کیا ہے میں تمہیں یہ سب کبھی نہ بتاتا مگر مجبوری ہے

عریشہ تمہاری دوست ہے تمہیں اسے سنبھالنا ہو گا اگر تم یہ سب جانتی ہوں گی ان سب باتوں پر بھروسہ رکھتی

ہوں گی تب ہی تو تم اسے صحیح غلط کا یقین دلاؤ گی نہ؟؟"

ماہی بنا کچھ کہے اب روحیل کی ایک ایک بات غور سے سن رہی تھی

ماہی تمہیں اپنے بچپن کے کچھ پل تو یاد ہوں گے ہی؟؟ تمہاری برتھڈے؟؟ جس میں تمہارے بابا کے "

دوست بھی آئے تھے؟؟ جہانزیب نامی؟؟ یاد آیا کچھ؟؟"

ہاں مجھے زیادہ نہیں یاد مگر وہ بابا کے سینیئر تھے اور بیسٹ فرینڈ بھی اور وہ برتھڈے میں آئے تھے ان کی پکس"

"بھی ہیں میرے ایلبم میں پھر انہوں نے گھر پر آنا بھی چھوڑ دیا تھا مگر آپ کیسے جانتے ہیں انہیں؟؟

"!!ماہی وہ میرے ڈیڈ تھے"

ایک درد بھری مسکراہٹ روحیل کے لبوں پر آئی تھی

"!!ہاں ماہی وہ ڈیڈ تھے میرے"

"...مگر وہ تو انسپیکٹر"

"ہاں وہ پولیس میں تھے سینیئر تھے مگر ڈون نے انہیں مار دیا پھر ان کی جگہ تمہارے بابا کو ملی تھی"

"مگر روحیل ان کے تو دو بیٹے تھے نہ؟؟"

"ہاں میں اور میرا بڑا بھائی سوحیل"

تو سوحیل بھائی کہاں ہیں اب؟؟"

انہیں تو بابا سے بھی پہلے ختم کر دیا گیا تھا میرے بابا اپنے ایک اور بیٹے کو کھونا نہیں چاہتے تھے اس لئے انہوں نے مجھے وہاں سے بھگا دیا تھا وہ لوگ ہمارے گھر میں آ چکے تھے اور اس وجہ سے میرے بابا فائرنگ کی زد میں آ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے"

روحیل کے چہرے پر آنسوں گرنے لگے جسے آگے بڑھ کر ماہی نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیا

"ماہی نہ میں نے اور نہ ہی تم نے اپنی پسند کی شادی کی ہے یہ فیصلہ بچپن میں ہی ہو چکا تھا تمہارے اور میرے ڈیڈ کے درمیان!!! میرا تم سے اور سوحیل بھائی کا حورین سے... حورین ہماری کزن ہے وہ بھی پہلے تمہاری طرح بہت خوش مزاج سی تھی مگر جب اس نے اپنے چھوٹے سے ہاتھوں سے سوحیل کا بے جان وجود چھوا تھا تو وہ اپنے دوست کے مرنے پر بلکل خاموش سی ہو گئی تھی تب سے اب تک اس نے کسی کی طرف دیکھا بھی نہیں... نوفل بہت اچھا لڑکا ہے مگر حورین خود کو آج بھی سوحیل کی امانت کہتی ہے اس نے اپنی ساری زندگی انتقام لینے کے لیے وقف کر دی ہے"

"تو کیا وہ سب لوگ آج بھی ہم سب کے دشمن ہیں؟؟"

ہاں بلکل اور تمہارے ڈیڈ اس ڈون کو یہاں لانے گئے تھے تاکہ اس کے پر کاٹ کر اسے جیل میں ڈال دیا"

"جائے

روحیل کی بات پر ماہی نے ثبات میں سر ہلاتا مگر ایک بات وہ بار بار سوچی جا رہی تھی

"روحیل اگر عریشہ اپنے ڈیڈ کے پاس نہیں تھی تو کہا تھی؟؟"

"...شہرام کے پاس"

"شہرام؟؟ کون شہرام؟؟"

"!!! ہماری کامیابی کا اصل ذمہ دار، ہماری چلتی ہوئی سانسوں کی وجہ، ہم سب کا محافظ...بیسٹ"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کا پورا جسم بخار سے ٹوٹ رہا تھا اسے اپنا سر اب تک چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ابھی وہ نا سمجھی سے بستر سے اٹھنے کی کوشش کرتی جب شہرام نے اسے روکا وہ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا اس ہی کو دیکھ رہا تھا جب عریشہ کی نظر اپنے برابر بیٹھے وجود پر گئی تو وہ ڈر سے کانپنے لگی اسے کچھ دیر پہلے والا منظر یاد آنے لگا

خون، انسانی ہاتھ، انسان کا دل، وہ لڑائی، شہرام کے بازوں پر گولی لگنا

"جان لسن!!!پلیززز آرام کرو اٹھنے کی ضرورت نہیں"

شہرام نے اس کے ماتھے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا مگر ڈر عریشہ کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا

"!!!شش شہرام!!!وہ سب!!!کیا تھا!!!اور آپ کا ہاتھ"

اس کی نظر شہرام کے ہاتھ پر بنی پٹی پر گئی کیونکہ وہ اس وقت بنا شرٹ کے تھا تو اس کے زخم پر بندھی پٹی صاف واضح ہو رہی تھی

"!!!میں ٹھیک ہوں تم سو جاؤ تمہیں آرام کی ضرورت ہے ہم کل بات کریں گے"

شہرام اسے اپنے سینے سے لگائے تھپکی دینے لگا مگر عریشہ وہ سب کیسے بھول سکتی تھی کچھ دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگی لیٹی رہی مگر پھر سوچوں میں گم ہو گئی اور اسے پتا ہی نہ چلا کہ اسے کب نیند نے اپنے آغوش میں لے لیا

مجھے معاف کر دو جان میں تم سے چھوٹ نہیں بول سکتا!!!کل تمہیں سب کچھ پتا چل جائے گا سب کچھ!!!"

"!!!پھر اس کے بعد جو تمہارا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا

شہرام کو بس کل کا انتظار تھا پھر بہت کچھ وہ سامنے لانے والا تھا اور شاید بہت کچھ وہ کھونے والا بھی تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

آج اس کی رخصتی تھی وہ آج پھر سے سج سنور کر بیٹھی بارات کا انتظار کر رہی تھی کچھ ہی دیر میں بہت دھوم دھام سے بارات آئی وہ آج بہت اداس تھا اسے اب بے بسی محسوس ہو رہی تھی وہ اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں کر پا رہا تھا اسے بس کسی بھی طرح سے یہ رشتہ ختم کرنا تھا مگر کیسے ؟؟

یہ سب کیسے ممکن تھا ایک طرف اس کی محبت دوسری طرف اس کی اماں جان آخر وہ کرتا بھی تو کیا وہ خالی نظروں سے کرسی پر بیٹھا اپنے اس دکھ بھرے لمحے کو برداشت کر رہا تھا وہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھوں کو بند کیے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا تھا اس کا دل جیسے آج دھڑکنا ہی بھول گیا تھا

"ارے جلدی ہٹو سب دلہن آ رہی ہے"

مگر پھر ایک آواز اس کے کانوں کو چھو کر گزری جسے سن کر اس کا دل بے ساختہ دھڑکنے لگا

"!!!سونی"

جب اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو جیسے دیکھتا ہی رہ گیا اس کی نظریں شازیہ کے بجائے سونیا پر تھیں وہ آج کتنی خوبصورت لگ رہی تھی جیسے کوئی پری سونیا نے سفید رنگ کی پیروں تک آتی سلکی فراک ساتھ ہی لال رنگ کا چوڑی دار پاجامہ اور لال ہی ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا کانوں میں بڑی بڑی جھمکیاں اور ہاتھوں میں جوڑیاں جبکہ چہرے پر ہلکا سا میکپ اور بال آزاد تھے

"ماشاءاللہ!!!"

جب شازیہ کو اشق کے برابر بٹھایا گیا تو بے ساختہ اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے جس پر پیچھے کھڑا شفیع مسکرایا اور ساتھ ہی سونی بھی کیونکہ یہ الفاظ بھلے سے اس نے اپنی دھن میں سونی کے لئے کہے تھے مگر وہاں کھڑے سب لوگ اسے شازیہ کی تعریف سمجھ کر مسکرا رہے تھے اب انہیں کیا پتا تھا اس نے تو ایک بار بھی شازیہ کو نہیں دیکھا تھا

"چلو رسم شروع کی جائے... جلدی جلدی"

سونی کے کہنے کی دیر تھی کہ سارے مہمان رسمیں کرنے کے لیے آگے آگئے جبکہ سونی اتنا رش دیکھ کر وہاں سے چلی گئی کیونکہ اسے اتنے سارے لوگوں میں گھٹن محسوس ہوتی تھی جبکہ دوسری طرف شفیع کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

اوففف اللہ پتا نہیں کیسے مہمان ہیں ایسا لگ رہا ہے جیسے وہاں کوئی مفت میں بریانی بٹ رہی ہے سب کے سب"

"!!!لوگ ایک ہی جگہ جمع ہو گئے...آاااہ

وہ اپنی ہی دھن میں بک بک کئے چل رہی تھی جب سامنے سے آتے شخص سے ٹکرائی

"!!!سوری"

"تمہارا پرابلم کیا ہے؟؟دکھائی نہیں دیتا؟؟اندھے ہو؟؟"

سونی نے غصے میں کہا اور آگے بڑھ گئی

" !!!ایکسکیوزمی میڈم!!!سامنے سے آپ آرہی تھیں میں نہیں"

"Whatever "

وہ منہ بناتی ہوئی حویلی کے اندر آگئی اور سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اپنے کمرے میں جانے لگی

"بات سنیں ایک بات پوچھوں؟؟"

"کیا ہے اب؟؟"

"آپ میں اتنی اکڑ کس بات کی ہے؟؟"

شفیع کے سوال پر وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"اکڑ؟؟ کونسی اکڑ؟؟"

"!!! یہی ہر وقت غصہ کرتے رہنا کسی کو منہ نہ لگانا کسی کو بھی ذلیل کر دے نہ وہ بھی بنا جانے"

اوہیلو مسٹر!!! یہ میری اکڑ نہیں میرا اسٹائل ہے انڈرسٹینڈ!!! اینڈ میں کیوں تمہیں جانوں گی؟؟ تم کونسا"

"!!! کوئی منسٹر لگے پڑے ہو... آجاتے ہیں پتا نہیں کہاں کہاں سے

سونی نے اس کی اچھی خاصی انسلٹ کی اور خود واپس اوپر جانے لگی جس پر شفیع نے اسے ہاتھ پکڑ کر روکا

بات سنیں محترمہ!!!میں کچھ کہہ نہیں رہا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں آپ میری انسلٹ پر انسلٹ کرتی چلی"

"!!!جائیں اور بہت بہتر ہوتا اگر آپ میری عزت افزائی کرنے سے پہلے میرے بارے میں جان لیتیں

شفیع نے سخت لہجے میں کہا جس پر سونی نے مزاحمت کی مگر اس کی پکڑ کافی مضبوط تھی

"!!!پہلے میرے بارے میں جان لیں پھر چھوڑ دوں گا کونسا ہمیشہ کے لئے پکڑا ہے"

شفیع نے یہ الفاظ دو قدم آگے آکر دھیمے لہجے میں ادا کیے تھے جس پر سونی دو قدم دور ہونے لگی تھی مگر ہو نہیں پائی تھی

جرمنی کی سب سے پرانی اور مشہور یونیورسٹی کا سب سے پرانا اور مشہور لیکچرر...شفقت خان...نام تو سنا"

"!!!ہو گا

شفیع کی بات پر سونی یک دم خاموش اس کی شکل دیکھنے لگی یہ تو وہی تھا جس کا اشق نے اسے بتایا تھا اور پھر جہاں وہ لیکچر دینے جاتی تھی وہاں بھی تو اکثر کسی شفقت خان نامی شخص کا بہت ذکر کیا جاتا تھا مگر اسے اپنا تو بھرم رکھنا تھا نہ

"!!!نہیں سنا!!!اور سننا بھی نہیں میں نے ہاتھ چھوڑو میرا"

وہ اسے پرے کرتی ہوئی بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ شفیع کھڑا ہوا سوچوں میں گم ہو گیا آخر وہ کتنی آسانی سے اتنے بڑے آدمی سے امپریس ہونے کے بجائے اسے اگنور کر کے چلی گئی تھی

"!!!یار کچھ تو بات ہے اس میں!!!مجھے اچھا لگا اس کا اسٹائل"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ کب سے کمرے میں بیٹھی اس ہی کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تو حویلی میں آتے ہی گاڑی سے نکل کر کہیں چلا گیا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا تھا

"بیٹا تمہیں اگر کوئی بھی مسئلہ ہو یا کسی چیز کی ضرورت ہو یہاں بہت ملازم ہیں کسی سے بھی کہہ دینا"

"جی اماں جان"

شازیہ نے نیچے گردن کئے جواب دیا جبکہ اماں جان اس کے چہرے کے تاثرات سمجھ چکی تھیں

"اور ہاں وہ اشق ابھی ذرا کام سے گیا ہے بس آتا ہی ہو گا"

وہ اسے پیار سے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں کچھ ہی دیر میں اشق کمرے میں آیا اس کے آتے ہی شازیہ کو ایک عجیب سے بو آئی جیسے اس نے سگریٹ نوشی کی ہو

"تم نے اب تک کپڑے نہیں بدلے؟؟"

اشق نے انجان سے لہجے میں لاپروائی برتے ہوئے کہا جس پر شازیہ سر اٹھا کر اسے ناسمجھی میں دیکھنے لگی

"اور یہ کیا پورے بیڈ کو گلدستہ بنایا ہوا ہے؟؟ کوئی ہے ادھر؟؟ ملازم کہاں مر گئے سب؟؟"

چونکہ تو وہ تک جب اس نے اشق کے چہرے پر سخت تاثرات دیکھے وہ کتنا عجیب سا رویہ کر رہا تھا

"جی جی اشق صاحب"

ملازم گردن جھکائے وہاں کسی جن کی طرح نمودار ہوا

"یہ میرے کمرے کی کیا حالت بنائی ہوئی ہے ہاں؟؟ کیا ہے یہ سب؟؟ یہ پھول یہ پتیاں؟؟"

اشق کی آواز پوری حویلی کو بیزار کر رہی تھی

"...صاحب وہ بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ"

وہ کچھ بھی کہیں گی تو تم مان لو گے ؟؟ابھی پانچ منٹ کے اندر اندر مجھے میرے کمرے کا پہلے والا حال کر کے دو"

"!!!جلدی فاسٹ

وہ غصے سے کہتا ہوا اپنے کمرے نکال کر وہاں سے باہر چلا گیا یقیناً وہ دوسرے کمرے میں گیا تھا جبکہ ملازم پورے کمرے کی صفائی کرنے لگا بیڈ کے علاوہ اس نے پورے کمرے سے پھول ہٹا دیئے اور صفائی کر کے وہاں سے چلا گیا جبکہ شازیہ ان سب باتوں کو سمجھنے سے قاصر تھی ابھی وہ مزید ذہن پر زور ڈالتی کہ تب ہی کمرے کا دروازہ دھڑ کر کے کھلا اور وہ اندر آیا

"اوففف احمق انسان!!!بیڈ کا تو وہی حال ہے اب کیسے سوؤں گا اس پر میں"

وہ خود ہی خود سے غصہ کرتا ہوا بیڈ کی طرف آیا اور اپنا تکیہ اٹھا کر سامنے صوفے پر چلا گیا ایسا منظر دیکھ کر شازیہ کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے آخر یہ سب کیا تھا وہ بلکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی

"تمہیں سونا نہیں ہے ؟؟لائٹس آف کرو مجھے نیند آ رہی ہے"

اشق نے بنا دیکھے یہ الفاظ ادا کئے اور جھٹکے سے صوفے پر لیٹ گیا اب وہ کیا کرتی کسی کو کیا کہتی وہ بے بسی سے

وہیں پر بیٹھی اپنی قسمت پر آنسوں بہا رہی تھی اپنے بوجھل قدموں سے بامشکل چلتی اپنے شرارے کو سنبھالتی

ہوئی وہ الماری کے پاس آئی اور اپنے کمرے نکال کر چینج کرنے چلی گئی

کپڑے چینج کر کے وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی اور لائٹ بند کر دی

"بابا جان یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا اشفاق کا مجھ سے ایسا رویہ کیوں؟؟ آخر کیا وجہ ہے ان

سب کی؟؟"

شازیہ کا پورا چہرہ سرخ پڑھ چکا تھا نجانے کب اسے نیند لگ گئی پتا ہی نہیں چلا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

صبح ساتھ بجے کا وقت تھا جب ماہی اور روحیل ہوسپٹل پہنچے جہاں رضوان ایڈمٹ تھے

"بابا"

ماہی اپنے بابا کے پاس بھاگتی ہوئی آئی انہیں کہاں پتا تھا کہ روحیل اسے سب بتا دے گا اور یہاں لے آئے گا

"ماہی؟؟تم یہاں؟؟"

رضوان سے تو بیڈ پر سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا مگر ماہی کو اچانک دیکھ کر وہ پریشان ہو گئے وہ بھی روحیل کے ساتھ رضوان نے روحیل کی طرف دیکھا تو روحیل نے انہیں اشارے سے سمجھایا کہ ماہی سب کچھ جانتی ہے

"بابا آپ کو کیا ہو گیا یہ سب کیسے ہوا آپکا پاؤں"

"میری جان میری گڑیا بابا بلکل ٹھیک ہیں پریشان نہ ہو"

"بابا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو؟؟"

ارے مجھے کیا ہو گا بھلہ ؟؟ چھوٹا سا زخم ہی تو ہے اور تمہیں اپنے بابا پر بھروسہ نہیں ہے کیا؟؟ایک گولی"

"تمہارے بابا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی ابھی تو میں جوان ہوں

ماہی کو یوں پریشان دیکھ کر رضوان نے اسے سمجھاتے ہوئے تھوڑا بھرم دکھایا جس پر ماہی لپک کر ان کے گلے لگ گئی

"...بابا مجھے روحیل نے سب کچھ بتا دیا!!!کہ وہ عریشہ کے بابا"

ماہی!!! مجھے پتا ہے روحیل نے تمہیں سب بتادیا مگر اس بات کا ذکر تم کسی کے بھی سامنے نہیں کرو گی اور"

ہاں آج کا دن بہت بڑا، مشکل اور پیچیدہ گزرے گا!!! تمہیں بہت ذہانت سے کام لینا ہو گا تمہیں عریشہ کو

"!!! سنبھالنا ہو گا

رضوان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر ماہی نے ثبات میں سر ہلایا

"بابا مگر آپ نے اتنے وقت سے یہ سب کیوں چھپایا مجھ سے؟؟"

ماہی خفا نظر آرہی تھی جس پر رضوان روحیل کا سہارا لے کر اٹھ بیٹھے

بیٹا یہ سب ضروری تھا!!! اگر یہ بات کسی بھی سامنے آجاتی کہ تم دونوں کا رشتہ ہوا ہے تو پھر ہمارے"

مشن کے لئے بہت مشکل ہو سکتی تھی کیونکہ انہیں ہم سب کی انفارمیشن تھی ہمیشہ سے اور اُنہیں یہ بھی نہیں پتا

کہ جس پر وہ اتنا تشدد کر رہے تھے وہ کوئی عام انسان نہیں وہ نا صرف بیسٹ کا خاص آدمی بلکہ شہید پولیس آفیسر

"انسپیکٹر جہانزیب کا بیٹا بھی ہے

رضوان کی بات پر ماہی سوالیہ نظروں سے پہلے انہیں پھر روحیل کو دیکھنے لگی

"ایک منٹ بابا!!! کیا کہا اپنے تشدد؟؟ کیسا تشدد؟؟ روحیل نے تو ایسا کچھ نہیں بتایا مجھے"

ماہی روحیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جس پر روحیل نے نیچے گردن کرلی

"بیٹا جس وقت تم نے ضد میں آکر روحیل کو کال کی تھی وہ بیسٹ اور اپنی ٹیم کے ساتھ بہت اہم مشن میں تھا مگر تمہاری کال کی وجہ سے ان کے پلین کو نقصان پہنچا تھا اور انہوں نے روحیل کو وہی پر گھیر لیا تھا اور نجانے کتنا تشدد کیا تھا اس پر کچھ دن بعد بیسٹ نے اور پوری ٹیم نے اسے وہاں سے چھڑوایا تھا مگر اب وہ لوگ یہ بات جان چکے ہیں کہ روحیل میرا داماد ہے"

"مگر بابا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ انہیں کیسے پتا؟؟"

ماہی نے ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا

"سر داماد نہیں انہوں نے ہونے والا داماد کہا تھا!!! یعنی انہیں نکاح کا نہیں پتا تھا مگر کوئی ہے ہمارے بیچ جس وجہ سے انہیں ہمارے تعلق کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات مل چکی تھی"

روحیل نے رضوان کو پھر سے پوری بات بتائی

"شاید!!! مگر اب وہ سب پکڑے جا چکے ہیں اور آج ایس کے کا بھی کھیل تمام ہو جائے گا"

"روحیل اپنے مجھے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا؟؟"

"بیٹا اس نے تو تمہیں بہت کچھ نہیں بتایا بچپن سے اب تک اس نے بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں"

رضوان کی بات پر ماہی حیرت سے روحیل کو دیکھ رہی تھی

"سر میں ان سب میں شاید دوسرے نمبر پر ہوں"

روحیل کی بات پر رضوان سنجیدہ ہو گئے

صحیح کہا پہلے نمبر پر تو وہ ہے اس نے نجانے کیسے کیسے حالات کو فیس کیا ہے نجانے کتنے دکھ کتنی تکلیفیں جھیلی"

"ہیں

"بابا تو شہرام کہاں ہیں اب؟؟"

"وہ اپنے گھر پر ہو گا مگر آج وہ عریشہ کو اس کے گھر چھوڑ دے گا"

"لیکن کیوں بابا؟؟"

"کیونکہ عریشہ ان سب باتوں سے انجان ہے"

تو بابا ہم اسے بتادیں گے کہ شہرام اسے پسند کرتا تھا اس لئے اس سے شادی کی ہے اور اس کے ڈیڈ گینگسٹرز"

"کے ساتھ ملے ہوئے تھے اس لئے وہ جیل میں ہیں

"بیٹا یہ سب اتنا آسان نہیں ہے!!! کیا کوئی بیٹی اپنے باپ کے خلاف ایسی بات سن کر پر سکون رہ سکتی ہے؟؟"

رضوان نے اسے احساس دلاتے ہوئے کہا جس پر ماہی واقعی اب کافی اداس ہو گئی تھی

اور رہی شہرام کی بات تو عریشہ اس سے نفرت کرتی ہے اسے تو پتا بھی نہیں کہ وہ انجان شخص اس کے لئے کیا"

"!!! سے کیا ہو گیا تھا لیکن بہر حال اب جو بھی ہوا بس اب تمہیں اور زینش کو مل کر اسے سنبھالنا ہے

"زینش؟؟ بابا وہ؟؟"

بیٹا دراصل اسے بھی تمہاری طرح ابھی ہی سب کچھ پتا چلا ہے وہ کافی سمجھدار بچی ہے اور تم بھی لیکن عریشہ..."

وہ بہت جذباتی ہے یہ تم بھی جانتی ہو اور اب جب بات ہی اس کی ہے تو پھر تو یہ وقت اس کے لئے بہت مشکل

"ہو گا

رضوان کی بات پر روحیل متفق تھا جبکہ ماہی کو ابھی سے عریشہ کی فکر شروع ہو گئی تھا

"بابا آپ پریشان نہ ہوئیں اللہ پاک نے مجھے کوئی بہن نہیں دی لیکن عریشہ میری بہنوں جیسی ہے آپ فکر نہ کریں میں سب سنبھال لوں گی"

ماہی نے جس طرح باہمت ہو کر یہ الفاظ کہے تھے رضوان کو اپنی بیٹی پر فخر محسوس ہو رہا تھا انہوں نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اور گلے سے لگا لیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں پر سکون سو رہا تھا تمام سوالوں کے جواب تمام الزامات کو جھوٹا قرار دینے کا طریقہ سب کچھ وہ پہلے ہی سوچ چکا تھا ابھی وہ خوابوں میں بیسٹ کو شکست دے رہا تھا مگر تب ہی اسے فائرنگ سنائی دی

"کون؟؟اس وقت کون آ گیا؟؟ کیا ہو رہا ہے یہ سب؟؟"

شفقت جلدی سے نیند سے بیدار ہوا اور کمرے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھا جہاں سارے ملازم دروازے پر کھڑے اس ہی کے منتظر تھے

"باہر کیا ہو رہا ہے؟؟ کیا چل رہا ہے یہ سب؟؟"

وہ بھنبھناتا ہوا ملازموں پر گرم ہونے لگا مگر اسکے ملازم سر جھکانے کے بجائے سر اٹھا کر کھڑے اسے گھور رہے تھے جیسے ابھی کھا جائیں گے

"ہٹو میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں"

ابھی وہ ملازموں کو پرے کرتا ہوا باہر کا دروازہ کھولتا جب پیچھے سے آنے والی آواز پر اس کے قدم رکے

"ارے سسر جی کہاں چلے؟؟ آپکا داماد تو ادھر بیٹھا ہے"

جانی پہچانی آواز سن کر وہ جھٹ سے پیچھے پلٹا مگر جب نظر سامنے رکھے صوفے پر گئی تو جیسے اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں

"کک کون ہو تم؟؟ اور اندر کیسے آئے ہاں؟؟"

وہ گولی چلنے کی آواز گھر کے باہر سے نہیں بلکہ اندر سے ہی آئی تھی کیونکہ بیسٹ ہاتھ میں بندوق لئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑے آرام سے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

"دروازے سے اور کہاں سے؟؟"

بیسٹ نے پر سکون انداز میں کہا شفقت اس کی شکل اب تک دیکھ نہیں پایا تھا کیونکہ منہ پر ماسک تھا

"تم لوگوں نے اسے اندر کیسے آنے دیا ہاں؟؟"

شفقت غصے سے ملازموں کی طرف بڑھا

ارے ارے ریلیکس سسر جی...آپ تو ایسے غصے کر رہے ہیں جیسے میں کوئی غیر ہوں...آفٹر آل داماد ہوں"

"...آپ کا

اس کا لہجہ سخت مگر دل جلا دینے والا تھا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اندر آنے کی ہاں جاؤ یہاں سے"

ارے ارے آپ اتنا بھڑک کیوں رہے ہیں؟؟آپ سو رہے تھے تو میں نے سوچا کیوں نہ میں خود ہی اندر"

آجاؤں ویسے ماننا پڑے گا آپ کے ملازم بہت اچھے ہیں بڑی اچھی طرح استقبال کیا ہے انہوں نے میرا،اور اپنی

"بیٹی کا نہیں پوچھیں گے؟؟

"کہاں ہے میری بیٹی کیا کیا تم نے اس کے ساتھ؟؟"

شفقت بھڑکتے ہوئے کہنے لگا جس پر بیسٹ ایک جھٹکے سے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آیا جیسے جیسے وہ قدم بڑھا رہا تھا شفقت کا جسم ڈر سے کانپ رہا تھا اور چہرے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں

"وہ بلکل ٹھیک ہے میں نے سوچا تھا کہ اسے ساتھ لاؤں مگر پھر میں نے سوچا اب کیا اتنی سی دیر کے لئے اپنی بیوی کو تنگ کروں میں وہ بڑے آرام سے سو رہی تھی جبھی میں یہاں اکیلا ہی آگیا ہاں مگر آئی پرومس میں اسے آپ سے ضرور ملوانے لاؤں گا"

بیسٹ کی آنکھوں میں ایک عجیب سی وحشت تھی جو شاید وہ بہت پہلے کافی بار دیکھ چکا تھا مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

"!!! مگر یہاں نہیں... جیل میں"

شفقت ابھی کچھ سمجھتا مگر تب ہی ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور تمام ملازم ایک سائڈ ہو گئے تقریباً آٹھ دس پولیس والے اندر آئے اور شفقت کو گھیر لیا

"یہ سب کیا ہے؟؟"

"Mr. Shafqat Khan You are under arrest!!!"

ابھی وہ کوئی مزاحمت کرتا جب سب نے اسے مکمل گھیر لیا اور اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی لگا دی

"ارے یہ سب...؟؟ یہ سب کیا کر رہے ہو تم لوگ ہاں؟؟ احمقوں کھڑے کھڑے میری شکل کیا دیکھ رہے ہو جا کے سکیورٹی بلاؤ!!!"

شفقت کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے تمام ملازموں نے بیسٹ کو سیلوٹ کیا جس پر بیسٹ نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر انہیں جوابی اشارہ دیا

"مطلب تم...سب کے سب غدار؟؟ میں نہیں چھوڑوں گا ایک ایک کو پکڑوں گا دیکھ لینا تم سب بہت برا انجام ہو گا تمہارا"

شفقت مزید کچھ کہتا جب سب لوگ اسے موبائل میں بٹھا کر تھانے لے گئے جبکہ بیسٹ اپنی کار میں بیٹھ کر حویلی کی طرف چلا گیا

"کیوں آخر کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا؟؟ کیا غلطی ہے میری؟؟"

وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ تو جیسے اس کی ایک ایک بات کو نظر انداز کرتا ہوا اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا

"اشق میں آپ سے بات کر رہی ہوں"

شازیہ کے سخت لہجے پر اشق نے ایک آگ اُگلتی ہوئی نظر اس پر ڈالی اور اپنا لیپ ٹاپ وہیں پر پٹخ کر وہاں سے باہر جانے لگا جس پر شازیہ نے اس کا راستہ روکا

"کیا سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو؟؟ جب پیار ہی نہیں تھا تو کیوں کی شادی مجھ سے؟؟ گھر کی ملازمہ بنانے کے لئے؟؟ یا پھر قید میں رکھنے کے لئے؟؟

"ارے نہیں کرنا چاہتا تھا میں تم سے شادی غلطی کر دی تھی میں نے رشتہ بھیج کر اب معاف کرو مجھے جان چھوڑو میری ایک مہینے سے تمہاری اس منحوس شکل کو برداشت کر رہا ہوں مگر اب بہت ہوا مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہارے ساتھ رہنے کا"

وہ شازیہ سے بھی کئی زیادہ تیز آواز اختیار کر چکا تھا شازیہ اس کی باتوں سے بہت ٹوٹ رہی تھی مگر وہ مجبور تھی اپنے بابا کی وجہ سے اگر بابا کی عزت اور طبیعت کا معاملہ نہ ہوتا تو آج وہ یہاں کبھی نہ ہوتی

اچھاتوآپ پریشان ہیں مجھ سے ؟؟آپ سے میری شکل جھیلی نہیں جارہی؟؟ٹھیک ہے میں آج ہی اپنا کمرہ"

"تبدیل کرلوں گی مگر مجھے میرے آخری سوال کا سچ سچ جواب چاہیے

"کیسا سوال؟؟"

کیاآپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں؟؟میرے ساتھ ایسے رویے کی زمہ داری آپکی کسی اور سے بے پناہ محبت"

"ہے؟؟

شازیہ کی بات پر اشق نے نظریں چرالیں اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیاان کی شادی کو ایک مہینے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا مگر اب تک ایک بار بھی اشفاق نے شازیہ کی طرف مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھاہاں مگر سب کے سامنے وہ اس کے ساتھ ایسے پیش آتا تھا جیسے ان کے درمیان حد سے زیادہ محبت ہے

شازیہ وہیں پر بیٹھی رونے لگ گئی مگر تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا

"بجو کیسی ہیں آپ؟؟اگر آپ مصروف نہ ہوں تو مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے"

سونی کی آواز سن کر شازیہ نے اپنے آنسوں پوچھے

"ہاں کہو سونی کیاہوا؟؟"

بجو وہ شفیع... شفیع کا رشتہ آیا ہے میرے لئے اور بابا جان رضامند بھی ہیں آج شام انہوں نے آپ کو اور جیجو"

"کو اور ان کی امی کو بھی بلایا ہے

شازیہ جو تھوڑی دیر پہلے اتنے آنسوؤں سے رو رہی تھی اب اپنی بہن کے رشتے کا سن کر خوش ہو گئی

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے وہ بہت اچھے ہیں بلکل تمہارے مزاج کے، تمہیں خوش رکھیں گے"

"...ہاں بجو لیکن بابا جان نے مجھ سے میری مرضی اب تک نہیں پوچھی"

سونی کے اداس لہجے پر شازیہ جھوٹی ہنسی ہنسنے لگی

"سونی تم بھی نہ... چلو میں شام کو آتی ہوں پھر کرتے ہیں اس پر بات"

شازیہ نے بنا جواب سنے فون بند کر دیا جبکہ اب وہ ایک نظر دروازے پر ڈال کر وہاں سے اٹھ گئی کیونکہ اسے یہ

بات گھر میں بتانی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...شہرام... کل رات وہ سب کیا تھا... خون، لڑائی اور"

"اپنا سامان پیک کرو تمہارے یہاں سے جانے کا وقت آ چکا ہے"

شہرام اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات کہتا ہوا وارڈ روب چلا گیا

"جانے کا مطلب؟؟"

ہاں جانے کا...میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا جلدی سے اپنا سامان پیک کر کے نیچے آؤ مجھے انتظار بلکل"

"نہیں پسند

شہرام کے عجیب سے رویے پر وہ بہت پریشان تھی آخر وہ کتنی جلدی بات کرنے کا انداز بدل لیتا تھا کیا یہ سب اس کے لئے اتنا آسان تھا یہ پھر کچھ تھا جو وہ چھپا رہا تھا

عریشہ اپنا سامان پیک کر کے سیڑھیوں سے نیچے آئی جہاں سارے ملازم اداس کھڑے تھے

"بیگم صاحبہ آپ جا رہی ہیں...کیا آپ یہاں آیا کریں گی؟؟"

ایک ملازمہ نے اداس لہجے میں کہا اور پھر عریشہ کو بھی یہاں سے جانا بہت عجیب لگ رہا تھا ایک وقت وہ تھا جب وہ اس گھر سے جانے کے لئے کتنی بے چین رہتی تھی مگر اب جو وقت تھا وہ اسے ان سب سے دور ہونے پر اداس کر رہا تھا

ہاں میں جا رہی ہوں... تم سب اپنا خیال رکھنا... بہت اچھا لگا تم سب کے ساتھ یہاں رہ کر... اور اگر ممکن ہوا تو"

" پھر ملاقات ہو گی خدا حافظ

عریشہ نے اپنا سامان ملازم کو دیا اور انہیں خدا حافظ کرتی ہوئی وہاں سے باہر چلی گئی جہاں شہرام اس کا انتظار کر رہا تھا

سفر تھوڑا طویل تھا مگر وقت ایسے گزر رہا تھا جیسے اسے روکنا کسی کے بھی اختیار میں نہ ہو وہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ عریشہ کھڑکی کی طرف رخ کئے باہر کا موسم دیکھ رہی تھی جو اس ہی کی طرح اداس تھا

" شہرام"

عریشہ شہرام سے نرم لہجے میں مخاطب ہوئی مگر وہ تو جیسے سنی ان سنی کرتے ہوئے ڈرائیو میں مصروف تھا

"کیا ناراض ہو مجھ سے؟؟"

"میں کیوں ہوؤں گا تم سے ناراض"

وہ پھیکے لہجے میں کہنے لگا جبکہ عریشہ کی نظر اس کے ہاتھ پر تھی جو کل رات گولی سے زخمی ہو گیا تھا شرٹ کے باہر سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ سمجھ چکی تھی کہ کل رات جو کچھ ہوا وہ سب سچ تھا لیکن اس کی ہمت

نہیں تھی کہ وہ اس سے سوال کر سکے کہ آخر اس نے اس آدمی کو جان سے کیوں مارا وہ جواب بہت اچھی طرح سے جانتی تھی

"تو پھر اتنے خاموش کیوں ہو... کیا کوئی بات نہیں کرو گے مجھ سے؟؟"

"کیا بات کروں؟؟"

عریشہ کو اس کے لہجے سے ایک الگ ہی طرح کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی آخر اسے کیوں شہرام کا ایسا رویہ چب رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

"روکو گے نہیں مجھے؟؟"

وہ تمام باتیں اگنور کر سکتا تھا مگر عریشہ کا اداس لہجہ اسے اندر سے تڑپا رہا تھا وہ خود کتنا درد میں تھا یہ تو صرف وہ ہی جانتا تھا یہ پھر اس کا اللہ جانتا تھا ہاں آج اسے واقعی اپنے دل میں درد محسوس ہو رہا تھا مگر وہ شہرام ملک تھا اسے دل پر پتھر رکھنا اور دل کو پتھر کرنا خوب آتا تھا

"یہ وقت مناسب نہیں اور میرے روکنے سے کیا تم رک جاؤ گی؟؟"

"...دل بھر گیا نہ تمہارا مجھ سے"

عریشہ اب اپنی منزل کے بہت قریب تھی گھر آنے میں بس چند منٹ کا وقت رہ گیا تھا

"دل کیسے بھرے گا؟؟میں تو ہارٹ لیز ہوں نہ"

شہرام کی بے پرواہی آج عروج پر تھی ایک جھٹکے سے گاڑی رکی اور سامنے اس کا گھر تھا وہاں کے سارے ملازم اسے جانتے تھے اس لئے گیٹ پر ہی کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے ان میں سے دو ملازم گاڑی کے پاس آئے اور سامان نکال کر اندر لے گئے

"کیا ہم پھر کبھی ملیں گے؟؟"

"...اگر تم چاہو تو ضرور"

عریشہ کے سوال پر شہرام نے یہ جواب دیا وہ گاڑی سے اتر کر جانے لگی مگر اس کی آواز پر رکی

بس ایک بات کا خیال رکھنا...جو کل میرا تھا وہ آج بھی میرا ہے اور ہمیشہ میرا رہے گا اس میں اگر کسی بھی قسم" کی خیانت ہوئی تو یا تو خیانت کرنے والا نہیں یا پھر میں نہیں...اگر مجھ سے ملنا ہو تو جلدی آنا ورنہ کہیں دیر نہ ہو جائے..."

وہ کچھ عجیب سے نا سمجھنے والے جملے کہہ کر وہاں سے چلا گیا مگر عریشہ وہیں پر کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ہاتھ چھوڑیں میرا یہ کیا بدتمیزی ہے"

سونی نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کافی کوشش کی مگر وہ تو جیسے اس کی جان اور عزت دونوں کا دشمن بن چکا تھا جسے وہ ایک شریف پڑھا لکھا سمجھدار انسان سمجھتی تھی وہ تو ایک درندہ صفت انسان نکلا تھا

"نہیں چھوڑوں گا تم صرف میری ہو سونی... صرف میری... تم بس ایک بار کہہ دو کہ تم مجھ سے راضی ہو قسم خدا کی میں تمہارے لیے پورے جہان سے لڑ لوں گا اور ہم دونوں یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے اور ایک حسین زندگی کی شروعات کریں گے میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا... بس تم اس رشتے سے انکار کر دو..."

وہ مسلسل دو ہفتوں سے اسے تنگ کئے جا رہا تھا مگر سونی نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی کیونکہ وہ اپنے بابا کی عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دینا چاہتی تھی اور پھر اس کی بہن کی زندگی کا سوال تھا

"یہ کیا فضول بکواس کر رہے ہیں آپ؟؟ آپ کو شرم نہیں آتی روز روز ایسی گھٹیا باتیں کرتے ہوئے... کیا سمجھتی تھی میں اور کیا نکلے ہیں آپ..."

ہاں ہوں میں گھٹیا... کیونکہ میں نے سچی محبت کی ہے تم سے اور تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک"

"...سکتا

ابھی وہ اس کے مزید آگے بڑھتا کہ سونیا نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا جس سے وہ اسے دیکھتا ہی

رہ گیا

آپ کا دماغ خراب ہے کیا آپ نہیں جانتے دو دن بعد میرا نکاح ہے اگر اب مزید آپ نے میرے قریب"

آنے کی یا مجھ سے کسی قسم کی کوئی بھی بات کرنے کی کوشش کی تو میں سب کو بتا دو گی آپ کے بارے میں آپ

"!!! کی اصل پہچان اپنا اصل چہرہ سب کے سامنے لے آنے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی مسٹر اشفاق ملک

وہ نا سمجھی سے اسے گھور رہا تھا پہلی بار کسی نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا ورنہ کوئی اسے نظر اٹھا کر دیکھ تک نہیں سکتا تھا

ہاتھ بھی کس نے اٹھایا تھا اس کی محبت نے جس پر وہ دل و جان سے فدا تھا

اور ہاں اگر اپنی عزت نفس مجروح ہونے سے بچانا چاہتے ہو تو آئندہ میرے راستے میں مت آنا ورنہ بہت برا"

"ہو گا

وہ اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلی گئی مگر وہیں کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ شفقت کو یہ سب بلکل بھی نہیں بتانا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس کا دوست تھا اس لئے وہ پیٹ پیچھے سے وار کرنے کو ترجیح دیتا تھا ورنہ شفقت کو راستے سے ہٹانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"عریشہ؟؟تم یہاں؟؟"

جب وہ اندر آئی تو ہارون وہیں پر موجود تھا مگر اسے یوں اچانک دیکھ کر وہ جھٹ سے اس کے قریب آیا

"...ہارون"

عریشہ ہارون کو دیکھ کر خوش ہوئی مگر اتنا نہیں جتنا وہ اس سے ایکسپیکٹ کر رہا تھا

"عریشہ تم کیسی ہو ٹھیک ہو نہ؟؟اس نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو نہیں نہ؟؟ تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا..."

"ہارون ڈیڈ کہاں ہیں؟؟"

ہارون نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا مگر عریشہ اس سے دور ہوئی وہ اس کا دوست ضرور تھا مگر اب وہ کسی اور کے نکاح میں تھی اسے اب ہارون کے گلے لگنے پر عجیب سا محسوس ہو رہا تھا جبکہ ہارون اس کے ساتھ کافی فرینک تھا

"...عریشہ وہ"

ہارون نے نظریں جھکائیں

"بتاؤ ہارون ڈیڈ کہاں ہیں؟؟"

"جیل میں"

اس نے مختصر سا جواب دیا جسے سن کر عریشہ کے ساتھ سے اس کا ہینڈ بیگ نیچے جا گرا

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ کیا بکواس کر رہے ہو تم وہ جیل میں کیوں ہیں؟؟"

"پولیس کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے...بزنس کا کچھ پرابلم ہے"

اس نے نظریں چرائیں جس پر عریشہ نے اسے غور سے دیکھنے لگی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"عریشہ بس اتنا جان لو جو تمہیں ہم سے دور لے کر گیا تھا ہمارے ہر درد کی وجہ وہ ہے"

ہارون کو بات سنبھالی آتی تھی اور بات کا سارا ملبا کسی اور پر گرانا اور کسی اور کو ذمہ ٹھہرانا تو اسے بہت اچھے سے آتا تھا

"... کیا مطلب تم... تم شہرام کے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟ وہ غلط نہیں ہے وہ بہت اچھا انسان ہے"

عریشہ کے منہ سے شہرام کا نام سن وہ اسے خونگی سے دیکھنے لگا

" کیا کہا تم نے؟؟ شہرام؟؟ کیا شہرام نام ہے اس کا"

"ہاں"

"عریشہ تم فلحال اپنے کمرے میں جاؤ"

"...ہارون مجھے ڈیڈ سے ملنے جانا ہے"

عریشہ پلیززز ابھی کمرے میں جاؤ آج یہ سب ممکن نہیں کل میں تمہیں لے چلوں گا آئی پرومس ابھی جاؤ"

"پلیززز

وہ عریشہ کو سمجھاتا ہوا خود گھر سے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر کہیں چلا گیا جبکہ عریشہ کو ہارون کا یوں شہرام کو برا کہنا بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

اس نے بہت کوشش کی سونی کو اپنی طرف مائل کرنے کی کبھی پیار سے کبھی زبردستی سے کبھی ڈرا دھمکا کر لیکن سونی اس سے ڈرنے والی بلکل بھی نہیں تھی آخر کار اس کی اور شفقت کی شادی ہو چکی تھی مگر اشفاق ان

سب باتوں کو بلکل بھی ہظم نہیں کر پا رہا تھا کرتا بھی کیسے وہ اب اکثر اس کی آنکھوں کے سامنے رہتی تھی کیونکہ شفقت اس کا دوست جو تھا

"شفیع میں سوچ رہی تھی اپنی پڑھائی مکمل کر لوں آپ کیا کہتے ہیں؟؟"

"یار کیا ہو گیا میں تو ہنی مون پر جانے کا سوچ رہا تھا اور تمہیں پڑھائی کی لگ رہی ہے"

شفقت نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر سونیا ہنسنے لگی

"تو ایک کام کریں نہ ہم جرمنی چلتے ہیں وہاں میں پڑھائی بھی کر لوں گی اور ہمارا ہنی مون بھی ہو جائے گا"

سونی کی بات پر شفیع مسکرانے لگا

"ہاں رائٹ تم نے ٹھیک کہا پھر میں کل ہی ٹکٹ کرواتا ہوں ہم ایک دو دن میں جرمنی چلیں گے"

وہ دونوں اپنے الگ گھر میں رہ رہے تھے جہاں شفقت بہت کم رہتا تھا کیونکہ وہ پاکستان سے باہر ہی ہوتا تھا بس کبھی کبھی اپنے گھر میں آیا کرتا تھا جہاں وہ اکیلے رہتا تھا کیونکہ اسے اپنے خاندان والوں کے ساتھ رہنا کوئی خاص پسند نہیں تھا

(کچھ دن بعد)

"کیا کہا؟؟تو واپس جا رہا ہے مگر کیوں؟؟"

"یار سونی کو اپنی پڑھائی مکمل کرنی ہے اور پھر اس ہی بہانے ہم تھوڑا گھوم پھر بھی لیں گے"

"تو واپس کب تک آنا ہے؟؟"

"ابھی تو کچھ نہیں پتا"

وہ ایئرپورٹ پر جانے سے پہلے سب سے ملنے آئے تھے اور واپس جانے کا ذکر انہوں نے پہلے کسی سے بھی نہیں کیا تھا

"... شفیع چلیں ہماری فلائیٹ کا وقت ہو رہا ہے"

سونی نے ایک دل جلانے والی مسکراہٹ اشق کی طرف اچھالی جس سے وہ اندر ہی اندر جل کر خاک ہو گیا

"...جی ہاں بیگم جی چلیں"

وہ اپنے محرم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر وہاں سے چلی گئی جبکہ پیچھے وہ کھڑا ہارنے والی نظروں سے انہیں جاتا دیکھ رہا تھا

"اشق آپ اس وقت گھر پر؟؟آپ آفس نہیں گئے؟؟"

"...سامنے سے ہٹو میرے"

"اشق جب آپ آ ہی گئے ہیں تو بابا جان سے ملتے جائیں"

"نہیں ملنا مجھے کسی سے بھی ہٹو سامنے سے"

اشق نے اسے ایک جھٹکے سے دور ڈھکیلا اور خود حویلی سے چلا گیا جبکہ دوسری طرف شازیہ بچاری زمین پر گری اپنے نصیب کو کوس رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

" کیا؟؟بیسٹ نے گل خان کو مار دیا؟؟ مگر کیوں کیا پتا ہمیں سب سے کچھ انفارمیشن حاصل ہو جاتی"

رضوان نے جب گل خان کا سنا تو وہ آرجے کہنے لگا

سر یہ آپ بھی جانتے ہیں بیسٹ اپنے بنائے گئے اصولوں پر قائم رہتا ہے اسنے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ گل خان" جو مار دے گا،اور ابھی گل خان مرا نہیں ہے بس اس کے جسم کے کچھ اندرونی حصے نکالے گئے ہیں ابھی اس کی سانس باقی ہے"

آرجے کی بات پر رضوان نے ثبات میں سر ہلایا اور اپنے بیڈ سے اٹھنے لگا کیونکہ وہ اب گھر میں آچکے تھے

"آپ کہاں جارہے ہیں؟؟"

"مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہوگا ہر حال میں،ایسا نہ ہو کے ڈون فرار ہو جائے"

سر ریلکس آپ کو ابھی جانے کی ضرورت نہیں وہاں بہت لوگ ہیں ان پر نظر رکھنے والے...ٹھیک ایک ہفتے بعد آپ کی ضرورت پڑے گی کیونکہ عدالت میں پیشی ہو گی ان دونوں کی"

"ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں ایک دو دن میں ضرور جاؤں گا"

رضوان کی بات سن کر آرجے اس سے اجازت لیتا ہوا وہاں سے چلا گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"بیسٹ تم کب آرہے ہو بلڈنگ پر؟؟"

"Soon..."

وہ اس وقت تنہائی چاہتا تھا کیونکہ جس غم میں وہ تڑپ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس حالت میں وہ کمرے سے باہر نکلے

بیسٹ کیا مطلب سون یار؟؟ وہ مر رہا ہے اس کے دونوں گردے نکال چکے ہیں اس میں اب کچھ بھی باقی"

"نہیں سوائے اس کے دل کے... چند سانسیں باقی ہیں اس میں اگر تم جلدی نہیں آئے تو وہ مر جائے گا

روحیل اسے نجانے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

"ٹھیک ہے آتا ہوں"

وہ بنا کچھ سنے مختصر سا جواب دے کر دوں بند کر گیا

"تھینک گوڈ پتا نہیں کس حال میں ہو گا اچھی بات ہے یہاں آجائے تاکہ اس کا غصہ تو کم ہو تھوڑا"

روحیل خود کلامی کرتا ہوا بلڈنگ کے اندر چلا گیا جہاں باقی سب بیٹھے اس کی آخری سانسیں گن رہے تھے

"ابے یہ کب مرے گا یار؟؟"

حارث کی بات پر نوفل ہاتھ کے اشارے سے پتا نہیں کہا جبکہ دوسری طرف مہر بیٹھی ٹائم نوٹ کر رہی تھی

"یار یہ مر کیوں نہیں رہا؟؟ارے تو اب تک مر جانا چاہیے"

حارث اب اسے یوں نڈھال دیکھ کر گھسمسانے لگا جس پر باسم اٹھا اور چلتا ہوا اس کے پاس آیا

ابے تجھے کیوں اس نسواری کے مرنے کی اتنی جلدی ہے؟؟سچ سچ بتا کیا تیرا ابھی کوئی پرانا حساب باقی ہے؟؟"

یار بھائی اگر واقعی ایسی کوئی بات ہے تو بتا دے تاکہ بیسٹ سے آنے سے پہلے پہلے ہم بھی اس سے تھوڑا بدلہ لے سکیں"

باسم حارث سے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہنے لگا جس پر حارث نے اسے عجیب نظروں سے گھورا

نہ بھئی نہ میرا بھلہ اس نسواری سے کیا حساب ہو سکتا ہے؟؟میں تو عام سا بندا ہوں اور ویسے بھی مجھے سب"

"زینش کے منگیتر کی نظر سے دیکھتے ہیں

" یار تو کب تک زینش کا منگیتر بنا رہے گا؟؟صاف صاف بول نہ کہ تو بہزاد سر کا سگا بھتیجا ہے"

باسم نے ایبرو کا زاویہ بناتے ہوئے کہا جس پر حارث نے اسے چپ کروایا

"گائز بیسٹ آرہا ہے"

ابھی وہ سب آپس میں بک بک کرنے میں لگے ہوئے تھے جب حورین نے انہیں بتایا

"...چل بیٹا اب تو تو گیا"

حارث کے چہرے پر عجیب ہی مسکراہٹ آنے لگی جسے وہ کسی سے بھی چھپا نہ سکا

"اتنی جلدی کہاں ابھی تو وہ آئے گا کھیلے گا پھر مارے گا"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

باسم نے ہاتھوں کے اشارے سے بتایا

باسم مجھے اس کی حالت ایسی نہیں لگ رہی کہ یہ سب مزید کوئی تکلیف برداشت کر سکے اس سے تو بولا بھی"

" نہیں جا رہا

مہر نے ان سب کی باتیں سن کر کہا

"دیکھوں ذرا کہیں مر مرا تو نہیں گیا"

ابھی نوفل اٹھ کر اس کے قریب آتا تب ہی بیسٹ اندر آیا تو سب ایک لائن میں کھڑے ہو گئے

"بیسٹ اس کے پاس وقت بہت کم ہے اب تم جیسی چاہو اسے موت دے دو"

باسم کی بات پر بیسٹ نے آرجے کی طرف اشارہ کیا جسے سمجھتے ہوئے آرجے نے اپنا الیکٹرک لائٹر نکال کر اسے دیا جبکہ دوسری طرف مہر اس کی آنکھوں کا اشارہ سمجھتے ہی ایک خنجر نما بلیڈ اور ایک چھوٹی سی ایسڈ کی بوتل اس کی طرف لائی جبکہ حارث یہ منظر بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اس نے کبھی کسی کو مرتا ہوا نہیں دیکھا تھا بس ہمیشہ سنا ہی تھا

بیسٹ نے سب سے پہلے اس بوتل کو کھول کر اسے بلیڈ پر لٹایا جسے دیکھ کر سب حیران ہو گئے تھے کیونکہ وہ کبھی بھی اتنا زیادہ ایسڈ استعمال نہیں کرتا تھا بوتل کو خالی کر کے ایک جھٹکے سے اس نے ڈزبن میں پھینکا اور دوسرے ہاتھ سے آرجے کا لائٹر جلا کر اس بلیڈ پر پھیرا جس سے وہ گرم ہونے لگا

جیسے جیسے لائٹر کی آگ اس بلیڈ کو جلا رہی تھی ایسے ایسے بیسٹ کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا جب بلیڈ مکمل انگارے نما ہو گیا تب بیسٹ نے آرجے کو اس کا لائٹر واپس دیا اور خود چلتا ہوا بیڈ کی طرف آیا جہاں گل خان اپنے بے جان

جسم کے ساتھ لیٹا ہوا تھا اس نے ایک ہی ہاتھ سے اسے پکڑ کر اٹھایا اور بلیڈ اس کے پیٹ میں گھونپ دیا پھر نکالا

اور پھر گھونپ دیا یہ عمل اس نے چند ہی سیکنڈ میں تقریباً کوئی دس سے زائد دفہ کیا تھا

اب اس نے یہی خنجر اس کے چہرے پر مارا جس سے اس کے چہرے کی کھال جلنے لگی اور پل بھر میں اس کا چہرہ

خونم خون ہو گیا ابھی وہ تڑپ ہی رہا تھا جب بیسٹ نے ایک آخری وار اس کی گردن پر کیا جسے برداشت نہ

کرتے ہوئے وہ زمین پر گر گیا جبکہ سب بہت حیران تھے کیونکہ بیسٹ کبھی بھی کسی کے پیٹ میں وار نہیں کرتا

تھا آج اس کا انداز بہت الگ سا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اور ہی غصے کی آگ میں جل رہا ہو

بیسٹ نے اس کے سینے پر دو بار اوار کیا اور دل ہاتھ میں تھام لیا اور خنجر وہیں پر پھینکتا ہوا خود باہر کو چلا گیا جبکہ

حارث اس کے آخری والے عمل پر بے حد حیران ہو گیا تھا

"اب اس کا کیا کرنا ہے؟؟"

"کیا کرنا ہے؟؟ کچھ بھی نہیں اب تو یہ بلکل بیکار پیس ہو گیا ہے اسے پھینک آئیں گے جنگل کے جنگلی کتوں کے

سامنے یہ انہیں کی خوراک بنے گا"

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ہارون تم؟؟تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں میں نے یہاں سے کہیں دور جانے کو کہا تھا نہ"

شفقت اسے جیل میں دیکھ کر بہت حیران و پریشان ہوا جبکہ اس سے بھی کئی زیادہ پریشان ہارون تھا

جارہا تھا میں آخری بات گھر پر آیا تھا آپ سے بزنس کی کچھ فائلز پر دستخط لینے لیکن جب آپ نہ ملے تو میں"

"...واپس جانے لگا مگر تم تب ہی عریشہ

ہارون کے منہ سے عریشہ کا نام سن کر شفقت انتہا کا حیران ہوا

"عریشہ؟؟کیا عریشہ؟؟کیا ہوا ہے میری بیٹی کو؟؟بتو ہارون چپ کیوں ہو تم؟؟بتاؤ کیا ہوا ہے اسے"

" اسے کچھ بھی بھی ہوا سر وہ بلکل ٹھیک ہے مگر وہ گھر واپس آچکی ہے"

ابھی ہارون آگے کچھ کہتا جب شفقت کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگے

"...کیا واقعی میری بیٹی واپس آگئی؟؟وہ کہاں ہے اس وقت تم نے اسے بتایا تو نہیں کہ اس کا باپ"

ریلیکس سر اسے صرف اتنا پتا ہے کہ آپ جیل میں ہیں میں نے اسے کہہ دیا کہ بزنس کا کوئی پرابلم ہے اور میں"

نے اسے یہ بھی کہا ہے کہ ہماری ہر پریشانی کی وجہ وہ انسان ہے جس نے اسے اغواہ کیا تھا لیکن وہ تو ماننے کو تیار

"نہیں وہ تو اس کی تعریف کر رہی تھی

ہارون بے یقینی کی کیفیت میں کہتا چلا جا رہا تھا جبکہ شفقت اس کی ایک ایک بات کو غور سے سن رہا تھا اور حیران

بھی ہو رہا تھا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے جس نے اسے اغواہ کیا وہ اس ہی کی طرف داری کر رہی تھی؟؟ کیا پاگل ہو گئی ہے وہ؟؟"

"...سر یہ سب چھوڑیں اس سے بھی ایک زیادہ ایک بڑا مسئلہ کچھ اور ہے"

"مسئلہ؟؟ اب کیسا مسئلہ؟؟"

"سر جس نے اسے اغواہ کیا تھا وہ بیسٹ ہے"

"وہ تو ہم سب کو پتا ہے"

سر لیکن ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ بیسٹ ہے مگر ہمیں اس کے متعلق اور کچھ بھی نہیں پتا تھا لیکن عریشہ"

" نے اس کا نام لیا تھا

ہارون نے آخری جملہ بڑے الجھے ہوئے انداز میں کہا جس پر شفقت سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"اصل نام لیا تھا اس نے؟؟"

"...سر"

"بتاؤ ہارون؟؟ کیا نام لیا تھا اس نے؟؟"

"...شہرام"

ہارون کے کہنے کی دیر تھی کہ شفقت کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ وہیں پر کھڑے کھڑے گرنے والے انداز میں اچانک بیٹھ گیا

"...سر سنبھالیں خود کو، مجھے ضرورت ہے آپ کی"

ہارون...جو ہم سمجھ رہے ہیں اگر واقعی وہ وہی ہے تو سمجھو آج نہیں تو کل مگر جلد ہی ہمیں بہت بری شکست"

"ہونے والی ہے

شفقت نے سوچوں میں گم گہرے الفاظ کہے تھے جس پر ہارون کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

انہیں وہاں سے جا کر بہت وقت بیت چکا تھا شروع کے دنوں میں تو اشق کو نارمل رہنے میں بہت دشواری پیش آرہی تھی مگر آہستہ آہستہ اس کا مزاج سب کے ساتھ ٹھیک ہوتا گیا ان دنوں وہ زیادہ تر اپنے بزنس کو ہی وقت دیا کرتا تھا اور فارغ وقت میں جب وہ گھر آتا تھا تو شازیہ ایک بیوی کے حیثیت سے اس کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی

اب تو اس کا رویہ شازیہ کے ساتھ بھی کافی بہتر ہو چکا تھا بس یہی وجہ تھا جو شازیہ کو اس کا کمرہ واپس مل چکا تھا اور کہیں نہ کہیں وہ اشفاق کے دل میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب بھی ہو چکی تھی وہ کرسی پر بیٹھا چائے کا کپ تھامے شازیہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ بہت دن ہوئے تھے وہ اپنے بابا کی حویلی نہیں گئی تھی مگر اب اسے دو دن ہو چکے تھے جو شاید اشق کو پریشان کر رہے تھے آخر وہ واپس کیوں نہیں آرہی تھی

"بیٹا تم یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو؟؟"

اماں جان کی آواز پر اس کی سوچ کا خول ٹوٹا

"اماں جان اکیلا ہی تو ہوں آپ سو گئی تھیں تبھی یہاں آگیا"

"ہمم تنہائی کھٹکنے لگی ہے؟؟"

اماں جان کے سوال پر اس کی نگاہیں جھکنے لگیں

"لے آؤنہ اسے حویلی سے شاید وہ بھی تمہاری ہی منتظر ہو گی ویسے بھی میرا بھی دل نہیں لگ رہا اس کے بنا بہت اچھی بچی ہے"

اماں جان کی بات پر اشق نے ثبات میں سر ہلایا اور چائے کا کپ وہیں پر رکھ کر باہر گاڑی کی طرف چلا گیا یقیناً وہ اسے لینے جانے والا تھا

وہ اپنی ہی دھن میں گاڑی چلانے میں مصروف تھا اسے دھیان ہی نہیں تھا کہ وہ اتنے بڑے روڈ پر گاڑی چلا رہا ہے جب اس نے سامنے سے آتے ٹرک کا ہارن سنا تو وہ ہوش میں آیا مگر یہ کیا ٹرک تو اس کے بلکل قریب تھا کوئی جگہ بھی نہیں تھی کہ وہ گاڑی موڑ لے اس کا دماغ ایک دم سن ہو گیا اور ابھی وہ مزید کچھ سوچتا کہ گاڑی ٹرک سے جا ٹکرائی دیکھتے ہی دیکھتے اس کا وجود خون میں لت پت ہو گیا

ٹرک والا جلدی سے اپنے ٹرک سے اتر کر نیچے آیا اور باقی لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے تھے سب نے اسے اسپتال منتقل کیا جبکہ یہ خبر اماں جان کو بھی پہنچ گئی تھی اور انہوں نے شازیہ کو بھی اطلاع کر دی تھی وہ دونوں ہی بھگاتی ہوئی اسپتال پہنچیں جہاں اشق کا آپریشن چل رہا تھا

"ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

"آپریشن چل رہا ہے اماں جان بس آپ دعا ہیں آپریشن اگر کامیاب ہو گیا تو اس کی جان بچ جائے گی"

یہ انکا فیملی ڈاکٹر تھا اسلئے اس نے بنا کچھ سوچے آپریشن شروع کر دیا تھا

"اماں جان سنبھالیں خود کو اشق بلکل ٹھیک ہو جائیں گے"

شازیہ کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا مگر وہ اب بھی اماں جان کو حوصلہ دے رہی تھی

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا اور خوش خبری سنائی جسے سن کر وہ دونوں بہت خوش ہوئیں

"اسے روم میں شفٹ کر رہے ہیں ابھی وہ ہوش میں نہیں ہے کچھ دیر بعد اسے ہوش آ جائے گا آپ لوگ مل لیئے گا"

ڈاکٹر بتاتا ہوا چلا گیا جبکہ اماں جان اور شازیہ اسے تھیٹر سے باہر آتا دیکھ کر اس کے ساتھ ہی روم چلی گئیں جہاں اسے شفٹ کیا گیا تھا تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے ہوش آنے لگا

"...اماں جان"

"اشق بیٹا کیسا محسوس کر رہے ہو اب تم"

اشق نے ثبات میں سر ہلایا جبکہ اب اس کی نظر شازیہ پر گئی جو جائے نماز پر بیٹھی مسلسل رو کر دعائیں کر رہی تھی

اماں جان کچھ دیر یوں ہی اس کے پاس بیٹھی رہیں پھر جب شازیہ جائے نماز سے اٹھ کر یہاں آئی تو اماں جان نے ان دونوں کو اکیلا چھوڑ دیا اور اپنی طبیعت کا کہہ کر گھر چلی گئیں

تم رو کیوں رہی تھیں" اشق نے اس کا ہاتھ تھاما جس پر شازیہ اسے دیکھنے لگی اب بھی اس کی آنکھیں نم تھیں"

"اشق آپ ٹھیک ہیں؟؟"

"میں بلکل ٹھیک ہوں اب"

اشق نے اس کے آنسوؤں کو پوچتے ہوئے کہااور اسے اپنے پاس بٹھایا

"ہم گھر کب جائیں گے ؟؟"

"اشق ڈاکٹر نے کل کا کہا ہے آپ ابھی آرام کریں"

شازیہ کی بات پر وہ خاموش ہو گیا

کیونکہ اس کا بہت بڑا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس لئے اسے اتنی جلدی ڈسچارج کرنا ممکن نہیں تھا مگر جب تک وہ یہاں رہا تھا تب تک شازیہ نے اس کا بہت خیال رکھا تھا بس یہی بات تھی جو وہ شازیہ کو اب چاہنے لگا تھا وقت جیسے جیسے گزر رہا تھا ویسے ویسے وہ اس کے دل میں اپنی جگہ بنا رہی تھی

اب اس کے دماغ سے سونی کافی حد تک نکلی جا رہی تھی اسے بس اب سکون چاہیئے تھا جو شازیہ کے علاوہ اسے کہیں سے نہیں مل سکتا تھا دوسری طرف سونیا اور شفقت بھی اپنی زندگی میں بہت خوش تھے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"آآآآہہہہ... کیوں بند کیا ہوا ہے مجھے یہاں باہر نکالو مجھے... میں نے کہا باہر نکالو میں اس ایس پی کا گلا دبا دوں گا"

ڈون مسلسل چلایا جارہا تھا جس کی وجہ سے باقی سارے پولیس والے اس سے بیزار ہورہے ہیں

"ابھی کل تک کا صبر کرو تمہیں یہاں سے باہر نکال دیا جائے گا"

ایک پولیس اہلکار نے مزے لیتے ہوئے کہا جس پر ڈون اسے گھورنے لگا

صبر ؟؟اور میں ؟؟ تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ ناتو ڈون کبھی خود صبر کرتا ہے اور نہ ہی کسی اور کو صبر کرواتا"

ہے"

"...نہیں"

ڈون کے غرانے پر چار پانچ پولیس والے آ کھڑے ہوئے اور زور زور سے ہنسنے لگے

" آاااہ بس کرو بہت ہوا ایک بار مجھے یہاں سے باہر نکلنے دو تم سب کو اس نوکری سے آزاد نہ کروادیا تو کہنا"

جیل کی سلاخوں کے پیچھے آ کر بھی ڈون کی اکڑ کم نہیں ہوئی تھی

"ناتم سمجھتے کیا ہو بھئی خود کو؟؟ تھانے میں ہو تم اپنے باپ کے گھر پر نہیں ہو جو اتنا اترا رہے ہو"

ایک بندے نے اسے ڈنڈا دکھاتے ہوئے کہا

ہاہاہاہاشاید تمہیں نہیں پتا کہ میں جیل کے اندر رہ کر بھی سب سے مقابلہ کر سکتا ہوں مگر مجھ سے مقابلہ کرنے"

"والا ابھی پیدا نہیں ہوا

ڈون نے ایک شیطانی مسکراہٹ اچھالی جس پر وہاں کھڑے سارے لوگ ہنسنے لگے

غلط بلکل غلط تم سے مقابلہ کرنے والا پیدا ہو چکا ہے اور بہت پہلے ہی پیدا ہو چکا ہے جاننا چاہو گے وہ کون"

"ہے؟؟

ابھی وہ کچھ کہتا جب بہزاد چلتا ہوا اس کے قریب آیا بہزاد کی بات پر وہ سوالیہ نظروں سے اسے گھورنے لگا

"...وہ"

بہزاد کے کہنے کی دیر تھی جب اسے سامنے سے دو نوجوان آتے دکھائی دیئے ان کی پرسنیلٹی سے تو وہ دونوں

کوئی بزنس مین ہی معلوم ہو رہے تھے

وہ دونوں دنیا کے سب سے مختلف انسان تھے ایک تھا جس کا دل پتھر کا تھا اور دوسرا جس کے پاس دل ہی نہیں

تھا

جب قریب آئے تو ان میں سے ایک کو ڈون پہچان چکا تھا وہ روحیل تھا جبکہ دوسرا شخص اسے انجان لگ رہا تھا

روحیل کو دیکھتے ہی اس کا قہقہہ پورے تھانے میں گونجا

"آؤ آؤ ایس پی کے ہونے والے داماد... تو تم کرو گے اب ڈون کا مقابلہ جو خود تک کو نہیں بچا سکا"

روحیل اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا

فرسٹ تو یہ کہ میں ایس پی کا ہونے والا داماد نہیں ہوں بلکہ آفٹر آل داماد بن چکا ہوں وہ بھی بہت پہلے سے..."

"اور سیکنڈ یہ کہ تم سے مقابلہ میں نہیں یہ کرے گا

روحیل کی بات پر ڈون نے برابر والے شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں سے اسے وحشت ٹپکتی ہوئی نظر آ رہی

تھی وہ کوئی عام شخص نہیں تھا وہ بیسٹ تھا وہی بیسٹ جس سے ڈون بھی ڈرتا تھا

"... کون ہو تم"

"سب بیسٹ کہتے ہیں"

بیسٹ نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے ایک الگ ہی اسٹائل سے کہا جس پر ڈون بھی اسے غور سے دیکھنے

لگا

"یہی ہے ہمارا بیسٹ جو تم جیسے ڈون پر بھاری ہے"

بہزاد کی بات کو سن کر ڈون خاموش ہو گیا تھا کیونکہ بیسٹ یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ ڈون اس سے آج بھی خوف زدہ ہے

"ایس کے؟؟"

بیسٹ کے پوچھنے پر بہزاد نے اسے باہر کی طرف اشارہ کیا

"دراصل اسے باہر کی طرف عام قیدیوں کے ساتھ رکھا ہے"

بیسٹ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس جانے لگا

"...کیا چاہتے ہو تم مجھ سے"

ڈون کی آواز پر بیسٹ کے قدم رکے

"...انتقام"

بیسٹ ایک ہی الفاظ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ ڈون پیچھے کھڑا ان سوچو میں گم ہو گیا کہ آخر بیسٹ کا اس سے کونسا حساب باقی ہے جو وہ یہ سب کر رہا ہے آخر وہ کیوں ان کے دھندے کو تباہ کرنے میں پولیس کا ساتھ دے رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

(چھ سالوں بعد)

"یوسف کدھر جا رہے ہو بیٹا ادھر آؤ جلدی واپس شاباش...دیکھو خالہ جانی آپ سے بات کرنا چاہ رہی ہیں"

پانچ سال کا یوسف کبھی ادھر تو کبھی ادھر بھاگ رہا تھا جبکہ شازیہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی مگر وہ کہاں کسی کی سننے والا تھا

"نہیں مجھے نہیں کرنی خالہ جانی سے بات ان سے کہیں وہ مجھ سے یہاں ملنے آئیں میرے گھر پر تب میں اس سے بات کروں گا"

یوسف بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ شازیہ اب ہار مانتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں آ گئی

"تم نے سنا نہ سونی کیا کہہ رہا تھا یہ نواب زادہ اسے خالہ جانی سے ملنا ہے"

شازیہ کی بات پر سونیا ہنسنے لگی

بجو پھر تو جلدی سے اسے خوشخبری سنادیں کیونکہ میں نے شفیع سے بات کرلی ہے ہم لوگ واپس پاکستان" آرہے ہیں یہاں ہمیشہ تو رہا نہیں جاسکتا تھا اور پھر جیسے یوسف سب کے ساتھ رہتا ہے سب کو جانتا ہے پہچانتا "ہے میں چاہتی ہوں میری بیٹی بھی یوں ہی اپنے بڑوں کے بیچ رہے اور سب کے ساتھ زندگی گزارے

سونی میں نے تو تم سے جب ہی کہا تھا جب تمہیں اور شفیع کو یہ خوش خبری ملی تھی کہ واپس پاکستان آجاؤ مگر" نجانے کیوں تم دونوں کو وہیں پر رہنے کی ضد تھی خیر اب تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اماں جان کے جانے کے "بعد میں بہت اکیلی پڑ گئی ہوں تم آجاؤ گی تو میرے ساتھ رہو گی یہیں پر پھر مجھے اکیلا پن بھی محسوس نہیں ہو گا

شازیہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگی جبکہ سونیا اب کافی مطمئن تھی وہ واپس آنے کے لئے اب تیار تھی اسے یہاں سے جس وجہ سے جانا پڑا تھا وہ وجہ کوئی اور نہیں بلکہ اشفاق تھا مگر اب جب وہ ایک بیٹے کا باپ بن چکا تھا تو پھر اسے اس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور پھر اسے بھی اپنوں کے بیچ ہی رہنا تھا کیونکہ وہ اندر سے بہت بیمار تھی جو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتی تھی لیکن آوقت آگیا تھا وہ اپنی بہن سے مل کر اسے سب کچھ بتانے کا

وہ کب سے ناراض بیٹھا تھا جب شازیہ اس کے کمرے میں آئی

"یوسف موم کے پرنس"

شازیہ اس کے برابر آ بیٹھی مگر وہ اب تک منہ بنائے بیٹھا تھا غصہ تو اس کا ساتھ آسمانوں کو چھو رہا تھا

'میرا پرنس ناراض ہے موم سے؟؟"

"موم ڈیڈ کدھر ہیں؟؟ڈیڈ ہمیں ٹائم کیوں نہیں دیتے؟؟"

ابھی وہ اسے منانے ہی لگی تھی جب اس نے ایک نئی بات شروع کر دی جسے سن کر شازیہ خاموش سی ہو گئی

"اب آپ کہیں گی کے ڈیڈ بہت بیزی رہتے ہیں اتنا بھی کیا بیزی رہنا؟؟ کہ اپنے سن کو ٹائم نہ دے سکیں"

یوسف کا لہجہ اتنی سی عمر میں بھی کافی سخت تھا

میری جان ڈیڈ واقعی بہت مصروف ہوتے ہیں لیکن آپ فکر نہ کرو جیسے ہی آج وہ آفس سے آتے ہیں تو میں"

"اس سے بات کرتی ہوں

شازیہ نے اسے منانے کی ناکام کوشش کی جس پر وہ بنا کچھ کہے اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹوائے پر زور دے رہا تھا

جیسے اپنا غصہ اس بے جان شے پر نکال رہا ہو

"...اچھا نہ موم کی جان سنو تو میرے پاس آپکے لئے ایک گڈ نیوز ہے"

" کیسی گڈ نیوز"

اس نے لاپرواہی سے پوچھا جیسے اسے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو

"...خالہ جانی پاکستان آرہی ہیں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

شازیہ کے کہنے کی دیر تھی جب پل بھر میں یوسف کا غصہ کہیں غائب ہو گیا

"کیا سچی؟؟"

"جی ہاں میرے چھوٹے پرنس اب تو خوش ہو نہ آپ؟؟"

"جی ہاں موم"

یوسف کی بات سن کر شازیہ کو تھوڑی تسلی ہوئی ورنہ اسے اپنے بیٹے کی ناراضگی سے بہت ڈر لگتا تھا وہ اگر ایک بار ناراض ہو جائے تو اسے منانا بہت مشکل تھا وہ کم عمر ضرور تھا مگر کم عقل نہیں

وہ آنکھوں میں وحشت لئے باہر کی طرف آیا جہاں باقی قیدی قید تھے وہیں ایس کے بھی اپنے کرتوتوں کی وجہ سے عام قیدیوں کے ساتھ جیل میں سڑ رہا تھا

"...سلام سسر جی"

جس طرح ڈون نے آج پہلی بار بیسٹ کو دیکھا تھا اس ہی طرح ایس کے نے بھی پہلی بار بیسٹ کو دیکھا تھا اسے دیکھ کر وہ اچانک سے کھڑا ہو گیا اور نجانے کیوں اسے غور غور سے گھورنے لگا جیسے اس میں کچھ تلاش کر رہا ہو

"بتانا پڑے گا یا... پہچان گئے اپنے داماد کو؟؟"

شہرام کی بات پر ایس کے کے چہرے پر حیران و پریشاں والے تاثرات نمایاں ہونے لگے

"تم... تم بیسٹ ہو... تم ہی شہرام ہو نہ...؟؟"

وہ اپنے دماغ میں آئی بات زیادہ دیر دماغ میں نہ رکھ سکا اس کی بات سن کر شہرام یک طرفہ مسکرانے لگا

تو مطلب سسر جی کو اپنے داماد کا نام بھی پتا چل گیا...اور اچھا ہوا پتا چلنا بھی چاہیے تھا نہ کیونکہ اگر کسی نے پوچھا" کہ کون ہے تمہاری بیٹی کا کڈنیپر اور تمہیں یہاں تک لانے والا انسان تو سسر جی کو اس کا نام تو پتا ہونا ہی چاہیے نہ"

"...بکواس بند کرو تم کیا چاہتے ہو مجھ سے دیکھو میں سر کہہ رہا ہوں کہ ماضی میں جو کچھ"

آہاں نہ نہ نہ اس موقع پر یہ سب باتیں اچھی نہیں لگتیں...ہاں لیکن اگر آپ کو واقع کوئی بات کرنی ہے تو..."

"آپ چاہیں تو کل عدالت میں سب کچھ بتا سکتے ہیں

شہرام نے اسے چپ کراتے ہوئے کہا جس پر وہ آگے پیچھے تمام لوگوں کو دیکھنے لگا جو اس ہی کی طرف متوجہ تھے مگر عدالت کا سن کر اس کے پیروں سے جیسے جان نکلنے لگی تھی

دیکھو شہرام تم تم جو کہو گے نہ میں وہ کر دوں گا تمہیں جو چاہیئے تم مجھ سے لے سکتے ہو دیکھو ہم بیٹھ کر بات"

"کرتے ہیں نہ سب ٹھیک ہو جائے گا

شفقت ایک قریب آدمی کی طرح اس کے سامنے جھک رہا تھا جیسے اسے اب کافی ڈر محسوس ہو رہا ہو

"...شہرام ملک منافقوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا"

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے جانے لگا

"اور ہاں...اگر تمہیں یہ لگتا ہے کچھ لے کر کچھ دے کر تم معاملے کو دبا دو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی میں اب تم

"صرف اپنے دن گنو کیوں کہ تم ہار چکے ہو

وہ اپنی بات اس کے منہ پر تھوکتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھر کر وہاں سے چلا گیا جبکہ شہرام ملک کا پورا نام سننے

کے بعد تو اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...اوففف کون رو رہا ہے اتنی زور زور سے چینخیں مار کر"

یوسف اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا حویلی کے گیٹ پر کسی کی گاڑی رکی ہوئی تھی یعنی

کوئی مہمان آئے تھے وہ بھاگتا ہوا باہر کی طرف گیا جہاں اس کی موم کھڑی ہوئی تھیں

"خالہ جانی؟؟"

موم کے ساتھ کھڑی ہوئی آنٹی کو وہ بآسانی پہچان چکا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی سامنے ایک انکل کھڑے ہوئے تھے جو یقیناً ان کے بابا کے دوست اور آنٹی کے ہسبنڈ ہوں گے ان کے گود میں ایک روتی ہوئی بچی بھی تھی جو ان کی بیٹی تھی

"یوسف میری جان کیسے ہو چھوٹے نواب"

" اسلام وعلیکم خالہ جانی میں ٹھیک اور آپ؟؟"

"میں بلکل ٹھیک خالہ کی جان"

سونی نے جھک کر چھوٹے سے بچے کے ماتھے پر بوسہ دیا

"اچھا اب یہیں کھڑے رہنا ہے یا اندر بھی چلو گی"

شازیہ کی بات سن کر سب ہنسنے لگے اور حویلی کے اندر آئے جبکہ ان کی بیٹی اب تک رو رہی تھی

"خالہ جانی ایک بات پوچھوں...؟؟"

" پوچھو خالہ کی جان"

"یہ آپ کی بیٹی اتنا رو کیوں رہی ہے؟؟"

یوسف کی بات پر سب ہنسنے لگے

"وہ دراصل سونی یوسف کو شور شرابہ بلکل بھی نہیں پسند اس لئے اس کے رونے سے ڈسٹرب ہو رہا ہے"

"Exactly...!!!"

شازیہ کی بات پر جھٹ سے یوسف نے کہا جس پر سونیا مسکرانے لگی

"دراصل یہ جگہ یہ شہر یہ ملک اس کے لئے انجان ہے اس لئے یہ تھوڑی ڈسٹرب ہے"

"یوسف جائیں آپ انہیں باہر لے جائیں اپنے ساتھ گارڈن میں شاباش"

"بٹ موم یو نو نہ میں گرلز سے فرینڈ شپ نہیں کرتا"

میری جان یہ کوئی غیر یا پھر آپکی اسکول میٹ تھوڑی ہے یہ تو آپ کی خالہ جان کی بیٹی ہے آپ کی کزن"

ہے..."

اپنی موم کی بات سن کر یوسف اپنی جگہ سے ایک ٹشن والے انداز سے اٹھا اور قدم بڑھاتا ہوا سامنے والے صوفے کی طرف آیا جہاں وہ بچی اپنے بابا کی گود میں بیٹی ہوئی تھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں جبکہ اس کی ناک رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی

"...کم آن میں تمہیں اپنا گارڈز دکھاتا ہوں"

یوسف کی بات پر وہ بچی منہ بناتے ہوئے مزید اپنے ڈیڈ کی گود سے چپک گئی جس پر یوسف کے چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے کیونکہ اسے یہ سب نہیں پسند تھا

"I said come on..."

یوسف نے پھر سے کہا جس پر وہ اپنے ڈیڈ کے سینے میں چھپ گئی

"I m Sorry mom..."

یوسف نے سخت لہجے سے کہا اور خود چلتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

"...بیٹا آرو آپ ماما کے پاس جاؤ میں ابھی آفس میں انکل سے مل کر آتا ہوں"

ڈیڈ ہی بات سن کر وہ جلدی سے سونیا کی گود میں بیٹھ گئی جبکہ شفقت اشفاق سے ملنے آفس چلا گیا

"بجو طبیعیت کیسی ہے آپ کی؟؟ کیا چل رہا ہے آج کل... سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟ آپ کی میرڈ لائف؟؟"

بس سونی یہ تو نہیں کہوں گی کہ کچھ ٹھیک نہیں لیکن یوسف کے آنے کے بعد سے میری زندگی کافی بہتر "

ہے..."

سونی کی بات پر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا

"اشفاق بھائی کیسے ہیں آپ کے ساتھ؟؟"

وہ زیادہ تر گھر میں نہیں ہوتے جب یوسف اس دنیا میں آنے والا تھا تب ہی اماں جان ہمارا ساتھ چھوڑ گئی تھیں"

اور اس دن کے بعد سے آج کا دل ہے جو اشفاق ایک بار بھی گھر میں رکیں ہوں وہ زیادہ تر باہر کے ملکوں میں

ہی رہتے ہیں گھر بہت کم آتے ہیں اور آتے بھی ہیں تو چند گھنٹوں کے لئے تبھی اکثر یوسف ان سے ناراض رہتا

ہے"

شازیہ کا لہجہ اب کافی اداس سا تھا جبکہ سونیا سمجھ چکی تھی وہ اپنی زندگی میں کچھ خاص خوش نہیں ہے بس جی رہی

ہے

" آپ پریشان نہ ہوئیں بجو سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ"

سونی نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا جس پر شازیہ کے لبوں پر ایک دکھ بھری مسکراہٹ آئی تھی جسے دیکھ کر

سونی بہت اداس ہو گئی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

اسٹاپ اٹ ہارون!!! کیا کہے جا رہے ہو؟؟ شہرام کا ڈیڈ کے بزنس سے کیا تعلق ہو گا جو وہ ان کے ساتھ فراڈ"

"کر کے انہیں ہی جیل بھیج دے گا؟؟

اسے آج دوسرا دن تھا اپنے گھر میں جہاں وہ اکیلی رہ رہی تھی ہارون آج نہ صرف اس سے ملنے بلکہ اسے شہرام

کے خلاف بھڑکانے آیا تھا اور اس کی بکواس سن کر عریشہ کو بہت غصہ آ رہا تھا

عریشہ آخر کیا کہی جا رہی ہو تم؟؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس نے تمہیں ہم سب کے "

"خلاف کر دیا؟؟

"مجھے اس نے کسی کے خلاف نہیں کیا!!! مجھے ڈیڈ سے ملنا ہے میں خود ان سے سب کچھ پوچھنا چاہوں گی"

عریشہ نے غصے سے کہا جس پر وہ اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا اثبات میں سر ہلانے لگا

"کب لے کر جانے والے ہو؟؟ یا میں خود ڈرائیو کر کے جاؤں...؟؟"

تمہیں اکیلے جانے کی ضرورت نہیں وہ تھانا ہے کوئی آوٹنگ کی جگہ نہیں ہے تھوڑا صبر کرو چلتے ہیں شام"

"...تک

اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اپنے موبائل پر آتی کال ریسیو کرنے لگی

"عریشہ؟؟ کیسی ہو کہاں ہو تم؟؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

جیسے ہی اس نے کال پک کی ویسے ہی ماہی نان اسٹاپ سوال پر سوال کرنے لگی

میں بلکل ٹھیک ہوں ماہی تم بتاؤ کہاں ہو تم؟؟ کیا ہم مل سکتے ہیں؟؟ کہیں باہر پلیز زکیونکہ میرا دم گھٹ رہا"

" ہے اس گھر میں

تم پریشان نہ ہو آرو میں اور زینش آتے ہیں تم سے ملنے میں تمہیں لوکیشن سینڈ کرتی ہوں تم اس ریسٹورانٹ"

"پر پہنچو

ماہی نے فکر مندی سے کہا اور بنا کچھ سنے فون بند کر دیا تھوڑی ہی دیر بعد اس نے عریشہ کو لوکیشن سینڈ کی جسے

فولو کرتی ہوئی وہ اپنی کار میں بیٹھ کر چلی گئی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ گارڈن میں لگے جھولے پر بیٹھی کراچی کا موسم انجوائے کر رہی تھی جب یوسف اپنی فٹ بال لئے وہاں سے گزرنے لگا تو اس کی نظر عریشہ پر گئی جو اپنے ننھے ننھے پیروں کو ہلاتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے تیز ہوا کو محسوس کر رہی تھی

پہلے تو وہ اس کے قریب آنے لگا مگر پھر اسے یاد آیا کہ کچھ دیر پہلے اس نے جو رونا ڈالا ہوا تھا اور جو اکڑ دکھائی تھی وہ یوسف کے لئے ناقابل برداشت تھی اس کے قدم وہیں پر رک گئے اور وہ واپس جانے لگا مگر تب ہی عریشہ نے کسی کے شوز کی آواز سن کے اس کی طرف دیکھا اصل میں اس کی نظر یوسف پر نہیں بلکہ اس کے ہاتھ میں پکڑی اس بال پر تھی

ابھی وہ جھولے پر سے اترنے کی کوشش کرتی مگر تب ہی زمین پر گری اور پھر سے رونے لگی اسے یہاں سونی بٹھا کر گئی تھی کیونکہ وہ تو تین سال کی چھوٹی سی بچی تھی بھلہ وہ کیسے اتنے بڑے جھولے پر سے خود اترتی جبکہ یوسف اس کی آواز سنتا ہوا بھاگ کر اس کے پاس آیا

"تم ٹھیک ہو؟؟"

یوسف نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا جس پر وہ اپنے ہاتھ پر لگی چوٹ کو بھول کر الٹے سیدھے منہ بناتے ہوئے

اسے گھورنے لگی کہ آخر اس نے اسے ٹچ کیسے کیا

"اور نہیں کر رہا تمہیں ٹچ ویسے بھی یوسف ملک کسی لڑکی کو منہ تک نہیں لگاتا ہاتھ تو دور کی بات"

سونیا ان کے پیچھے کھڑی اس چھوٹے بچے کی بڑی بڑی باتوں پر بہت حیران تھی

"خالہ جانی؟؟"

وہ جیسے ہی واپسی مڑا تو سونیا کو کھڑا پایا

"کیا بات ہے جناب اکثر غصے میں رہتے ہیں آپ؟؟ کوئی خاص بات؟؟"

نو خالہ جانی غصہ نہیں کر رہا بتا رہا تھا اسے کہ میں خود کسی کو ٹچ نہیں کرتا یہ بے وجہ مجھ سے منہ بناتی رہتی"

"ہے... کیا یہ ہے ہی نکچڑی؟؟ یا اپنے ڈیڈ کو دیکھ دیکھ کر بن گئی ہے

یوسف کی بات سن کر سونیا اپنے ہنسی کنٹرول نہ کر سکی اور ہنسنے لگی

"...اٹس نوٹ آجوک اٹس آکو سچن"

یوسف کی بات پر سونیا زمین پر بیٹھی عریشہ کو اپنی گود میں اٹھائے جھولے پر بیٹھی

"...ادھر آؤ میرے پاس"

"جی خالہ جانی؟؟"

دیکھو یوسف مانتی ہوں تم دونوں کا مزاج بلکل ایک سا نہیں لیکن یہ تمہاری کزن ہے اس کا خیال رکھنا فرض"

"...ہے نہ تمہارا؟؟اور پھر اگر تم اسے وقت دو گے اس کے ساتھ کھیلو گے تو ہی یہ تمہیں جانے گی نہ

سونیا کی بات سن کر یوسف عریشہ کو دیکھنے لگا جو اس کے ہاتھ میں موجود بال کو دیکھ رہی تھی

"کیا تمہیں یہ چاہیے؟؟تم اس سے کھیلو گی؟؟"

یوسف نے اس کی طرف اپنی فیوریٹ بال بڑھائی جسے اس نے ایک ہی جھٹکے سے کھینچ کر اپنی گود میں رکھ لیا

"خالہ جانی مجھے یہ پہلی والی عریشہ بلکل نہیں لگتی وہ تو بہت سوویٹ تھی نہ یہ والی تو بلکل نکچڑی سی ہے"

"...ہاں تو تم بناؤ نہ اسے اپنی طرح تاکہ وہ تم سے دوستی کرے تمہارے ساتھ کھیلے"

"اوکے خالہ جانی میں کوشش کروں گا"

یوسف نے عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے اتارنا چاہا جس پر وہ اپنی موم کو دیکھنے لگی

"...جاؤ بیٹا کھیلو اپنے کزن کے ساتھ"

سونی کی بات سن کر وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے بال کو چھوڑ کر اس کی گود میں آگئی جس پر یوسف نے اسے گود میں لے کر نیچے اتارا جبکہ بال اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گھاس میں کر گئی تھی جس پر عریشہ نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تو یوسف بھی ہنسنے لگا

". چلو تم دونوں کھیلو میں اندر جا رہی ہوں"

سونی ان دونوں کو کہتی ہوئی اندر چلی گئی جبکہ عریشہ اب اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی

"...ویسے تم ہو بہت نکچڑی لیکن پھر بھی میں تمہیں ایک سویٹ سا نک نیم دیتا ہوں...بیوٹی کوئین"

یوسف کی بات کو نظر انداز کرتی ہوئی وہ کھیل میں مصروف ہو گئی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟دوست ہو تو کچھ بھی کہتے رہو گے؟؟"

اشفاق نے آج پہلی بار اپنے دوست کا کالر پکڑا تھا جس پر وہ اسے ایک جھٹکے سے دور دھکیلنے لگا

"یہ بکواس نہیں حقیقت ہے...میں سب جانتا ہوں تمہارے کونسے بزنس چل رہے ہیں جس سے تم اتنا کما رہے ہو...اسمگلنگ کرنا کسی ایک بندے کی بات نہیں مگر تم تو پوری آرمی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہو جو تمہیں سپورٹ کرتی ہے"

شفقت نے اسے آئینہ دکھاتے ہوئے کہا جس سے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی

"اور تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے بارے میں نہیں جانتا؟؟تم جو لاکھوں روپے حرام کما رہے ہو وہ کیا ثواب کا کام ہے؟؟مسٹر شفقت خان کسی دوسرے کو تب ہی آئینہ دکھانا جب خود کا کردار مظبوط اور ایماندار ہو"

اشفاق کی بات پر شفقت اسے گھورنے لگا

"... ہاں میں لاکھوں روپے سے حرام کما رہا ہوں لیکن تمہاری طرح ڈرگز کی اسمگلنگ نہیں کر رہا"

"تو کس نے منع کیا ہے تمہیں؟؟تم بھی کرو اسمگلنگ تم بھی اپنا ایک عالیشان گھر بناؤ جگہ جگہ اپنے نام کی کمپنیاں کھڑی کرو یوں میرے گریبان میں جھانک کر تمہیں کیا ملے گا"

اشفاق کسی کو بھی آنکھوں سے شیشے میں اتارنے کا ہنر بآسانی جانتا تھا ابھی وہ مزید کچھ کہتا جب شفقت اسے نا سمجھی سے گھورنے لگا

"کیا مطلب ہے تمہارا تم خود تو غلط کام کر رہے ہو اوپر سے مجھے بھی ایسے کام کرنے پر اکسا رہے ہو؟؟"

شفقت نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا جس پر وہ قہقہہ لگانے لگا

"تمہیں لگتا ہے تم جو حرام کماتے ہو وہ بڑے ثواب کا کام ہے؟؟ کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑھتا ہے اگر میرے جیسا بننا چاہتے ہو تو تمہیں بھی یہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا بجائے مجھے سمجھانے کے تم خود کی پہچان بناؤ"

"ویسے بھی تم کونسا اب جرمنی جاؤ گے لیکچر دینے"

"...میں جو بزنس کر رہا ہوں اس میں بہت خوش اور مطمئن ہوں"

شفقت نے اسے جتاتے ہوئے کہا

"اچھا تو ذرا بتانا مہینہ کتنا کما لیتے ہو؟؟ حرام کے پیسے ملا کر؟؟"

"...دس سے بارہ لاکھ"

شفقت نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ پھر سے قہقہہ لگانے لگا

"کم آن یار دس لاکھ تو صرف میری بیوی کا حق مہر تھا"

"تم کتنا کما لیتے ہو؟؟"

شفقت اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جس پر وہ اس کے قریب آیا

"ایک ہفتے میں پانچ کروڑ"

ابھی وہ مزید کچھ کہتا جب شفقت کو ٹھسکا لگنے لگا جس پر اشفاق نے اپنے ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے تھمایا جسے وہ گٹ گٹ پی گیا

"کیا تم نہیں چاہتے کہ تم بھی منٹھلی کروڑوں کماو؟؟"

"میں یہ سب کیسے کروں گا؟؟"

"میرے ساتھ مل کر...اس میں تمہیں اور مجھے دونوں کو بہت فائدہ ہو گا"

"اور اگر ہماری بیویوں کو اس بات کا پتا چلا تو؟؟"

"ارے شفیع یہ عورتیں بہت معصوم چیز ہوتی ہیں انہیں سمجھانا منانا اور دھوکا دینا بہت آسان ہوتا ہے"

مگر میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہوں اس سے چھوٹ نہیں بول سکتا اگر اس کام میں کوئی نقصان ہوا تو پھر"

"لازمی سی بات ہے انہیں سب کچھ پتا چل جائے گا

شفقت ابھی سے کافی ڈرا ہوا لگ رہا تھا

" پیار ویار کچھ نہیں ہوتا ٹرسٹ می"

"مگر سونی میری زندگی ہے اشق"

"پھر سے وہی بات؟؟ یہ عورتیں کسی ایک کی نہیں ہوتیں ان کے چکر میں اپنی زندگی خراب مت کرو"

"کیا مطلب ہے کیا کہہ رہے ہو تم؟؟"

"کیا تم جانتے ہو جسے میں پسند کرتا تھا وہ کون تھی؟؟"

"کون؟؟"

اشفاق کی بات پر شفیع سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

"وہ تمہاری بیوی سونیا تھی"

اشق کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر شفقت نے اسے گریبان سے پکڑ کر دیوار سے لگایا وہ اسے خون خوار نگاہوں سے گھورنے لگا

"بے غیرت تم نے اپنے منہ سے ایسی بکواس نکالی بھی کیسے"

ریلیکس یار وہ بہت پہلے کی بات تھی پسند تو کوئی بھی آجاتا ہے...تجھے بھی تو یونی والی میڈم کی بیٹی پسند تھی جو مجھ پر مرتی تھی ایسے ہی مجھے سونی پسند آگئی... مگر اب دیکھو میں کتنا خوش ہوں دیکھو اب بھی تمہیں آفر دے رہا ہوں سوچ سمجھ کر بتانا... لیکن جواب ہاں میں ہونا چاہیے"

اشفاق کی بات سنتا ہوا وہ اپنا سر پکڑ کر وہیں کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اشفاق اسے کنوینس کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ماہی میں سچ کہہ رہی ہوں شہرام بلکل بھی ایسا نہیں ہاں وہ غصے کا بہت تیز ہے مگر وہ کبھی بھی کسی بے گناہ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا ہارون کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے اور اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں آرہا تو تم روحیل سے پوچھلو وہ شہرام کا دوست ہے"

عریشہ مکمل طور پر اپنے شہرام کو ڈیفینس کر رہی تھی جس پر ماہی اور زینش کہیں کہیں بہت خوش تو کہیں بہت پریشان بھی تھی کیونکہ جب عریشہ کو پتا چلے گا کہ یہ سب شہرام ہی نے کیا ہے تو اس پر کیا گزرے گی

"عریشہ ایک بات بتاؤ... شہرام نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا نہ؟؟ تو پھر تم اس کی اتنی سائڈ کیوں لے رہی ہو؟؟"

زینش کے کئے گئے سوال پر عریشہ اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے شہرام کی طرف داری کئے جا رہی تھی

"ہاں... کڈنیپ کیا تھا اس نے مجھے... مگر میرے ساتھ کچھ ایسا ویسا تھوڑی کیا ہے اس نے... نکاح کیا ہے اس نے مجھ سے... بھلے سے زبردستی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غلط ہے"

عریشہ نے نظریں چراتے ہوئے بامشکل اپنی بات مکمل کی جس پر زینش اور ماہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں

"فرض کرو آرو اگر واقعی شہرام ان سب کا ذمہ دار ہوا تب کیا کرو گی تم؟؟"

ماہی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ سوال کیا تھا جس پر زینش بھی اسے دیکھنے لگی تھی

اگر واقعی یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ ذمہ دار ہے تو میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی کیونکہ میرے لئے" میرے ڈیڈ سے بڑھ کر کوئی امپورٹینڈ نہیں...وہ بھی نہیں... چھوڑ تو وہ پہلے ہی چکا ہے مجھے بس میرے فیصلے کا انتظار ہے اسے مگر میں نے سوچا ہے کہ میں ڈیڈ سے بات کروں گی اس کے لئے لیکن اگر وہ واقعی ان سب کا ذمہ دار نکلا تو جیسے پہلے میں نے اپنے پیار کو اپنے ہی ہاتھوں مار دیا تھا اب بھی ایسا ہی کروں گی اور ویسے بھی میں اس سے کوئی محبت نہیں کرتی میرے دل میں جو پہلے تھا وہی اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا"

عریشہ کی باتوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ کچھ بھی کر سکتی ہے اس لئے زینش اور ماہی خاموشی سے بیٹھیں اس کی باتوں پر غور کر رہی تھیں کیونکہ کل عدالت میں پیشی بھی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

عرش میری جان تمہارے نیو اسکول کا بندوبست تو ہو گیا ہے بس اب تم نے دو دن بعد اسکول جوائن کرنا ہے"

شفیع نے تین سال کی عریشہ کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا جس پر سونیا اسے دیکھنے لگی

"نیو اسکول؟؟ شفیع میں نے کہا بھی تھا کہ ہم اسے اس ہی اسکول میں پڑھائیں گے جس میں یوسف پڑھتا ہے"

سونیا کی بات پر شفقت اسے ناگواری سے گھورنے لگا

بات سنو سونی یہ میری بیٹی ہے باپ ہوں میں اس کا اگر کچھ اچھا نہیں سوچ سکتیں تو برا بھی نہ سوچو تمہیں کیا" لگتا ہے؟؟ میں اپنی بیٹی کو اس بدتمیز بددماغ بگڑے ہوئے نفسیاتی انسان کے ساتھ اسکول میں پڑھاؤں گا؟؟

"نیور

شفقت کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر سونیا کافی حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اسے آخر کیا ہوتا جا رہا تھا تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا تھا انہیں پاکستان آئے مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی بار اپنی بیوی سے تمیز سے بات کی ہو اور تو اور اس نے تو اپنے دوست کی حویلی میں رہنے سے بھی انکار کر دیا تھا اور اپنے گھر چلا گیا تھا جہاں وہ لوگ پہلے رہتے تھے

شفیع کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں اسے وہ بھی تو ایک بچہ ہی ہے نہ اور پھر کیا برائی ہے" ساتھ پڑھانے میں؟؟ دونوں کزنس ہیں ساتھ پڑھیں گے ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے پھر میں بھی عریشہ "کی طرف سے بے فکر رہوں گی

شفیع اس کی بات سنی ان سنی کرتا ہوا اپنا کوٹ پہننے لگا

"... شفیع"

سونیا پلیززز!!! میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا بس بات ختم میرا ایک اور دوست ہے جس کا بیٹا بہت اچھے اسکول" میں پڑھتا ہے میں نے بھی عریشہ کا ایڈمیشن اس ہی اسکول میں کرا دیا ہے تم نے کبھی ٹھیک سے دیکھا ہے اس یوسف کو؟؟ کتنا بگڑا ہوا بچہ ہے وہ اگر ایک دن بھی عریشہ سے ملاقات نہ ہو تو روز اپنے ڈرائیور کے ساتھ یہاں آجاتا ہے اس سے ملنے اس کے ساتھ کھیلنے... آخر اس کی اتنی جرت... اب بس تم میرے فیصلے پر سوال نہیں کرو" گی دو دن بعد عریشہ ڈرائیور کے ساتھ اس ہی اسکول جانا شروع کر دے گی

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھر کر وہاں سے چلا گیا جبکہ پیچھے سونیا کی طبیعت بگڑنے لگی پھر سے اس کی ناک سے خون آنے لگا جسے دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی

کیا کرنا چاہ رہے ہیں آپ شفیع کیوں مجھے پریشان کر رہے ہیں نجانے کن چکروں میں پڑھ گئے ہیں آپ میرے" "کچھ سمجھ نہیں آرہا

اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو رہا تھا اسے اب شازیہ سے اپنی بیماری کے بارے میں بات کرنی تھی تاکہ وہ عریشہ کا فیوچر سکیور کر سکے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ڈیڈ"

جب وہ جیل میں شفقت سے ملنے آئی تو اپنے ڈیڈ کو ایسی حالت میں دیکھ کر اس کے آنسوں نکلنے لگے

"عریشہ...میری جان کیسی ہو تم؟؟اس نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو نہیں نہ"

شفقت اسے یوں ادھر دیکھ کر کھڑا ہوا اور فکر مندی سے پوچھنے لگا

"ڈیڈ آپ یہاں کیوں ہیں؟؟کیا گناہ کیا ہے آپ نے جو ان لوگوں نے آپ کو اس حال میں رکھا ہوا ہے"

عریشہ کی بات پر شفیع ہارون کو دیکھنے لگا

"...بیٹا تم جانتی ہو نہ اپنے ڈیڈ کو میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب اس بیسٹ ہی وجہ سے ہو رہا ہے"

"کون بیسٹ؟؟"

شفقت کی بات سن کر وہ یک دم حیران سی ہوئی

"بیٹا وہی شخص جس نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا اس نے یہ سب اس لئے کیا ہے تاکہ میں تمہیں اس سے بچانہ سکوں وہ بدلہ لے رہا ہے مجھ سے کیونکہ میں تمہیں بچانا چاہتا تھا"

"ڈیڈ پلیززز آپ غلط سوچ رہے ہیں وہ ایسا کیوں کرے گا اس نے تو میری خوشی کے لئے اس مجھے واپس صحیح سلامت کل گھر چھوڑا تھا تو پھر وہ ایسا کیوں کرے گا وہ ایسا نہیں ہے ڈیڈ وہ بہت اچھا شخص ہے"

اپنی بیٹی کے منہ سے ایسی باتیں سن کر شفقت ہارون کو گھورنے لگا جس پر ہارون نے ناگواری سے نظریں چرائیں کیونکہ وہ کرتا بھی کیا عریشہ تو جب سے اس کی قید سے آزاد ہوئی تھی بس اس ہی کے نام کی تسبیح پڑھے جا رہی تھی

"عریشہ... تم بہت معصوم ہو تم نہیں سمجھتی اس باہر کی دنیا کو وہ جس نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ بیسٹ ہے بیسٹ وہی بیسٹ جو دن بہ دن اپنا خوف لوگوں کے دلوں میں بڑھایا جا رہا تھا وہ ایک سیریس کلر ہے..."

عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اپنے ڈیڈ کی باتیں سن رہی تھی

"ہاں بیٹا وہ نجانے کتنی معصوم جانو کا قتل کر چکا ہے اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو تم کسی سے بھی پوچھ لو وہ ایک سیریس کلر ہے جو اپنے مقصد کے لیے کسی کی بھی جان لے سکتا ہے"

"ڈیڈ بس کر دیں کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا کہے جا رہے ہیں آپ؟؟ وہ بیسٹ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ وہ کیوں کسی کی جان لے گا؟؟ اس کی کسی سے کیا دشمنی ہے جو وہ ایسا کرے گا"

"ٹھیک ہے اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو کل صبح گیارہ بجے ہارون تمہیں کورٹ لے آئے گا اگر یہ کیس مجھ پر اس نے نہیں ٹھوکا ہے تو میرا نام اپنے نام کے آگے سے ہٹا دینا اب جاؤ یہاں سے"

شفقت کے ایسے لہجے پر عریشہ ناگواری سے اسے دیکھتی ہوئی وہاں سے باہر کو چلی گئی جبکہ ہارون اب کافی پریشان نظر آرہا تھا

"سر یہ کیا کیا آپ نے؟؟ اسے اپنی سائڈ کرنے کے بجائے الٹا اسے ناراض کر دیا؟؟"

"تم چپ رہو تم سے ایک لڑکی نہیں سمبھالی جا رہی؟؟ ترکی میں وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے سے اسے کڈنیپ کر کے پاکستان لے آیا تھا لیکن تم اندھے بنے رہے اور اب جب وہ تمہارے سامنے اس کی حمایت کر رہی ہے اور تم اب بھی کچھ نہیں کر پا رہے؟؟"

عریشہ کے جانے کی دیر تھی کہ شفقت ہارون پر برس پڑا

"سر وہ نہیں جانتی شہرام کو کہ وہ کون ہے کہاں سے آیا ہے اسے بس اتنا ہی پتا ہے کہ شہرام نے اسے کڈنیپ کیا تھا تو آپ بتائیں میں کیا کروں؟؟ اسے سب سچ بتا کر اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار لوں؟؟"

"کس نے کہا ہے اسے سب سچ بتاؤ؟؟ لیکن تم عریشہ کو اس کی طرف سے بد گمان تو کر سکتے ہو نہ اس کے دل و دماغ میں اس گھٹیا شخص کے لئے نفرت تو پیدا کر سکتے ہو اس کے دماغ میں ایسا زہر بھرو ایسی ایسی باتیں ڈالو کے وہ خود اس سے نفرت کرے اس کی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کرے اتنا تو کر ہی سکتے ہو نہ تم؟؟"

شفقت کی بات پر ہارون کچھ سوچنے لگا

"...سر مگر اس نے صرف اس کی طرف داری کی ہے اس نے یہ تھوڑی کہا ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے"

"ارے احمق انسان تو کیا تم اس کے دل میں اس شخص کی محبت پیدا ہونے کا انتظار کر رہے ہو؟؟ ہمیں اس کے دل میں جذبات پیدا ہونے سے پہلے ہی ان کا قتل کرنا ہو گا بس بات ختم جاؤ اب تم کچھ بھی کرو اور جلد ہی کسی خوشخبری کے ساتھ یہاں آنا"

شفقت اپنی بات مکمل کرتا ہوا جیل کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا جبکہ باہر کھڑا ہوا ہارون اس کی باتوں میں گم

چلتا ہوا وہاں سے چلا گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"موم مجھے نہیں پتا مجھے اپنی بیوٹی سے ملنے جانا ہے وہ بھی آج"

وہ کب سے ضد کئے بیٹھا تھا مگر شازیہ اس کی بات مان ہی نہیں رہی تھی

"بیٹا خالہ جانی ہو سپٹل گئی ہوئی تھیں آپ وہاں کیسے جاؤ گے ؟؟جب خالہ جانی گھر میں ہیں ہی نہیں اور پھر عریشہ تو اسکول گئی ہو گی نہ؟؟آپ بھی اسکول چلے جاتے تو اچھا ہوتا نہ..."

شازیہ کی بات سن کر وہ منہ بنانے لگا

"جو بھی ہو مجھے اپنی بیوٹی سے ملنا ہے میں نے آج ہی اس سے ملنے جانا ہے آپ خالہ جانی کو کال کریں پلیز ز ز"

"...ورنہ میں ہر بار کی طرح اس بار بھی خود ہی چلا جاؤں گا اور اگر وہ گھر پر نہ ملی تو میں اس کے اسکول

اپنی بات کہتے کہتے وہ رکا جس پر شازیہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"کہو بیٹا؟؟ کیا کہہ رہے تھے کیونکہ یہ آئیڈیا تو بہت اچھا ہے آپ اس سے اس کے اسکول ملنے چلے جانا"

نیوور...میں پہلے بھی ایک بار اس کے اسکول گیا تھا مگر وہاں اس کا ایک فرینڈ ہے جو مجھے بہت برا لگتا ہے اگر وہ"

"میری دوست ہے تو پھر اس سے فرینڈ شپ کیوں رکھی ہوئی ہے اس نے

ہر بار کی طرح اس بار بھی یوسف اپنی بات پر قائم تھا اسے بلکل بھی نہیں پسند تھا کہ اس کی چیز کوئی اور دیکھے یا

اسے چھوئے یا پھر اسے اس سے چھین لے جو اس کا تھا وہ صرف اسکا ہی تھا وہ اسے کسی اور کے پاس بلکل بھی

برداشت نہیں کرتا تھا پھر چاہے وہ کوئی چیز ہو یا کوئی شخص

یوسف بیٹا خالہ جانی کا میسج آیا ہے وہ عریشہ کو اسکول سے لیتے ہوئے آج ہمارے ہی گھر آئیں گی جاؤ اب شاباش"

"جلدی سے اپنا بریک فاسٹ فنیش کرو

"ریلی؟؟ اوکے موم"

"گڈ میرا بیٹا"

جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا یوسف کے مزاج میں کافی شدت آرہی تھی وہ عریشہ کے معاملے میں کافی سیریس ہوتا جارہا تھا کیونکہ وہ کسی سے فرینڈ شپ نہیں رکھتا تھا مگر عریشہ کو لے کر اس کے جزبات بہت الگ تھے جنہیں سونیا اور شازیہ دونوں بہنیں ہی کافی بار محسوس کر چکی تھیں

"سونیا یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟ایسا کیسے ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ اتنا بڑا پرابلم ہے تم اتنی بیمار ہو پھر بھی تم نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی؟؟"

شازیہ کو جب سونیا کی بیماری کا پتا چلا تو وہ بہت گھبرا گئی تھی جس پر سونیا نے نظریں جھکا لیں

"بجو جو ہوا سو ہوا میں نے آج ہی ڈاکٹر سے بات کی ہے یہ سب بلڈ کم ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے میرے جسم میں اب بس پانچ پوائنٹ خون بچا ہے اور میری بوڈی کسی اور کے خون جو کبھی ایکسیپٹ نہیں کر پائے گی میرے پاس اب اتنا زیادہ وقت نہیں بچا تو بس مجھے کچھ امپورٹینڈ باتیں کرنی ہیں آپ سے اس لئے ملنا چاہتی تھی"

سونی کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے تھے جس پر شازیہ کا دل موم ہو رہا تھا

"سونیا پلیز زز تمہیں کچھ نہیں ہو گا ہم تمہارا بہت اچھی جگہ سے علاج کروائیں گے پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا"

"نہیں بجو میں پچھلے دو سالوں سے اپنا مسلسل چیک اپ کروا رہی ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں جب باہر ملک کے ڈاکٹرز نے کہہ دیا ہے کہ ٹھیک ہونا ممکن نہیں تو پھر پاکستان کے ڈاکٹرز کر بھی کیا سکتے ہیں؟؟ زیادہ سے زیادہ زبردستی بلڈ چڑھا کر پوری بوڈی وقت سے پہلے ختم کر دیں گے بس...اور میں نہیں چاہتی کہ اپنی باقی زندگی میں بیڈ پر مریضوں کی طرح گزاروں میں چاہتی ہوں کہ ہنسی خوشی رہوں بس"

"سونی تم پریشان نہ ہو ہم سب کوشش کریں گے میں اشفاق سے بات کروں گی وہ بہت اچھے ڈاکٹرز کو جانتے ہیں"

"بجو پلیز زز مجھے میری زندگی اب عزیز نہیں ہے مجھے بس میری بیٹی کی زندگی عزیز ہے میں اسے مرنے سے پہلے کسی محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتی ہوں"

سونیا کا چہرہ اب آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا جبکہ شازیہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آخر کرے بھی تو کیا کرے اکیلی بہنیں تھیں باپ کا سایا بھی تین سال پہلے ان کے سروں پر سے ہٹ چکا تھا

"کیا مطلب کسی محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتی ہو؟؟ میں کچھ سمجھی نہیں"

بجو شفقت پتا نہیں کیسے ہوتے جا رہے ہیں جب سے پاکستان آئے ہیں ان کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا ہے ہر وقت بات بے بات غصہ کرنا شروع ہو جاتے ہیں مجھے ان کے بزنس کا بھی سمجھ نہیں آ رہا آخر ان کی زندگی میں کیا چل رہا ہے جو وہ ایسے ہو رہے ہیں بجو مجھے ان پر شک ہے کہیں وہ کسی غلط کام میں تو نہیں پڑھ گئے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر مجھے عریشہ کو ان سے بہت دور رکھنا ہو گا"

شازیہ کو سونیا کی باتیں سمجھنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی آخر وہ کیا کہیں چلی جا رہی تھی جہاں تک وہ شفقت کو جانتی تھی وہ ایک پڑھا لکھا کامیاب انسان تھا اسے ان سب چکروں میں پڑھنے کی کیا ضرورت تھی وہ ایک سلجھا ہوا انسان تھا وہ اشفاق کی طرح بلکل بھی نہیں تھا

"سونی بس کر دو کیا کہیں جا رہی ہو؟؟ اگر واقعی وہ ان چکروں میں ہوتا تو کیا تمہیں چھوڑ نہیں دیتا؟؟"

بجو وہ وقت بھی دور نہیں جب وہ مجھ سے میری بچی چھین کر مجھے چھوڑ دیں گے اس لئے اگر آپ راضی ہیں تو"

میں عریشہ کو آپ کے سپرد کر کے اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتی ہوں اور اگر آپ کو کوئی عتراض ہے تو میری

" زندگی میں ہی بتا دیں تاکہ میں اپنی بیٹی کا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دوں

وہ اپنے دل کی تمام باتیں اپنی بڑی بہن کے سامنے کہی جا رہی تھی اس بات سے انجان کے ان کی گفتگو یوسف

سن چکا ہے

"خالہ جانی پلیز زز آپ میری بیوٹی کے بارے میں ایسی باتیں نہ کریں وہ میری ہے اسے کچھ نہیں ہو گا"

یوسف بھاگتا ہوا کمرے کے اندر آیا جہاں عریشہ سکون سے سوئی ہوئی تھی اور وہ دونوں بہنیں بیٹھ کر باتوں میں

مصروف تھیں

"یوسف بیٹا آپ یہاں کیا کر رہے ہو چلو شاباش باہر جاؤ بڑے بات کر رہے ہوں تو بیچ میں نہیں بولتے"

شازیہ نے اسے یوں ٹیشن میں دیکھتے ہوئے کہا جس پر یوسف نے ایک نظر عریشہ کو دیکھا پھر سونی کو دیکھنے لگا جو

اب تک مسلسل روئی جا رہی تھی

خالہ جانی آپ کیوں رو رہی ہیں میں ہوں نہ سب ٹھیک کروں گا آپ بیوٹی کی فکر نہ کریں یہ میرے پاس سیو و"

"رہے گی یہ میرا پرامس ہے

یوسف کو کہاں برداشت تھا کہ اس کی بیوٹی کو اس سے دور رکھا جائے اس لئے ایک جزبے کے ساتھ اس نے

اپنی بات مکمل کی اس کی بات سن کر کچھ دیر کے لیے سونیا حیران رہ گئی

" یوسف میں نے کہا نہ اپنے روم میں جاؤ آپ"

"بجو ایک منٹ رک جائیں"

سونیا کی بات پر شازیہ اسے دیکھنے لگی کیونکہ سونیا کی آنکھوں میں ایک عجیب سی ہی کشش آئی تھی

"...یوسف میرے پاس آؤ"

سونیا نے انتہائی نرم لہجے سے اسے پاس بلایا جس پر وہ اس کے قریب گیا

"یوسف کیا تم واقعی اپنی بیوٹی کا خیال رکھو گے؟؟"

"...ہمیشہ"

یوسف نے ایک اسٹائل سے کہا جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرانے لگی

کیا تم میری عریشہ کو اپنی دلہن بنانا چاہو گے ؟؟ کیونکہ اگر وہ بڑی ہو گئی تو اس کے ڈیڈ اسے تم سے دور کریں"

"گے لیکن اگر تم اسے اپنی دلہن بنالو تو وہ تم سے کبھی دور نہیں جائے گی

سونیا کے کہنے کی دیر تھی جب یوسف نے ایک نظر اپنی موم پھر ایک نظر اپنی بیوٹی کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلانے لگا

سونی یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟؟ مجھے اس بات سے کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ دونوں تو ابھی بہت چھوٹے ہیں کیا پتا"
بڑے ہو کر ان کے مزاج ملیں بھی یا نہیں اور پھر تم تو جانتی ہو اشفاق کس طرح کے انسان ہیں پھر بھی تم اپنی

"بیٹی کو ان کے بیٹے کے سپرد کرنا چاہ رہی ہو ؟؟ کہیں ایسا نہ ہو تمہیں پچھتانا پڑے

شازیہ سونی کی جلد بازی پر اسے سمجھانے لگی

"موم پلیز زز میں ڈیڈ جیسا نہیں ہوں آئی ایم نوٹ آبیڈ میں"

یوسف کی بات پر شازیہ ضبط کر گئی جبکہ سونیا کو اس کے باپ کا اصل چہرہ تو پہلے ہی پتا تھا اس لئے وہ مسکرانے لگی

بجو میں جلد بازی نہیں کر رہی میں صرف آپ لوگوں کی رضامندی جاننا چاہتی ہوں آپ کیا کہتی ہیں اس"

بارے میں؟؟ مجھے تو اپنے چھوٹے سے شیر پر پورا بھروسہ ہے یہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے اگر آپ راضی ہیں

"تو پھر ہم سب سے بات کر کے ان دونوں کی بات پکی کر دیتے ہیں نکاح جب آپ کو مناسب لگے کر لیں گے

سونیا کی بات سے شازیہ پر تھوڑا تو اثر پڑا تھا اسے یہ رشتہ بلکل مناسب لگا تھا لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا

کہ وہ اپنی بہن کو کسی مصیبت میں چھوڑ دے اس نے سوچ لیا تھا وہ اس کا علاج کروائے گی اس کے ٹھیک ہونے

کے بعد ہی وہ لوگ اپنے بچوں کا سوچیں گے

"ٹھیک ہے سونیا ہم اس بارے میں ضرور بات کریں گے مجھے کوئی اعتراض نہیں"

شازیہ کی بات پر سونیا کافی خوش ہو گئی تھی جبکہ یوسف کی نظریں بس عریشہ پر جمی ہوئی تھیں

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

رات کی تاریخی چھائی ہوئی تھی وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا سگریٹ کے دھوئیں سے لطف اندوز ہو رہا تھا

جبکہ آنکھوں میں ہر بار کی طرح اس بار بھی وحشت نظر آ رہی تھی وہ کبھی بھی اپنا دکھ کسی کے سامنے ظاہر

کرنے کا عادی نہیں تھا اور اس کی یہی عادت اس کی سب سے بڑی طاقت تھی

تڑپائیں مجھے تیری سبھی باتیں،"

ایک بار تو اے دیوانی

"جھوٹا ہی صحیح پیار تو کر

پورا کمرہ اسپیکر کی آواز سے گونج رہا تھا جبکہ وہ یہ گانا پچھلے دو گھنٹوں سے سنا جا رہا تھا وہ صوفے پر سر ٹکائے بیٹھا اس کی یادوں میں گم تھا جبکہ چہرے پر ایک عجیب ہی مسکراہٹ تھی جیسے ایک ہارا ہوا کھلاڑی ہو ٹیبل پر رکھے موبائل پر مسلسل کالز آئی جا رہی تھیں جنہیں وہ دیکھ بھی نہیں رہا تھا مگر کافی دیر کے بعد اس نے کال ریسیو کی تھی

"...ہیلو شہرام تم میری کال

میں بھولا نہیں حسیں ملاقاتیں"

بے چین کر کے مجھ کو

"مجھ سے یوں نہ پھیر نظر

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی مگر تب ہی اسے یہ آوازیں آنے لگیں جسے سنتے ہوئے اس کے آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے یہ وہی گانا تھا جسے وہ اکثر اپنی کار میں چلایا کرتا تھا

"شہرام تم ٹھیک ہو؟؟"

میوزک کی آواز پر اس نے جھٹ سے پوچھا مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا

"شہرام میں تم سے بات کر رہی ہوں... تم کہاں ہو تم ٹھیک ہو؟؟"

"شششش...!!!چپ رہو!!!محسوس کرتی رہو"

وہ ابھی آگے مزید کچھ سوال کرتی مگر تب ہی شہرام نے کچھ کہا کچھ عجیب سے الفاظ اس کے لہجے سے صاف واضح ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے ہوش و حواس میں نا ہو عریشہ کو شک تھا وہ نشے میں ہے

سردی کی راتوں میں"

ہم سوئے رہے ہیں چادر میں

ہم دونوں تنہا ہوں

"نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں

وہ نجانے کیا بتانا کیا جتانا کیا یاد دلا کر محسوس کرانا چاہ رہا تھا وہ کچھ کچھ سمجھ چکی تھی وہ یقیناً بہت اداس تھا جبھی

اسے اپنی اداسی کا احساس دلانا چاہ رہا تھا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے"

آج تو میرا تن بدن

میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے

"!!!اپنی باہوں میں

اس لیر کس کے آتے ہی اس نے وسکی کا گلاس لبوں پر لگایا جبکہ آنکھوں میں عجیب نمی تھی جبکہ دوسری طرف

عریشہ اسے محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیا وہ واقعی اداس تھا؟؟ مگر اس نے تو اپنی اداسی کبھی عریشہ

کے سامنے ظاہر نہیں کی تھی وہ تو بہت اسٹرانگ تھا نہ پھر آج یہ سب جو ہو رہا تھا یہ کیا تھا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے"

آج تو میرا تن بدن

میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے

"...اپنی باہوں میں

لیرکس کے ختم ہوتے ہی اس نے ریموٹ سے اسپیکر آف کر دیئے جبکہ دوسری طرف عریشہ میوزک کی آواز

بند ہوتے ہی ہوش کی دنیا میں واپس آئی

"...شہرام"

"ہمممم"

اس بار اس کا لہجہ کافی نرم تھا جس پر شہرام نے مختصر سا جواب دیا وہ بھی بہکتے ہوئے انداز میں جس پر عریشہ کو

یقین ہو چکا تھا وہ نشے میں چور ہے

"شہرام تم نے شراب پی ہے؟؟"

"!!! ہمممم یس"

اس کی بات پر وہ پھر سے مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو گیا جس پر عریشہ کو بہت افسوس ہوا

مگر یہ تو برے لوگ کرتے ہیں نہ تم تو ان میں سے نہیں ہو پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟؟ تم نشہ کب سے کرنے"

"لگ گئے؟؟

عریشہ نے گھمبیر لہجے میں کہا جبکہ آنکھیں اس کی بھی نم تھیں شہرام اس کی بات پر عجیب طرح سے ہنسنے لگا جیسے

ایک شرابی شراب پی کر اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہے آج ایسا ہی کچھ حال شہرام کا بھی تھا

"...میری جان جو نشہ تمہاری سانسوں کا ہے وہ اس کمبخت شراب میں کہاں"

شہرام نے ایک اور گھونٹ بھر کر اپنے اس ہی لہجے میں جواب دیا جس پر عریشہ آنکھیں میچ لیں کیونکہ آنسوں

اس کے چہرے پر اترنے لگے تھے

"شہرام تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟؟ مجھے بھلانے کے لیے؟؟ یا پھر مجھے تنگ کرنے کے لیے؟؟"

"!!! تمہیں محسوس کرنے کے لئے"

اس بار اس کے لہجے میں الگ ہی جذبات تھے جسے سن کر عریشہ کا دل کیا وہ ایک بار اس کے پاس آ جائے

وہ کیا ہے نہ میری جان!!! میں تت تمہیں اا اپنے پاا اس رکھنا...چاہتا ہوں!!! لیکن تم ہو کے...مجھ سے دور ہوتی...چلی جا رہی ہو...اس لئے میں نے اس کمبخت...شراب کا سہارا لیا...تاکہ تمہیں محسوس کر...سکوں...اپنے...آآاس پاا اس..."

ایک طرف اس کی یادوں کا نشہ دوسری طرف شراب کا اثر اسے بلکل بہکا چکا تھا وہ خود کو ایک الگ ہی دنیا میں محسوس کر رہا تھا جہاں بس وہ ہے اور اس کی بیوٹی کی یادیں اور کوئی بھی نہیں

کیا تم بھول گئے؟؟ کل صبح تم ہی نے مجھے یاد دلایا تھا کہ مجھے واپس گھر جانا ہے ورنہ مجھے تو واپس جانے کا یاد بھی نہیں تھا"

عریشہ کی بات پر وہ خاموش ہو گیا جیسے کچھ سوچ رہا ہو

تمہیں ہی شوق آ رہا تھا مجھے اپنے گھر سے نکالنے کا اس لئے کل صبح ہی صبح تم مجھے نیند سے بیدار کر کے گھر چھوڑ آئے "

عریشہ کے لہجے سے واضح ہو رہا تھا کہ وہ شکوہ کر رہی تھی اس کے الفاظ سن کر شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ آنے لگی

"!!!تو تم... منع کر دیتیں میری جان"

"کیا تم میری بات مان لیتے؟؟"

"...آپ کا حکم... سر... آنکھوں پر"

شہرام نے ایک اسٹائل سے اپنے الفاظ کہے جس پر عریشہ مسکرانے لگی

"تو میں واپس آ جاؤں؟؟"

کیوں؟؟ یاد آ رہی ہے اس کھڑوس، بد تمیز، ظالم درندے نما انسان کی؟؟ یا پھر ایسے سرد موسم سے ڈر لگ رہا"
"ہے تمہیں...؟؟

شہرام بامشکل موبائل کان پر لگائے اپنے بوجھل قدموں سے اٹھتے ہوئے کھڑکی کی طرف آیا جہاں باہر بادل ہی بادل چھائے ہوئے تھے رات کا وقت تھا ٹھنڈ بھی کافی تھی جبکہ اس کی بات سن کر عریشہ ہلکا سا مسکرانے لگی

"ہاں یاد آ رہی ہے تمہاری... بتاؤ؟؟ آ جاؤں؟؟"

عریشہ کے سوال پر وہ یک دم ہوش میں آیا کیونکہ وہ واقعی سچ مچ یہاں آنے کے لئے راضی تھی لیکن شہرام اس بات کے حق میں نہیں تھا

"نہیں تم جہاں ہو وہیں رہو، یہ گھر تمہارا ضرور ہے مگر تم یہاں تب تک نہیں آسکتیں جب تک تم خود پورے دل و دماغ سے سب کچھ سچ جاننے کے بعد یہاں آنے کے لیے خود راضی نہ ہو جاؤ"

"...مگر شہرام میں راضی ہوں"

"ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم صحیح غلط سمجھ سکو فیصلہ کر سکو یہ وقت مناسب نہیں ہے...آج تم ہی میرے پاس آنا چاہ رہی ہو کل کو تم ہی مجھے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھو گی بلکل پہلے کی طرح"

"...مگر شہرام میں"

"ٹیک کیئر"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب شہرام اپنے الفاظ کہہ کر فون بند کر گیا فون کو سوئچ آف کر کے وہ واپس صوفے پر آ بیٹھا

شہرام کو پتا تھا اگر وہ آج یہاں آ بھی گئی اس کے قریب ہو بھی گئی تو صرف انہیں وقتی سکون ملے گا مگر کل کو وہ اس سے مزید نفرت کرے گی وہ بار بار اس کی نفرت کا سامنا کرنے سے اب کترا تا تھا

کیونکہ اسے عادت ہو چکی تھی اس کے ساتھ اس کے پاس رہنے کی اور اب وہ اسے دوبارا خود سے دور ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ اس کی آنکھوں میں اب اپنے لیے مزید نفرت نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے اسے یہ الفاظ کہنے پڑے تھے اسے کیا پتا تھا اس کے ایسے کرنے پر ایک معصوم سے دل پر کیا اثر پڑا ہو گا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ہاہاہا نہیں نہیں تم پریشان نہ ہو میں سب سنبھال لوں گا تم بس ہمیں جوائن کرو اور بلکل بے فکر ہو جاؤ یہ اتنا" بھی برا دھندا نہیں جتنا سب لوگ اسے سمجھتے ہیں ہماری طرح نجانے کتنے لوگ اسمگلنگ کرتے ہوں گے بس "ایک بار میری ٹیم تیار ہو جائے پھر ہم ان سب کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گے

شفقت کسی کے ساتھ فون پر اپنی باتوں میں مگن اس بات سے انجان تھا کہ اس کی بیوی اس کی تمام تر گفتگو سن چکی تھی ہوش تو تب آیا جب پیچھے سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سونیا

نیچے گری ہوئی تھی اور ساتھ ہی ایک گلدستہ اس کے ہاتھ سے لگ کر ٹوٹ گیا تھا جس کے ٹکڑے اس کے ہاتھوں کے پاس پڑے ہوئے تھے

"...سونیا"

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا مگر اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں

"اوہ گوڈ کہیں اس نے سب کچھ سن تو نہیں لیا"

وہ ماتھے پر آئے پسینے کی بوندیں صاف کرتے ہوئے خود سے مخاطب ہوا مگر تم ہی نظر سونی کے چہرے پر گئی جہاں اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا شفقت وقت ضائع کئے بغیر اسے گود میں اٹھا کر کمرے کے باہر آیا اور ڈرائیور کو گاڑی اسٹارٹ کرنے کا کہہ کر خود گاڑی میں جا بیٹھا

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ سٹی کے سب سے بڑے ہوسپٹل پہنچ چکے تھے جہاں بہت بڑے اور تجربہ کار ڈاکٹرز سونیا کا چیک اپ کر رہے تھے جبکہ شفقت کا سارا دھیان اس بات پر تھا کہ سونیا نے اس کی تمام باتیں سن لی تھیں اس کے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

وہ سونیا کی عادت سے بہت اچھی طرح واقف تھا وہ کبھی کسی غلط بات کو برداشت نہیں کرتی تھی اور اگر واقعی اس نے یہ سب سن لیا تھا تو شفقت پر کافی برا وقت آنے والا تھا کیونکہ وہ یہ سب جان کر اسے سزا دلوانے میں دیر نہ کرتی

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم ایمرجنسی وارڈ کے باہر کھڑا ہوا تھا مگر تب ہی ڈاکٹر آیا

"ان کی سر کی نس ڈیمج ہو چکی ہے کیا انہیں پہلے بھی کوئی پرابلم تھی یا ان کا کوئی علاج چل رہا تھا؟؟"

ڈاکٹر کے سوال پر شفقت نے نہ میں سر ہلایا

"ان کے ساتھ کافی ٹائم سے کوئی سیریس پرابلم تھا ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ وہ اس بیماری سے واقف نہ ہوں آپ ان کے قریبی رشتہ داروں کو بلا لیں تاکہ وہ ان سے آخری بار مل لیں ان کے پاس وقت بہت کم ہے وہ اپنی آخری سانسیں لے رہی ہیں وہ بھی آکسیجن کی وجہ سے لیکن اب مزید ایسا ممکن نہیں"

وہ دنیا جہاں سے بیگانہ ہو کر ڈاکٹر کے الفاظوں میں گم ہو چکا تھا اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ساکت کھڑا ڈاکٹر کی شکل دیکھا جا رہا تھا

"مسٹر شفقت خان؟؟میں آپ سے بات کر رہا ہوں جائیں اپنی وائف سے مل لیں ان کے پاس وقت بہت کم ہے"

ڈاکٹر کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور بھاگتے ہوئے ایمرجنسی وارڈ میں گیا جہاں سونیا آکسیجن سے سانس لے رہی تھی مگر اس کا کوئی ردِ عمل نہ تھا

"سونیا یہ سب کیا ہو رہا ہے ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں؟؟تم مجھے یوں چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہو ہاں؟؟یہ سب جھوٹ ہے نہ؟؟"

وہ کچھ دیر پہلے والی پریشانی بھلائے اب مکمل اپنی بیوی کی بیماری کو لے کر سنجیدہ ہو چکا تھا مگر سونیا نے اسے دیکھتے ہی دوسری طرف رخ کر لیا تھا

کیونکہ شفقت نے آنے سے پہلے ملازم کو شازیہ کو کال کرنے کا کہہ دیا تھا تبھی شازیہ اشفاق کے ساتھ اسپتال پہنچ چکی تھی

"شفقت یہ سب کیا ہو رہا ہے کیا ہوا ہے میری سونی کو؟؟"

وہ بھاگتی ہوئی بیڈ کی طرف آئی جہاں سونی نم آنکھوں سے اپنے بے جان جسم کے ساتھ پڑی ہوئی تھی اس کی رنگت بلکل سفید پڑھ گئی تھی آنکھوں کے نیچے عجیب سے ہلکے جبکہ جسم بلکل بے جان شے کی مانند واضح ہو رہا تھا مگر اسے دیکھ کر کچھ بولنے کی کوشش کرنے لگی

"...سونی میری جان میں یہی ہوں کچھ نہیں ہو گا تمہیں"

"بب بجو یوسف... عریشہ... ششششف"

وہ بامشکل یہ الفاظ کہہ سکی تھی مگر تب ہی اس کی آنکھیں ایک ہی جگہ جمی رہ گئیں تھیں جس کا مطلب وہاں کھڑے سب لوگ سمجھ چکے تھے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

روحیل میں یقین سے کہہ سکتی ہوں عریشہ کو اس سے محبت ہو گئی ہے جبھی تو وہ اس کی اتنی حمایت کر رہی تھی"

"آپ کو پتا ہے میں اور زینش تو اس کا منہ دیکھتے ہی رہ گئے تھے

روحیل اس وقت ماہی کے ساتھ اس کے روم میں بیٹھا اس کی باتیں سن رہا تھا جو وہ پورا واقع کھل کر بیان کر رہی تھی

"اوہ اچھا سچی؟؟تو پھر تم نے اسے کچھ بھی نہیں کہا؟؟"

روحیل نے حیرت سے بھرپور لہجے میں پہلے الفاظ ادا کئے جبکہ باقی کے الفاظ نارمل سے لہجے میں کہے تھے جس پر ماہی نے ثبات میں سر ہلایا

"کہا تھا نہ ہم نے اسے کہا کہ اگر اس کے ڈیڈ واقعی شہرام کی وجہ سے جیل میں ہوئے وہ واقعی ان سب کا ذمہ دار ہوا تو پھر وہ کیا کرے گی تو جانتے ہیں اس نے کیا کہا؟؟

"کیا کہا؟؟"

"اس نے کہا کہ اس کے ڈیڈ سے زیادہ امپورٹڈ اس کے لئے کچھ بھی نہیں کوئی بھی نہیں،اس نے کہا جب وہ پہلے بھی اپنے ڈیڈ کے لئے اپنے لوو کو سیکریفائز کر چکی ہے تو پھر شہرام تو اس کا پیار ہے بھی نہیں وہ اسے معاف بھی نہیں کرے گی"

ماہی کی بات سن کر روحیل بہت حیران ہوا جبکہ ماہی روحیل کا ہاتھ تھامے اس کی باہوں میں قید تھی

"لوو؟؟کیا مطلب ہوا اس بات کا کیا عریشہ پہلے بھی کسی سے لوو کرتی ہے؟؟کون تھا وہ؟؟"

روحیل نے حیران کن انداز میں سوال کیا جس پر ماہی اسے بتانے لگی

"ہاں شاید کرتی تھی کیونکہ ہماری یونیورسٹی میں اتنے لڑکے تھے اس کے پیچھے اتنے امیر سے حسین سے لڑکے مگر وہ کسی کو دیکھتی بھی نہیں سب کو اگنور رکھتی تھی اور جب بھی ہم اس سے لوو کے بارے میں یا شادی کے بارے میں بات کرتے تھے تو وہ اچانک سے غصہ ہو جاتی تھی کہ اسے شادی نہیں کرنی اس کے سامنے اس کے مطعلق ایسی کوئی بات نہ کی جائے ورنہ وہ منہ توڑ دے گی..."

ماہی نے اسے تفصیل سے بتایا جبکہ آخری والے الفاظ پر روحیل ہنسنے لگا

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟؟"

"...نہیں بس ایسی"

"...بتائیں نہ"

"آپکی بیسٹ فرینڈ ہر وقت کسی نہ کسی کا منہ توڑنے کے لئے ریڈی رہتی تھی؟؟ بہت پٹاخہ ٹائپ ہے وہ جبھی تو اسے فائٹرز کا سردار ملا ہے شوہر کی صورت میں..."

اس بار ماہی بھی ہنسنے لگی تھی

لیکن وہ کبھی بھی نہیں مانے گی کہ اسے شہرام سے محبت ہو گئی ہاں لیکن اٹیچمنٹ کہہ سکتی ہے کیونکہ اس کے "
دل میں تو کوئی اور ہی ہے اور اگر کسی کے دل میں کوئی اور ایک بار بس جائے تو ممکن ہی نہیں کہ وہ کسی اور کو
"...اپنے دل میں جگہ دے

"ہمم اچھا تو میری وائف کے دل میں کون ہے؟؟"

روحیل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس میں وہ سوچوں میں پڑھ گئی

"ایسا بھی کون ہے جو اتنا سوچنا پڑ رہا ہے؟؟"

اس بار روحیل کا لہجہ تھوڑا سخت تھا یعنی اسے تپی چڑھ رہی تھی جبکہ اس کے منہ پر ایسے تاثرات دیکھ کر ماہی نے
بامشکل اپنی ہنسی دبائی

"...ہے کوئی ہینڈسم سا معصوم سا پیارا سا"

"...اچھا؟؟ واقعی؟؟ تو کون ہے وہ نام بتاؤ"

".نو...نام نہیں بتاؤں گی ہاں مگر اس کی ایک نشانی ضرور بتا سکتی ہوں...اگر جاننا چاہو تو"

ماہی معنی خیزی سے کہتی ہوئی اسے مزید بے صبری کر رہی تھی

"...بلکل جاننا چاہوں گا"

"...اچھا تو پھر سنو اس کے پاس ایک عدد لائٹر ہوتا ہے"

ماہی کے کہنے کی دیر تھی جب روحیل نا سمجھی سے پہلے اسے پھر اپنی جیب دیکھنے لگا جہاں لائٹر غائب تھا جو کہ ماہی کے ہاتھ میں تھا جیسے دیکھاتے ہوئے وہ اسے چڑانے لگے

"...ماہی یہ تم نے کب نکالا پلیز زواپس کرو"

"...نووو"

ماہی اسے ہاتھ میں با قاعدہ لہراتی ہوئی بیڈ سے اتر کر بھاگی جبکہ روحیل بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگا

"...ماہی واپس کرو اسے پلیز ز یہ کھیلنے کی چیز نہیں ہے"

روحیل سنجیدگی سے کہنے لگا مگر وہ تو پورے کمرے میں کبھی ادھر کبھی ادھر اس سے بچتی ہوئی بھاگنے میں مگن تھی

"...ماہی دھیان سے یہ کوئی عام لائٹر نہیں"

ابھی وہ اس کے مزید قریب آتا جب ماہی نے لائٹر کو مٹی میں دبوچ لیا جس سے اس کا بٹن دبا اور دیکھے ہی دیکھتے ماہی نے ایک جھٹکے سے اسے دور پھینکا اور درد سے کتراتی ہوئی وہیں پر بیٹھ گئی جبکہ روحیل بھاگتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا اور اس کی ہتھیلی دیکھنے لگا جہاں چھوٹا سا زخم بن گیا تھا

"...روحیل میرا ہاتھ دکھ رہا ہے"

"...ماہی میری جان پلیز زز ایک منٹ رکو"

روحیل نے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور اس میں کچھ ڈھونڈنے لگا مگر اس میں وہ ٹیوپ موجود نہیں تھا روحیل نے جلدی سے موبائل نکال کر کسی کو کال کی اور مختصر سی بات کر کے فون بند کر دیا

"...ماہی اٹھو پلیز زبیڈ پر چلو"

وہ ماہی کو سہارا دے کر اٹھانے لگا زخم اتنا تو زیادہ نہ تھا جتنا وہ محسوس کر کے تڑپ رہی تھی جبکہ اسے دیکھ کر اس سے کئے زیادہ روحیل تڑپ رہا تھا

"...بس کچھ ہی دیر میں نوفل آتا ہو گا ٹیوپ لے کر"

"...مجھے جلن ہو رہی ہے روحیل"

ماہی کے آنسوں دیکھ کر روحیل نے اپنی حالت پر قابو کیا اور اس کی ہتھیلی اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے چھوٹے سے زخم پر پھونک مارنے لگا

روحیل کو یوں پریشان دیکھ کر ماہی تھوڑی شرمندہ سی ہوئی مگر تب ہی کمرے کا دروازہ ناک ہونے لگا

"...آجائیں"

"...روحیل بابو یہ کچھ دوائی آپ کے دوست دے کر گئے ہیں باہر"

"...جی شاکر چاچا مجھے دے دیں"

وہ روحیل کو بوکس دے کر چلے گئے روحیل نے باکس کھولا تو اس میں الگ الگ قسم کی دوائیاں تھیں ساتھ ایک چھوٹی سی پرچی بھی رکھی ہوئی تھی روحیل سب کچھ اگنور کرتا ہوا ٹیوب نکال کر اس کی ہتھیلی میں لگانے لگا

"زیادہ درد ہو رہا ہے؟؟"

روحیل اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے خود بھی درد محسوس کرنے لگا

"...اب ہلکا ہے"

"...گڈ"

روحیل نے باکس اٹھا کر سائڈ میں رکھ دیا جبکہ ماہی نے وہ پرچی اٹھائی اور پڑھنے لگی

"اور رکھ لائٹر اپنے پاس...روحیل یہ کی لکھا ہوا ہے؟؟"

"...یہ نوفل کا کام ہے اس کی نظر میرے لائٹر پر ہے"

روحیل کی بات پر ماہی مسکرانے لگی جبکہ روحیل نے اس کے ہاتھ سے پرچی لے کر ہوا میں اڑانے والے انداز میں پھینک کر ماہی کو اپنی باہوں میں قید کر گیا اور وہ اس کی گرم باہوں میں نجانے کب سکون کی نیند سو گئی اسے پتا ہی نہیں چلا جبکہ روحیل اسے سکون سے سوتا دیکھ کر اب خود بھی کافی سکون میں تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

پوری رات وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی روتی رہی ایک پل کے لیے بھی اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ نیند نے نہ لی تھی آخر کیا مطلب تھا اس کی بات کا آخر کہنا کیا چاہ رہا تھا وہ، کیا وہ واقعی ان سب کا ذمہ دار تھا کیا واقعی وہ اس کے ساتھ ایسا کر رہا تھا

عریشہ کو دو راتوں پہلے کا واقعہ یاد آنے لگا جب شہرام نے اس آدمی کی جان لی تھی کس طرح وہ ایک انسانی دل ہاتھ میں لئے کھڑا تھا وہ منظر یاد کر کے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے مگر دکھ ڈر سے بھی کئی زیادہ تھا وہ جس شخص کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کر چکی تھی اب وہی شخص اسے خود سے دور کر رہا تھا یہ آخر کس طرح کا عشق تھا کا طرح کا جنون تھا

"کیا واقعی وہ ایک سیریس کلر تھا جس کے ساتھ میں ایک چھت تلے رہ رہی تھی؟؟"

اسے اپنے باپ کی باتیں یاد آنے لگیں تھیں جو اس کے باپ نے شہرام کے بارے میں کہیں تھیں کیا واقعی وہ سب سچ تھا جس کی حمایتی بن کر وہ اپنے باپ کے سامنے کھڑی تھی وہ ایک خونی تھا معصوم جانو کا خونی درندہ تھا وہ صبح چھ بجے کا وقت تھا جب اسے نیند محسوس ہونے لگی تھی جب وہ نیند کر کے اٹھی تو ہارون ڈائننگ ٹیبل پر اس کا انتظار کر رہا تھا

"...مورننگ آرو"

اس کی بات سنی ان سنی کرتی ہوئی اپنی ہی دھن میں وہ ٹیبل پر آ بیٹھی جہاں اس کے لئے بریک فاسٹ میں کافی چیزیں بنوائی گئی تھیں

"یہ سب کیا ہے؟؟"

عریشہ نے پورے ٹیبل کا جائزہ لیا اور ہارون سے سوال کرنے لگی

"...یہ سب تمہارے لئے ہے...آرو یاد کرو تم یہی سب تو کھایا کرتی تھیں اکثر سنڈے کو"

"کیا آج سنڈے ہے؟؟"

"نہیں آرو سنڈے تو نہیں ہے لیکن میرا دل کیا تو یہ سب تمہارے لئے بنوا دیا"

ہارون اس کی طرف چاہت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا مگر عریشہ نے بنا اسے کوئی جواب دیئے اپنے کافی کا مگ اٹھا کر گھونٹ بھرنے لگی

"...آرو"

"...ہمم"

"کیا ناراض ہو مجھ سے؟؟"

"نہیں میں تم سے بھلا کیوں ناراض ہوؤں گی"

عریشہ نے مختصر سا جواب دیا اور کافی کا سپ لینے لگی

"...آرو کیا میں پہلے جیسا نہیں رہا؟؟ یا ہماری فرینڈ شپ کے درمیان کوئی آ گیا ہے"

ہارون اس کے پھیکے لہجے پر کافی اداس سا تھا بھلے وہ کتنا بھی برا تھا لیکن بچپن سے اب تک اس نے عریشہ سے دوستی پوری ایمانداری سے نبھائی تھی وہ واقعی اس کا بہت خیال رکھتا تھا شفقت کے بعد اگر کوئی اس کی فکر کرتا تھا تو وہ ہارون تھا لیکن یہ بھی سچ تھا وہ خود کسی اور کی جگہ پر زبردستی آیا تھا

"ایسی بات نہیں ہے ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟"

آرو تم...اس شہرام کے لئے...سب سے ناراض ہو رہی ہو...وہ ایک غیر انسان ہے تم ایک ایسی شخص کی"

". حمایت کر رہی ہو جس نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا نجانے اس گھٹیا شخص نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہو گا

ہارون کے کہنے کی دیر تھی جب عریشہ نے غصے سے اپنا کپ ٹیبل پر باقاعدہ پھینکنے والی انداز میں رکھا جسے دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا وہ پھر سے غصہ ہونے والی تھی

ہارون زبان سنبھالو اپنی...وہ کوئی غیر انسان نہیں ہے اور ہاں اس نے مجھے کڈنیپ کیا تھا مگر پھر صحیح سلامت"

"...واپس بھی تو چھوڑا ہے نہ

عریشہ اپنی بات مکمل کرتی ہوئی وہاں سے اٹھنے لگی جب ہارون نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

نجانے اسے اس کا چھونا اتنا برا کیوں لگا تھا ورنہ اس سے پہلے بھی وہ لوگ اکثر لڑائی جھگڑے میں یا ہنسی مذاق میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے تھے مگر اب عریشہ کو کسی اور کے چھونے پر عجیب سی بے چینی محسوس ہونے لگتی تھی عریشہ نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا جس پر ہارون نے بھی جلدی سے اس کا ہاتھ چوڑا کیونکہ وہ کافی غصے میں تھی

"عریشہ فرض کرو اگر وہ غلط ہوا تو؟؟"

"... وہ غلط نہیں ہو سکتا"

"... اگر ہوا تو؟؟ یاد ہے بچپن میں تم نے جس پر بھروسہ کیا تھا وہ"

"...اگر ہوا تو میں اس سے ڈیوورز لے لوں گی"

ابھی وہ مزید کچھ کہتا جب عریشہ نے جواب باقاعدہ اس کے منہ پر پھینک کر مارا اور اپنے روم میں چلی گئی مگر وہ وہیں پر ساکت کھڑا اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جج صاحب یہ جھوٹ ہے میں کسی گینگسٹر کو نہیں جانتا نہ ہی میرا ان گمشدہ بچوں سے کوئی تعلق ہے یہ سب مجھ"
پر الزام ہے جس نے مجھ جیسے شریف سے عام سے بزنس مین پر یہ جھوٹا الزام لگایا ہے دراصل ان سب کے
"پیچھے اس کا اپنا ہاتھ ہے

"...آئی او بجیکشن ہوور ہونر"

وہ عدالت میں کھڑا مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولا جا رہا تھا جبکہ عریشہ ہارون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ
رہی تھی کہ آخر یہ معاملہ تو بزنس سے ریلیٹڈ تھا ہی نہیں یہ تو ڈرگز اور معصوم بچوں کی اسمگلنگ کا کیس تھا
وہاں سب لوگ موجود تھے ماہی روحیل حورین باسم مہر اور ساتھ ہی حارث بھی وہاں موجود تھا جو ہارون اور
عریشہ کے دوست کی حیثیت سے پیش تھا اگر کوئی نہ تھا تو وہ شہرام تھا جبکہ رضوان اچھی طرح سے جانتے تھے
کہ وہ وہاں کیوں نہیں تھا

"یوور اونر اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ ثبوت پیش کرنا چاہوں گا"

وکیل کے کہنے پر جج صاحب نے انہیں اجازت دی سب سے پہلے وکیل صاحب نے انہیں ڈون اور شفقت خان
کے تمام لیک کالز سنائیں جو بڑی مشکل سے دن رات محنت کر کے روحیل نے اپنی ذہانت کے بلبوتے پر ٹریز کی

تھیں پھر انہوں نے ان پانچوں ڈیوائس کو عدالت میں سب کے سامنے پیش کیا جسے دیکھ کر ڈون کی آنکھوں میں مزید وحشت طاری ہو گئی

"جج صاحب یہ وہی ڈیوائسز ہیں جنہیں پچھلے ستائیں سالوں سے تلاش کیا جا رہا تھا جن کو حاصل کرنے کے لیے ڈون گل خان اور ایس کے یعنی شفقت خان صاحب نے مل کر نجانے کتنی معصوم جانوں کو موت کی نیند سلا دیا تھا ان پانچوں ڈیوائسز میں ڈون ایس کے اور گل خان کے کارنامے موجود بلکل واضح ہیں"

عریشہ نا سمجھی سے ان سب لوگوں کو دیکھ رہی تھی کہ آخر وہ لوگ وہاں کیوں تھے

"جج صاحب جس شخص کو ہم ڈون کے نام سے جانتے ہیں دراصل اس کا اصل نام اشفاق ملک ہے جو پچھلے کئی سالوں سے ڈون کے نام سے مشہور ہے بلکہ یوں کہیں تو مناسب رہے گا کہ ان سب نے اپنی اصل پہچان بدل کر اپنا ڈر معصوم لوگوں کے دلوں میں بٹھایا ہوا ہے"

وکیل کی بات پر عریشہ ڈون کی جانب دیکھنے لگی جو اسے ہی گھور رہا تھا

جج صاحب یہ لوگ صرف معصوم بچوں کے ہی نہیں بلکہ اور بھی لوگوں کے قاتل ہیں جہاں انہوں نے کئی"
ماؤں کی گود اجاڑی ہے وہیں ان لوگوں نے کئی معصوم بچوں کو کے سروں پر سے ان کے پیاروں کو سایا چھینا
ہے..."

بس کر دیں کیا کہے جا رہے ہیں آپ میرے ڈیڈ کے بارے میں؟؟ مانا کہ یہ ڈون جو بھی ہے یہ گینگسٹر ہے"
"لیکن میرے ڈیڈ ایسے نہیں ہیں

وکیل کے منہ سے ایسی باتیں عریشہ کی برداشت سے اب باہر ہو چکی تھیں اس کی آواز پر سب لوگ اس کی
طرف متوجہ ہوئے جبکہ جج صاحب بھی اسے ہی دیکھنے لگے

محترمہ آپ کو جو بھی کہنا ہے آپ کٹہرے میں آ کر کہیئے گا جب وقت آئے گا آپ کو بولنے کا موقع دیا جائے"
"گا عدالت میں ہنگامہ برپا کرنا قطعاً ممنوع ہے

جج کے کہنے پر اور ہارون کے سمجھانے پر وہ خاموش ہو گئی اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

جی جج صاحب تو میں اپنی کہی گئی بات کا خلاصہ کرنا چاہتا ہوں وہ سامنے بلیک پینٹ کوٹ پہنے جو شخص بیٹھا ہوا"
ہے اس کا نام روحیل جہانزیب ہے آج سے پچیس سال پہلے جس کے بھائی کا مرڈر کیا گیا تھا جس کا نام سوحیل

جہانزیب تھا جو روحیل سے دو سال بڑا تھا وہ بھی ان ہی بچوں میں شامل تھا جنہیں اغواہ کر کے ایک خوفیہ جگہ پر رکھا گیا تھا اور پھر کچھ ہی دنوں بعد ان معصوم بچوں کو مار دیا گیا تھا ان ہی بچوں کے ساتھ روحیل بھی تھا لیکن اللہ نے ایک بہادر فرشتہ بھیجا تھا جو ان ڈھائی سو بچوں میں سے صرف پانچ بچوں کو بچا پایا تھا کیا آپ سب جاننا چاہیں گے وہ بچے کون تھے؟؟"

وکیل کی بات پر عریشہ نے روحیل کی طرف دیکھا کیا واقعی یہ سب سچ تھا جبکہ روحیل ماہی کے ساتھ بیٹھا خاموشی سے وکیل کی تمام باتیں سن رہا تھا جبکہ ہارون بار بار شفقت کی طرف دیکھا جا رہا تھا کیونکہ یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا تھا شفقت اور ہارون کی گئی عریشہ کو شہرام کے خلاف کرنے کی شازش اب ان کے لئے مزید ناکامی کا باعث بن رہی تھی

وہ چار بچے یہ بیٹھے ایک تو روحیل ہے دوسرا باسم، تیسرا نوفل اور باقی کی یہ دونوں بچیاں جن میں سے ایک کا نام مہر اور دوسری کا نام حورین ہے حورین روحیل اور مرحوم سوحیل کی کزن ساتھ ہی مرحوم سوحیل کی منگیتر رہ چکی تھی ان کا بچپن میں رشتہ ہوا تھا جو کہ شاید ان شیطانوں کی بد نظری کی بھید چڑھ گیا تھا"

آج پھر سے سو حیل کا نام سن کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی نمی تیر رہی تھی جسے دیکھ کر وہ نوفل جو دنیا کو ہنسایا کرتا تھا آج خود اندر ہی اندر ویران سا اداس سا ہو رہا تھا

"جج صاحب روحیل کوئی عام شخص نہیں بلکہ ہمارے شہید ایس پی صاحب جہانزیب کا بیٹا ہے جی ہاں وہی جہانزیب جنہوں نے اپنے گھر پر موجود ان پانچوں ڈیوائسز کو بچانے کے لیے اپنی جان دے دی تھی جن کی جگہ ان کے دوست اور ہمارے بہادر انسپیکٹر رضوان اب ہیں"

ہارون اور شفقت ساتھ ہی اشفاق کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب انہیں پتا چلا کہ روحیل جہانزیب کا بیٹا ہے

"جج صاحب شفقت اور اشفاق یہ دونوں جو ابھی سب کے سامنے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار کر رہے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے کے بچپن کے دوست ہیں اور ساتھ ہی ان دونوں کی بیویاں آپس میں بہنیں بھی تھیں"

عریشہ ناسمجھی سے اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگی جو اب نظریں جھکائے کٹہرے میں کھڑا تھا

یہ جو شخص سامنے کھڑا ہوا ہے اس نے اپنے اس گھٹیا مقصد کے خاطر اپنی بیوی تک کی جان لے لی تھی کیونکہ "
وہ ایک بہت اچھی سمجھدار اور انصاف پسند خاتون تھیں اپنی چھوٹی بہن سونیا کے اچانک انتقال کے پانچ مہینے بعد
انہوں نے شفقت اور اشفاق کی تمام گھٹیا گفتگو اپنے کانوں سے سن لی تھیں وہ پولیس کو اطلاع دینے ہی آرہی
" تھیں جب اس گھٹیا شخص اشفاق ملک نے اپنی بیوی کا ایکسیڈنٹ کروا کر ان کی جان لے لی تھی

عریشہ کو ماضی یاد آنے لگا تھا کیونکہ اس ماضی سے اس کا بھی تو کتنا گہرا تعلق تھا آخر وہ ماضی میں اتنی چھوٹی عمر
میں کتنے کمپرومائز کر چکی تھی

جج صاحب ان کا یہ دھندا پچھلے چالیس سال سے چلتا آرہا ہے جب ان کی شادی کا کوئی نام و نشان بھی نہ تھا جب "
شفقت کا ان سب سے کوئی تعلق نہ تھا مگر اشفاق کا بہت گہرا تعلق تھا اس نے اپنے باقی گینگسٹرز کے ساتھ مل
کر انسپیکٹر رضوان کی گاڑی کا بھی ایکسڈنٹ کروانا چاہا جس کی وجہ سے انسپیکٹر رضوان کی معصوم زوجہ دماغ پر
گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے اس دنیا سے اس ہی وقت رخصت ہو گئیں تھیں مگر اللہ پاک کے کرم سے ان کی
"اور ان کی بیٹی ماہین عرف ماہی کی جان بچ گئی تھی

عریشہ کے سامنے ماضی کے کچھ صفحات تو کھل چکے تھے مگر کہیں بھی شہرام کا ذکر نہیں تھا جبکہ جج صاحب نے ان تمام ڈیوائسز کو چیک کیا جس میں واقعی ان سب کے بارے میں ثبوت پیش تھے

"گل خان کہاں ہے؟؟"

جب بات گل خان کی آئی تو انسپیکٹر رضوان نے وکیل کو اشارہ کیا

"یور اونر وہ تو کب کا مر چکا ہے کچھ ہی دنوں پہلے اس کی ڈیڈ باڈی بہت بری حالت میں جنگل سے برآمد ہوئی ہے جس سے اس کی پہچان ہونا بہت مشکل تھی لیکن اس کے پاس سے یہ چیزیں ملی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے وہ گل خان ہی تھا باڈی پوسٹ مارٹم کے لائق بھی نہیں کیونکہ اس کے جسم کے کافی حصے جنگل کے جنگلی جانور کھا چکے تھے"

وکیل نے بڑی ہوشیاری سے اس بات کو سنبھالتے ہوئے کہا بیسٹ کا نام کسی کیس میں نہ تھا کیونکہ انسپیکٹر رضوان نے اس کا نام تمام کیسز سے خود ریموو کر دیا تھا کیونکہ وہ غلط نہیں تھا وہ بلکل صحیح تھا

"آپ کے کہنے کے مطابق اشفاق ملک اپنی بیوی کا قاتل ہے اس بات کا کیا ثبوت ہے آپ کے پاس؟؟"

جج صاحب کے کہنے پر انسپیکٹر رضوان کچھ کہتا مگر تب شفقت جس کا وکیل اب تک خاموش بیٹھا تھا اس کے

اشارے پر ہارون نے اپنی طبیعت بگڑنے کا ناٹک کیا جس پر پوری عدالت اس کی طرف متوجہ ہو گئی

"ہارون یہ تمہیں... کیا ہو رہا ہے...؟؟"

عریشہ بہت پریشان ہو گئی تھی جبکہ حارث اسکی ڈرامے بازیاں اچھی طرح سے سمجھ چکا تھا وہ اسے سہارا دینے لگا

آرڈر آرڈر...ہارون کی طبیعت بگڑنے کی وجہ سے یہ عدالت اس کیس کو پانچ دن آگے کرنے کا حکم دیتی"

"...ہے

جج صاحب گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا حکم سنا چکے تھے جس پر سب لوگ اٹھ کر وہاں سے چلے گئے اور

عریشہ حارث کے ساتھ ہارون کو ہوسپٹل لے کر بھاگی کیونکہ اسے سانس نہیں آ رہی تھی

"...آپ نے مجھ سے جھوٹ کہا

آپ نے کہا تھا کہ بیسٹ نے عریشہ کو کڈنیپ کیا ہے مگر دراصل بیسٹ نے صرف اسے کڈنیپ ہی نہیں کیا

"بلکہ اس نے عریشہ سے نکاح بھی کیا ہے

وہ اس وقت اسپتال کے کمرے میں موجود اپنی جھوٹی بیماری کو لے کر آرام کر رہا تھا جبکہ ایک کانوں میں ہینڈ

فری لگی ہوئی تھیں

ہارون میں سمجھا تھا اس نے مجھے دھمکانے کے لیے کہا ہوگا مجھے کیا پتا تھا اس گھٹیا شخص نے میری بیٹی سے"

"نکاح کیا ہوا ہے

شفقت مسلسل اسے سمجھانے کی کوشیں کر رہا تھا مگر ہارون کا دماغ اس وقت پھرا ہوا تھا

جو بھی ہوا مگر آپ کو یہ بات مجھے بتانی چاہیے تھی عریشہ صرف میری ہے پھر آخر آپ نے کس طرح اتنی"

"بڑی بات مجھ سے چھپالی؟؟ اگر وہ واقعی وہی شخص ہوا تو جانتے ہیں وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟؟

تم سب باتیں چھوڑو بس تم عریشہ کے دماغ میں اس کے خلاف اتنا کچھ بھر دو کے جب عریشہ اس سے نفرت"

کرے اپنی تمام خوشیوں کی موت کا ذمہ دار وہ اسے ٹھہرائے تو وہ شخص خود اس سے دور چلا جائے پھر عریشہ

"...تمہاری

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ ہارون کو غلط ہی سمجھا رہا تھا جبکہ ہارون ایک بچے کی طرح نہ صرف اس کی باتیں سن رہا تھا بلکہ سمجھ بھی رہا تھا

"مجھے کیا کرنا ہو گا؟؟"

"بس کسی بھی طرح اسے فورس کرو کہ وہ شہرام کو کہہ کر مجھے ادھر سے باہر نکلوائے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دل میں شہرام کے لئے انتہاء کی نفرت پیدا کرو بس اتنا سا کام کرنا ہے تمہیں یہ تھوڑا مشکل ہو گا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا"

شفقت کی بات کو مانتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا تب ہی عریشہ روم میں آئی

"ہارون طبیعت کیسی ہے تمہاری؟؟"

"بس ٹھیک ہے آرو... تم بتاؤ تم نے کچھ کھایا؟؟"

ہارون نے دھیمے لہجے میں کہا جس پر عریشہ نے نہ میں سر ہلایا

"آرو کیا تم ہم سب کو غلط سمجھتی ہو؟؟"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟"

عریشہ اس کی بات کو سمجھنے سے قاصر تھی

"آرو کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے وہ شخص ٹھیک اور تمہارے ڈیڈ غلط ہیں؟؟"

ہارون ان سب میں تو کہیں بھی شہرام کا نام نہیں آیا پھر میں کیسے اس بات پر یقین کر لوں کہ اس نے ہی یہ "

"...سب کیا ہے؟؟اس کیس میں تو بس میری خالا کے شوہر کی بات آئی ہے

عریشہ کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی

آرو کیا تم نہیں چاہتیں کہ تمہارے ڈیڈ باہر آجائیں؟؟اگر تم شہرام سے بات کر کے انہیں چھڑالو تو شاید سب "

" ٹھیک ہو جائے گا

"ہارون پلیززز یہ سب شہرام نے نہیں کیا ہے"

عریشہ غصے سے اس کی میڈیسن باقاعدہ اس کے منہ پر مارنے سے اندام میں پھینک کر وہاں سے چلی گئی جبکہ

ہارون اس کے غصے کو ضبط کر گیا کیونکہ اس شیرنی کے سامنے اس کی چلتی ہی کہاں تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

اسے رہ رہ کر روحیل اور ماہی پر غصہ آرہا تھا آخر وہ دونوں وہاں کیا کر رہے تھے اور ماہی نے روحیل اور اپنے ڈیڈ

کے ساتھ مل کر کس طرح اس کے ڈیڈ پر الزام لگایا تھا وہ غصے سے ہوسپٹل کی کینٹین میں گئی اور موبائل نکال

کر کال ملانے لگی

"آرو کہاں ہو تم ہارون کیسا ہے اب؟؟"

"بکواس بند کرواپنی"

ماہی فکر مندی سے پوچھنے لگی تھی مگر عریشہ کے ایسے لہجے پر وہ یک دم خاموش ہو گئی

بہت سیدھی سمجھتی تھی میں تمہیں مگر تم تو بہت چلاک نکلی... تم نے اپنے اس روحیل کے ساتھ مل کر میرے"

" ڈیڈ پر الزام لگوایا اور تمہارے ڈیڈ بھی ان سب میں شامل تھے... سوچیپ نہ

عریشہ غراتے ہوئے نجانے اسے کیا کیا کہی جا رہی تھی مگر وہ بچاری چپ چاپ سب کچھ سن رہی تھی

میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا میری دوست میرے ساتھ ایسا کرے گی کیا تم ڈیڈ کو نہیں جانتی؟؟ کیا وہ ایسے"

"ہیں؟؟ آخر تم اتنا گر سکتی ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

"... عریشہ میری بات تو سنو"

"... نہیں سنی مجھے تمہاری بات تم دو غلی ہو تم نے اپنے روحیل کے لئے اپنی دوست کو دھوکا دے دیا"

"... عریشہ میں تمہیں سب سچ"

ابھی آگے وہ کچھ کہتی جب روحیل نے اس سے فون چھینا

" بھابی آپ کو جو بھی پوچھنا ہے مجھ سے پوچھیں"

روحیل کی آواز سن کر وہ یک دم چونکی مگر جلد ہی خود سنبھل گئی

تم چاہتے کیا ہو؟؟ کیا یہ تمہاری کوئی سازش ہے شہرام کے خلاف؟؟ یا واقعی تم سب ملے ہوئے ہو؟؟ کیا"

"تمہارے دوست کا یہی مقصد تھا؟؟

عریشہ نے دل کی بھڑاس نکالی جس پر روحیل خاموشی سے سنتا رہا کیونکہ وہ جس کی بے حد عزت کرتا تھا وہ اس شخص کی محبت تھی

بھابی آپ کو سچ بہت جلد پتا چل جائے گا آپ بس پانچ دن اور رک جائیں اور یہ جو ہارون نے ناٹک کیا ہے اس" سے سچ زیادہ دیر چھپ نہیں جائے گا اس نے وکیل کو مارنے کے لیے جس آدمی کو بھیجا تھا اسے ہم پکڑ چکے ہیں

"اب مزید کوئی کھیل نہیں

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

روحیل کی باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں وہ ابھی کچھ کہتی جب کسی نے پیچھے سے اس کا موبائل چھینا جیسے ہی وہ پلٹی تو سامنے کھڑے شخص پر نظر گئی

وہ بلیک شرٹ بلیک ہی پینٹ پہنے اپنی براؤن آنکھوں کو چشمے کے نیچے چھپائے اسے ہی گھور رہا تھا

"...شہرام"

وہ ابھی اسے ٹھیک سے سمجھ پاتی مگر تب ہی شہرام نے اسے بازوؤں سے پکڑا اور ہوسپٹل سے باہر لے جانے لگا

"...شہرام کہاں لے جا رہے ہو مجھے ؟؟ چھوڑو مجھے پلیز زز"

عریشہ کی مزاحمت کو نظر انداز کرتا ہوا وہ اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا

"شہرام یہ سب ؟؟"

"...چپ کر کے بیٹھی رہو"

شہرام نے اپنا چشمہ اتار کر اپنی پر کشش براؤن آنکھوں سے اسے گھورا جس پر وہ خاموش ہو گئی اسپتال سے کافی دور ایک سنسان سی جگہ اس نے گاڑی روکی شاید یہی صحیح جگہ تھی اکیلے میں بات کرنے کی جہاں کوئی نہ تھا

"کیوں لائے ہو مجھے یہاں ؟؟"

"...کیا بک بک کیئے جا رہی تھیں تم کیا جاننا چاہ رہی تھی کیا پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو"

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوں مکمل اس کی طرف متوجہ ہوا

"شہرام یہ سب کیا ہے ؟؟ ہارون کہہ رہا ہے ڈیڈ کہہ رہے ہیں یہ سب تم نے کروایا ہے کیا یہ سچ ہے ؟؟"

اس نے ایک ہی پل میں اپنی پوری بات مکمل کر لی

"ہاں یہ سچ ہے یہ سب میں نے کیا ہے کیا کر لو گی تم؟؟"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا اس کی بولتی بند کر گیا جیسے اسے فرق ہی نہ پڑا ہو جبکہ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی آخر کس طرح ایک ہی پل میں وہ ایسے پیش آ گیا تھا جیسے یہ کوئی عام سی بات ہو

"...میں نے ہی تمہارے باپ پر کیس کروایا ہے اور میں ہی اسے اس کے انجام تک پہنچاؤں گا"

وہ پر سکون انداز میں کہتا ہوا نظروں کا زاویہ بدل گیا جبکہ وہ اب تک افسوس بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"کیوں کیا تم نے ایسا؟؟"

"کیونکہ ایسے گھٹیا انسان کے ساتھ ایسا ہی ہونا تھا"

کتنی ڈھٹائی سے وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے ڈیڈ کو گھٹیا کہہ رہا تھا عریشہ نے غصے سے اس کا گریبان پکڑا جس پر وہ اس کے قریب ہوا

"یہ کیا کر رہی ہو؟؟ کیا یہ صحیح موقع ہے یہ سب کرنے کا"

وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اگر وہ لب ہلاتی تو اس کے لبوں سے جا ملتے جبکہ وہ اپنے کہے گئے الفاظوں پر خود ہی مسکرا رہا تھا عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا

"بکواس بند کرو اپنی گھٹیا تم ہو سمجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ڈیڈ کے ساتھ ایسا کرنے کی میں یہاں تمہارے لئے سب سے لڑ رہی تھی اور تم..."

"اوہ اچھا؟؟ کیا واقعی تم سب سے لڑ رہی تھی وہ بھی میرے لیے؟؟ ڈیٹز گریٹ خیر یہ تو تمہارا فرض ہے کیونکہ تم میری بیوی ہے"

وہ نجانے اب کس بات کا حق جتا رہا تھا

"بیوی تھی... مگر اب نہیں... اگر کل تک تم نے میرے ڈیڈ کو قید سے رہائی نہ دلوائی تو میں خود تمہاری جان لوں گی اپنے ہاتھوں سے"

وہ دانت بیچتے ہوئے کہنے لگی مگر سامنے بیٹھا شخص تو جیسے اس کی بات کو مذاق سمجھ کر ہنس پڑا

"میری جان اور کتنی بار جان لو گی میری؟؟ ابھی بھی بلیک کلر پہن آئی ہو اس قدر تڑپا رہی ہو کیا یہ سزا کافی نہیں جو پھر سے جان لو گی میری؟؟"

وہ معنی خیزی سے کہتا ہوا اس کا مکمل جائزہ لینے لگا آج اس نے کالے رنگ کی گھٹنو سے نیچے تک آتی شرٹ اور

ساتھ ہی کالے رنگ کی جینس پہنی تھی جبکہ ڈوپٹہ گلے میں اسکاف کی طرح سیٹ کیا ہوا تھا

"بکواس بند کرو اپنی اور میرے ڈیڈ کو رہا کرؤ ورنہ میں تم سے ڈیوورز لینے میں ذرا دیر نہیں لگاؤں گی"

اب وہ شہرام کو غصہ دلا رہی تھی شہرام نے اپنی پر کشش براؤن آنکھوں سے اسے گھورا

"تم چاہے کچھ بھی کر لو میں اس شخص کو کبھی بھی رہائی نہی دلاؤں گا اور اگر تمہیں لگتا ہے تمہارا باپ صحیح ہے تو

پھر ڈر کس بات کا؟؟ تمہارے اس مڈل کلاس غدار فرینڈ نے جو آج ناٹک کیا ہے جس کی وجہ سے پانچ دن بڑھا

دیئے گئے ہیں اب بس تھوڑا اور انتظار کرو جب عدالت دوبارہ اپنے وقت پر آئے گی تو پھر سب سچ سامنے

"اجائے گا تمہارے باپ ٹھیک ہوا تو بچ جائے گا

وہ تقریباً بہت ضبط کرتے ہوئے اسے کہنے لگا جس پر وہ بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھورنے لگی

اور اگر غلط ہوا تو اسے سزا سے کوئی نہیں بچا پائے گا پھر چاہے وہ کوئی بھی ہو، تب تک تم میری بیوی رہو گی میری

نکاح میں رہو گی جس دن تمہارے باپ کو سزا ہو گئی اس دن بھلے سے ڈیوورز پیپرز لے آنا سائن کر دوں گا

"میں

وہ آخر کتنی آسانی سے یہ بات کر گیا تھا جیسے اس کے لیے کوئی مسئلہ ہی نہ ہوا ہو

میں ثابت کر کے دکھاؤں گی کے میرے ڈیڈ ٹھیک ہیں اور اگر وہ غلط نہ ہوئے تو میں تمہاری شکل کبھی زندگی"

"میں نہیں دیکھوں گی یہ سن لو تم

وہ غصے سے کہتی ہوئی گاڑی سے اترنے لگی جس پر شہرام نے اس کا ہاتھ روکا

میں ثابت کر کے دکھاؤں گا کہ وہ غلط ہیں اگر وہ غلط نہ ہوئے تو میں کبھی زندگی میں تمہیں اپنی شکل نہیں"

"...دکھاؤں گا آئی پرومس

وہ اسے کہتا ہوا گاڑی چلانے لگا جبکہ وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی آخر وہ کس طرح اتنے یقین سے

اسے غلط کہہ رہا تھا

کچھ ہی دیر میں وہ اس کے گھر کے سامنے پہنچ گیا جسے دیکھ کر عریشہ اسے گھورنے لگی

کوئی ضرورت نہیں ہو سپٹل جانے کی وہ بلکل ٹھیک ہے تم گھر میں آرام کرو ملازم نے بتایا تھا تم نے ٹھیک"

" سے بریک فاسٹ بھی نہیں کیا چلو شاباش اب کھانا یاد سے کھا لینا

وہ بچوں کی طرح اس کا گال تھپتھپانے لگا مگر وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی گاڑی سے اتر کر جانے لگی مگر اس کے قدم رکے

"سنومائے بیوٹی کوئین"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"I Love You..."

وہ بڑی محبت سے کہتا ہوا اسے دیکھنے لگا جس پر اس نکچڑی نے عجیب سا منہ بنایا اور گھر کے اندر چلی گئی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

(ماضی)

دو سال بعد۔

وہ ننگے پاؤں بھگاتی ہوئی مدد کے لیے جا رہی تھی مگر اس رات اندھیری رات بھلا کون اس کی مدد کرتا ایک طرف اس بچے کی فکر دوسری طرف ان ظالموں کا ڈر وہ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے تھے وہ بھگاتی ہوئی اب کافی دور آچکی تھی جب ایک مظبوط مرد سے جا ٹکرائی

جب نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے پولیس کی وردی میں ملبوس ایک شخص کھڑا تھا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"کیا ہو گیا بہن جی خیریت؟؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

وہ آدھی رات کو ڈیوٹی انجام دے کر گھر واپس جا رہا تھا مگر راستے میں کسی سے کال پر بات کرنے کے لیے دو گھڑی جنگل کی طرف رکا تھا

" بھائی صاحب میری مدد کریں"

وہ عورت باقاعدہ ہاتھ جوڑتی ہوئی روپڑی جس پر رضوان نے اس کے جڑتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے کیا

"بہن ہوا کیا ہے آپ یہ تو بتائیں؟؟ اتنی رات کو آپ اس سنسان جنگل میں کیا کر رہی ہیں؟؟"

رضوان نے فکر مندی سے پوچھا جس پر وہ عورت اپنے آنسوں صاف کرنے لگی

"بھائی وہ لوگ میرے بچے کو مار دیں گے اسے بچا لیں آپ کو اللہ کا واسطہ "

وہ پھر سے ہاتھ جوڑنے لگی جس پر انسپیکٹر رضوان ہوشیار ہو گیا

"ٹھیک ہے آپ گاڑی میں بیٹھیں اور مجھے راستہ بتائیں کہاں ہے آپ کا بیٹا"

رضوان جب گاڑی کی طرف بڑھا تو اسے وہیں کھڑا پایا

"مجھے اپنا بھائی سمجھیں پلیز زاور مجھے بتائیں کہاں ہے آپ کا بیٹا"

رضوان کی بات پر وہ جلدی سے گاڑی میں آ بیٹھی اور راستہ بتانے لگی

بہت دور آ کر ایک جھاڑی کے نزدیک اس نے گاڑی رکوائی جہاں یوسف دماغ پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے

بے ہوش پڑا تھا انسپکٹر رضوان بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے اس کا کافی خون بہہ چکا تھا

"اوہ گوڈ ہمیں اس کو ہوسپٹل لے جانا ہو گا"

بھائی آپ اسے ہوسپٹل نہ لے جائیں وہ لوگ اس کا پیچھا کر رہے تھے اگر انہیں کانو کان خبر ہوئی کہ یہ زندہ"

"ہے تو وہ اسے مار دیں گے

وہ پھر سے رونے لگی یقیناً وہ بہت ڈر چکی تھی

آپ پریشان نہ ہوں میں اسے اپنے گھر لے جاتا ہوں یہ وہاں بلکل محفوظ رہے گا اور اس کا وہیں علاج کیا جائے"

"گا

انسپیکٹر رضوان مزید وقت ضائع کئے بغیر اسے گود میں اٹھائے گاڑی کی طرف بھاگے اسے پیچھے والی سیٹ پر

لٹایا اور وہ دونوں فرنٹ پر جا بیٹھے

جب وہ گھر پہنچے تو اس وقت سب سو رہے تھے سوائے شاکر کے جیسے ہی فاطمہ رضوان کے ساتھ اندر آئی تو

شاکر اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ وہ اس کی بہن تھی

"بھائی آپ جہاں؟؟"

وہ حیرانگی سے اس کے قریب آئی جبکہ شاکر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا مگر یہ وقت ان باتوں کا نہ تھا کیونکہ

رضوان کی گود میں ساتھ سال کا ایک زخمی بچہ تھا

"شاکر جلدی ڈاکٹر کو فون کرو انہیں جلدی بلاؤ اس کی حالت مجھے بہت خراب لگ رہی ہے"

رضوان نے اسے صوفے پر لٹایا جبکہ شاکر نے اس ہی وقت کال ملائی تو آدھے گھنٹے سے پہلے پہلے ڈاکٹر وہاں حاضر ہو گیا

اس کے دماغ پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے کافی خون بہہ چکا تھا جس کی وجہ سے وہ اب تک بے ہوش تھا ڈاکٹر نے اس کے سر پر بینڈج کی

"کچھ دنوں اس کا پراپر علاج کروائیں انسپیکٹر صاحب ورنہ اس بچے کے دماغ میں تکلیف اٹھا کرے گی"

ڈاکٹر میڈیسن کی پرچی انہیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ فاطمہ اور شاکر ساتھ کھڑے باتوں میں مصروف تھے رضوان سمجھ چکا تھا وہ شاکر کی بہن ہے

"کیا آپ بتائیں گی کیا ہوا ہے اس بچے کے ساتھ؟؟ کیا یہ آپ کا بچہ ہے؟؟"

"نہیں صاحب یہ میرا بچہ نہیں ہے یہ بڑے صاحب کا بیٹا ہے کچھ لوگ اس کے دشمن بنے ہوئے ہیں"

"میں سمجھا نہیں آپ مجھے تفصیل سے بتائیں تاکہ میں اس کا کوئی حل ڈھونڈ سکوں"

فاطمہ نے اسے سب تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اشفاق نے اپنی بیوی کی موت کا پلان بنایا کس طرح اس نے اپنے بیٹے کو اپنی اولاد ماننے سے انکار کر کے اور ساتھ شازیہ کی پرانی ملازمہ جو شازیہ کے مرنے کے بعد یوسف کا خیال رکھا کرتی تھی ان دونوں کو گھر سے نکالا کس طرح فاطمہ یوسف کو اپنے گاؤں لے گئی

مگر یوسف پھر بھی عریشہ سے ملنے اس کے گھر جایا کرتا تھا اور پھر شفقت جو اپنے دوست سے تو بدلہ لے نہیں سکا تھا اس لیے سارا بدلہ اس کے بیٹے سے لینے کے لیے اسے مروانے کا پلان بنایا تھا جو آج وہ لوگ اس چھوٹے بچے کو اذیتیں دے کر گہری چٹان پر سے پھینکنا چاہتے تھے مگر تب ہی فاطمہ نے اس کی جان بچائی اور اسے جھاڑیوں کے پیچھے چھپایا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

انسپیکٹر رضوان سارا معاملہ سمجھ چکا تھا اس کے لئے یہ بچہ کسی گولڈن چانس سے کم نہ تھا اس نے یوسف کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کا سوچ لیا تھا مگر اپنے گھر نہیں بلکہ کہیں دور جہاں پر کسی کی رسائی نہ ہو

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"روحیل پلیززز مجھے جانے دیں بہت زیادہ مارا ہو گی مجھ سے میں اسے سب سچ بتا دیتی ہوں"

وہ مزاحمت کرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی مگر روحیل اس اپنے مظبوط ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا

" ماہی پلیز زز یہ وقت مناسب نہیں وہ اچانک سے سب کچھ سچ برداشت نہیں کر پائے گی"

روحیل کی بات پر وہ اس کی طرف پلٹی

"تو کیا میں اپنی دوست کو یوں آگ میں جلتا ہوا چھوڑ دوں؟؟"

ماہی تم وہاں جا کر کچھ بھی نہیں کر پاؤ گی کچھ بھی نہیں...وہ مزید تم سے نفرت کرے گی پلیز زز یہ پانچ دن سکون سے گزر جانے دو"

ماہی اس کی بات مانتی ہوئی اب واپس کمرے کی جانب چل پڑی جبکہ روحیل اس کے ساتھ ہی اسے کمرے میں لے آیا تھا

"ماہی رات بہت ہو گئی ہے تمہیں کھانا کھا لینا چاہیے"

ماہی کو اب اپنے وجود میں ہلکی سے حرارت محسوس ہو رہی تھی اور تھکان کی وجہ سے اس کا پورا وجود درد میں چور ہو رہا تھا کیونکہ سارا دن وہ لوگ کوٹ میں رہے اور وہاں سے واپس آ کر وہ عریشہ کے لئے پریشان رہی اور اس ہی وجہ سے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا

"ماہی تمہیں بہت تیز بخار ہو رہا ہے پلیز ز"

وہ زبردستی اسے سمجھاتے ہوئے خود کچن چلا گیا اور وہاں سے اس کے لئے کھانا گرم کر کے لایا وہ اس کا کتنا خیال رکھتا تھا وہ واقعی بہت خوش نصیب تھی جو اسے ایسا شوہر ملا تھا

"...کھاؤ پلیز ز ز"

لقمہ بنا کر وہ ماہی کی طرف بڑھانے لگا تو ماہی بنا اسے تنگ کئے چپ چاپ کھانا کھانے لگی

"آپ کچھ نہیں کھائیں گے؟؟"

ماہی کے سوال پر وہ خاموش ہو گیا تب ماہی نے بھی لقمہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا جس پر وہ بھی کھانے لگا تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر انہوں نے کھانا مکمل کیا اور پھر روحیل ماہی کو میڈیسن دیتا ہوا خود اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

"...روحیل ایک بات بتائیں"

"جی؟؟"

"آپ مجھے سلیپنگ بیوٹی کیوں کہتے ہیں؟؟"

آج پہلی بار اس نے یہ سوال کیا تھا جس پر روحیل مسکرانے لگا

کیونکہ میں جب بھی تم سے ملنے آتا تھا تم سوئی ہوئی ہوتیں تھیں، بس اس لئے تمہارا نک نیم سلیپنگ بیوٹی"

"رکھ دیا

وہ ماہی کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے سینے سے لگائے سلانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ ماہی اب درد کم ہونے

کی وجہ سے نیند محسوس کر رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

مگر جب آپ کو پتا ہے میرے ڈیڈ میری موم کے قاتل ہیں تو آپ بجائے انہیں اریسٹ کرنے کے الٹا مجھے"

"سمجھا رہے ہیں

آج پورے دو مہینے ہو چکے تھے اسے یہاں رہ کر وہ بچہ انسپیکٹر رضوان کی سوچ سے بھی کئی زیادہ سمجھ دار، ذہین اور بہادر تھا یوسف کو جب ان کے کیس کا پتا چلا تو یوسف ہی اپنی بہادری پر ان بچوں کو بچانے گیا تھا اور آج وہ سب بچے مل کر اس گھر میں رہتے تھے

"...تم اگر چاہو تو ہم سب مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں"

رضوان کی بات پر سارے بچے ان کی طرف متوجہ ہوئے

"کیا مطلب؟؟"

دیکھو یوسف تمہارے سارے ڈوکیومنٹ میں نے تمہارے باپ کے گھر سے بہت آسانی سے چرا لیئے ہیں اور" ہاں تمہاری مرحوم موم جو کہ تمہارے پیدا ہونے کے بعد اپنی وہ ساری جائیداد کا حصہ جو انہیں ان کے ڈیڈ کی طرف سے ملا تھا وہ تمہارے نام کر چکی تھیں، تم کافی ذہین ہو اگر تم چاہو تو ہمارا ساتھ دے سکتے ہو کیونکہ جو "شخص تمہاری موم کا قاتل ہے وہ اور بھی بہت سے لوگوں کا قاتل ہے

رضوان کی باتوں کو وہ بآسانی سمجھ چکا تھا

"ہمیں کیا کرنا ہو گا؟؟"

یوسف یہ مشن کئی سالوں سے ایک جگہ ہی اٹکا ہوا ہے مگر اگر تم چاہو تو ہم اپنی خوفیہ ٹیم بنا کر ان سب کے مقابل کھڑے ہو سکتے ہیں میں تم سب بچوں کی پڑھائی کا خرچہ اٹھاؤں گا مگر تم لوگوں کو جرمنی جانا ہو گا یہاں رہنا فلحال ٹھیک نہیں"

"تو سر کیا آپ کو یقین ہے ہم لوگ آپ کے کسی کام آسکتیں گے؟؟"

روحیل کے سوال پر رضوان مسکرانے لگا

"مجھے تم سب پر پورا بھروسہ ہے تم سب بہت ذہین بچے ہو ایسے ہی تھوڑی تم لوگوں کو اپنی ٹیم بنانا چاہ رہا ہوں"

"میں تو پھر بتاؤ کیا تم لوگ میرا ساتھ دے کر اس مشن کو کمپلیٹ کرنے کے لیے تیار ہو؟؟

رضوان نے تمام بچوں سے پوچھا جس پر سب نے یک زبان ہو کر ہاں میں جواب دیا

"گڈ تو آج سے جیسا یوسف کہے گا تم سب ویسا ہی کرو گے، یوسف تم سب بچوں کے گارڈین کے طور پر ہوں گے تم سب لوگ جرمنی میں اپنی پڑھائی مکمل کرو گے ساتھ ہی ساتھ اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر بھی کرو گے..."

"...اوکے سر جو آپ کہیں"

"...تم اپنا نام بھی بدلو گے"

"کیسے؟؟"

یوسف تھوڑا شاکڈ ہوا

"برتھ سرٹیفیکیٹ کے مطابق تمہارا پورا نام یوسف شہرام ملک ہے...آج سے تم صرف شہرام ملک کہلاؤ گے"

" آئی نو کوز یوسف نام ڈیڈ اور شہرام نام میری موم کو پسند تھا ڈیٹز وائے"

رضوان اب کافی مطمئن تھے انہیں اپنی منزل تھوڑی دور مگر اب تھوڑی واضح نظر آ رہی تھی انہیں اس وقت کا انتظار تھا جب یوسف ایک نئی پہچان کے ساتھ سب کی امید بن کر پاکستان میں قدم رکھے گا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...تم نے صحیح کہا تھا"

وہ اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا جب عریشہ اس کے روم میں آئی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوا

"کیا مطلب آرو؟؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"تم نے بلکل صحیح کہا تھا، وہ کیس کسی اور نے نہیں بلکہ شہرام نے کیا ہے"

عریشہ کے لہجے سے غصہ تو واضح ہو رہا تھا مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا وہ کتنی تکلیف میں ہے

میں نے کہا تھا نہ آرو وہ شخص ٹھیک نہیں ہے اور تم بے وجہ اس کی حمایتی بن رہی تھیں اب بتاؤ کیا فیصلہ کیا ہے"

"تم نے؟؟ کیا تم اس سے کہہ کر انکل جو بچاؤ گی؟؟

"نہیں وہ میری یہ بات کبھی نہیں مانے گا وہ جو ٹھان لیتا ہے کر کے چھوڑتا ہے"

عریشہ کی بات پر ہارون نے سر جھکایا

"تو کیا تم اس سے ڈیوورز؟؟"

"ہاں میں اس سے بہت جلد ڈیوورز لے لوں گی"

عریشہ سپاٹ لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ ہارون اب شیطانی مسکراہٹ لئے دل ہی دل میں جیت محسوس کر رہا تھا

بس ایک بار عریشہ میری ہو جائے...انکل کو تو میں بچا ہی لوں گا...شہرام...اگر واقعی تم یوسف ہی ہو تو تم ایک"

"بار پھر سے ہارنے والے ہو

ہارون کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"سب ڈن ہے؟؟"

"...یس بیسٹ"

شہرام(یوسف)جو جرمنی پہنچ کر اپنی پڑھائی مکمل کر چکا تھا ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے ساتھیوں کو ٹریننگ بھی دیتا تھا اس نے کبھی بھی نوفل،مہر ماہ اور باسم کو یتیم ہونے کا احساس نہیں دلایا تھا وہ بھلے ہی یتیم خانے سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کا اغواہ ہونا بھی ان کے مستقبل کے لیے بہت اچھا ثابت ہوا تھا

شہرام نے سب سے پہلے ان کو جانا تھا ان کی فطرت کو جانا تھا ان کی صلاحیتوں کو سمجھنے کی کوشش کی تھی ان کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں ان کی مدد کی تھی

روحیل اور حورین کا دماغ کسی کمپیوٹر سے کم نہ تھا اس لئے ان دونوں نے کمپیوٹر سائنس میں داخلہ لیا تھا اور بیسٹ کے کہنے پر انہوں نے کمپیوٹر کے تقریباً تمام کورسسز مکمل کر لئے تھے تبھی تو وہ بیسٹ ہیکر بنے تھے

باسم اور مہر ماہ کو سائنس میں داخلہ دلایا تھا اور ان دونوں نے کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی تھی تبھی تو وہ ہر طرح کے کیمیکلز کو سمجھ سکتے تھے اور خود سے نئے کیمیکلز بنا سکتے تھے جبکہ نوفل بہت خوش مزاج سا تھا اس لئے اس نے آرٹس میں ایڈمیشن لیا تھا کیونکہ اس سے پڑھائی نہیں کی جاتی تھی اس کا انٹرسٹ زیادہ تر ہنسی مذاق میں تھا

جبکہ شہرام ان سب سے بلکل مختلف اور منفرد شخص تھا اس نے کامرس سے پڑھا تھا اور ساتھ ہی ساتھ ہیکنگ بھی سیکھی تھی وہ کیمیکلز کے بارے میں بھی کافی حد تک واقفیت رکھتا تھا اور ان سب کے علاوہ اس نے اٹھارہ سال میں ہی جم جوائن کر لیا تھا وہ نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی یوگا ایکسرسائز کی کلاسز دیا کرتا تھا

فائٹ میں تو وہ نمبر ون تھا چائنہ جا کر اس نے ماسٹر شاؤلن کنگ فو آف انسٹیٹیوٹ سے بھی کافی ٹرائننگ لی تھی ایسی کونسی فائٹر تھی جو وہ نہیں جانتا تھا اپنے ساتھ ساتھ وہ باقیوں کو بھی ان سب سے اکثر آگاہ کیا کرتا تھا روز صبح وہ سب کو فٹ رکھنے کے لیے ایکسرسائز کراتا تھا

وہ اگلی بات تھی کہ نوفل اس دوران اکثر نودو گیارہ ہو جاتا تھا رضوان اکثر بہزاد کو کہہ کر حارث کو جرمنی بھیجا کرتا تھا تاکہ وہ ان سب کے حالات سے آگاہ کرتا رہے ان کا خیال رکھنے کے لیے فاطمہ کو بھی ان ہی کے ساتھ جرمنی بھیجا تھا شہرام انہیں ہمیشہ ماں کہتا تھا باقی کے سب لوگ بھی ان کی بہت عزت کرتے تھے

وہ نا صرف اپنے مشن کے لئے بلکہ اپنی زندگی کے لئے بھی کافی کچھ کر رہا تھا اس نے خود سے اپنی ماں کی دی ہوئی جائداد سے اپنا بزنس شروع کیا تھا اور اپنی ذہانت پر ایمانداری سے اسے بہت آگے بڑھایا اور اس کا نام جرمنی کے سب سے بڑے بزنس مینوں کی فہرست میں سب سے اول نمبر پر تھا

پورے بیس سال بعد وہ پاکستان آیا تھا اپنی ایک ٹیم بنا کر ایک ایسی ٹیم جسے ہرانا نہ ممکن تھا رضوان نے جو پلان بنایا تھا اس سے کئی زیادہ سولڈ پلان بیسٹ کا تھا رضوان نے جیسا سوچا تھا اس سے کئی زیادہ وہ سمجھدار انسان نکلا تھا لیکن شروع سے ہی اس کا یہ اصول تھا وہ جو کرنا چاہے کر سکتا ہے بیچ میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا جسے رضوان قبول کر چکا تھا

وہ اپنا سالوں پرانا غصہ کم کرنے کے لیے خود اپنے ہاتھوں سے دوسروں کا دل نکال کر قدموں تلے روندنے کا عادی ہو چکا تھا اسے ایک عجیب سا سکون ملتا تھا اسے مزہ آتا تھا دوسروں کو تڑپا کر اسے کبھی کسی پر رحم نہیں آیا اور یہی عادت اس کی سب سے بڑی طاقت تھی

وہ دو دنوں سے گھر سے باہر نہیں نکلی تھی اور نہ ہی اس نے ایک بار بھی کمرے سے باہر قدم رکھا تھا ملازمہ سے کہہ کر وہ کھانے پینے کی چیزیں اپنے کمرے میں ہی منگوا لیا کرتی تھی ہارون نے بہت کوشش کی کہ وہ اس سے بات کرے مگر اس نے ملازم کو کہہ کر ہارون کو اندر آنے سے منع کر دیا تھا

رات کا وقت تھا اس کا پورا وجود بخار میں تپ رہا تھا ایک دن رہتا تھا بس ایک دن اس کے بعد نجانے کیا ہونے والا تھا سوچ سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا وہ سوچوں میں گم تھی جب اچانک لائٹ آف ہو گئی

"...یہ اچانک سے کیا ہو گیا ہے؟؟ موسم تو بلکل ٹھیک ہے بارش بھی نہیں ہو رہی پھر"

خود کلامی کرتی ہوئی وہ بیڈ سے اتری تاکہ کمرے سے باہر جا کر دیکھ سکے آخر ماجرا کیا ہے

ابھی وہ باہر جانے کے لیے دروازہ کھولنے ہی لگی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے وہ گھبرائی اور واپس اندر کو ہوئی

"کون ہے یہاں؟؟"

اندر آتے ہوئے شخص کی آہٹ اسے محسوس تو ہوئی تھی مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا کیونکہ اندھیرہ نہ صرف اس کے کمرے میں بلکہ پورے گھر میں پھیلا ہوا تھا ہارون بھی آج صبح کو اپنے فلیٹ جا چکا تھا ملازم بھی اس وقت سرونٹ کوارٹر میں ہوتے ہیں تو آخر کون تھا جو رات کے اس پہر اس کے کمرے میں آیا تھا

"کون ہے یہاں؟؟"

وہ پھر سے تیز آواز میں مخاطب ہوئی مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں

"ہارون؟؟"

ہارون کا نام اس کی سماعت سے ٹکرایا وہ بامشکل ضبط کرتا ہوا مٹھیاں بھینچ گیا

"ہارون؟؟ کیا تم واپس آ گئے ہو؟؟"

اس کے ذہن میں یہی خیال آیا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تھا جب رات کے وقت وہ اس کے ڈیڈ سے ملنے گھر آتا تھا لیکن یوں اس طرح اس کے کمرے میں آجائے گا اسے نہیں پتا تھا

وہ موبائل اٹھانے کے لیے بیڈ کی طرف مڑی جب ہی کسی نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا وہ گھبرائی آخر کون تھا جو اسے اتنی مظبوطی سے تھامے ہوئے تھا اس کی گرفت کافی مظبوط تھی

"... ککک کون"

وہ بامشکل یہ الفاظ اپنے منہ سے نکال پائی تب اگلے ہی لمحے اس نے اسے دیوار سے لگایا اور خود اس پر جھکنے لگا اس کی گردن پر یہ لمس جانا پہچانا تھا وہ اس لمس کو کبھی بھول نہیں سکتی تھی

اس پر جھکا ہوا وجود پوری شدت سے اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے ایک تو اس کے بخار کی شدت اتنی تھی کہ پورا وجود درد سے ٹوٹ رہا تھا اب وہ مزید اس پر ستم کر کے اسے نڈھال کر رہا تھا

ابھی وہ اپنے بے جان وجود کے ساتھ گرنے ہی لگی تھی جب اگلے ہی لمحے شہرام نے اس کی گردن کو چومتے ہوئے آزادی بخشی اور اسے کمر سے تھاما جس سے وہ اس کے سینے سے آ لگی اسے عریشہ کا وجود گرم محسوس ہو رہا تھا وہ سمجھ چکا تھا ان دو دنوں میں اس نے اپنا بلکل بھی خیال نہیں رکھا ہو گا تبھی آج بخار میں مبتلا تھی

کیوں لیتی ہو اپنی اس پاک زبان سے کسی غیر شخص کا نام؟؟ کیوں لا رہی ہو ہمارے درمیان کسی غیر کو؟؟"

"بیزار نہیں ہوتیں مجھے ہرٹ کر کر؟؟

ایک ہاتھ سے اس کی کمر تھاما ہوا دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کرتا ہوا وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا مگر وہ خاموش سی بے بس سی اس کی آواز سن رہی تھی

اس کی حالت کا احساس کرتے ہوئے شہرام نے بہت آہستگی سے اسے باہوں میں بھرا اور بیڈ کی طرف لانے لگ اسے تو عادت تھی وہ اندھیرے میں بھی بھانپ لیتا تھا کونسی جگہ کس سمت رکھی ہوئی ہے

اسے بیڈ پر لٹا کر وہ خود اس کے مقابل آ لیٹا جبکہ چہرہ اس کی گردن میں چھپایا ہوا تھا اتنے دنوں بعد تو وہ دشمنِ جاں کی قربتوں سے دوچار ہو رہی تھی وہ اسے کس طرح خود سے دور کرتی وہ کچھ بھی نہیں بولی البتہ آنکھوں سے آنسوں اب بھی جاری تھے

وہ اسے محسوس کر چکا تھا وہ رو رہی تھی اس نے سر اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھنا چاہا مگر تب ہی لائٹ آ گئی اس بار یہ اندھیرا اس نے خود نہیں کیا تھا یہ اتفاق تھا کہ جب وہ اندر آیا تو لائٹ چلی گئی تھی

اس نے اٹھ کر اپنی شہادت کی انگلی سے اس کے رخسار پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا یقیناً وہ تکلیف میں تھی ایک ایسی تکلیف میں جو اس نے اسے خود جان کر دی تھی

"...پلیززز ڈونٹ کرائے مائے بیوٹی کوئین"

اس کا لہجہ نرم تھا چہرے کے تاثرات بلکل سنجیدہ تھے عریشہ نے ایک پل کے لیے اپنی بھیگی آنکھوں سے اس دشمنِ جاں کو دیکھا جو آج پھر سے اسے اپنا ہونے کا احساس دلا تھا

اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جسے دیکھ کر وہ اس کی طرف کھنچتی چلی جاتی تھی آخر کیوں اس کی آنکھیں اس بے وفا جیسی تھیں جس نے اتنے سالوں سے پلٹ کر اسے پوچھا تک نہیں تھا

عریشہ نے نظریں پھیریں جس پر شہرام اس سے دور ہوا اس بار اس نے عریشہ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ اب تک بلکل خاموش تھی

"ناراض ہو اپنی جان سے؟؟"

وہ نرم لہجے سے مخاطب ہوا

"...تم میری جان نہیں"

وہ سپاٹ لہجے میں بولی جس پر شہرام نے ضبط کیا

"کچھ کھایا کیوں نہیں صبح سے؟؟"

وہ پھر سے اس ہی لہجے میں مخاطب ہوا

"بھوک نہیں تھی"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس بار اس کا لہجہ دھیما تھا

"کیوں کر رہی ہو خود پر ظلم؟؟ تم پر ظلم کرنے کے لیے کیا میں کافی نہیں تھا؟؟"

شہرام اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا جس سے اسے کافی سکون محسوس ہونے لگا تھا

"جانتی بھی ہو جان بستی ہے تم میں میری"

اس کی دھیمی سی آواز پر وہ تنزیہ مسکرائی

اگر اتنا ہی شوق ہے خود کو تکلیف دینے کا تو میرے پاس آجاؤ آخری سانس تک تم پر ظلم کرتا رہوں گا آئی"

"پرومس

"گھر سے تم نے خود ہی نکالا تھا کیا یہ ظلم کافی نہیں؟؟"

شاید وہ شکوہ کر رہی تھی جس پر شہرام کی انگلیوں کی گردش رکی

گھر سے نکالا تھا زندگی سے نہیں، ڈونٹ وری میں اتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا، فلک تو کیا قبر"

"تک ساتھ جاؤں گا

اس نے اپنے ہی الفاظوں پر مسکرانا چاہا جب وہ ایک دم سے اس سے دور ہوئی

"چلے جاؤ یہاں سے کیوں آئے ہو یہاں کیا چاہیے تمہیں کیا کوئی مقصد باقی رہ گیا ہے تمہارا؟؟"

وہ اٹھتی ہوئی ایک ہی سانس میں اتنے سوال کر گئی جس پر وہ بھی اٹھ بیٹھا

نہیں جاؤں گا یہاں سے، تم سے ملنے آیا تھا، سکون چاہیئے مجھے، تمہیں مکمل طور پر حاصل کرنا اب آخری"

"...مقصد ہے میرا

وہ اس کے ایک ایک سوال کا ایک ایک کر کے بڑی ترتیب سے جواب دیتا ہوا اس کے قریب ہوا مگر تب ہی وہ بیڈ سے اٹھنے لگی

ابھی وہ ٹھیک سے اٹھی بھی نہ تھی جب شہرام نے اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ اس کی اچانک والی حرکت پر اس کی باہوں میں آ گری وہ اسے شکایتی نظروں سے دیکھنے لگی شہرام نے کچھ زیادہ ہی زور سے کھینچ لیا تھا

"سوری مائے بے بی"

وہ اسے پیار سے اپنے سینے سے لگا گیا آخر وہ کرتی تو کیا کرتی وہ جتنا اس سے دور ہو رہی تھی وہ اتنا اس کے قریب ہو رہا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکی اور اپنی ضد کے ہتھیار ڈالتے ہوئے اس کی گرم باہوں میں سمٹ گئی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

مجھے نہیں لگتا اب وہ اپنی بات سے پھرے گی لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں جلد سے جلد یہ کام کرواؤں گا تاکہ "آگے مزید کوئی مسئلہ نہ بنے"

ہارون اس وقت اپنے فلیٹ پر موجود تھا وہ ایس کے کے وکیل کے موبائل سے ایس کے سے بات کر رہا تھا ان کا مسئلہ اب تک وہی تھا

"ہارون جلد سے جلد یہ کام ختم کراؤ اگر عریشہ نے اس سے ڈیوورز لے لی تو چاہ کر بھی کبھی وہ لوگ ایک نہیں ہو پائیں گے، لیکن اگر اسے یہ پتا چل گیا کہ شہرام ہی یوسف ہے تو بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے تم جانتے ہو نہ پہلے ہم نے اس کو اس سے کس طرح سے دور کیا تھا"

شفقت کا ڈر مزید بڑھتا چلا جا رہا تھا اب ان کے پاس بس ایک ہی دن رہ گیا تھا اس ایک ہی دن میں انہیں کچھ بھی کر کے عریشہ اور شہرام کی ڈیوورز کرانی تھی

"سر پہلے ہمیں تو کنفرم ہونے دیں وہ وہی شخص ہے بھی یا نہیں...مجھے نہیں لگتا وہ اتنا غریب انسان اتنا امیر اور پاوورفل ہو سکتا ہے...اور پھر ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کیا تھا مگر وہ تو کہیں بھی نہیں تھا وہ تو اس ہی رات مر چکا تھا نہ"

نہیں ہارون...میں ان آنکھوں کو کیسے بھول سکتا ہوں جن میں میرے لئے بے انتہا نفرت تھی یہ وہیں"

آنکھیں ہیں جب وہ عریشہ سے ملنے آیا کرتا تھا میں اسے بے دردی سے لاتیں مار کر بھگایا کرتا تھا اور وہ مجھے بس

"گھور کر دیکھتا تھا

شفقت کو اب یقین ہو چکا تھا اب اسے اپنی روح کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس کا جسم پسینے سے شرابور

ہو چکا تھا

آپ بلکل فکر نہ کریں سر ایک دن ابھی بھی باقی ہے بس کسی طرح ان کی ڈیوورز ہو جائے اور عریشہ اس"

شہرام کے نام سے آزاد ہو جائے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا آپ اپنی فکر نہ کریں آپ کو وکیل صاحب بچا لیں

"گے

آخری جملے پر وہ مسکرایا لیکن شفقت اب تک خاموش تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...شہرام"

"...ہمم"

کچھ دیر ان میں خاموشی رہی اور وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگی سکون محسوس کرتی رہی جبکہ شہرام اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا تھا لیکن اس کی آواز پر اسے دیکھنے لگا

"آپ مجھ سے دور کیوں نہیں رہ سکتے؟؟"

اس کے معصومانہ سوال پر شہرام کے لب مسکرائے

"کیونکہ میں تم سے عشق کرتا ہوں میری جان"

اس کی بات سن کر وہ خاموش ہو گئی اس کے چہرے پر کوئی تاثرات نمایاں نہیں تھے کیونکہ شہرام یہ سب کافی بار بول چکا تھا

"اور میں آپ کے بنا کیوں نہیں رہ پا رہی؟؟"

وہ اپنے دل کی بات اس سے پوچھ رہی تھی یہ وہی سوال تھا جو وہ اپنے دل سے کافی بار کر چکی تھی مگر جواب میں صرف اسے اپنے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی محسوس ہوئیں تھیں

"...کیونکہ تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو"

شہرام کے خمار بھرے لہجے میں کہے گئے الفاظ جب اس کی سماعتوں سے ٹکرائے تو یک دم اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا وہ اس کی طرف دیکھنے لگی جو اسے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کر رہا تھا

عریشہ نے اس کی آنکھوں میں پھر سے وہی نشہ دیکھا رہی خمار دیکھا وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی اس سے دور ہونے لگی اس کے اچانک دور ہونے پر شہرام جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اب اس کے قریب ہوا

"میری جان؟؟"

"!!!...نہیں"

وہ جیسے ہی اس کے قریب آیا وہ اس سے مزید دور ہونے لگی شہرام کو اس کی یہ حرکت کچھ عجیب لگی

"...مائے بیوٹی"

"نہیں وہیں رکو...وہیں پر کو...میرے قریب مت آنا"

وہ بیڈ سے اتر چکی تھی جبکہ شہرام بھی اٹھ کر اس کے نزدیک آ رہا تھا وہ سے نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا

"...نہیں ایسا نہیں ہو سکتا...ایسا بلکل بھی نہیں ہو سکتا"

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی اپنے بالوں کو مٹھیوں سے جکڑنے لگی اس کی یہ حالت شہرام کی سمجھ سے باہر تھی

"کیا نہیں ہو سکتا؟؟"

"... نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... تم... تم جاؤ یہاں سے"

"عریشہ پلیززز ٹیل می واٹ ہیپن؟؟"

شہرام جیسے ہی اس کے قریب آیا وہ دیوار سے لگ گئی

"... نہیں کرتی میں تم سے محبت... کوئی محبت نہیں ہوئی مجھے تم سے"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلائی

"... عریشہ لسن ٹو می پلیززز بے بی"

". نہیں... جاؤ یہاں سے ورنہ میں جان سے مار دوں گی تمہیں"

اس نے غصے سے کہہ کر اسے دور دھکیلا مگر وہ کہاں اس کے نازک سے ہاتھوں سے پیچھے ہونے والا تھا

"...ہاں تو مار دو نہ جان سے"

اس بار وہ چلایا اس ہی کے انداز میں جس پر وہ یک دم خاموش ہوئی

"...بار بار مارنے سے اچھا تم آج ہی میری جان لے لو"

وہ اس کے مزید قریب آیا ایک ہاتھ سے بلیڈ نکال کر وہ شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

تم سے دوری سے بہتر ہے میں اس دنیا سے ہی دور ہو جاؤں کم از کم بار بار کی جدائی تو برداشت نہیں کرنی"

"...پڑے گی نہ مجھے

اس بار اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا جنون تھا ایک ایسا جنون جو شاید اسے مزید اداس کر رہا تھا

لو... پکڑو اسے اور چلاؤ میرے سینے پر... نکال پھینکو اس دل کو جو تمہارے لئے تڑپتا ہے... جو ہر لمحہ تمہارا نام"

"دہراتا ہے

وہ اب بلکل سنجیدہ تھا یہ وہ اب بہت اچھی طرح سے محسوس کر سکتی تھی شہرام کی طرف سے بڑھتا ہوا بلیڈ جسے

وہ خوفگی سے دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے

آخر وہ اس کے لئے جان تک دینے کو تیار کھڑا تھا کیا تھا وہ شخص کاش اس کے عشق کی قدر اسے جلد ہی ہو جائے

ورنہ جس طرح وہ آج سیناتا نے کھڑا تھا شاید وہ شخص یہ سب کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائے گا

"...کس بات کا انتظار ہے؟؟ کرو وار"

اس کے مزید قریب آنے پر عریشہ نے جلدی سے اسے روکنے کے لیے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا وہ حیرت سے کبھی اسے تو کبھی اس کے چوڑے سینے کو دیکھ رہی تھی

...ددد دھڑک ددد دھڑک ددد دھڑک

اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اس کی دھڑکیں محسوس کر کے عریشہ کی دھڑکنیں بھی عروج پر آ پہنچی اسے کچھ عجیب سا محسوس ہونے لگا جیسے ہی اس نے ہاتھ ہٹانا چاہا شہرام نے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر مظبوطی سے رکھا اور اسے دیوار پر لگائے وہ ایک ہاتھ دیوار پر ٹکا گیا

"کیوں نہیں مان لیتیں کے تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو صرف مجھ سے، تم صرف شہرام ملک کی محبت ہو تم ...میرا جنون ہو عریشہ"

اس کی گرم جھلستی سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی وہ ٹکٹکی باندھے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں اس کے لئے ہمیشہ سے ڈھیر سارا پیار، کبھی نہ ختم ہونے والا جنون، اور صرف سچائی تھی

پوچھو اپنے دل سے کیا یہ ایک بار بھی میرے لیے نہیں دھڑکا... کیا ایک بار بھی تمہارے دل میں میرے لیے"
"...کوئی جزبات نہیں آئے

عریشہ آنکھیں بند کئے اس کی باتیں سن رہی تھی واقعی اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا وہ ابھی مزید کچھ محسوس کرتی جب اس کا سر چکرانے لگا اسے گھٹن محسوس ہونے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ خود کو اس کی باہوں کے سپرد کر گئی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ہائے اللہ جی میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی اتنے مزے کی سبزیوں والی روٹی نہیں کھائی"
نوفل تقریباً دو تین لارج پیزے کے ڈبے اکیلے ہی خالی کر چکا تھا اب اس کی نظر باسم کی پلیٹ پر تھی جیسے ہی اس نے ہاتھ بڑھایا باسم نے ایک چپت لگائی

وہ لوگ اس وقت اپنے اپارٹمنٹ پر تھے جبکہ اس بار ان کے ساتھ ماہی بھی تھی روحیل آج اسے اپارٹمنٹ پر لے کر گیا تھا سب سے ملوانے تاکہ اس کا موڈ ٹھیک ہو سکے اور اب وہ واقعی یہاں آ کر کافی بہتر محسوس کر رہی تھی

"ابے ہو بس کر دے اور کتنا ٹھوسے گا؟؟ کچھ تو چھوڑ دے سب آج ہی ٹھوس لے گا کیا؟؟"

باسم کی بات پر نوفل نے منہ بنایا جبکہ اس بار مہر کے ساتھ ساتھ ماہی بھی انٹرٹین ہو رہی تھی

بس لگا دی نظر... میرے تو بھاق ہی پھوٹ گئے پہلے ہی اتنا کمزور تھا اگر اس حالت میں شادی ہو گئی پھر تو اللہ"

" ہی حافظ ہے

نوفل کی بات پر مہر نے قہقہہ لگایا جبکہ حورین کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ نمایا ہوئی تھی

"زہ نصیب زہ نصیب آج سالوں بعد میرے دل کے چمن میں بہار آئی ہے"

حورین کو مسکراتا دیکھ کر نوفل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یاک ادا سے کہا جس پر سب حورین کو دیکھنے لگے جبکہ

حورین نے اسے گھوری سے نوازا

"بھائی تیری آواز تو اتنی اچھی ہے تو سنگر کیوں نہیں بن جاتا؟؟"

حارث کے سوال پر باسم نے ہنسی دبائی

"...ہائے کیا یاد دلا دیا ظالم نہ پوچھو یہ دکھ تو میرے منہ سے بھی بہت بڑا ہے"

نوفل نے چہرے پر زبردستی والے دکھ کے تاثرات نمایاں کئے جس پر حارث اس کی طرف بڑی حیرانگی سے دیکھنے لگا

"چل اب یاد دلا ہی دیا ہے تو کہانی بھی بتادے اسے"

باسم نے فرائز کی ایک بائٹ لی اور اس سے کہنے لگا

میں نے پہلے یہی سوچا تھا میں سنگنگ کروں گا ظاہر سی بات ہے میں ہوں اتنا حسین پرو میکس ملک کی ساری"

"بچیوں نے پاگل ہو جانا تھا میرے پیچھے سوائے ایک کو چھوڑ کر

نوفل کا اشارہ حورین کی طرف تھا جس پر روحیل نے نظروں کا رخ بدلا جبکہ باسم اور روحیل اس کی باتوں پر عجیب نظروں سے اسے گھور رہے تھے

"...ہاں لیکن بنے کیوں نہیں یہ تو بتاؤ نہ"

حارث کافی ایکسائٹڈ ہو رہا تھا

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں پہلے مجھے اپنی پلیٹ میں پڑا ہوا چکن تکے کا وہ بڑا والا پیس تو پاس کرنا"

"کیا مطلب؟؟"

نوفل نے اپنے مطلب کی بات کر ہی دی جس پر مہر کا قہقہہ نکلا جبکہ حارث نا سمجھی میں اسے تو کبھی باقی سب کو دیکھ رہا تھا

"...بھائی مطلب و طلب چھوڑ اور اگر اسکی اسٹوری جاننی ہے تو پلیٹ آگے بڑھا"

باسم نے حارث کے کندھے پر ہلکی سی چپت لگائی

"ایسے کیسے دے دوں؟؟"

"ایڈوانس سمجھ کر دے دے"

باسم کی بات پر نوفل کی بتیسی باہر آئی جبکہ حارث نے اپنی پلیٹ آگے بڑھائی جس پر نوفل نے اچانک حملہ کیا اور سب سے بڑا پیس اپنے منہ پر رکھ لیا

"ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے جرمنی میں بہت کوشش کی جگہ جگہ بار میں جا کر گانا گایا مگر مجال ہے جو کسی بہن کے..."

ابھی آگے وہ کچھ کہتا مگر رکا اس کی نظریں سامنے بیٹھی مہر پر جس نے کان بن کر لئے تھے پھر ماہی پر جس نے نظریں جھکالی تھیں اس کے بعد حورین پر گئی جو اسے گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے ابھی ہی کھا جائے گی

"...جو کسی بہن کے بھائی نے مجھے اپنے اسٹوڈیو میں بلایا ہو"

"اچھا؟؟"

نوفل نے جلدی سے بات کو سنبھال کر کہا جس پر وہ تینوں نارمل ہوئیں

"پھر میں یوں ہی سڑک پر اکثر گاتا رہا اور کبھی کبھی اپنے ہی گانے پر ڈانس بھی کرتا رہا"

"کیا واقعی؟؟"

حارث بڑی دلچسپی سے سن رہا تھا کیونکہ اسے یہ کہانی بڑی انٹرسٹنگ لگ رہی تھی

ہاں نہ پھر ایک دن سب میرے آگے پیچھے جمع ہو گئے اور پیسے بھی باکس میں رکھنے لگے ایک دن میں تقریباً"

"اتنے پیسے جمع ہو جاتے تھے کہ میں پورے ہفتے بھی فائیو سٹار ہوٹل سے کھانا کھاؤں تو ختم نہ ہو

"واؤ...پھر".

نوفل نے کوک کا گلاس اٹھا کر منہ میں انڈھیلا

"...پھر کیا ہونا تھا ایک دن میرا خواب پورا ہو گیا"

"کیا واقعی؟؟ کیا تم میراثی...میرا مطلب ہے کہ سنگر بن گئے؟؟"

حارث کے الفاظ پر باسم نے ہنسی دبائی

ہاں نہ مجھے کچھ لوگ آفر دینے آئے میں بھی بڑے مزے سے ان کے ساتھ بیٹھ کر چلا گیا ان کا اپنا کسینو تھا"

جس کے بوس نے مجھے بلا کر سامنے بٹھایا اور انٹرویو لینے لگا پھر اس نے مجھے اگلے دن کسینو بلایا اور سب کے سامنے سنگنگ کا کہا"

"...گریٹ"

"...پھر اس نے مجھے ایک اور جاب کی آفر کی کے میں اس کے گھر کے کام وی کروں"

"واٹ؟؟"

نوفل کی بات پر حارث چونکا

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"آہو پھر میں نے ہاں کر دی تقریباً ایک ہفتے تک میں نے اس گورے کے گھر برتن مانجھے"

"ارے واہ پھر"

اس بار نوفل کا منہ دیکھ کر سب ہنس رہے تھے

پھر کیا ہونا تھا جس طرح یہ ناچ ناچ کر برتن مانجھتا تھا اس نے بولا یار دیکھنے والی چیز تو گھر میں ہی ہے ہم ایویں"

"باہر جاتے ہیں

باسم کے کہنے کی دیر تھی اس بار سب ہنس پڑے جبکہ نوفل منہ بنائے اب دوسری کوک کا گلاس ختم کر چکا تھا

"اس بچارے نے اس ہی وقت اپنا بوریا بستر اٹھایا اور پاکستان واپس آنے کے لئے تیار ہو گیا"

اس بار روحیل نے کہا تھا جس پر نوفل نے چھوٹے بچوں جیسا منہ بنا کر ہاں میں سر ہلایا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

صبح کا وقت تھا جب اس کی آنکھ کھلی وہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے لگ بیٹھی سائڈ ٹیبل پر سے موبائل اٹھا کر اس نے ٹائم چیک کیا جس میں دوپہر کے دو بج رہے تھے حیرانی سے اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں

"میں اتنا کیسے سو گئی؟؟"

وہ دماغ پر زور دے رہی تھی جب اسے کل رات والا منظر یاد آیا

"...شہرام"

کل رات وہ یہاں آیا تھا کل یار جو کچھ بھی ہوا تھا اسے سب یاد آ گیا تھا وہ شہرام کا اسے چھونا وہ اس کا شہرام کو ہرٹ کرنا وہ شہرام کا اس کے لئے مرنے کے لیے تیار ہو جانا

"اوففف آخر کیوں میں اسے بھلا نہیں پا رہی"

وہ خود کلامی کرتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر لیٹ گئی جب مخالف جگہ پر نظر پڑی تو بیڈ کی چادر کھسکی ہوئی تھی یقیناً وہ اسے سلا کر ہی گیا تھا وہ کل رات اس کے ساتھ ہی تھا جبھی تو وہ اب تک بڑے سکون سے سو رہی تھی

وہ شخص جو بھی تھا جیسا بھی تھا اس کے لمس میں ایک عجیب ہی نشہ تھا اس کی گرم تپتی ہوئی باہوں میں ایک الگ ہی سکون تھا آخر کیوں وہ اس کے اتنا قریب ہوتی جا رہی تھی آخر کیوں اسے اس کی اتنی عادت پڑ گئی تھی کہ وہ ہر وقت بس اس کا ہی سوچتی رہتی تھی

کیوں نہیں مان لیتیں کے تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو صرف مجھ سے، تم صرف شہرام ملک کی محبت ہو تم"

"...میرا جنون ہو عریشہ

اسے شہرام کے یہ الفاظ اب تک اپنے کانوں میں سنائی دے رہے تھے اس کا دل دھڑکنے لگا تھا

پوچھو اپنے دل سے کیا یہ ایک بار بھی میرے لیے نہیں دھڑکا... کیا ایک بار بھی تمہارے دل میں میرے لیے"

"...کوئی جزبات نہیں آئے

اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا

"نہیں وہ میرے ڈیڈ کا دشمن ہے...میں اس سے محبت نہیں کر سکتی کبھی بھی نہیں"

وہ یک دم اٹھ بیٹھی اور گھٹنوں میں منہ چھپائے رونے لگی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے آخر کس کس طرح سے یہ زندگی اس کا امتحان لے رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"افففف روحیل پلیززز چھوڑیں نہ مجھے"

اپارٹمنٹ سے واپسی پر وہ رات اسے اپنے ہی فلیٹ لے آیا تھا اسے پتا تھا اس کا ارادہ اسے ساری رات جگا کر تنگ کرنے کا تھا جو وہ پورا کر چکا تھا

"نہیں چھوڑوں گا"

روحیل نے اسے سینے سے لگا کر باہوں میں قید کیا

روحیل ساری رات آپ نے مجھے اتنا تنگ کیا ہے سونے تک نہیں دیا نیند بھی پوری نہیں ہوئی میری اور اب"

"بھی آپ کا دل نہیں بھرا؟؟

ماہی اس بھی مزاحمت کر رہی تھی مگر وہ جس کے حصار میں تھی اسے تو کوئی فرق ہی نہ پڑ رہا ہو جیسے

"ہاں تو کس نے کہا ہے نیند پوری نہ کرو؟؟ سو جاؤ نہ ابھی تو ٹھیک سے صبح بھی نہیں ہوئی ہے"

وہ اس کے سینے میں چھپی چھوٹی بچی لگ رہی تھی

"آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے؟؟ سورج سر پر آ چکا ہے آدھا دن ہو چکا ہے"

ماہی کی بات پر روحیل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پھر برابر پڑھی گھڑی کو دیکھا جس میں وقت دو بجے سے اوپر ہو چکا تھا

"!!!...اوہ مائے گاڈ آج تو ہمیں کورٹ جانا تھا، شٹ"

"آج؟؟ مگر ڈیٹ تو کل کی تھی نہ؟؟"

روحیل سے زیادہ حیران ماہی ہوئی تھی

"ہاں لیکن کچھ ضروری کام ہے"

روحیل کی بات پر ماہی نے شکر ادا کیا کہ وہ اٹھنے والا ہے لیکن اگلے ہی لمحے وہ پھر سے چونکی جب روحیل نے مزید اسے خود میں بھینچ کر سینے سے لگا لیا

"...روحیل آپ کو تو کام ہے نا؟؟ تو جائیں نہ آپ"

"کام تو ہے لیکن شام تک جاؤں گا ابھی سونے دو"

روحیل کی سرگوشی نما انداز میں کہے گئے الفاظوں پر ماہی نے بچارگی والا منہ بنایا

"...روحیل مجھے نہیں سونا مجھے تو اٹھنے دیں"

"...نیوور"

"...روحیل آپ"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب روحیل نے اسے نیچے لٹایا اور اس پر حاوی ہوا ماہی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں وہ آخر اچانک سے کیا سے کیا ہو گیا تھا

ماہی نے بہت مزاحمت کی اسے خود سے دور کرنے کی مگر وہ کبھی اس کے نرم ہونٹوں پر تو کبھی اس کی نازک سی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا چلا جا رہا تھا اب ماہی نے ہتھیار ڈال دیئے تھے ایک بار پھر سے پورے کمرے میں ان کی سانسیں گونج رہی تھیں

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"عریشہ تم اس سے ڈیوورز کب لو گی؟؟"

وہ آج پھر سے اسے بار بار فورس کیئے جا رہا تھا مگر وہ خاموش تھی اس کی آنکھوں میں کل رات والا منظر گردش کر رہا تھا

"عریشہ میں تم سے بات کر رہا ہوں...؟؟"

"ہاں... کہو"

"...میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے"

"...میں کچھ کرتی ہوں ڈیڈ کو چھڑوانے کے لیے"

عریشہ اس کے سوال کا جواب دیئے بناڈرائنگ روم سے اٹھ کر واپس روم میں آئی جیب سے موبائل نکال کر

اس نے شہرام کا نمبر ڈائیل کیا

ابھی کال گئی ہی تھی کہ ایک سیکنڈ کے اندر اندر کل ریسیو بھی ہو گئی

"ہیلو...؟؟"

دوسری طرف خاموشی تھی عریشہ سوالیہ نظروں سے اسکرین کو دیکھنے لگی مگر کال چل رہی تھی

"ہیلو؟؟ شہرام؟؟"

"جہنمی تو میں پہلے ہی سے ہوں میری جان...آگے بولو"

اس کے لفظ 'ہیلو' پر شہرام ایک عجیب ہی بہکے بہکے انداز میں کہنے لگا جس پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا اور وہ دل

میں سوچنے لگی آخر کیا چیز ہے وہ پاگل شخص

"بات سنو میری"

"سناؤ مائے بیوٹی کوئین"

شہرام کے خمار بھرے لہجے کو وہ اگنور کر گئی

"آج شام کا وقت ہے تمہارے پاس اگر تم نے میرے ڈیڈ پر کیا گیا کیس واپس نہ لیا تو کل عدالت کا جو بھی فیصلہ ہو مجھے فرق نہیں پڑے گا میں خُلا لے لوں گی"

اپنی بات کو مکمل کر کے وہ دوسری طرف سے جواب سننے کی منتظر تھی جبکہ دوسری طرف اب بلکل خاموشی تھی

"اور اگر تم نے خُلا کے پیپرز پر سائن نہ کیا تو بہت برا ہو گا"

وہ اب بھی کچھ نہ بولا کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ پھر بولی

"... آج شام ہارون آئے"

ابھی آگے وہ کچھ کہتی جب دوسری طرف سے ایک عجیب سی آواز آئی جیسے کچھ ٹوٹا ہو شہرام کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس جس سے وہ وسکی کے گھونٹ بھر رہا تھا ہارون کا نام سنتے ہی اس کا غصہ اس گلاس پر نکل گیا جبکہ کانچ اس کے ہاتھ کو بھی زخمی کر گئے تھے

کانچ کی آواز سن کر وہ سمجھ چکی تھی یقیناً اس نے اپنا غصہ کچھ نہ کچھ توڑ کر نکالا ہو گا

"ڈیوورز چاہیئے نہ تمہیں؟؟ ٹھیک ہے تو تم کل شام عدالت کا فیصلہ سننے کے بعد میرے گھر آؤ گی، پیپرز ساتھ لانا میں تمہیں آزاد کر دوں گا"

شہرام کا لہجہ سخت تھا عریشہ اس کے الفاظوں سے ہرٹ ہوئی تھی وہ دشمنِ جاں جس کی پرکشش براؤن آنکھیں اسے اپنی طرف کھینچتی چلی جا رہی تھیں آج وہ اسے چھوڑنے کو تو تیار تھا مگر اپنے فیصلے کو تبدیل کرنے کا سوچ بھی نہیں رہا تھا

"...یعنی تم اپنا وہ فیصلہ نہیں بدلو گے خیر میں نہیں آؤں گی ہارون وہ پیپرز"

"بھاڑ میں ڈالو اس غدار کو ڈیوورز تمہیں چاہیئے یا اسے؟؟ اگر آزاد ہونا ہے اس بیسٹ سے تو تمہیں خود آنا ہو گا"

سخت کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی عریشہ نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب شہرام نے بنا کوئی جواب دیئے کال کاٹ دی عریشہ نے موبائل بیڈ پر پھینکا اور سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گئی جبکہ باہر ہارون جو کب سے کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا اب بہت خوشی محسوس کر رہا تھا

"اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے"

وہ دل ہی دل میں بے انتہا خوش تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

سر ہم نے ساری فائلز چیک کر لی ہیں لیکن کہیں بھی اس کا ذکر نہیں ہم کورٹ میں یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ "ان سب میں ہارون بھی شامل تھا"

بہزاد نے انسپیکٹر رضوان کے کہنے پر ڈون، گل خان اور ایس کے کے کیس سے ریلیٹڈ تمام فائلز وکیل کو دی تھیں مگر وکیل کی بات پر سب لوگ خاموش ہو گئے تھے

"ثابت کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں"

بیسٹ کی آواز پر سب کھڑے ہوئے شاید یہ ان کے دلوں میں بیسٹ کے لیے عزت و احترام تھا

"شہرام اچھا ہوا تم آ گئے بتاؤ اب آگے کیا کیا جائے؟؟"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر بیسٹ نے تمام فائلز پر ایک نظر ماری پھر صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا

اس کا اصلی چہرہ کبھی سامنے نہیں آئے گا...اس کے لئے ایک پلان ہے میرے پاس جس سے وہ خود اپنے گھٹیا"

چہرے کو سب کے سامنے لائے گا، پھر بھلے باقی لوگ یقین کریں یا نہ کریں اسے اس کے انجام تک ضرور پہنچایا

"جائے گا

بیسٹ کا لہجہ سخت تھا بیسٹ کی بات پر سب لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

"کیسا پلان؟؟"

رضوان کے سوال پر بیسٹ نے اپنا پلان انہیں بتایا جسے سن کے سب حیران رہ گئے

"...یہ بہت رسکی ہے اس میں اس کی جان بھی جا سکتی ہے بیسٹ"

"مجھے پرواہ نہیں، اگر وہ مرتا ہے تو مرے کیا فرق پڑھ جائے گا؟؟"

بہزاد کی بات پر بیسٹ نے بے فکری سے جواب دیا جس پر سب لوگ اسے دیکھنے لگ گئے آخر کیا ہی بات تھی

بیسٹ کی وہ واقعی میں ان کے لئے کسی ہیرو سے کم نہ تھا

"مگر یہ سب ہو گا کب اور کیسے ؟؟"

"کل عدالت کے فیصلے کے بعد، کیسے ہو گا یہ سب آپ کو کل پتا چل جائے گا یقیناً وہ کوئی نہ کوئی ہوشیاری ضرور دکھائے گا بس اس کی اس ہوشیاری کو ہی ہم اس ہی ہار بنا دیں گے"

اس کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ یہ تو سب ہی جانتے تھے بیسٹ بنا سوچے سمجھے کوئی فیصلہ نہیں کرتا اور اگر ایک بار کوئی فیصلہ کر لے تو اسے کامیاب کر کے دکھاتا ہے

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

عریشہ کی اجازت ملتے ہی ہارون نے خلا کے پیپرز تیار کروانے کے لئے دے دیئے گئے بس اب آج شام کا انتظار تھا مگر اس کی روح کانپ رہی تھی اس میں تو اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ کورٹ جائے اور اپنے باپ کے خلاف جھوٹی باتیں برداشت کرے

وہ اپنے کمرے میں موجود تھی جب کسی نے اس کے کمرے کا دروازہ نوک کیا

"...آرو"

عریشہ نے جب دروازے کی طرف دیکھا تو زینش اور ماہی کھڑی تھیں عریشہ نے اس ہی وقت اپنی نظروں کا رخ موڑ لیا

"...عریشہ تم کورٹ نہیں گئی؟؟ وقت تو ہو چکا ہے نہ"

زینش نے دھیمی سی آواز میں کہا جس پر عریشہ نے کوئی جواب نہ دیا ماہی بڑی ہمت کر کے آج اس کے پاس آئی تھی ماہی اس کے پاس آ بیٹھی جبکہ زینش بھی ان ہی کے ساتھ بیٹھ گئی

"آرو اب تک ناراض ہو؟؟"

ماہی کا لہجہ بہت میٹھا اور دھیما تھا مگر اس نے تو جیسے سنی ان سنی کر دی ہو

"آرو میں جانتی ہوں یہ سب برداشت کرنا تمہارے لئے بہت مشکل ہو گا لیکن یہی سچ ہے"

ماہی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے جسے وہ ایک جھٹکے سے دور کر گئی

"اب تم بتاؤ گی مجھے سچ کیا ہے؟؟"

اس کی آنکھوں میں تو خون اترا ہوا تھا

بہت اچھی طرح سے سمجھ چکی ہوں میں تمہیں، صرف اپنے پیار کو پانے کے لیے تم نے یہ سب کیا اتنا بڑا ڈراما"

"کیا، ان لوگوں کا ساتھ دیا صرف اپنے غرض کے لیے... نائس یہ تھی تمہاری اصلیت

نہیں عریشہ یہ سب جھوٹ نہیں ہے اور میں کیوں ایسا کروں گی جب میں اور روحیل ایک ہو چکے تھے تو اب"

"یہ سب کر کے مجھے کیا ملے گا؟؟

یہ بات عریشہ بھی نہیں جانتی تھی کہ روحیل اور ماہی کا نکاح تو اس ہی دن ہو چکا تھا جس دن شہرام نے اسے کڈنیپ کیا تھا

"تو پھر بتاؤ آخر کیا وجہ ہے کیا مقصد ہے ان سب کا؟؟"

اس نے ایک تنزیہ مسکراہٹ اچھالی جس پر ماہی نے نظریں جھکائیں

وہ شخص جس نے مجھے اپنے جھانسے میں پھنسا کر اپنا مقصد پورا کیا ہے وہ تو غیر تھا نہ لیکن تم... تم تو اپنی تھیں"

"نہ؟؟ تم تو بچپن سے میرے ساتھ تھی نہ لیکن تم نے بھی مجھے دھوکا دیا؟؟

اس بار اس کی آنکھوں میں آنسوں اترنے لگے تھے لہجے میں بے بسی تھی ماہی سے اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جارہی تھی

"...عریشہ تم آج ہمارے ساتھ کورٹ چلو تمہیں سب حقیقت پتا چل جائے گی پلیززز چلو"

زینش کی بات پر عریشہ نے ایک نظر اسے دیکھا

ہاں آرو تم ایک بات کورٹ تو چلو تمہیں سب کچھ پتا چل جائے گا کہ تمہیں کسی نے کوئی دھوکا نہیں دیا تم"

"صرف وہی جانتی ہو جو تمہیں دکھایا گیا تھا ابھی بہت کچھ ایسا ہے جس پر پردہ ڈالا گیا تھا

ماہی نے پھر سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے سمجھانے لگی

ہر گز نہیں، میں جانتی ہوں میرے ڈیڈ بلکل صحیح ہیں یہ سب سن لو گوں کی سازش ہے میرے ڈیڈ کو پھنسانے"

کے لیے، میں کورٹ نہیں جاؤں گی مجھ میں اب اور ہمت نہیں اپنے ڈیڈ کے خلاف غلط باتیں برداشت کرنے

"کی

عریشہ نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں جس پر زینش نے اشارے سے ماہی کو چلنے کا کہا

ٹھیک ہے اگر واقعی تم نہیں جانا چاہتیں تو کوئی بات نہیں تم نہ جاؤ، حقیقت سے بھاگنے کی عادت تو تمہیں بچپن"
سے ہے، اب بھی وہی کرو لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر آج تم کورٹ نہ آئیں تو کبھی تم حقیقت نہیں جان پاؤ گی
اور اگر کبھی جان بھی گئیں تو اس وقت بہت دیر ہو چکی ہو گی، جسے تم دشمن سمجھ رہی ہو وہ تمہارے عشق میں
کیا سے کیا ہو گیا سلام ہے اس کی وفا کو سلام ہے اس کی برداشت کو اس کے حوصلے کو جو وہ تم جیسی انا پرست
لڑکی کے عشق میں نہ صرف گرفتار ہوا بلکہ تمہیں پانے کے لیے کن کن حدوں کو پار کیا اس نے... یہاں تک
"...کے موت تک کو مات دیدی اس شخص نے... لیکن تم بہت خود غرض ہو بلکل اپنے ڈیڈ کی طرح

ماہی کا ضبط اب برداشت سے باہر ہو چکا تھا اس بار اس کی آواز نوکروں تک نے سنی تھی عریشہ اسے دیکھتی ہی رہ
گئی تھی آخر وہ کیا کہی جا رہی تھی ماہی اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلی گئی جبکہ زینش بھی اس کے ساتھ ہی
چلی گئی لیکن پیچھے وہ کھڑی ہوئی اس باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

جج صاحب جیسا کہ آج سے کچھ دنوں پہلے آپ نے اشفاق ملک کا اپنی بیوی کو قتل کرنے کا ثبوت مانگا تھا مگر"

دورانِ گفتگو ہارون کی طبیعت بگڑنے لگی تھی جس وجہ سے تاریخ آگے کرنی پڑھی تھی تو میرے پاس اس بات

"کا ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی

وکیل کی بات پر اشفاق کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں آخر کون ہو سکتا ہے جسے یہ راز پتا تھا

"جھوٹ ہے یہ سب جھوٹ ہے یہ سازش ہے میرے خلاف"

"...آرڈر آرڈر"

اشفاق کے چلانے پر پوری عدالت میں ایک شور برپا ہو گیا تو جج صاحب نے سب کو خاموش کرایا

"جج صاحب یہ شخص مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولا جا رہا ہے...یا پھر ان کی یہ کوئی نئی سوچی سمجھی سازش ہو گی"

اشفاق پھر سے چلایا جس پر وکیل مسکرانے لگا

"یور اونر آپ یہ ریکارڈنگ سنیں ابھی پتا چل جائے گا سچ کیا ہے"

روحیل نے اشفاق کے اتنے سالوں پرانے نمبر کو ہیک کیا تھا جس میں اشفاق نے کسی کو حکم دیا تھا کہ اس کی بیوی کو مار دیا جائے جج صاحب نے ریکارڈنگ آن کی جسے سن کر سب کے سب حیران رہ گئے جبکہ اشفاق کے تو پیروں تلے زمین نکل گئی

جج صاحب ایک اور بات اشفاق نے جب اپنے بیٹے کو گھر سے نکال باہر کیا تھا تو ان کے گھر کی ایک پرانی ملازمہ " "نے اس کی حفاظت کی تھی اشفاق نے تو اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے کی کوشش تک نہ تھی کیسا باپ تھا وہ

شفقت کا چہرہ پسینے سے شرابور ہونے لگا کیونکہ اسے ڈر تھا کہیں اس کا بھید نہ کھل جائے جبکہ اشفاق نظریں جھکائے کھڑا تھا شاید اسنے کبھی اپنے بیٹے کو ڈھونڈنا چاہا بھی نہیں تھا

سامنے کھڑے شفقت صاحب کا چہرہ تو دیکھیں آپ... جنہوں نے اس بچے کا قتل کرنے کی کوشش کی صرف " اپنی بیٹی کو اس سے دور رکھنے کے لیے اس شخص نے اس سے اس کی زندگی تک چھیننے کی کوشش کی تھی اور وہ "...ملازمہ جان بچا کر بھاگ گئی تھی

وکیل صاحب کی بات پر پوری عدالت میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی جج صاحب شفقت کا منہ دیکھنے لگے جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے وکیل جو گھور رہا تھا

"...یہ کیا بکواس ہے کون بچہ کیسا قتل؟؟ یہ سب جھوٹ ہے"

وہ چلایا تھا اشفاق کھا جانے والی نظروں سے شفقت کو دیکھ رہا تھا جبکہ دوسری طرف عریشہ جو یہ سب وائس کال پر سن چکی تھی اس کا وجود سکتے میں آچکا تھا ہاتھ کانپ رہے تھے آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا موبائل ہاتھ سے گر کر بند ہو چکا تھا

"آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ سب سچ ہے؟؟"

"ثبوت ہے جج صاحب...وہ بچہ جسے مارنے کی کوشش کی گئی تھی وہ خود اس بات کا ثبوت ہے...اگر آپ کی اجازت ہو تو میں انہیں یہاں بلانا چاہوں گا"

جج صاحب نے اجازت دی تو سب کی نظریں دروازے پر تھیں جہاں سے ایک فاطمہ نامی بوڑھی عورت یعنی وہی ملازمہ جس نے یوسف کو بچایا تھا وہ اندر آئی لیکن ساتھ ہی اسے سہارا دے کر اندر لانے والا شخص جو شہرام تھا اندر آیا سب کے سب حیران رہ گئے سوائے انسپیکٹر رضوان، بہزاد اور ٹیم بیسٹ کے باقی سب لوگ چونک گئے تھے

شفقت کے پیروں تلے زمین نکل گئی یہ تو شہرام تھا کیا یہی یوسف تھا... جبکہ دوسری طرف ہارون کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا...

"میں جو کہوں گی سچ کہوں گی، سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گی"

"ہاں تو بتایئے فاطمہ بیگم، کیا شفقت نے یوسف کو مارنے کی کوشش کی تھی؟؟"

"جی ہاں میں اس بات کی گواہ ہوں... آخری دفعہ جب میں یوسف کو عریشہ سے ملوانے لائی تھی تو اس وقت ہارون نامی بچے نے یوسف کو کسی بہانے سے باہر بلایا تھا اور اس کے جاتے ہی جب میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگی تو میں نے شفقت صاحب کو کسی سے فون پر باتیں کرتے سنا تھا یہ کہہ رہے تھے کسی بھی طرح سے یوسف کو مار کر اس کی لاش کو ٹھکانے لگا دیا جائے"

فاطمہ بیگم جو کچھ جانتی تھیں انہوں نے سچ بتایا جبکہ ہارون اپنا نام سنتے ہی انہیں گھورنے لگا

"...آآہ جھوٹ بول رہی ہے یہ عورت"

شفقت کی آنکھوں میں وہیں خون اترا ہوا نظر آرہا تھا جو کئی سالوں پہلے یوسف کو دیکھ کر اکثر نظر آتا تھا

آئی او بجیکشن یور اونر آپ کیسے یقین کر سکتے ہیں ان کے جھوٹے ثبوتوں اور گواہوں پر ہو سکتا ہے یہ عورت"

"...کوئی اور ہو اور اسے ایسا کہنے کے پیسے دیئے گئے ہوں

شفقت کے گھورنے پر وکیل جلدی سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا جبکہ اشفاق کا وکیل تو پہلے ہی ہار مان چکا تھا

"...یقین کرنا پڑے گا"

شہرام کی بات پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

"...آپ کٹہرے میں آکر کہیں"

جج صاحب کی بات پر شہرام مغرورانہ انداز میں چلتا ہوا وٹنس باکس میں آیا اور ایک اسٹائل سے اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو گیا

"کیا آپ ہی ہیں وہ جنہیں مارنے کی کوشش کی گئی تھی؟؟"

"یس...آئی ایم یوسف شہرام ملک سن آف اشفاق ملک...اینڈ آئی ایم ایلیو"

یہ الفاظ اس نے انتہائی سخت لہجے میں اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر کہے تھے جس پر اشفاق اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا یعنی جس نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا جو اس کے مقابلے میں کھڑا ہوا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا خون اس کا اپنا بیٹا شہرام تھا

"تو آپ مکمل بات بتانا چاہیں گے ؟؟"

وکیل صاحب کی بات پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس سے اس میں اشفاق کی شبات دکھائی دے رہی تھی اشفاق کا دل کیا وہ ایک بار اسے اپنے سینے سے لگا لے یہ تو وہ جانتا ہی تھا کہ کسی کے خون میں اتنا دم نہیں کہ اس سے ٹکرائے لیکن اب یہ بات کنفرم بھی ہو چکی تھی کہ واقعی اس سے ٹکرانے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا بیٹا تھا

"میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ جو کچھ میری ماں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے ان کا ایک ایک الفاظ سچ ہے، اور میری اصل ماں کا قاتل کوئی اور نہیں بلکہ میرا اپنا باپ ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا انہیں کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے"

جج صاحب جیسا کہ مسٹر یوسف شہرام ملک نے آپ کو بتایا کہ یہی شخص اس کی ماں کا قاتل ہے اور یہ جو سامنے کھڑا شخص ہے فاطمہ بیگم کے کہنے کے مطابق اس ہی شخص نے یوسف کی جان لینے کی کوشش کی تھی یہ دونوں باتیں ثابت ہو چکی ہیں اور ساتھ ہی اسمگلنگ کیس کے تمام راز تمام ثبوت واضح ہو چکے ہیں اب بس آپ کے فیصلے کے منتظر ہیں"

وکیل کی بات پر شفقت کو اپنا پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی ابھی جج صاحب کچھ کہتے جب شہرام پھر سے کچھ کہنے لگا

یور اونر کیا آپ پوچھیں گے نہیں شفقت خان صاحب سے کہ آخر اپنے ہی دوست کے بیٹے کو مارنے کی پلاننگ انہیں کیوں کرنی پڑھی"

شفقت کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورنے لگا جبکہ شہرام نے پھر سے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس سے وہ جل کر رہ گیا

"مسٹر شفقت خان کیا آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے ؟؟"

"جج صاحب یہ سب جھوٹ ہے یہ اس کی سوچی سمجھی سازش ہے آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ؟؟"

ارے ارے سسر جی...اور کتنا جھوٹ بولیں گے آپ سب کے سامنے؟؟بتا کیوں نہیں دیتے کہ آخر آپ"

"نے اور آپ کے اس غدار شاگرد نے مل کر مجھے میری بیوی سے دور کرنا چاہا مگر ناکام رہے

"بکواس بند کرو میری بیٹی تمہاری بیوی نہیں ہے"

بیس سال پہلے میری مرحوم موم نے میرا نکاح عریشہ خان سے کروایا تھا کیا آپ بھول گئے میں نے آخری بار"

آپ کو اس بات سے آگاہ بھی کیا تھا کہ میں اسے یہاں سے بہت جلد دور لے جاؤں گا لیکن آپ نے مجھے اس

"سے دور کرنے کے لیے سازشیں شروع کر دی تھیں،اپنے بچپن کے دوست تک کو دھوکا دیا انہوں نے

شہرام نے اس ہی کے انداز میں چیختے ہوئے کہا جس پر تقریباً سب ہی خاموش ہو گئے کیونکہ اس بارے میں کوئی

بھی نہیں جانتا تھا سوائے فاطمہ بیگم کے کہ عریشہ بچپن سے ہی اس کے نکاح میں تھی

"اشفاق ملک کیا آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے"

جج صاحب کی بات پر اشفاق نے نظریں جھکائیں شاید اس کا ضمیر ملامت کر رہا تھا شاید اسے اپنی تمام غلطیوں کا

احساس ہو چکا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ جس چھوٹے بچے کو اس نے گھر سے باہر نکالا تھا آج وہ کیا سے کیا بن کر

واپس آیا تھا

".جج صاحب یہ سب جھوٹ ہے آپ اس سے کیا پوچھ رہے ہیں یہ سب جھوٹ ہے"

شفقت اب بھی ہار ماننے والا نہیں تھا لیکن اشفاق کے الفاظ نے سب کو حیران کر دیا

"...یہ سچ ہے"

شہرام نے ایک نظر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو بد قسمتی سے اس کا باپ تھا

یہ بلکل سچ کہہ رہا ہے میں ہی ڈون ہوں جس نے شفقت صاحب عرف ایس کے اور گل خان اور باقی کے"

سارے گینگسٹرز کے ساتھ مل کر اسمگلنگ کی تھی اور اس دھندے کو آگے بڑھایا تھا اور اپنی بیوی کو بھی میں

نے ہی مروایا تھا، اس کے بعد میں نے اپنے بیٹے کو بھی گھر سے نکال دیا تھا اور ایک بار بھی پلٹ کر اس کی جانب

" نہیں دیکھا لیکن جسے میں دوست سمجھتا تھا وہ میری ہی آستین کا سانپ نکلے گا مجھے معلوم نہیں تھا

اشفاق کا لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی بہادری سے اپنے بارے میں بتا رہا ہو، آخری الفاظوں پر اس نے خون خوار نگاہوں

سے شفقت کو دیکھا تھا

جج صاحب ان سب کا ایک ایک الفاظ سچ ہے میں نے ہی ایس پی جہانزیب کا قتل کروایا تھا اور اس کے بیٹے کا"
بھی...وہ تو اینڈ ٹائم پر کسی فرشتے نے باقی کے بچوں کو بڑی ہوشیاری سے بچا لیا تھا مجھے فخر ہے اس ننھے فرشتے پر،
"...ویسے ماننا پڑے گا روحیل تمہارا باپ تھا بہت بہادر

اشفاق نے بڑے صاف الفاظ میں ایک ایک بات کو واضح کر کے بتایا جبکہ آخری والے جملے پر اس نے ایک
شیطانی مسکراہٹ روحیل کی طرف اچھالی جس پر روحیل کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا ماہی نے روحیل کے
ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جس سے وہ نارمل ہونے لگا

"...آآہ بس کرو اشفاق ملک...اپنے گناہوں میں مجھے شامل مت کرو"

"...آرڈر آرڈر...مسٹر شفقت خان آپ عدالت کو مزید گمراہ نہ کریں"

جج کی بات پر شفقت نے اپنے چہرے پر آتا ہوا پسینہ صاف کیا

"...مسٹر یوسف شہرام ملک آپ کا بہت شکریہ آپ اپنی جگہ پر آجائیں"

وکیل کی بات پر شہرام وڈنس باکس سے نکل کر اپنی سیٹ پر آبیٹھا جبکہ شفقت جسے بہزاد نے قابو کیا ہوا تھا اب
مچلنے لگا جبکہ ڈون کے ہاتھوں میں صرف ہتھکڑیاں تھی اور وہ اب تک کٹہرے میں ہی کھڑا تھا

تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ عدالت شفقت خان اور اشفاق ملک کو معصوم بچوں کی اور"
ڈرگز کی اسمگلنگ کرنے پر اور اشفاق ملک کا اپنی بیوی کو قتل کرنے پر اور مزید معصوم جانوں کا بے دردی سے
قتل کرنے پر انہیں عمر قید کی سزا سناتی ہے جبکہ شفقت خان جنہوں نے ان سب میں اشفاق ملک کا ساتھ دیا اور
"ایک معصوم بچے کی جان لینے کی کوشش کی انہیں بیس سال قید میں رکھنے کی سزا سنائی جاتی ہے
عدالت کا فیصلہ سن کر سب نے شکر ادا کیا سب لوگ اٹھ کر جانے لگے جب ڈون کی آواز پر سب رکے
"...جج صاحب مجھے پھانسی چاہیئے"
"کیوں بزدل بن رہے ہیں مسٹر اشفاق ملک عرف اشق... سزا میں تو اصلی مزا ہے"
اشفاق کی بات سن کر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی اور کہنے لگا جس پر اشفاق اسے دیکھنے لگا جبکہ ہارون
کا تو دماغ ہی کام کرنا بند ہو چکا تھا لیکن پھر بھی اس نے کچھ سوچ رکھا تھا وہ کبھی بھی ہار کو تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا
"جج صاحب اگر میں کہوں میں نے ایک اور قتل بھی کیا ہے تو کیا مجھے پھانسی مل جائے گی؟؟"
اشفاق کی بات پر جج بھی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا جبکہ شہرام کا وکیل شہرام کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا
انسپیکٹر رضوان بھی اس کی بات سمجھنے سے قاصر تھے

"کیا مطلب ہے آپ کا؟؟؟"

"...مطلب...ہاہا...ابھی سمجھاتا ہوں"

وہ معنی خیزی سے ہنسنے لگا اور ابھی سب اس کی بات کا مطلب سمجھتے جب اشفاق نے پیچھے کھڑے پولیس والے کو دھکا دے کر اس سے بندوق چھینی اور شفقت کے سینے کا نشانہ بنا کر دو گولیاں اس کی چھاتی میں اتار دیں

انسپیکٹر رضوان بھاگتے ہوئے اسے روکنے لگے مگر وہ مار چکا تھا جبکہ شفقت جسے بہزاد بڑی مشکل سے سنبھالے ہوئے تھا اب زمین پر گر چکا تھا جبکہ نظریں اس کی اشفاق پر تھی

"تُو نے میرے خون کو بہانے کی کوشش کی تھی دیکھ آج تیرا خون بہہ رہا ہے، تُو نے میرے پیچھے میری پیٹ پر وار کیا تھا دیکھ آج سب کے سامنے میں نے تیرے سینے پر وار کیا ہے، اس وار کو تُو میرے بیٹے کا بدلہ سمجھ...میں تو جیت کر مسکرا کر موت کو گلے لگاؤں گا لیکن تُو، تُو بہت تڑپے گا تُو ہار کر اپنی موت سے جا ملے گا"

ڈون جس کے چہرے پر جیت کی عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہو رہی تھی آخر تھا تو شہرام کا باپ ہی نہ باپ بیٹے دونوں ہی دنیا سے الگ جدا انسان تھے انہیں سمجھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا

ان دونوں کو مشکل کام کرنا پسند تھا خود پر آئی پریشانی کو یہ لوگ کسی گیم کا لیول سمجھ کر پار کیا کرتے تھے ان کی بات ہی الگ تھی یہ لوگ ملک تھے جو ٹھان لیتے تھے کر کے چھوڑتے تھے انہوں نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا تھا جیت ان کے قدموں میں گری ہوتی تھی

اس کے یہ الفاظ وہاں کھڑے سب لوگوں کے دلوں کو چھو رہے تھے بھلے سے وہ ایک کرمینل ایک اسمگلر ایک کلر تھا لیکن آج اس کے الفاظوں پر پہلی بار شہرام کے دل نے گواہی دی تھی وہ اس ہی کا باپ تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ اب تک یوسف کی موت کا غم منا رہی تھی ہاتھ میں ڈیوورز پیپرز تھے جو کچھ دیر پہلے ہی کورٹ کی طرف سے اسے ریسیو ہوئے تھے جبکہ پورے بیڈ پر اس کے بچپن کی کچھ یادیں کچھ تصویریں کچھ ڈائریز پڑی ہوئی تھیں

جب حارث اس کے پاس آیا وہ اپنے کمرے میں رو رہی تھی حارث بہت گھبرایا ہوا تھا

"آرو چلو یہاں سے جلدی"

حارث کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"کہاں؟؟"

"عریشہ ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس جلدی چلواس سے پہلے وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں"

"حارث کہاں لے کر جارہے ہو مجھے کس کی بات کررہے ہو تم؟؟"

"سب گاڑی میں بتاؤں گا پہلے یہاں سے باہر چلو"

حارث اپنی بات سمجھاتا ہوا بنا کچھ سنے اسے گاڑی میں بٹھا کر گاڑی بھگانے لگا جب ہی پیچھے سے کسی کی گاڑی ان کو فالو کرنے لگی

"حارث یہ کس طرح ڈرائیو کررہے ہو تم؟؟"

حارث ہڑ بڑاتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے کسی کو کال بھی ملا رہا تھا

ہیلو سر...بیسٹ نے صحیح کہا تھا وہ لوگ ہمیں فالو کررہے ہیں وقت آچکا ہے سر، پلیززز سیکیورٹی فورسز بھیجیں"

"...عریشہ کی جان خطرے میں ہے

حارث کی بات پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی آخر اس کی جان کیوں خطرے میں ہو گی

"حارث یہ تم کیا...آاہ"

ابھی وہ کچھ کہتی جب کسی نے پیچھے سے فائرنگ شروع کردی یقیناًوہ لوگ ٹائر پنکچر کرنے کی کوشش کررہے تھے مگر ناکام رہے

"...عریشہ پلیززز حفاظت کروخود کی"

حارث نے چیختے ہوئے کہا جس پر عریشہ کافی گھبرا گئی تب ہی دو تین گاڑیاں ان کی گاڑی کو گھیرے میں لینے لگیں

"لڑکی کو ہمارے حوالے کرورنہ یہی سے شوٹ کردوں گا"

برابر والی گاڑی جوان کے بلکل ساتھ چل رہی تھی اس میں سے ایک شخص حارث سے مخاطب ہوا لیکن منہ پر ماسک تھا

"عریشہ پیچھے ہٹوان کا نشانہ چُکانا ہے"

جب حارث نے گاڑی نہ روکی تو دوسرے بندے نے فائر کیا جس پر وہ دونوں ہی نیچے کو جھک گئے تو گولی ان کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف چلتی ہوئی مخالفوں کی گاڑی پر جا لگی جبکہ شیشا ان کا بھی ٹوٹا تھا

"...حارث یہ سب کیا ہو رہا ہے کون ہیں یہ لوگ"

عریشہ اب بہت ڈر گئی تھی کاش شہرام یہاں ہوتا، ابھی وہ لوگ ایک نشانے سے بچے تھے جب دو تین اور گاڑیاں ان کے گرد آ گئیں اور سب نے بندوقیں تان لیں جبکہ ایک گاڑی بلکل سامنے آ رہی جس پر حارث کو مجبوراً بریک لگانا پڑا

"...آااہ"

اچانک والی بریک لگنے سے دونوں کا سر ڈشبورڈ سے جا لگا حارث کے معمولی سا زخم لگا لیکن عریشہ کے سر پر سے خون بہنے لگا

"...آر و پلیززز سنبھالو خود کو"

حارث نے اسے سیٹ سے لگایا اس کا خون مزید بہہ رہا تھا جبکہ گاڑی رکتے ہی سامنے کھڑا شخص جو ابھی ابھی گاڑی سے اترا تھا ان کی طرف بڑھنے لگا اس کے منہ پر بھی ماسک تھا حارث کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سیچویشن میں وہ کیا کرے ابھی وہ شخص مزید آگے بڑھتا جب ہی کہیں سے فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں

عریشہ نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا

حارث سمجھ چکا تھا پولیس آچکی ہے سامنے سے آتا شخص جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھا اور عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کو نکالنے لگا حارث نے لات مار کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ تو بہت ٹھوس تھا برابر سے اس کے بندے نے فائر کی جس سے حارث کے ہاتھ میں گولی لگی

"...حا...حارث"

عریشہ کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے یہ دیکھ کر کہ اس کے دوست کا بازو خون میں لت پت ہو چکا تھا ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب اس نقاب پوش نے عریشہ کو زبردستی اپنی طرف کھینچتے ہوئے گاڑی کی طرف لے گیا اسے فرنٹ سیٹ پر دھکیل کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور گاڑی ہوا کی رفتار میں اڑا کر لے گیا

"حارث... عریشہ کہاں ہے؟؟"

باسم پولیس کی گاڑی سے اتر کر اس کی جانب بڑھا

"...وہ اسے لے گیا اس طرح"

"...شٹ"

باسم نے روحیل کو کال کر کے سمت سمجھائی اور خود حارث کے بازو سے گولی نکالنے لگا

ابھی آدھا راستہ بھی کراس نہیں ہوا تھا جب دو گاڑیاں ان کی گاڑی کے آس پاس چلنے لگیں جبکہ اس نقاب پوش کے بندوں کی تمام گاڑیوں کو بیسٹ کی ٹیم اڑا رہی تھی

"روحیل؟؟"

عریشہ کی نظر جب برابر والی گاڑی پر پڑی تو وہ دنگ رہ گئی نوفل حورین فل اسپیڈ میں ڈرائیور کر رہی تھی جبکہ روحیل بندوق تانے ان کا نشانہ بنا رہا تھا

"...چپ کر کے گاڑی میں بیٹھی رہو"

ابھی وہ مزید انہیں دیکھتی جب اس نقاب پوش نے غراتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اس کی طرف دیکھنے لگی یہ آواز وہ پہلے بھی سن چکی تھی

"کون ہو تم؟؟"

"...میں جو بھی ہوں تم اپنی فکر کرو وہ لوگ تمہیں مارنا چاہتے ہیں اگر اپنی زندگی چاہتی ہو تو آواز مت نکالنا"

عریشہ کو یقین ہو چکا تھا یہ آواز وہ کافی بار سن چکی تھی مگر کون تھا وہ شخص...؟؟

"...گاڑی روک کمینے"

ابھی وہ مزید اسے دیکھتی جب دوسری طرف سے آواز آنے لگی جس میں باسم مہر اور نوفل بیٹھے تھے یہ نوفل کی آواز تھی اس کی آواز سن کر اس نقاب پوش نے مزید اسپیڈ بڑھا دی

"آااہ۔"

ایک ہی فائر میں سامنے کا شیشہ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جس نے فائر کی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ شہرام تھا

"...شہرام"

عریشہ خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جب اچانک ایک جھٹکا لگا اور ان کی گاڑی سب سے آگے نکل گئی پیچھے سے فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی جہاں وہ اسے لے کر آیا تھا مگر اس نے اپنا چہرہ اب تک اسے نہیں دکھایا تھا عریشہ اسے آنکھوں سے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی مگر تب ہی اس نے ماسک اتارا

"ہارون؟؟"

وہ چونک اٹھی

"یہ سب تم نے کیا تھا؟؟"

"آر و یہ ضروری تھا وہ لوگ پہلے شفقت انکل کو پھر تمہیں مارنا چاہتے تھے"

"ڈیڈ کو؟؟"

ہاں شہرام نے تمہارے ڈیڈ کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے...اور اب وہ تمہیں بھی مارنا چاہتا ہے مگر میں اسے ایسا نہیں کرنے دوں گا..."

اسے ہارون کی باتوں پر یقین نہیں آرہا تھا ہارون کی آنکھیں اس کے کہے گئے الفاظوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی آس پاس سے پھر سے فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں یقیناً ٹیم بیسٹ پہنچ چکی تھی مگر یہاں ہارون کی پوری فوج کھڑی تھی جو ان سے مقابلہ کرنے کو تیار تھی

اس نے اس ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے جھانک کر نیچے دیکھا جہاں حارث، بہزاد اور انسپکٹر رضوان مسلسل فائرنگ کر رہے تھے جبکہ دوسری طرف روحیل باسم اور نوفل بھی ہارون کی فوج پر مسلسل گولیاں برسا رہے تھے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کہ وہ لڑکیاں جنہیں شہرام بہن مانتا تھا حورین اور مہر ماہ لڑکوں سے مقابلہ کر رہی تھیں

"ہارون یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ مجھے مارنا کیوں چاہیں گے؟؟"

عریشہ کے سوال پر ہارون نے نظروں کا رخ بدلہ

"ہارون جواب دو...چپ کیوں ہو؟؟"

عریشہ کے سوالوں پر اس کے چہرے پر مزید پسینہ آنے لگا وہ گھبراہٹ کا شکار تھا

"...عریشہ پلیززززچپ ہو جاؤ پلیززز، خاموش رہو اگر زندہ رہنا ہے تو"

اس بار وہ چیخا جس پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی وہ کہیں سے بھی پہلے والا ہارون تو نہیں لگ رہا تھا

"...تم تم جھوٹے ہو"

عریشہ پیچھے کو ہٹنے لگی جس پر ہارون نے بندوق تان کر اسے قریب کیا مگر تب ہی کسی نے لات مار کر دروازہ کھولا وہ کوئی اور نہیں بلکہ شہرام ملک تھا عریشہ کو اس کے قریب دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا آنکھیں لال ہونے لگیں نسیں اُبھرنے لگیں عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا مگر وہ اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر کھڑا ہو گیا

"قریب مت آنا ورنہ...ورنہ تمہاری بیوی کو جان سے مار دوں گا میں...کیونکہ اگر یہ میری نہیں تو کسی کی بھی نہیں..."

شہرام کے بڑھتے قدم کو دیکھتے ہوئے اس کے قدم دوسرے دروازے کی طرف بڑھنے لگے عریشہ کی آنکھیں کھلی رہ گئیں آخر کیا سمجھتی تھی وہ اسے اور کیا نکلا تھا ہارون

"اگر میری بیوٹی کو ایک کھروچ بھی آئی نہ تو تیرے جسم کی کھال میں اپنے ان ہاتھوں سے کھینچ کر اتاروں گا"

شہرام کا غصہ اس کے چہرے پر اور اس کے کہے گئے الفاظوں سے جھلک رہا تھا عریشہ کی آنکھوں میں آنسوں ابھرنے لگے

"...میں نے کہا نہ پیچھے...پیچھے"

وہ اس کی کنپٹی پر پستول کستا ہوا اسے دوسرے دروازے سے لے کر چلا گیا جبکہ شہرام اس کے پیچھے جانے لگا

وہ اسے چھت پر لے آیا تھا شہرام بھی وہاں پہنچ چکا تھا

" میں نے کہا نہ پیچھے رہ...ورنہ اسے مار دوں گا میں...پستول پھینک "

بندوق رکھنے کی وجہ سے اس کے سر پر لگا زخم جہاں سے دوبارا خون نکلنے لگا تھا کہ دیکھ کر شہرام کے اندر کا بیسٹ جاگ چکا تھا

بتا اپنی بیوٹی کو...کہ کس طرح تو اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر لوگوں کو مار کر ان کے جسم کے حصے بیچا کرتا ہے، بتا"

"اسے تو کتنا بڑا سیریس کلر ہے

ہارون کی بات پر عریشہ شہرام کو دیکھنے لگی جو مٹھیاں بھینچے کھڑا ہوا تھا

جسے تم بہت اچھا سمجھدار ہر گناہ سے پاک انسان سمجھتی تھیں نہ مس عریشہ خانزادی وہ بیسٹ ہے ایک کلر ہے"

جو لوگوں کو مار کر ان کے جسم کے پارٹ سیل کر کے ان کی ہڈیوں کو جنگ کے جنگلی جانوروں کی خوراک بنا دیتا ہے "

ہارون کی بات پر شہرام نے عریشہ کو دیکھا جو نفی میں سر ہلا رہی تھی

"جھوٹے ہو تم دھوکے باز ہو، جھوٹ کہہ رہے ہو تم گھٹیا انسان"

"ہاہاہا اچھا؟؟ تو پوچھو اپنے شوہر سے کیا وہ سیریس کلر نہیں ہے؟؟ بتاؤ اسے کے تم ہی بیسٹ ہو"

عریشہ کے منہ سے اپنے لئے لفظ گھٹیا سن کر اس نے پستول مزید گاڑنے کی کوشش کی جس سے اس کا زخم مزید بڑھ رہا تھا یہ سب وہ شہرام کو تکلیف دینے کے لیے کر رہا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ شروع سے ہی عریشہ شہرام کی کمزور ہے

"ہاں ہوں میں بیسٹ ہاں اتارا ہے موت کے گھاٹ میں نے تم جیسے کئی گھٹیا لوگوں کو اور اب تمہاری باری"

شہرام جیسے ہی اس کی طرف بڑھنے لگا وہ پیچھے ہونے لگا جہاں پیچھے کوئی دیوار نہیں تھی جبکہ عریشہ سب کچھ بھلا کر شہرام کے الفاظوں پر سکتے میں آچکی تھی

خبردار جو آگے بڑھے میں تو گروں گا ہی لیکن تمہاری بیوٹی کو بھی ساتھ لے گروں گا اور پھر تم ہار جاؤ گے"

"ٹوٹ جاؤ گے اس کے بنا ہاہاہاہا...آاہ.

ابھی وہ ہنسنے میں ہی مگن تھا جب روحیل نے اس کے پیر پر فائر کی جس سے وہ کررا اٹھا اس کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تو شہرام بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا اور عریشہ کو اپنے پیچھے کر گیا جبکہ وہ گرنے لگا تھا لیکن شہرام نے اسے گرنے سے بچایا اور بلڈنگ سے گرانے کے بجائے اسے زمین پر گرایا

"...میری بیوٹی کو ہاتھ لگانے کا انجام"

شہرام گھٹنوں کے بل بیٹھا اور بلیڈ نکال کر دو وار کر کے اس کے ہاتھ کی ساری انگلیوں کو الگ کر دیا جس سے وہ مزید کرر انے لگا جبکہ عریشہ زمین پر بیٹھی یہ منظر خوفگی سے دیکھ رہی تھی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے

"میری بیوٹی پر نظر ڈالنے کا انجام"

شہرام نے اس ہی بلیڈ کو سیدھا کر کے اس کی ایک آنکھ پھر دوسری آنکھ میں کسی خنجر کی طرح گھونپ دیا جس سے عریشہ کی چیخ نکل گئی اور ہارون اب کسی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا

عریشہ صرف شہرام ملک کی ملکیت ہے اور جو بھی شہرام ملک کی ملکیت پر نظر ڈالے گا اس کا انجام موت سے" "بھی بدتر ہو گا

بڑے آرام نے اس نے ہارون کی گردن پر بلیڈ پھیرا جیسے یہ کوئی عام سا کام ہو عریشہ کے لئے اب یہ سب دیکھنا بہت مشکل ہو چکا تھا

"جو بھی شہرام ملک کی عزت پر ہاتھ ڈالے گا اسے شہرام ملک بہت گندھی موت دے گا...بہت گندھی"

وہ جیب سے ایسڈ کی بوتل نکال کر اس مردہ بوڈی پر چھڑک چکا تھا جو اب مزید گل رہی تھی عریشہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا چکا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

ناظرین آپ کو تازہ ترین خبر سے آگاہ کیا جاتا ہے کراچی کے سنسان علاقے میں ڈرگز اسمگلنگ کرنے والا" گین گرفتار ہو چکا ہے جبکہ وہاں کا مالک پولیس مقابلے میں جاں بحق ہو چکا ہے.جی ہاں نظریں آپ کو تازہ ترین خبر سے آگاہ کیا جاتا ہے..."

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی یہ نیوز دیکھ رہی تھی مطلب جسے وہ اپنا بیسٹ فرینڈ سمجھتی تھی وہ بھی ان سب میں شامل تھا

اس کے زخم میں مزید شدت ہونے لگی ماہی نے ٹی وی بند کر دیا

"عریشہ میں نے بینڈج کر دی کیا تم ٹھیک ہو؟؟"

"مجھے شہرام کے پاس جانا ہے ابھی"

عریشہ تمہیں اب تک مکمل حقیقت نہیں معلوم، میں تمہیں وائس سناتی ہوں آج صبح عدالت میں جو کچھ ہوا"

"...وہ ریکارڈ ہے

"اب میں باقی کی حقیقت اس کے ہی منہ سے سننا چاہوں گی"

"... عریشہ تمہارے ڈیڈ کی آج شام تدفین ہے"

ماہی نے اداس لہجے میں کہا جس پر عریشہ کے قدم رکے

جس شخص نے بچپن سے ہی مجھ سے جھوٹ بولا تھا جس نے میرے پیار کو مجھ سے دور کیا تھا جس نے نجانے"

کتنے معصوم لوگوں کو مارا تھا میں اس شخص کی شکل تک دیکھنا پسند نہیں کروں گی تم انہیں کہو کر دیں تدفین

"جب دل کیا قبر پر جا کر رو لوں گی

وہ بنا کچھ سنے ڈیوورز پیپرز ہاتھ میں لئے گھر سے باہر کھڑی گاڑی میں بیٹھی اور نارمل رفتار کے ساتھ آگے بڑھ

گئی جبکہ ماہی نے اسے نہیں روکا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ارے مبارک ہو بھئی بہت بہت مبارک ہو فائنلی ہم جیت گئے"

بہزاد کی بات پر سب ہنسنے لگے جبکہ حارث ہاتھ میں پلستر لئے انہیں ہی گھور رہا تھا

"حارث تم کچھ بتاؤ گے تمہارا ان سب سے کیا لنک ہے؟؟"

زینش کے سوال پر حارث نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بہزاد کو جو دانت نکالے بیٹھے ہوئے تھے

"... جاسوس ہے یہ ہمارا"

بہزاد کی بات پر زینش اسے دیکھنے لگی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"سیکریٹ ایجنٹ؟؟"

"...وہی سمجھو"

"تم یہ کام کب سے کر رہے ہو اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟؟"

زینش نے جان بوجھ کر اس کے پلستر پر ہاتھ مارا جس سے اس کی آہ نکل گئی

"تم جیسی ظالم کزن پلس منگیتر کو کون اپنے سیکریٹ بتائے گا؟؟"

حارث نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر زینش نے اسے گھوری سے نوازا

"ارے بھئی تمہارا حارث تو تمہاری بہت تعریفیں کرتا ہے لال مرچی، تیز گام، اور پتا نہیں کون کون سے ناموں سے یاد کرتا ہے یہ تمہیں"

بہزاد کی بات پر سب کے قہقہہ نکلے جبکہ زینش کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کا منہ نوچ لے

"...بس بس اپنا بھی تو بتائیں"

حارث کی بات پر بہزاد اسے اشارے سے چپ کرانے لگا جس پر زینش ان دونوں کی یہ حرکت دیکھنے لگی

"کیا مطلب؟؟ کیا بتانا ہے؟؟"

"زینش تمہیں یاد ہے جب ہم بہت چھوٹے تھے تو ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہمارے ایک اعداد چاچو بھی ہیں جو گھر سے بھاگ کر فلم انڈسٹری کے ہیرو بننے چلے گئے تھے..."

"ہاں تو؟؟"

حارث کی بات پر زینش شکی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"...تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ یہ سامنے بیٹھے بہزاد چاچو ہی ہیں"

"واٹ؟؟؟اتنا بڑا سچ؟؟"

جی ہاں فلم انڈسٹری میں تو انہیں کسی نے رکھا نہیں تھا لیکن پولیس والوں نے ان کی مونچھوں کی تعریف کر" تے ہوئے انہیں نوکری دے دی تھی مجھے تو خود میٹرک کے بعد پتا چلا تھا جب میں نے یہاں آنا جانا شروع کیا تھا"

حارث کی بات پر زینش شکواہ کن نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی بہزاد نے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا دی جس پر وہ ان کے سینے سے جا لگی

"گھر چلیں چاچو پلیز سب مجھ کر بہت خوش ہوں گے آپ سے"

"...انشاءاللہ تم دونوں کی شادی میں ضرور"

سب لوگوں نے انہیں مبارکباد دی کیونکہ اگلے ہفتے ان کی شادی فکس کی گئی تھی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

اس کی گاڑی شہرام کے محل نما گھر کے سامنے رکی وہ ہاتھ میں پیپرز لہراتی ہوئی اندر آئی جہاں تمام ملازمین انہیں دیکھ کر سلام کر رہے تھے وہ بنا کچھ کہے سیدھا شہرام کے کمرے میں چلی گئی جو پورا بکھرا پڑھا تھا

"...شہرام کہاں ہو تم؟؟ باہر سو مجھے بات کرنی ہے تم سے"

عریشہ نے دو تین بار اسے آواز لگائی مگر وہ تو باتھ میں بھی نہ تھا لیکن پھر اس کی نظر وارڈروب کی طرف گئی وہ قدم بڑھاتی ہوئی وارڈروب کی طرف آئی جہاں سے کچھ جگہوں سے کپڑے غائب تھے

"...اس کا مطلب...وہ... کہیں چلا گیا"

عریشہ نے اپنا موبائل ان کر کے اس کا نمبر ڈائیل کیا لیکن وہ آف جا رہا تھا

"... کہاں چلے گئے تم شہرام مجھے میرے سوالوں کے جواب چاہیں"

عریشہ نے جیسے ہی دراز پر ہاتھ مارا تو وہ کھلتی چلی گئی جس میں سے کئی پرانی چیزیں زمین پر آ گریں

"...یہ سب کیا ہے"

وہ زمین پر بیٹھی ان چیزوں کو دیکھنے لگی جن میں سے ایک پیکٹ میں اس کا ڈوپٹہ رکھا ہوا تھا

"...یہ...یہ تو...میری موم کا...ڈوپٹہ تھا"

اسے یاد آیا جب وہ اپنی موم کے گزر جانے کے بعد اکثر اس کی چیزیں لے کر گھومتی تھی یہ وہی ڈوپٹہ تھا جب وہ یوسف کے ساتھ کھیل رہی تھی اور یوسف کے ہاتھ پر گہری چوٹ لگ گئی تھی تب اس نے یہ ڈوپٹہ اس کے ہاتھ پر باندھا تھا جو وہ اس سے واپس لینا بھول گئی تھی

"مگر یہ شہرام کے پاس؟؟"

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے زمین پر پڑا دوسرا لفافہ کھولا جس میں اس کے بچپن کی بہت سی تصویریں رکھی ہوئیں تھیں مگر دوسری طرف یوسف کی بھی تصویریں رکھی ہوئی تھیں

آنکھیں تو جب کھلیں جب اس کی نظر سامنے پڑھے کاغذ پر گئی جس میں صاف صاف لکھا ہوا تھا کہ عریشہ کا نکاح یوسف شہرام ملک سے بچپن میں ہی کرادیا گیا ہے اس بات کی گواہی میں دیتی ہوں نیچے شازیہ کے نام کے سائن ہوئے تھے

"...یعنی... شہرام ہی یوسف...اور ہمارا نکاح... بچپن میں"

اتنی بڑی حقیقت اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب سچ تھا یا پھر اس کا کوئی خواب بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے

جس کے لئے میں اتنے سالوں سے تڑپ رہی تھی جو مجھے بچپن میں چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا وہ کوئی اور نہیں"

"...بلکہ شہرام تھا...وہی شخص جو جان دیتا تھا مجھ پر

دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں سے فاطمہ بیگم اندر آئیں

"... ماں جی شہرام"

"...بیٹا جاؤ اسے روک لو وہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے جا رہا ہے اگر وہ ایک بار چلا گیا تو کبھی واپس نہیں آئے گا"

فاطمہ بیگم کی بات سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی وہ سکتے میں انہیں دیکھنے لگی

"...بیٹا جاؤ جلدی اسے روک لو خدارا اسے نا جانے دو"

وہ جس کے منہ پر طلاق کے کاغذات مارنے آئی تھی وہ تو خود ہی اس سے دور جا رہا تھا وہ اسے کس طرح روکتی

سات بجے اس کی جرمنی کی فلائٹ ہے صرف پندرہ منٹ بچے ہیں اسے روک لو ڈرائیور نیچے تمہارا منتظر"

"...ہو گا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے نیچے اتری اور گھر سے باہر آنے لگی جب ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا

"...شہرام...پلیز زز کال ریسیو کرو"

اس کا نمبر تو اب تک بند جا رہا تھا لیکن ماہی کے کچھ میسجز آئے ہوئے تھے جنہیں اگنور کر کے وہ ایئرپورٹ پہنچنے

کا ویٹ کرنے لگی

"کیا ہوا؟؟ گاڑی کیوں روک دی؟؟"

"بیگم صاحبہ آگے ٹریفک جام ہے"

وہ لوگ ٹریفک میں پھنس چکے تھے عریشہ کی نظر موبائل پر گئی تو اس نے سوچا اتنی دیر میں میسج پڑھ لے مگر یہاں تو کچھ وائس نوٹ تھے

پہلے اس نے سب سے اوپر والا ان کیا جسے سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی اور ساتھ ہی سارے وائس نوٹ سن لئے جب اس کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر کر آف ہو گیا تھا اس کے بعد سے لے کر عدالت کے آخری فیصلے تک اور تمام باتوں تک کے وائس نوٹ ماہی نے ریکارڈ کر لئے تھے تاکہ کال بھلے بند ہو لیکن وہ یہ سب سن لے اور سچ جان لے

"ڈیڈ نے مجھے کہا تھا کہ یوسف اپنے ڈیڈ کے کہنے پر باہر چلا گیا ہے اور شاید کبھی نہیں آئے گا ڈیڈ نے مجھ سے جھوٹ کہا تھا"

اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے اتنا کچھ چھپا ہوا تھا اتنا سچ تھا جو اس سے چھپائے رکھا گیا تھا کچھ دیر تک وہ یونہی ساکت بیٹھی رہی مگر جب ڈرائیور کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ ہوش میں آئی

"...جی"

"بیگم صاحبہ ہم پہنچ چکے ہیں"

وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر اوپر کی سائڈ بھاگی اور تمام فلائیٹز کی ٹائمنگ چیک کرنے لگی مگر یہ کیا... جس فلائیٹ سے وہ جانے والا تھا وہ فلائیٹ تو پانچ منٹ پہلے ہی جا چکی تھی...

"...نن نہیں شہرام... نہیں تم... تم نہیں جا سکتے"

اس کا دل چیخ چیخ کر رو رہا تھا وہ وہیں کرسیوں پر بیٹھی رو رہی تھی لیکن کوئی تھا ہی نہیں جو اسے چپ کرواتا

اس کا دل پھٹا جا رہا تھا وہ جا چکا تھا دوبارا سے اپنے عشق میں پاگل کر کے وہ جا چکا تھا

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں وہ آج ایک بار پھر سے خالی ہاتھ رہ گئی تھی

جب وہ ایئرپورٹ سے واپس آئی تو گھر ویران پڑا تھا رات کے اندھیرے میں یہ گھر اور بھی زیادہ خوفناک ثابت ہو رہا تھا اس کے ڈیڈ تو اب اپنے گناہوں کی سزا بھگت چکے تھے اس کا بیسٹ فرینڈ جسے اس کی آنکھوں کے سامنے موت کے گھاٹ اتارا گیا تھا اب کوئی بھی نہیں تھا اس گھر وہ فقط اس کے

وہ بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی بیڈ پر بیٹھ کر وہ اپنے گرد بکھری ہوئی پرانی یادوں کو سمیٹنے لگی تھی

"...ڈیڈ...کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا"

وہ زار و قطار رو رہی تھی مگر کوئی اسے چپ کرانے والا نہ تھا

"...آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کیسے رہوں گی آپ کے بنا کیا ہو گا میرا"

تمام تصویروں کو اٹھانے کہ بعد اس کی نظر ڈیوورز پیپرز پر پڑی جو آدھے جلے ہوئے تھے وہ سوالیہ نظروں سے ان پیپرز کی طرف بڑھی

"...یہ تو میں نے...شہرام کے روم میں"

اسے یاد آیا جب وہ شہرام کے روم میں گئی تھی تب یہ پیپرز وہ وہیں بھول گئی تھی تو پھر یہ یہاں کیسے آئے تھے ؟؟انہیں کس نے جلایا تھا ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب اچانک سے پورے گھر کی لائٹس آف ہو گئیں اس بار تو گھر میں کوئی بھی نہیں تھا وہ اتنا ڈر رہی تھی کہ آخر اب کیا ہونے والا تھا

وہ کمرے سے چلتی ہوئی باہر آئی جہاں پورے لون میں صرف ایک ہی لائٹ جل رہی تھی اور سامنے پڑے ٹیبل پر کیک رکھا ہوا تھا ساتھ ہی ایک فریم بھی جس میں عریشہ اور شہرام کی ساتھ لی ہوئی سیلفی لگی ہوئی تھی

دھیمے قدموں کے ساتھ وہ انگلیوں کی مدد سے آنسوں صاف کرتے ہوئے ٹیبل کے پاس آئی کیا تھا یہ سب ابھی وہ ان ہی سوچوں میں تھی جب کسی نے اس کے کان میں سرگوشی کی

"...جانِ یوسف"

وہ چونکی مگر جب پلٹ کر دیکھا تو پیچھے اندھیرے کے سوا اور کچھ نہ تھا یہ سب کون کر رہا تھا وہ سوالیہ نظروں سے اپنے اطراف میں دیکھ رہی تھی جب ایک بار پھر سے پورے لون میں اندھیرا چھا گیا یہ وہی نام تھا جب یوسف آخری بار اس سے ملنے آیا تھا اور اسے اس نام سے پکار کر چلا گیا تھا تب سے اب تک یہ نام اس نے اپنی ڈائری میں اپنی تصویر کے آگے لکھا ہوا تھا

تڑپائیں مجھے تیری سبھی باتیں"

اِک بار تُو اے دیوانی

"جھوٹا ہی صحیح پیار تو کر

کسی کی آواز اس اندھیرے میں گونجنے لگی وہ پاگلوں کی طرح آس پاس نظریں دوڑا رہی تھی مگر کچھ نظر نہیں آرہا تھا

میں بھولا نہیں حسیں ملاقاتیں"

بے چین کر کے مجھکو

"مجھ سے یوں نہ پھیر نظر

ایک بار پھر سے بنا کسی میوزک کے کسی کی خوبصورت دلچسپ سی آواز اس کے کانوں میں گونجی

سردی کی راتوں میں"

ہم سوئے رہے ہیں چادر میں

ہم دونوں تنہا ہوں

" نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں

اس بار ایک لائٹ ان ہوئی جہاں کوئی دوسری طرف رخ کئے کھڑا تھا مگر جب وہ پلٹا تو عریشہ ساکت کھڑی رہ گئی اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا چہرہ آنسوؤں سے ایک بار پھر تر ہونے لگا تھا

وہ قدم اٹھائے اس کی جانب بڑھنے لگا مگر وہ یوں ہی کھڑی اسے دیکھنے لگی یہ اس کا خواب تھا یا حقیقت چونکی تو تب جب شہرام نے اس کے چہرے کو چھوا اور شہادت کی انگلی سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرنے لگا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے"

آج تو میرا تب بدن

میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے

" اپنی باہوں میں

"شہرام"

یہ اس کا خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی وہ اس کے پاس تھا اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا اپنی پر کشش براؤن آنکھوں میں اس کے لئے بے انتہا محبت لئے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ بنا کچھ کہے اس کے سینے سے جا لگی جبکہ شہرام نے اس کے گرد باہوں کا حصار بنایا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے"

آج تو میرا تب بدن

میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے

" اپنی باہوں میں

عریشہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے لبوں پر پرکشش مسکراہٹ تھی

"Happy Marriage Anniversary My Wife"

شہرام اس کا ہاتھ تھام کر اسے ٹیبل کی طرف لے کر آیا جہاں اس کے فیوریٹ فلیور کا چوکلیٹ کیک رکھا ہوا تھا

شہرام نے چھری اس کے ہاتھ میں پکڑائی اور اس کے ساتھ کیک کٹ کرنے لگا تبھی ساری لائٹس آن ہو گئیں

جب عریشہ کی نظر پورے لون میں پڑی جو اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا تھا مگر پورا لون پھولوں سے

سجایا گیا تھا

ان کے اوپر گلاب کی پتیوں کی برسات ہونے لگی سب لوگ تالیاں بجاتے ہوئے ان کے سامنے آئے وہ سب چھپے ہوئے تھے عریشہ شہرام کی طرف دیکھنے لگی جواب تک اس ہی جو دیکھ رہا تھا شہرام نے کیک کا ایک پیس اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا جسے وہ تھوڑا سا بائٹ کر گئی اور وہی کیک وہ خود بھی کھانے لگا

"...بہت بہت مبارک ہو"

سب نے یک زبان ہو کر کہا اور ان دونوں کو بہت سے تحائف پیش کئے عریشہ کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہ ملا کیونکہ سب لوگ وہاں موجود تھے

"ویسے ماننا پڑے گا بھئی ہمارے شہرام کو اتنے سالوں کے بعد بھی اپنے نکاح کا دن یاد رہا"

بہزاد نے شہرام کے کاندھے پر ہاتھ کرتے ہوئے کہا جبکہ انسپکٹر رضوان بھی اس کی بات سے متفق ہوئے

ویسے عریشہ شاکڈ ہو گی کہ یہ سب کیا ہے...تو ہم آپ کو بتاتے چلیں کے ہمارے پیارے سے عاشق نے یہ "سب اچانک سے کروایا ہے ورنہ ہمیں کہاں پتا تھا

حارث کی بات پر عریشہ اسے نا سمجھی میں دیکھنے لگی شہرام اس کا دوست کب سے ہو گیا تھا

"ارے حارث کیوں کنفیوز کر رہے ہو اسے؟؟اسے تھوڑی پتا ہے کہ ٹیم بیسٹ کے ایک ممبر تم بھی تھے"

باسم کی بات پر عریشہ بہت حیران ہوئی حارث تو اس کا دوست تھا نہ پھر وہ شہرام کا دوست کب بنا

چھوڑو یہ سب...ہٹو پیچھے...ہیپی میرج اینی ورسری آرو میری جان..."زینش نے سب کو پرے کر کے خود اپنا

تحفہ اس کی طرف بڑھایا تو شہرام نے اسے لینے کا اشارہ کیا

بھئی مجھے بھی تو کوئی دیکھ لے،آرو بھابی یہ سارا سیٹ اپ میرے کریڈٹ میں جاتا ہے"نوفل جو کب سے پیچھے"

کھڑا ان سب کی بک بک کر رہا تھا اب سامنے آیا اس کی بات پر عریشہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

"...یہ میری طرف سے...ہمیشہ خوش رہو"

حورین نے اپنا گفٹ ان کی طرف بڑھایا اس ہی طرح سب لوگوں نے انہیں تحفے دیئے اور سامنے لگی ٹیبل پر جا

بیٹھے جبکہ وہ اب تک شہرام کے ساتھ وہیں پر کھڑی تھی

"کیا ہوا میری بیوٹی اتنی کنفیوز کیوں ہے؟؟"

شہرام نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا جس پر وہ جلدی سے خود کو سنبھالنے لگی

شہرام تم نے مجھے ڈرا دیا تھا تمہیں نہیں پتا میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں تم نے تو مجھے بولنے کا موقع بھی"

"...نہیں دیا تھا اور تم

"...ششش...میں سب جانتا ہوں"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب شہرام نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی جس سے وہ اسے دیکھنے لگی

"فلائیٹ سے پہلے جب میں یہاں آیا تھا تم سے ملنے اس وقت تم گھر میں نہیں تھیں لیکن تمہاری ڈائیری میں ...پڑھ چکا تھا اور جب اپنے گھر گیا تو وہاں سے ڈیوورز پیپرز ملے"

"یعنی تم سب کچھ جان چکے ہو؟؟"

"بلکل"

شہرام کی بات پر عریشہ نے نظریں جھکائیں ان کے لئے یہ لمحہ بہت حسین تھا

"ارے بھئی ہمیں بھوکا رکھنا ہے کیا؟؟ کچھ کھانے پینے کا انتظام نہیں کیا کیا؟؟"

بہزاد کی بات پر نوفل کی آنکھوں میں چمک آئی کیونکہ اس بچارے کو کب سے بھوک لگ رہی تھی

شہرام اور عریشہ بھی ان ہی کے ساتھ جا بیٹھے تمام ملازموں نے کھانا ٹیبل پر سرو کیا

کھانے سے فارغ ہو کر زینش نے حارث کو اشارہ کیا

"ہاں تو دوستوں میں آپ سب سے ایک بہت اہم بات کہنے والا ہوں...اگلے ہفتے میرا اور زینش کا نکاح ہے اور آپ سب کو آنا ہو گا"

"...بہت بہت مبارک ہو"

نوفل نے ہاتھ بڑھا کر حارث کو مبارکباد دی جسے حارث نے مسکراتے ہوئے تھام لیا جبکہ اب نوفل کی نظریں حورین پر تھیں

"...باسم ہم بھی بتادیں؟؟"

مہر ماہ نے ہلکی سی آواز میں کہا جس پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے

"ہاں بلکل دو تین دن بعد ہمارے نکاح کی بھی تقریب رکھی گئی ہے میں نے سوچا تھا سب کو گھر جا کر انوائیٹ کروں گا لیکن اب جب سب ساتھ ہیں تو سوچا آج ہی بتادوں..."

"ارے بھئی بہت بہت مبارک ہو...تم تو ہم سے بھی پہلے شادی شدہ ہو جاؤ گے"

حارث کی بات پر سب ہنسنے لگے جبکہ باسم نے مہر کو آنکھ ماری

"سب نے شادی شدہ ہو کر مرنا ہے مگر ایک میں واحد ہوں جو کنوارا ہی مرے گا"

نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر سب سے زیادہ باسم ہنسا تھا

"ہاں ہاں ہنسو تم بھی ہنسو شدید سنگل کا مزاق بناؤ"

باسم کے ہنسنے پر نوفل نے منہ بنایا جس پر مہر نے باسم کو آنکھیں دکھا کر چپ کروایا

کچھ دیر یوں ہی سب ساتھ بیٹھے ہنسی مذاق کرتے رہے پھر سب اپنے گھر چلے گئے جبکہ عریشہ اور شہرام وہیں پر تھے

"...ویل اب ہمیں چلنا چاہیئے"

عریشہ جو کب سے شہرام کے سینے پر سر ٹکائے بیٹھی تھی اب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ گھر نہیں چلنا؟؟"

"گھر؟؟"

"ہاں اپنے گھر"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب ملازمہ وہاں آئی

"شہری صاحب بی بی جی کا سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا ہے"

شہرام نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دی

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ہاں تو بھئی پھر کیا سوچا تم نے رخصتی کر دیں ماہی کی"

انسپیکٹر رضوان نے روحیل سے کہا جس پر روحیل ماہی کو دیکھنے لگا ماہی نے نظریں جھکا لیں

رخصتی چھوڑیں ماہی ویسے بھی میرے ہی ساتھ ہوتی ہے، بس جب تک فاطمہ آنٹی یہاں پر ہیں ہم ولیمہ رکھنا چاہتے ہیں"

روحیل نے ماہی سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا انسپکٹر رضوان اس کی بات سے متفق تھے

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے... پھر تم لوگ فلیٹ میں ہی رہو گے؟؟"

نہیں ایکچلی میں نے ایک چھوٹا سا گھر لیا ہے ہم وہیں پر رہیں گے اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو آپ کل ہی"

"ماہی کو سادگی سے میرے ساتھ رخصت کر دیں پھر ہم ولیمہ کی تقریب رکھ لیں گے

ماہی نے رخصت والی بات پر نظریں جھکا لیں جبکہ رضوان نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اسے دعائیں تھی تبھی

ماہی کا فون رنگ ہونے لگا جس پر زینش کی کال لگی ہوئی تھی

"...بابا میں روم میں جا رہی ہوں"

ماہی کال پک کرتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی جب انسپیکٹر رضوان روحیل کی طرف متوجہ ہوئے

"سر تو کب ہے اشفاق ملک کو پھانسی؟؟"

"روحیل وہ تو کہہ رہا ہے اسے ابھی اس ہی وقت بھی پھانسی پر لٹکا دیا جائے تو وہ شوق سے لٹک جائے گا"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر روحیل نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں"

"لیکن کورٹ کے فیصلے کے مطابق اسے دو دن بعد ہی پھانسی دی جائے گی"

"دو دن بعد؟؟ مگر اس دن تو باسم اور مہر ماہ کا نکاح ہے نہ؟؟"

"ہاں مگر نکاح شام میں ہو گا اور اسے پھانسی صبح دی جائے گی"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر روحیل نے سکون کا سانس لیا آخر کار وہ دن آنے ہی والا تھا جب وہ سب لوگ ان کی زندگیوں سے ہمیشہ کے لئے چلے جانے والے تھے

"...اچھا مجھے کچھ ضروری کام ہے رات بھی بہت ہو گئی ہے تم ایک کام کرو آج یہی پر رک جاؤ"

"نہیں سر میں بہت ماہی سے آخری بار ملنا چاہوں گا پھر مجھے جانا ہو گا"

روحیل کی بات پر انسپکٹر رضوان نے اثبات میں سر ہلایا اور چلے گئے جبکہ روحیل کا رخ اب ماہی کے کمرے کی طرف تھا

"ہاں تو پھر کیا سوچا تم دونوں نے؟؟"

"...بابا کل مجھے رخصت کر رہے ہیں"

ماہی نے شرماتے ہوئے کہا جس پر زینش کا قہقہہ نکل گیا

"...ہائے اللہ مطلب میرے نکاح میں تم دونوں ہی وائف بن کر آؤ گے"

"وہ تو ہم اب بھی ہیں"

ماہی پھر سے شرمائی

"اہمم"

روحیل کی آواز پر ماہی پلٹی جہاں روحیل کھڑا ہوا اسے دیکھ رہا تھا

" زینش میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ماہی نے جلدی فون ٹیبل پر رکھا روحیل چلتا ہوا اس کے قریب آیا

"ہاں تو میری وائف جی کیا آپ ریڈی ہیں اپنے گھر جانے کے لئے؟؟"

روحیل کی بات پر ماہی پلش کر گئی

ویسے میں نے سوچا تھا آج آپ کو سرپرائز دوں لیکن پھر سوچا کل جب دلہن کے لباس میں آپ اپنے نئے گھر"

"میں قدم رکھو گی تب کی بات ہی الگ ہو گی نہ

روحیل نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

"ہمیشہ ایسی مسکراتی رہو میری سلیپنگ بیوٹی"

اس نے جھک کر ماہی کی پیشانی پر اپنے لب رکھے ماہی کا دل بے قابو ہونے لگا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ لوگ اس وقت گاڑی میں تھے مگر یہاں کا موسم کافی خوش گوار تھا ہر طرف بادل چھائے ہوئے تھے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں یہ کوئی حسین شام ہی معلوم ہو رہی تھی وہ گاڑی کے باہر ہاتھ نکال کر بارش کی ہلکی سی بوندوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی

شہرام کی نظریں اس پر ہی تھیں وہ آنکھیں بند کئے اپنے چہرے پر ٹھنڈی بوندیں پڑھتی محسوس کر رہی تھی جو اس کی روح کو سکون بخش رہی تھی گھر اب زیادہ دور نہیں تھا شہرام نے گاڑی کی اسپیڈ بلکل سلو کر دی تھی

"...ہمیشہ کی طرح آج بھی... تمہیں بارش بہت پسند ہے"

شہرام کی بات پر اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اسے دیکھا شہرام نے گھر سے تھوڑی سی دور گاڑی روکی جا پر عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی شہرام کا موبائل وائبریٹ ہونے لگا تھا جبھی اس نے گاڑی روکی تھی

وہ کال پر انسپکٹر رضوان سے بات کرنے میں مصروف تھا جب بارش کافی تیز ہونے لگی عریشہ نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور گاڑی سے باہر نکل کر بارش میں بھیگنے لگی

"کیا؟؟ مگر کیوں؟؟"

"یہ تو پتا نہیں لیکن اس نے یہی کہا ہے اس کی آخری خواہش ہے کہ وہ اپنے بیٹے سے ایک بار مل لے... شہرام تمہیں دو دن بعد وہاں جانا ہو گا... مرنے والے کی آخری خواہش پوری کرنا ضروری ہوتا ہے"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر شہرام نے دو انگلیوں سے پیشانی رگڑی

"ہمم ٹھیک ہے میں آجاؤں گا"

شہرام نے کال ڈسکنیکٹ کر کے فون جیب میں رکھا جب اس کی نظر مخالف سیٹ پر گئی پھر شیشے سے باہر جہاں وہ پوری بھیگ چکی تھی

شہرام نے موبائل اور وائلٹ گاڑی میں رکھا اور خود بھی گاڑی سے باہر نکلا وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا جو دوسری طرف رخ کئے بوندوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی شہرام نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اس کے اچانک والے عمل پر وہ اس کے سینے سے آ لگی

وہ اس کی پر کشش براؤن آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں ہمیشہ سے اس کے لئے بے انتہا چاہت بسی ہوئی تھی

شہرام نے اپنے انگلیوں سے اس کے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹایا

" ...شہرام"

یوں برس برس کالی گھٹا برسے"

ہم یار بھیگ جائیں

"اس چاہت کی بارش میں

وہ آج بہت زیادہ خوش اور مطمئن تھی اس کا دل چاہ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر سب کو بتائے وہ کتنی خوش نصیب ہے

اس کے دھیمے لہجے پر شہرام نے اس کے لبوں پر انگلی پھیری جبکہ اب وہ دونوں ہی مکمل بھیگ چکے تھے

تیتی کھلی کھلی لٹوں کو سلجھاؤ"

میں اپنی انگلیوں سے

" میں تو ہوں اس خواہش میں

"...آئی لو یو سو مچ"

عریشہ نے آج دل کی پوری گہرایوں سے اس سے محبت کا اظہار کیا تھا وہ بھی پہلی بار جس پر شہرام کا دل دھڑکا تھا

عریشہ نے اس کے دھڑکتے دل پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

سردی کی راتوں میں"

کم سوئے رہے ہیں چادر میں

ہم دونوں تنہا ہوں

" نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں

"آئی لو یو ٹو"

شہرام نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے بے انتہا قریب کیا

"تمہیں کیا لگا تھا میں تمہیں چھوڑ جاؤں گا؟؟؟"

شہرام کی بات پر عریشہ نے نظریں جھکائیں وہ آج بہت الگ الگ سی لگ رہی تھی

"جان نکل گئی تھی میری تمہارے جانے کا سن کر"

عریشہ کی بات پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ پاس کی جسے عریشہ دل میں اتارنے لگی

"...جان چھوڑ تو نہیں سکتا، لیکن لے ضرور سکتا ہوں"

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے"

آج تو میرا تن بدن

میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے

"اپنی باہوں میں

شہرام کے لب اس کے لبوں سے ٹکرائے شہرام نے اسے گود میں اٹھایا اور چلنے لگا گھر صرف چند منٹ کے

فاصلے پر تھا جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر ہوئے گارڈ دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا اور انہیں ساتھ دیکھ کر مسکرانے لگا

شہرام نے گاڑی کی چابی اچھال کر اس کی طرف پھینکی اور خود اندر کو بڑھ گیا

"...شہرام سب دیکھ رہے ہیں"

جب وہ اندر انٹر ہوئے تمام ملازمین انہیں ہی دیکھ رہے تھے عریشہ کو بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا مگر ساتھ جو شخص تھا اسے تو جیسے کسی سے کوئی فرق ہی نہ پڑھتا ہو

"دیکھنے دو کیا فرق پڑتا ہے"

وہ بے فکری سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عریشہ کا چہرہ شرم سے سرخ پڑھ چکا تھا سارے ملازمین انہیں کمرے کی طرف جاتا دیکھ کر خود سرونٹ کوارٹر میں چلے گئے

وہ کمرے میں آ چکے تھے شہرام نے اسے بہت آہستگی سے بیڈ پر لٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

"شہرام مجھے سردی لگ رہی ہے"

شہرام کے گیلے بالوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ پیچھے ہونے لگی مگر تب ہی شہرام نے اسے پکڑ کر اپنے بلکل قریب کیا اور خود اس کے اوپر آیا

"تو لگنے دو"

وہ اس کی گردن پر جھکا اور اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا اس کی گرفت شہرام کی گیلی شرٹ پر مظبوط ہونے لگی بہت دھیرے سے اس نے اس کی گردن کو آزاد کیا دونوں کی نظریں ملیں تھیں شہرام نے اس کے لبوں پر انگلی پھیرتے ہوئے ایک مدھم سی پھونک ماری

"کتنا پیار کرتی ہو اس کھڑوس کریلے سے"

شہرام کی بات پر عریشہ مسکرانے لگی

"...بہت زیادہ"

عریشہ نے اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو ایک ہاتھ سے سنوارتے ہوئے کہا

"ہمم اچھا اور اگر میں پروف مانگوں تو دو گی؟؟"

"بلکل"

شہرام نے اپنی ناک اس کی ناک پر ٹچ کی

"...اہمم پھر کرو اپنے پیار کو پروف"

"کیسے؟؟"

شہرام کی بات پر عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"...ایک منٹ"

شہرام اس کے لبوں پر اپنا لبوں کو ٹچ کرتا ہوا پیچھے ہوا اور وارڈروب کی طرف بڑھا جبکہ عریشہ اسے غور سے دیکھنے لگی تب ہی وہ ہاتھ میں ایک پیکٹ لئے چلتا ہوا اس کے قریب آیا وہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے لگی

"یہ کیا ہے؟؟"

"خود ہی دیکھ لو"

عریشہ نے جیسے ہی وہ پیکٹ کھولا اندر ایک خوبصورت سا نائٹ ڈریس تھا مگر اسے کہاں پسند تھے ایسے نائٹ ڈریسز

"یہ؟؟"

"...پیار کرتی ہو نہ مجھ سے...پروف دو...اسے پہن کر میرے سامنے آؤ"

شہرام نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے معصومیت سے دیکھنے لگی

"...شہرام کسی اور طرح کا پروف لے لیں نہ یہ میں نہیں پہن سکتی"

نہیں پہن سکتی کا کیا مطلب؟؟ میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا تمہیں شوہر کا حکم ماننا ہے اور میں شوہر ہوں تمہارا کوئی"

" غیر انسان نہیں سمجھیں جاؤ شاباش

آخری لفظوں میں وہ اسکا گال تھپتھپانے لگا

نہیں پلیز ززز شہرام میں یہ نہیں پہنوں گی یہ بہت چھوٹا ہے...اور دیکھیں نہ پھر سردی کتنی ہو رہی ہے اور پھر"

"مجھے شرم آئے گی یہ سب پہن کر

وہ بچارگی والا منہ بناتے ہوئے کہنے لگی جبکہ شہرام سمجھ چکا تھا اس کے بہانے

ہمم چلو ایک کام کرتے ہیں...تم اسے پہنوں، جب تم آؤ گی تو روم کی لائٹس آف ہوں گی ایسے نہ تم خود کو دیکھ"

"پاؤ گی نہ تمہیں شرم آئے گی بس؟؟

شہرام کی بات پر وہ سوچوں میں گم ہو گئی

"ہیئی بے بی...کچھ کہا ہے تمہارے ہبی نے"

اوففف نہیں میں پھر بھی نہیں پہن سکتی کیونکہ میں بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں ابھی تو آپ یہ کہہ رہے ہے"

"...ہو اور بعد میں آپ کا ارادہ بدل جائے گا

شہرام کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے

"یعنی تم نہیں پہنو گی؟؟"

شہرام نے ایبرو کا زاویہ بنایا

"...نہیں اس کے علاوہ جو کہیں گے وہ کرلوں گی"

اس کے کہنے کی دیر تھی جب شہرام نے اسے ایک جھٹکے سے باہوں میں بھرا اور دوسرے ہاتھ سے پیکٹ اٹھ کر باتھ کی طرف جانے لگا عریشہ اسے دیکھتی رہ گئی آخر وہ کیا کرنے والا تھا

". شہرام کہاں لے کر جا رہے ہیں...؟؟ میں نے کہا نہ میں نہیں پہنوں گی"

"تم پہنو گی"

وہ اب ضد پر آ چکا تھا اور یہ بات وہ بھی اچھی طرح سے جانتی تھی اگر وہ کھڑوس انسان ایک بار ضد پر آ جائے تو

پھر چاہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے ہوتا وہی ہے جو وہ ٹھان چکا ہوتا ہے

شہرام نے اسے گود سے نیچے اتارا اور اس کے ہاتھ میں پیکٹ تھمایا

"...جاؤ اب...پانچ منٹ کے اندر اندر اسے چینج کرو"

"...نہیں نہ پلیززز شہرام

عریشہ کا منہ اب رونے والا ہو گیا تھا

"...جاؤ"

"...نہیں"

"تو یعنی تم اب بھی نہیں جاؤ گی؟؟"

...شہرام کے سوال پر اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

"ٹھیک ہے پھر میں خود ہی چینج کرا دیتا ہوں"

پھر ہونا کیا تھا وہ شہرام کے ارادے بھانپ کر جلدی سے بیڈ کی طرف بھاگنے لگی جب شہرام نے اسے پکڑ کر اپنی گود میں اٹھایا اور نائٹی سمیت خود بھی اس ہی کے ساتھ باتھ چلا گیا

"نہیں شہرام سنیں تو پلیززز"

"...چپ"

"...اوففف میری بات تو سنیں نہ"

"...ایک دم چپ"

پھر کیا ہونا تھا پورے کمرے میں اس کی آوازیں گونج رہی تھیں یقیناً وہ اپنی ضد پوری کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"اور کتنا وقت رہ گیا اوئے...؟؟"

"...اوہ سر جی بس آدھا گھنٹہ"

بہزاد نے سکون کا سانس لیا وہ کب سے تھانے آیا تھا اسے دیکھ دیکھ کر بہزاد بہت بیزار ہو گیا تھا اب اس کی زندگی کا صرف آدھا گھنٹہ بچا تھا

"کیوں بہزاد صاحب پریشان ہو گئے مجھے دیکھ دیکھ کر؟؟"

ڈون جو سامنے والی جیل کی سلاخوں کے پیچھے کھڑا تھا ایک الگ ہی انداز میں کہنے لگا

" اور نہیں تو کیا... لیکن اب بس آدھا گھنٹہ باقی ہے اس جیل میں جتنا انجوائے کرنا ہے کر لے"

بہزاد جو پکوڑوں سموسوں سے انصاف کر رہا تھا اب منہ بناتے ہوئے کہنے لگا جس پر ڈون کا قہقہہ گونجا

"میں لکھ کر دے دوں میرے بنا بور ہو جاؤ گے تم"

ڈون کی بات پر بہزاد کے منہ سے پکوڑا گرا

ابے میرے دل کی بات چھین لی یار... واقع شروع شروع میں تو بہت بوریت ہو گی لیکن آگے چل کر عادت ہو جائے گی..."

ڈون روزانہ کسی نا کسی بات پر دھمکیاں دیا کرتا تھا بڑی بڑی باتیں کیا کرتا تھا اور تو اور کبھی کبھی اس کے الفاظ

بہزاد کو کسی فلمی ڈائیلاگ سے کم نہیں لگتے تھے اور کبھی کبھی وہ اس کی بکواس سے بہت بیزار بھی ہو جایا کرتا تھا

"...چلو...کسی کو تو ڈون کی کمی محسوس ہو گی"

ڈون نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس میں وہ بلکل اپنے بیٹے جیسا لگ رہا تھا

"...سر جی ملاقات آئی ہے"

"ملاقات؟؟اوئے کس کی اوئے؟؟"

"...سر جی اشفاق ملک کی"

ڈون کے چہرے پر ایک مخصوص مسکراہٹ آئی

"...ارے ارے ارے دیکھو تو ذرا اپنا ڈون مسکراتا بھی ہے"

بہزاد کی بات پر وہاں کھڑے سب وردی والے ہنسنے لگے

"...سر جی ڈون تو روز ہی ہنستا ہے"

ایک موٹے سے آدمی نے کہا

نہ اوئے سالے میں نے ہنسنے کی نہیں مسکرانے کی بات کی ہے...اب آخری خواہش پوری ہونے لگی ہے تو"

"کیوں نہ مسکرائے گا

بہزاد کی بات مکمل ہوتے ہی ڈون کی نظر سامنے سے آتے شخص پر گئی

وہ بلیک تھری پیس سوٹ پہنے کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا جبکہ اپنی پر کشش براؤن آنکھوں پر بلیک چشمہ

لگایا ہوا تھا ہاتھ میں بیش قیمتی گھڑی جو اس کی شخصیت کو اور بھی زیادہ رعب دار بنا رہی تھی

وہ مغرورانہ چال چلتا ہوا سادا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا جبکہ اشفاق اپنے بیٹے کو یوں اس انداز میں دیکھ کر کافی

حیران مگر خوش ہو رہا تھا

"...مجھے اکیلے میں بات کرنی ہے"

شہرام کے کہنے کی دیر تھی بہزاد سب کو اشارہ کرتے ہوئے اپنے ساتھ دوسری طرف لے گیا جبکہ اشفاق اس

ہی کو دیکھ رہا تھا

"...مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گے...اپنے باپ سے ملنے

"...وقت نہیں ہے میرے پاس کام کی بات کریں"

اشفاق کے محبت بھرے لہجے کا جواب اس نے بیزاری سے دیا جبکہ چہرے کے تاثرات بلکل سخت تھے

غصہ تو بلکل ملیکوں جیسا ہے... لیکن یہ بات بھول گئے کہ سامنے باپ ہے تمہارا جسے تم پہچاننے سے انکار کر"

"...رہے ہو

اشفاق کی بات پر شہرام نے چشمہ اتارا اور اس کی طرف دیکھنے لگا اشفاق کے چہرے پر اس کی محبت جھلک رہی

تھی مگر شہرام کے چہرے پر سوائے سخت تاثرات کے اور کچھ نہ تھا

افگورس... ملک ہوں تو ملکوں جیسا ہی ہو گا... ایک میں کیوں آپ کو باپ ماننے سے انکار کروں گا؟؟ بے شک"

"...یہ غصہ یہ اکڑ مجھے آپ سے ہی تو ملی ہے وراثت میں

آخری والے الفاظوں پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس پر اشفاق بھی نیچے گردن کئے مسکرانے لگا

"...یہ بھی صحیح کہا ہے"

"کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟؟"

شہرام کی بات پر اشفاق نے ضبط سے آنکھیں بند کیں

"...تم سے ملنا چاہتا ہوں"

"مل لیا؟؟"

"...ایسے نہیں...یا تو تم جیل کے اندر آؤ یا پھر میں باہر"

اشفاق کی بات پر شہرام نے پھر سے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"ملک صاحب آپ جیل سے باہر آئیں ایسے آپ کے کرتوت نہیں...لیکن ہاں میں جیل کے اندر صرف ایک ہی صورت میں آسکتا ہوں اندر آنے کے لیے مجھے آپ کا مرڈر کرنا پڑے گا..."

شہرام کے کہنے کی دیر تھی جب اشفاق ہنسنے لگا

"...میرا مرڈر کرنے کے لیے بھی تمہیں ان سلاخوں کو پار کرنا ہوگا مائے سن"

"...پوائنٹ"

شہرام نے اشارے سے ایک آدمی کو بلایا اور اس سے جیل کا تالا کھولنے کا کہا جس پر وہ بنا کچھ کہے تالا کھولنے لگا

شہرام اپنے مظبوط قدموں کو آگے بڑھاتا ہوا جیل کے اندر گیا اور اشفاق کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوا جس پر

اشفاق آنکھیں چھوٹی کر کے مسکرانے لگا

"باپ کو مارو گے؟؟"

"سوچا تو یہی تھا کہ اپنے ان ہاتھوں سے اپنی ماں کے قاتل کی جان لوں گا، مگر میں اپنی بیوٹی سے کیا گیا وعدہ کبھی توڑ نہیں سکتا..."

شہرام نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ الفاظ ادا کئے تھے جس پر اشفاق نے ایک نظر اسے نیچے سے اوپر تک

دیکھا اور پھر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھنے لگا

"ہمم ہو تو بلکل وہی... جسے میں نے بچپن میں دیکھا تھا... وہی آنکھیں وہی چہرہ وہی غصہ وہی بھرم اور وہی انتقام کی آگ... اگر کچھ بدلہ ہے تو وہ ہے تمہاری شخصیت... جن میں اب چار چاند لگ گئے ہیں"

شہرام نے نظروں کا رخ بدلہ

ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی، اشفاق ملک کو کوئی شکست نہیں دے سکتا چاہے وہ کسی بھی ذات کا ہو لیکن"

"اگر کوئی شکست دے سکتا ہے تو وہ ہے اشفاق ملک کا اکلوتا وارث یوسف شہرام ملک

اشفاق ایک مغرورانہ انداز میں کہنے لگا جس پر شہرام نے ابرو کا زاویہ بنایا

"فخر ہو رہا ہے مجھے تم پر کہ تم میرے بیٹے ہو، ایک مظبوط، بہادر، نڈر اور ایک طاقتور انسان ہو تم"

اشفاق کے لہجے سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کتنا فخر محسوس کر رہا ہے

مگر مجھے شرمندگی ہوتی ہے آپ پر کہ آپ میرے باپ ہیں، ایک مظبوط مگر بزدل، ڈرپوک، ظالم درندے"

"نما انسان ہیں آپ

شہرام کا لہجہ تنزیہ تھا اس کے الفاظوں سے آج پہلی بار اشفاق کو شرمندگی محسوس ہوئی تھی مگر وہ جلد سنبھل گیا

"خیر ظالم تو تم بھی ہو، پھر میں کیا سمجھوں؟؟ کہ تم اپنے باپ پر گئے ہو؟؟"

اشفاق کی بات پر شہرام یک طرفہ مسکرانے لگا

"خیر وراثت میں جو ملا ہے وہ سب تو جھلکے گا ہی نہ ملک صاحب"

شہرام کی بات پر اشفاق نے ثبات میں سر ہلایا

تم جانتے ہو جب تم پیدا ہوئے تھے میں نے تمہیں پہلی بار اپنی گود میں اٹھایا تھا، تب ہی میں نے تمہارا نام رکھا"

تھا ہاں، جب تم پیدا ہوئے تھے تب تمہاری دادی کا کہنا تھا تب بلکل مجھ پر گئے تھے اور واقعی اب یہ بات سچ

ہوتی دکھائی دے رہی ہے، پیدا ہونے کے بعد سے تمہارے اندر میں نے وہ سب دیکھا تھا جو شاید ہی کسی میں

ہوتا ہو، تب ہی میں سمجھ چکا تھا تم بہت آگے جاؤ گے لیکن اتنا زیادہ آگے چلے جاؤ گے کہ اپنے باپ کے مقابلے

"میں نہ صرف کھڑے ہوؤں گے بلکہ اسے ہرا بھی دو گے یہ میں نہیں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا

اشفاق نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟؟ کام کی بات کریں"

"ہمم چلو ٹھیک ہے کام کی بات کرتے ہیں"

اشفاق نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے اثبات میں سر ہلایا

شہرام میں نے اپنی پوری زندگی میں سے دور رہ کر گزاری ہے لیکن اب جب موت میری منتظر ہے تو تمہیں"

"مجھ پر کچھ چھوٹے سے احسان کرنے ہوں گے

اشفاق نے سنجیدگی سے کہا شہرام اسے غور سے دیکھنے لگا

"ایک احسان تو یہ کر دو کے مجھے معاف کر دو،"

شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"اور دوسرا؟؟"

دوسرا یہ کہ میں تم سب کی زندگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں میں نہیں جانتا اللہ تمہیں پہلے بیٹے"

سے نوازے گا یا پھر بیٹی سے لیکن میں چاہتا ہوں میرے مرنے کے بعد میری ساری جائیداد تمہاری پہلی اولاد

"کے نام پر ہو

اشفاق کی بات پر شہرام ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے اسے دیکھنے لگا آخر وہ کہنا کیا چاہ رہا تھا

آپ کو لگتا ہے میری اولاد آپ کی حرام کی کمائی پر پلے گی؟؟ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا میرا، شکر الحمد میں اپنی"
" اولاد کو آپ سے بہتر پال سکتا ہوں

شہرام نے کاندھے پر سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور پلٹنے لگا لیکن پھر اشفاق نے اسے روکا

"حرام کی کمائی پر نہ صحیح لیکن حلال کی کمائی پر تو پل سکتی ہے نہ"

اشفاق نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا جس پر شہرام سوالیہ نظروں سے اسے گھورنے لگا

شہرام میں نے اب تک جتنا بھی حرام کمایا ہے وہ پولیس اپنے قبضے میں کر چکی ہے ہاں لیکن میری وہ کمائی جو"
مجھے اپنے بزنس سے حاصل ہوئی ہے میرے تمام شیئرز اور جائداد کے تمام حصے وہ اب تک پاک ہیں میں یہ

بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں تم مر کر بھی مجھے معاف نہیں کرو گے اور میں اس کی لائق ہوں لیکن میری

آخری خواہش سمجھ کر یہ بات مان لو، اپنی تمام حلال جائداد میں اپنے اکلوتے وارث کی اولاد کے نام کرنا چاہتا
" ہوں اور بس کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے

اشفاق نے آخری الفاظوں پر نظریں جھکا لیں

"مجھے یا میری اولاد کو ان سب کی بلکل بھی کوئی ضرورت نہیں بہتر ہو گا آپ اپنی یہ جائداد کسی یتیم خانے میں بھجوا دیں تاکہ کسی یتیم کا بھلا ہو جائے"

"بھجوا چکا ہوں، میں ایک حصہ ملک کے تمام یتیم خانے میں بھجوا چکا ہوں، بس اب جو کچھ بچہ ہے وہ میں اپنے وارث کو ہی دوں گا کچھ دیر انتظار کرو وکیل آتا ہی ہو گا"

شہرام اس کی بات سن کر اسے گھورنے لگا

"بس کر دیں، میرا صبر نہ آزمائیں کہیں ایسا نہ ہو پھانسی سے پہلے میں ہی آپ کی جان لے لوں، رکھیں اپنی یہ جائداد اپنے پاس رکھیں مجھے یا میری اولاد کو اس کی کوئی ضرورت نہیں اور دوبارا مجھے یہاں بلا کر میرا قیمتی وقت ضائع کرنے سے گریز کیجئے گا"

شہرام کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے شخص کی جان لے لے مگر وہ ضبط کرتا ہوا پلٹا تب ہی اشفاق نے ایک دم سے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اسے گلے لگا لیا اس کی اچانک والی حرکت پر شہرام ساکت رہ گیا شہرام نے اسے دور کرنا چاہا مگر ناکام رہا آخر تو وہ اس کا باپ تھا نہ کیسے اس سے دور ہوتا

مجھے پتا ہے تم مجھے معاف نہیں کروں گے، لیکن مجھے اس طرح مایوس نہ کرو میں جانتا ہوں میں بہت بڑا مجرم"
ہوں لیکن ہوں تو تمہارا ہی باپ، مت کرو مجھے مایوس کچھ رحم کرو اپنے باپ پر جا رہا ہے وہ تم سے دور صرف
"کچھ ہی دیر میں

شہرام کو لگا اس کے کاندھے پر کچھ گیلا محسوس ہو رہا ہو شہرام سمجھ چکا تھا یہ اس کے باپ کے آنسوں تھے

بس ایک بار اظہار کر دو کے کبھی تم نے مجھے اپنا باپ مانا تھا بس ایک بار، تاکہ میں سکون سے موت کو گلے لگا"
"لوں، تمہاری اولاد پر میرا ابھی تو کچھ حق ہو گا نہ، بھر لو حامی کر لو جائداد اپنے نام

شہرام نے اپنے ہاتھوں سے مظبوطی سے اسے دور ڈھکیلا جس پر اشفاق نے اپنے آنسوں چھپائے

مگر میں تو ایسا بلکل بھی نہیں چاہتا کہ آپ سکون سے مریں، میں چاہتا ہوں روح نکلنے سے میدانِ حشر تک"
آپ تڑپیں تب آپ کو ان معصوم لوگوں کا درد محسوس ہو گا جنہیں آپ نے بے دردی سے مار دیا تھا یہی سزا ہے
آپ کی اور خبر دار جواب اپنی زبان سے میری اولاد کا ذکر بھی کیا تو یاد رکھیئے گا میں یہ بھول جاؤں گا کہ آپ کا
"خون دوڑ رہا ہے مجھ میں

شہرام کی آنکھیں لال پڑ گئی تھیں وہ انہیں انگلی سے وارن کرتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھر کر جیل سے باہر چلا گیا

"شہرام تم چاہ کر بھی اپنی اولاد پر سے میرا حق نہیں چھین سکتے"

شہرام بنا پیچھے دیکھے آگے چلتا رہا مگر اس وقت پورے تھانے میں اشفاق کی آواز گونج رہی تھی

"شہرام وہ میرا بھی وارث ہو گا، وہ میرا خون ہو گا"

شہرام نے ایک بار بھی پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہ کی

"شہرام وہ میری تمام جائیداد کا حقدار ہو گا، میرا سب کچھ اب سے اس کا ہو گا"

شہرام نے اپنی پرکشش براؤن آنکھوں پر کالا چشمہ لگایا اور اس کے تمام الفاظوں کو اگنور کرتا ہوا وہ تھانے سے باہر آ گیا اور اپنی گاڑی اسٹارٹ کر کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

(ایک مہینے بعد)

"ہائے اللہ جی دیکھو تو ذرا ہمارا بیسٹ اور اس کی بیوٹی آ رہے ہیں"

آج ان کے ولیمے کی تقریب تھی جو عریشہ کے بہت اسرار پر شہرام نے ایک بڑی دعوت رکھی تھی وہ سب لوگ الگ ٹیبل پر موجود تھے جب ہال کی ساری لائٹس آف ہو گئیں اور مخصوص لائٹس میں ان دونوں کی اینٹری ہونے لگی

"ماشاءاللہ دونوں کتنے پیارے لگ رہے ہیں ساتھ"

بے ساختہ ماہی کے منہ سے نکلا جس پر روحیل مسکرانے لگا ماہی اور روحیل ایک ٹیبل پر موجود تھے ماہی نے روحیل کے بہت اسرار پر بلیو رنگ کی ساڑھی پہنی تھی جبکہ روحیل نے بلیو رنگ کا تھری پیس پہنا ہوا تھا وہ دونوں ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے

"یار ہمارا بیسٹ تو واقعی میں ہیرو لگ رہا ہے"

اس بار باسم نے کہا تھا جبکہ مہر ماہ ان کی ویڈیوز بنانے میں مصروف تھے ان دونوں کی شادی کو بھی آج تین ہفتے ہو چکے تھے مہر نے پنک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی جبکہ باسم نے بھی اس ہی رنگ کا تھری پیس پہنا ہوا تھا

تیسری ٹیبل پر حارث اور زینش بیٹھے ہوئے تھے حارث مسلسل زینش کو تاڑا جا رہا تھا جس پر زینش بار بار اسے ٹوک رہی تھی

"انہیں نیچے کروا گراب دیکھا تو جان سے مار دوں گی"

زینش نے اپنی چھوٹی سی ناک پر غصہ سجایا جس پر حارث ہنسنے لگا وہ دونوں اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش تھے

"سر آپ میم کے تھوڑا اور قریب ہوئیں"

فوٹو گرافر کے کہنے کی دیر تھی جب شہرام کو موقع ملا اور وہ عریشہ کے بے حد قریب ہوا عریشہ نے وائٹ کلر کی فیری پہنی تھی جس میں وہ کسی پرنسس سے کم نہ لگ رہی تھی ساتھ ہی ایک خوبصورت کراؤن بھی لگایا ہوا تھا جبکہ شہرام نے بلیک تھری پیس پہنا ہوا تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ کوئی حسین شہزادہ ہی لگ رہا تھا دونوں کی فوٹو شوٹ چل رہی تھی ان کی اینٹری بھی کمال کی تھی

"میم اب آپ سر کے کاندھے پر ہاتھ رکھیں"

فوٹو گرافر کے کہنے پر عریشہ شہرام کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"سوچنا کس بات کا؟؟"

ابھی وہ آہستگی سے اس کے نزدیک آتی جب شہرام نے ایک جھٹکے سے اسے خود کے قریب کیا جس پر فوٹو گرافر نے جلدی سے ان کا یہ پوس بنالیا

"...شہرام کیا کر رہے ہو سب دیکھ رہے ہیں"

عریشہ کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا مگر وہ تو پر سکون کھڑا مسکرا رہا تھا

"ہاں تو دیکھنے دو ہماری ہی تقریب ہے تو ہمیں ہی دیکھیں گے نہ"

شہرام کی بات پر عریشہ نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر پنچ مارا جس پر فوٹو گرافر نے یہ بھی شوٹ کر لیا

"...ویسے ماننا پڑے گا میری وائف اس دنیا کی حسین ترین وائف ہے"

شہرام نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا اب وہ اس کے پیچھے کھڑا پوس بنوا رہا تھا

"...تم بھی کم نہیں ہو"

عریشہ نے اپنا رخ اس کی طرف کیا اور اس کا کوٹ ٹھیک کرنے لگی

"واؤاس پوری ولڈ کا سب سے بیسٹ کپل آپ کا ہے،انفیکٹ مجھے تو محنت کرنی ہی نہیں پڑی آپ لوگوں نے خود ہی بہت اچھے پوس دیئے ہیں..."

فوٹو گرافر نے انہیں کیمرہ دکھاتے ہوئے کہا جس پر وہ پکچر لگی ہوئی تھی جس میں عریشہ نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر پنچ مارا تھا شہرام کے لبوں پر ایک دل چھو لینے والی مسکراہٹ آئی اور یہی لمحہ نوٹ کرتے ہوئے دوسرے فوٹو گرافر نے ان کی ایک اور پکچر بنالی

"ارے بھئی مجھے تو بہت تیز بھوک لگ رہی ہے اب"

جب وہ لوگ اسٹیج سے نیچے آئے تو سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر جا رہے تھے مگر نوفل اب تک بھوکا تھا کیونکہ اسے اپنی ٹیم میمبرز کے ساتھ ہی ڈنر کرنا تھا

"...ابے تھوڑا سا صبر ہی کر لے شہرام کو تو آنے دے ساتھ کھاتے ہیں نہ پھر"

باسم کی بات پر نوفل نے سڑا ہوا منہ بنایا نوفل نے وائٹ کلر کا تھری سوٹ پہنا تھا جبکہ حورین نے اسکن کلر کی میکسی ابھی وہ مزید بور ہوتا مگر تب ہی کی نظر سامنے ڈی جے پر گئی تو اس کے دماغ میں مختلف آئیڈیا آنے لگے

"...حورین...چلو ایک ڈانس ہو جائے"

حورین جو پہلی بار کسی فنکشن کو دل کھول کر انجوائے کر رہی تھی اب اس کی طرف متوجہ ہوئی

"کیا ہے؟؟ کیا مطلب؟؟"

"...یار کیا مطلب کیا ہے؟؟ تم نے وعدہ کیا تھا"

"میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا سمجھے تم"

حورین اسے آنکھیں دکھا کر خود اپنے موبائل میں بیزی ہو گئی جبکہ وہ بچارا اب خود ہی اکیلے اٹھ کر ڈی جے کی طرف جا بیٹھا

"بھائی کوئی ایسا سونگ لگا جس پر میں سنگنگ کر سکوں"

نوفل کی بات پر ڈی جے نے بیک گراؤنڈ ساؤنڈ نکالا

"...بروبہ ٹرائے کریں بیسٹ ہے"

تُو ہے لاجواب تیرے جلوے ہزار"

"میرا بھی پتا ہے میں نہ مانوں کبھی ہار

ابھی شہرام اور روحیل سب مہمانوں کو رخصت کر کے ہی آئے تھے جب ایک بے سری سی آواز پورے ہال میں گونجنے لگی یہ تو شکر ہے اب وہاں ٹیم بیسٹ کے سوا اور کوئی نہ تھا سب نے اسٹیج کی طرف دیکھا جہاں نوفل کھڑا ہوا اپنی بے سری آواز میں گانا گا رہا تھا یہ الفاظ اس نے حورین کی طرف دیکھ کر کہے تھے

تیری میری دنیا میں بے حساب پیار"

"میں ہوں ایک اینجل اور ڈیول میرا یار

اس بار سب ہی کی ہنسی نکل گئی کیونکہ یہ لیرکس لڑکی کے تھے اور وہ لڑکا ہو کر یہ گا رہا تھا جبکہ اس کا منہ بھی دیکھنے والا تھا

تیرے جیسا دنیا میں کوئی بھی نہیں"

"جسے ڈھونڈتی نظر، لگے تُو ہی ہے وہی

اس بار مہر نے لیرکس کہے اور اسٹیج کی طرف بڑی سب حیران مگر خوش ہو گئے

پریوں کی رانی ہوں میں سب سے حسیں"

"پر تیرے بنا کک مجھے ملتی نہیں

زینش بھی جلدی سے اسٹیج کی طرف بڑھی اب نوفل بیچ میں تھا جبکہ زینش اور مہر ماہ اس کے آس پاس تھیں

"جے مینو یار نہ ملے تے مر جاواں"

اچانک سے ساری لائٹس آف ہو گئیں یقیناً یہ سب ان لوگوں کی پلاننگ تھی ہر طرف رنگ برنگی لائٹس آن آف ہونے لگیں ایک بر پھر سے سب فنکشن انجوائے کر رہے تھے مہر نوفل اور زینش کا ڈانس سب ہی بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے

جے مینوں یار نہ ملے"

جے مینوں پیار نہ ملے

"جے مینوں یار نہ ملے تے مر جاواں

ابھی سب اسٹیج کی طرف دیکھ کر تالیاں بجا رہے تھے جب عریشہ کی نظر مخالف سیٹ پر گئی جہاں شہرام موجود نہیں تھی ابھی وہ کچھ سمجھتی ہی جب ان کی طرف سے سب لوگ اٹھ کر دور ہوئے وہ نہ سمجھی سے سب کو دیکھنے لگی اسے کیا پتا تھا یہ سب اس ڈانس کا حصہ ہے

"ہر شام بے بی، تیرے ہی نام بے بی"

شہرام نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سینے پر لگایا اس بار کے لیرکس وہ گا رہا تھا اپنی دلکش آواز میں، شاید وہ بیسٹ نہ ہوتا تو ایک مشہور اور بہترین سنگر ضرورت ہوتا

"آ تجھے پیار کروں میں سرِ عام بے بی"

عریشہ نے اسے آنکھیں دکھائیں کیونکہ سب ان کا اچانک والا ڈانس دیکھ کر سیٹیاں مار رہے تھے

"ہے انتظام بے بی کرے در آم بے بی"

عریشہ اس زبردستی کے ڈانس کو روکنے کی کوشش کرنے لگی مگر تب ہی شہرام نے مزید اسے خود کے قریب کیا اور اپنے اوپر کیا

"ارادے نیک میرے نہ کوئی گندا کام بے بی"

عریشہ کے آنکھیں دکھانے پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"عشق پیار اور وار کھلے عام کروں"

ایک اسٹائل سے شہرام نے اسے کمرے سے گھما کر گود میں اٹھایا جس پر سب کے منہ سے ایک ساتھ واؤ نکل گیا

"میں ہوں متعصب تجھ سے دل یہ تیرے نام کروں"

اس کے کہنے کی دیر تھی سب اس پاس آ گئے

آجا میری باہوں میں"

"لیٹس میں لو ویو بے بی کہیں تو مجھ سے یہ نہ کہہ دے

اس بار شہرام اس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں دیکھا جو اس وقت چمک رہی تھیں پھر کیا ہونا تھا ساری لائٹس آن ہو گئیں اور سب ان کے ساتھ ہی ڈانس کرنے لگ گئے

"یار نہ ملے تے مر جاواں"

سب کپلز ایک ساتھ ڈانس کر رہے تھے مگر بچارا نوفل آج بھی اکیلے ہی ڈانس کر رہا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"ہیئی بے بی کم ہیئر مائے لوو"

"جسٹ شٹ اپ دور ہٹو مجھے ڈریس چینج کرنے دو"

وہ کب سے اسے تنگ کئے جا رہا تھا وہ بچاری اب تک فیری پہنے کھڑی ہوئی تھی

"...افففف یہ ادائیں"

عریشہ نے جب کراؤن ہٹایا اور بالوں کو تمام پنس سے آزاد کیا تو شہرام نے اس کی طرف ہاتھ بڑھائے جس پر وہ اسے گھوری سے نوازنے لگی

"شرم تو آتی نہیں ہے نہ چھچھوری حرکتیں کرتے وقت، یہ نہیں کہ کچھ ہیلپ ہی کر دیں"

عریشہ کی بات پر وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا اسے ڈریسنگ کے سامنے بٹھا کر جیولری اتارنے لگا

"تھینک یو سو مچ اب ہٹو پیچھے"

جیولری اتارنے کے بعد شہرام نے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے جس پر عریشہ جلدی سے اسے دور کرتی ہوئی اٹھی

"...ہیئی بے بی کم ان نہ"

وہ جیسے ہی وارڈروب کی طرف جانے لگی شہرام نے یک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے ٹکرائی

"...یہ کیا حرکت ہے"

"حرکت ہی میں تو برکت ہے مائے ڈارلنگ"

عریشہ کے میٹھے سے غصے پر شہرام کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی

"ہاہاویری فنی پرانا ہو گیا"

وہ اسے دور دھکیل کر وارڈروب کی طرف گئی وہاں سے اپنے کپڑے نکال کر وہ باتھ جانے لگی جب شہرام نے پھر اسے روکا

"کہاں جارہی ہو مائے بیوٹی کوئین"

شہرام نے لہجے میں خماری لئے کہا جس پر عریشہ نے نظریں جھکائیں

"شاور لینے"

عریشہ نے پھر سے اسے دور دھکیلنا چاہا مگر شہرام کی گرفت مضبوط تھی

"...میں بھی ساتھ چلوں کیا"

ایک مدھم سی پھونک مار کر وہ اس کے ہوش اڑا گیا

"...کوئی ضرورت نہیں ہٹو پیچھے"

عریشہ اس کے ارادے بھانپتے ہوئے اسے دور دھکا دے کر جلدی سے باتھ چلی گئی جبکہ وہ پیچھے ہاتھ ملتا رہ گیا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

وہ روم میں ساڑھی چینج کر رہی تھی جب اچانک سے دروازہ کھلا اور روحیل اندر آ گیا جسے اچانک سے آتا دیکھ کر

ماہی نے جلدی سے ساڑھی کا پلو لپیٹ کر کمر چھپائی

"کیا ہو گیا ہے روحیل ناک کر کے نہیں آ سکتے؟؟"

"نہیں"

روحیل جو اس کے کھسکتے پلو کو دیکھ کر پاگل سا ہو رہا تھا ماہی کی بات پر ہوش میں آیا

"چلیں اب واپس جائیں باہر"

"کیوں؟؟ کیا اس دفعہ ناک کر کے آنا ہے؟؟"

روحیل کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ماہی کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں

"نن نہیں، میرا مطلب ہے کہ واپس جائیں اور جب تک میں نہ کہوں اندر نہیں آنا آپ نے"

ماہی نے ساڑھی بڑی مشکل سے سنبھالی ہوئی تھی اگر وہ ذرا سا بھی ہاتھ ڈھیلا کرتی تو پوری ساڑھی نے کھل جانا تھا

"اچھا...اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟؟"

روحیل نے اسے کمرے سے تھام کر خود کے قریب کیا اس کے وجود میں ایک عجیب سی سنسناہٹ دوڑنے لگی

شاید روحیل کی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے ایسا ہو رہا تھا

"آآپ پلیز باہر جائیں مجھے چینج کرنے دیں، یہ بہت ہیوی ہے"

ماہی نے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا جبکہ دوسرا ہاتھ روحیل کے سینے پر تھا

"اچھا...تو میں ہیلپ کر دوں؟؟"

اپنی گردن پر روحیل کی گرم جھلستی سانسیں محسوس کر کے وہ آنکھیں بند کر گئی کیونکہ اب ہاتھ ساڑھی سے ہٹ چلا تھا تو ساڑھی کھلنے لگی تھی

"رررروحیل پلیز، باہر جائیں"

"نیوور"

روحیل نے انگلیوں کو اس کی کمر پر پھیرنا چاہا جس سے اس کے پورے وجود میں ایک لہر دوڑ اٹھی تھی وہ خود کو سنبھال نہ سکی اور ساڑھی ڈھیلی ہوتی چلی گئی

اب اس کی کمر صاف واضح دکھائی دے رہی تھی ایک الگ ہی سراپا تھا یا پھر یہ روحیل کی آنکھوں میں اس کی چاہت کا اثر تھا جو اسے مدہوش کر رہا تھا ماہی نے آنکھیں میچ لیں کیونکہ اب ساڑھی اس کے جسم سے جدا ہو چکی تھی

روحیل نے اس کے بالوں کو گردن سے ہٹایا اور اپنے دہکتے لبوں کو اس کی گردن پر رکھا جس پر ماہی کی ایک مدھم سی سسکی نکلی

"آر یو ریڈی مائے وائف"

روحیل نے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر ماہی کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھرنے لگے

روحیل نے اسے ساڑھی سے الگ کیا اور اپنی گود میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا ماہی نے تو اس کے سینے میں اپنا چہرہ ہی چھپا لیا تھا

روحیل نے بہت آہستگی سے اسے بیڈ پر لٹایا اور ایک ہی جھٹکے سے اپنی شرٹ اتار کر سائڈ ٹیبل پر پھینکی ہاتھ لیمپ کی طرف بڑھا کر کمرے میں اندھیرا کر دیا اور اس پر جھک گیا

"...روحیل مجھے ٹھنڈ"

"...شششش"

"...روحیل"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب روحیل نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اسے چپ کرا دیا اب اس کمرے میں

صرف ان کی سانسیں محسوس ہو رہی تھیں

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

اس نے اپنے گیلے بالوں پر ٹاول لپیٹا اور باہر کو آنے کے لئے دروازہ کھولنے لگی مگر یہ کیا دروازہ تو کھل ہی نہیں

رہا تھا عریشہ نے دو تین بار ہینڈل گھمایا مگر دروازہ باہر سے بند تھا

"اوففففف یہ کیا ہو گیا... شہرام... کہاں ہیں آپ دیکھیں یہ دروازہ نہیں کھل رہا"

عریشہ پریشان ہوئی جبکہ شہرام جو ابھی ابھی دوسرے روم کے باتھ سے شاور لے کر آیا تھا ڈریسنگ کے سامنے

کھڑا مسکرا رہا تھا

"شہرام آپ مجھے سن رہے ہیں نہ؟؟ سو تو نہیں گئے؟؟"

عریشہ کو اندر گھبراہٹ ہونے لگی

"سن رہا ہوں مائے وائف"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"شکر...دیکھیں دروازہ نہیں کھل رہا پلیز زکچھ کریں"

"کھلے گا کیسے جب دروازہ باہر سے لاک ہے"

اس بار وہ یک طرفہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا جس پر عریشہ ناسمجھی سے اس کی بات پر غور کرنے لگی

"کک کیا مطلب باہر سے بند ہے؟؟ کھولیں اسے پلیززز"

"نیوور."

وہ بڑے آرام سے کہتا ہوا دروازے کی طرف آ کھڑا ہوا

"...شہرام یہ کیا مذاق ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں کھولیں اسے پلیززز"

"اوہ اچھا میں تنگ کر رہا ہوں؟؟ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا، ویسے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کچھ ایسا ہی تنگ تم نے بھی مجھے کیا تھا یہی کوئی دو تین مہینے پہلے"

شہرام کی بات پر عریشہ کو وہ سب یاد آنے لگا جب وہ اس کے فارم ہاؤس پر تھی اور اس سے بدلہ لینے کے لیے اس نے شہرام کو اندر بند کر دیا تھا

"اوففف اللہ تو تب کا بدلہ آپ اب لے رہے ہیں؟؟"

عریشہ نے معصومیت سے کہا جس پر شہرام نے اپنی ہنسی دبائی

"اوہ تو یاد آ گیا میری وائف کو، چلو یہ بھی اچھا ہے"

" کیا اچھا ہے ہاں؟؟ کچھ اچھا نہیں ہے کھولیں دروازہ جلدی"

اس بار عریشہ نے غصے سے کہا کیونکہ باہر کھڑا شخص تو بڑے مزے سے پر سکون ہو کر باتیں کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

"اچھا چلو ٹھیک لیکن پھر میری ایک شرط ماننی پڑے گی اگر منظور ہے تو میں ابھی کھول دیتا ہوں"

شہرام نے شوخی انداز میں کہا جس پر عریشہ نے مٹھیاں بھینچیں

"کسی شرط؟؟"

"یہی کہ یہاں سے باہر آکر تم وہی کرو گی جو تمہارا ہی کہے گا"

"کیا مطلب؟؟ کیا کرنا ہو گا مجھے؟؟"

عریشہ نے ضبط کیا اگر بیچ میں دروازہ نکہ ہوتا تو شاید شہرام کو لگ پتا جاتا کہ وہ اپنی بیوٹی کو کتنا تپا چکا ہے

کرنا یہ ہو گا کہ آج رات میں جو کچھ کہوں گا جیسا بھی کہوں گا وہ سب تمہیں ماننا پڑے گا اور تم مانو گی انکار کرنے

"کا کوئی چانس نہیں

شہرام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا عریشہ سمجھ گئی اس کے بے شرموں والے دماغ میں یقیناً کوئی نہ کوئی بے شرم

والی باتیں چل رہی ہوں گی

نہیں میں نہیں مانوں گی کچھ یہ کیا بات ہے اگر تم کہو گے پوری رات جاگ کر گزاروں تو کیا میں جاگوں گی"

"نیوور

عریشہ بھی عریشہ ہی تھی

"ٹھیک ہے نہ مانو پھر میں تو چلا سونے"

وہ انگڑائی لیتا ہوا وہاں سے جانے لگا جس پر عریشہ کی جان نکلنے لگی

"...اوففف سنو تو...پلیز زز دروازہ کھول دو پلیز زز وائف کی بات نہیں مانو گے"

عریشہ نے بڑی معصومیت سے کہا جس پر شہرام کا قہقہہ نکل گیا

"افففف اتنی معصوم شکل کیسے بنا لیتی ہو اگر سامنے ہوتیں تو فیس خراب کر چکا ہوتا میں"

اس کی بات پر وہ چونکی اسے کیسے پتا اس نے کیسی شکل بنائی تھی

"...کک کیا مطلب تمہیں کیسے پتا کہیں...یہاں کوئی کیمرہ"

اس کی جان نکلنے لگی جس پر وہ ایک اور بار قہقہہ لگانے لگا

"میں نے گیز کیا تھا ویل آئیڈیا برا نہیں مائے ہوٹ وائف"

"شٹ اپ اوپن دی ڈور فاسٹ ورنہ منہ توڑ دوں گی تمہارا"

"ہاں تو مان لو نہ میری بات کھول دوں گا دروازہ"

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ پھر سے کہنے لگی

"کچھ تو رحم کریں شہرام وائف ہوں آپ کی"

"ہمم اچھا رحم... ہمممم چلو ٹھیک پھر صرف ایک گھنٹے تک جو میں کہوں گا تم وہ کرو گی بتاؤ ڈن ہے؟؟"

شہرام جواب کا منتظر تھا

"اگر میں نے مان لیا تو یہ پتا نہیں کیا کیا... نہیں نہیں میں ایسا ویسا کچھ بھی نہیں مانوں گی"

وہ خود کلامی کرنے لگی

"...ہیئی ہوٹی... پھر کیا سوچا"

"...اگر میں نے منع کر دیا تو ساری رات یہیں رہنا پڑے گا"

"...ہمم لگتا ہے تم نے پکا ارادہ کر لیا یہی پر رات گزارنے کا اوکے پھر ایسا ہی صحیح"

ابھی وہ بڑے مزے سے واپسی کے لیے مڑا جب عریشہ کی آواز پر رکا

"...نہیں نہیں سنو مجھے قبول ہے"

عریشہ نے گھبراتے ہوئے کہا جس پر شہرام کے لبوں پر ایک مخصوص مگر دلکش مسکراہٹ آئی اور اس نے آگے بڑھ کر باہر سے دروازہ کھول دیا

وہ اپنی سانسیں بحال کرتی ہوئی باہر نکلی جب اچانک سے اس کے گیلے وجود سے ٹکرائی وہ شرٹ لیس کھڑا ہوا تھا وہ سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ عریشہ کی نظریں بھی اس پر ہی تھیں چہرے پر بکھرے ہوئے گیلے بال جن سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں چوڑا سینہ سکس پیک ابس جن سے صاف شفاف پانی ٹپک رہا تھا وہ اس وقت بے حد حسین لگ رہا تھا

"ہیئی وائف اگر تاڑ لیا ہو تو اب چلیں؟؟"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے بیڈ کی طرف اشارہ کیا جس پر عریشہ نے جلدی سے اس کے گیلے جسم پر سے اپنی نظریں ہٹائی اور آگے بڑھنے لگی شہرام بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بالوں کو سکھا رہی تھی جب وہ اسے پیچھے سے ہگ کرتا ہوا اس کی گردن پر لب

رکھنے لگا ایک دم سے وہ چونکی

"...شش شہرام"

"...ششش خاموش"

وہ اسے انگلی سے چپ کراتا ہوا اپنے کام میں مصروف ہو گیا جیسے کوئی بہت ہی ضروری کام ہو

"...شہرام چھوڑو مجھے ہیئرز تو ڈرائے کرنے دو"

عریشہ کو کچھ دیر پہلے والا واقعہ یاد آیا وہ کس طرح اس سے بدلا لے رہا تھا

"...ہیئی میں نے کہا تھا نہ جو میں کہوں گا وہ چپ چاپ مانو گی"

شہرام نے ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے یہ الفاظ کہے

"...گھنٹا مانوں گی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے بدلہ لینے کی...تمہاری تو میں"

عریشہ نے بیڈ پر پڑھا کُشن اٹھا کر اسے دے مارا جسے وہ کیچ کر گیا پھر اس نے ایک اور کشن مارنا چاہا جب پہلے

والے کشن کو ڈھال بنا کر وہ بھاگنے لگا

اس بار وہ آگے بھاگ رہا تھا اور عریشہ اس کے پیچھے پیچھے

"...اچھا نہ سوری"

"...نو سوری"

وہ بیڈ کی دوسری طرف بھاگا جبکہ عریشہ دوسری طرف تھی

"...اچھا نہ معاف کر دو اب نہیں کروں گا"

وہ بڑی مشکلوں سے اپنی ہنسی دبائے اِدھر سے اُدھر بھاگ رہا تھا

"... نہیں کروں گی میں معاف تم رکو ذرا"

"...ہیئی ہبی کو مارو گی کیا اب"

عریشہ نے جیسے ہی کشن سے اس کا نشانہ بنایا شہرام نے کشن سے اپنا بچاؤ کیا جبکہ اب وہ تیسرا کشن اٹھا چکی تھی

"ہاں بلکل ماروں گی ہبی کو"

ابھی وہ اس کے بلکل قریب آ ہی رہی تھی مگر تب ہی شہرام نے اچانک والا حملہ کر کے اس کے ہاتھ سے کشن چھین کر دور اچھالا اور اسے کھینچ کر اپنی گرفت میں لیا

"...بس بہت ہو گیا ہبی پر ظلم اب اور نہیں"

وہ اچانک سے اس کے سینے سے آ لگی ایک بار پھر اس کی نظریں اس کے صاف شفاف چوڑے سینے پر گئیں وہ اسے باہوں میں بھرتا ہوا بیڈ پر لایا اور اب اسے لٹا کر خود اس کے لبوں پر جھک چکا تھا

"...کتنی پیاری لگتی ہو تم بک بک کرتے ہوئے...کرونہ اب...کمٹمینیو پلیز زز"

بہت آہستگی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس نے یہ الفاظ کہے مگر وہ تو شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی

اس کا یہ حال دیکھ کر شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ساری لائٹس آف کر دیں وہ اب مکمل طور پر اس پر حاوی ہو چکا تھا اور ہر جگہ اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا اب ان کے بیچ صرف ان کے جزبات احساسات اور چاہتیں بول رہی تھیں

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

(تین سال بعد)

"...ہیپی میرج اینی ورسری حورین اور نوفل بہت بہت مبارک ہو خوش رہو آباد رہو"

وہ لوگ اس وقت ویڈیو کال پر باسم اور مہر سے بات کر رہے تھے ان کی شادی کو آج پورے دو سال ہو چکے تھے حورین نے نوفل کی محبت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور سب کے سمجھانے پر اپنی ضد چھوڑ دی تھی اور بہت دھوم دھام سے ان کی شادی کر دی گئی تھی اور وہ لوگ شادی کے ایک سال بعد ہنی مون پر گئے تھے جہاں سے نوفل نے واپسی کا ارادہ کینسل کر دیا تھا

بھئی بہت بہت شکریہ تم سب کو یاد تھا، لیکن مجال ہے جو شہرام نے ایک بھی بار کال کر کے ہمیں وش کیا"

"...ہو

نوفل اب کافی تبدیل ہو گیا تھا مذاق تھوڑا کم کرتا تھا لیکن بولتا بہت تھا مگر اب کافی مچیور ہو چکا تھا شاید یہ سب حورین کی صحبت میں رہ کر ممکن ہوا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...افففف ماہی دیکھ کر پلیز زز... یہ کیا کر رہی ہو"

روحیل جو اس وقت بزنس میٹنگز کے سلسلے میں کال پر بیزی تھا ماہی کو بیڈ سے اترتا دیکھ کر اس کی جان نکل گئی تھی جبکہ ماہی اس کی آواز پر یک دم چونکی

"افففف ڈرا دیا روحیل آپ نے تو"

روحیل کال ڈسکنیکٹ کرتا ہوا ماہی کی پاس بھاگ کر آیا اور اسے واپس بیڈ پر بٹھانے لگا

"اگر کچھ چاہیئے تھا تو مجھے بتا دیتیں کیا ضرورت تھی بیڈ سے اٹھنے کی"

"افففف روحیل رامین رو رہی تھی اس کے لئے فیڈر بنانے جا رہی تھی"

اللہ پاک نے انہیں رحمت سے نوازا تھا جسے پا کر وہ دونوں بہت خود تھے رامین ایک سال کی ہو چکی تھی وہ سے تو اس کا ناک نقش پورا ماہی جیسا تھا لیکن جب اسے غصہ آتا تھا تو پوری روحیل بن جاتی تھی مگر ایک اور بار ماہی اور روحیل کو خوشخبری ملنے والی تھی

"...لاؤ مجھے دو میں خود اپنی پرنسز کے لیے فیڈر بنا دیتا ہوں"

روحیل کی بات پر ماہی نے مسکراتے ہوئے فیڈر اس کے ہاتھ میں دی جسے لے کر روحیل کچن میں چکا گیا تھا

☆☆☆Areesha Khan Novels☆☆☆

"...ارمان ماما کی جان کدھر ہو آپ"

وہ پورے گھر میں اسے تلاش کر رہی تھی لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا عریشہ کو ڈر تھا کہیں وہ پھر سے گیٹ سے باہر تو نہیں چلا گیا وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی تاکہ شہرام کو اپنے لاڈلے کی کی ہوئی حرکت سے واقف کر سکے لیکن جب سامنے کا منظر دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی

"...بابا بش تھوڑا شا اور"

وہ بڑے مزے سے بیڈ پر آنکھیں بند کئے الٹا لیٹا ہوا تھا جبکہ ارمان سامنے بیٹھ کر اپنے سارے پینٹنگ کلرز اس کے منہ پر ٹرائے کر رہا تھا جبکہ منّت جو شہرام کی پیٹھ پر بیٹھ اس کے بالوں پر الٹا سیدھا کنگا پھیر رہی تھی اب جلدی سے اپنی ماما کو دیکھنے لگی

"شہرام...یہ...؟؟"

وہ بے یقینی کی کیفیت میں چلتی ہوئی اندر آئی جہاں شہرام تقریباً پورا کارٹون ہی لگ رہا تھا

"کیا ہوا مائے ڈارلنگ...؟؟"

شہرام یہ سب کیا ہے؟؟آپ کو پتا ہے آپ کا لاڈلہ کچن کی دیوار پینٹنگ سے خراب کر چکا ہے اور اب آپ"

"یہاں بیٹھے میک اپ کروا رہے ہیں؟؟

عریشہ نے چہرے پر سخت تاثرات لئے غصے سے کہا جس پر ارمان نے اپنا پینٹنگ برش پھینکا اور شہرام سے لپٹ

گیا شہرام یوں ہی آرام سے لیٹا ہوا منّت سے بال بنوا رہا تھا

اور یہ آپ کی لاڈلی...پورے گھر میں کلرز پھیلا کر اب بڑے مزے سے یہاں آ کر اپنے ڈیڈ کے بال بنا رہی"

"ہے...کیا حال کیا کیا ہوا ہے آپ لوگوں نے میرے کمرے کا؟؟

عریشہ نے ایک نظر پورے کمرے پر ماری جو کسی پلے لینڈ سے تو کم نہ لگ رہا تھا جبکہ اپنی طرف اشارہ دیکھ کر

منت شہرام کی پیٹھ پر چپک گئے

"...کیوں غصہ کرتی ہو جان بچے ہیں کھیلنے دو"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ کو مزید تپی چڑھی ان کی شادی کو چار سال ہو چکے تھے ایک سال

بعد اللہ نے انہیں نعمت سے نوازا تھا جس کا نام انہوں نے ارمان رکھا تھا جو سیم ٹو سیم شہرام جیسا تھا جبکہ اس کے

ایک ہی سال بعد ان کے گھر رحمت آئی تھی جس کا نام انہوں نے منت رکھا تھا جو عریشہ کی ٹو کاپی لگتی تھی لیکن گئے دونوں اپنے باپ پر ہی تھے حرکتیں بلکہ شہرام جیسی تھیں

"...کیا مطلب بچے ہیں؟؟ اگر یہ بچے ہیں تو آپ تو بڑے ہیں نہ شاباش اٹھیں اور کمرہ صاف کریں ابھی"

عریشہ کو غصہ دیکھ کر شہرام جلدی سے اٹھنے لگا جبکہ اپنے باپ کو ڈرتا ہوا دیکھ کر وہ دونوں شیطان بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے جبکہ عریشہ اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جانے لگی مگر تب ہی شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا

وہ اب تھوڑی زیادہ حسین اور غصے والی بھی ہو گئی تھی مگر شہرام بلکل ویسا کا ویسا ہی تھا اگر اس میں کچھ بدلاؤ آیا تھا تو وہ یہ تھا کہ وہ اب غصہ زیادہ نہیں کرتا تھا اس کی چاہت میں اس کے جنون میں کافی حد تک اضافہ ہوا تھا لیکن اب وہ غصے میں بھی عریشہ کو اف بھی نہیں کہتا تھا وہ اس کی جدائی سے ڈرتا تھا

جب اسے خوشخبری ملی تھی تو وہ بے حد خوش ہو گیا تھا ارمان کے پیدا ہوتے ہی انسپیکٹر رضوان نے اشفاق ملک کی وصیت اور جائداد کی تمام فائلز شہرام تک پہنچا دی تھیں کیونکہ شہرام راضی نہ تھا مگر سب کے سمجھانے پر اس نے یہ سب قبول کر لیا تھا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہرام کا پیار بڑھتا جارہا تھا گھر میں تمام نوکر ہونے کے بعد بھی وہ کھانا صرف اپنی بیوی کے ہاتھ کا ہی کھایا کرتا تھا اور جب وہ پریگننٹ ہوئی تھی تو دونوں دفعہ ہی شہرام نے اس کا بہت خیال رکھا تھا اکثر تو وہ کوکنگ بھی کر لیا کرتا تھا صرف اور صرف اپنی بیوٹی کے عشق میں وہ سب کچھ کرنے کو تیار تھا اب وہ تمام ایسے کام جس سے اس کی زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوں وہ چھوڑ چکا تھا اب اس نے روحیل باسم اور حارث کے ساتھ مل کر پاکستان میں بھی اپنا بزنس اسٹارٹ کر لیا تھا جبکہ جرمنی میں تو وہ تھا ہی نمبر ون بزنس مین

اگر کبھی عریشہ کی طبیعت ٹھیک نہ ہوتی تھی تو بچوں کو شہرام ہی سنبھالتا تھا جبھی تو بچے اس سے زیادہ اٹیچ ہو گئے تھے اور پھر خوب لاڈ پیار سے اس نے انہیں اپنی طرح ضدی بھی بنا لیا تھا پہلے تو وہ اکیلا ہی اپنی بیوٹی کے ناک میں دم کیا کرتا تھا لیکن اب اس کی ٹیم میں دو ننھے شیطان بھی شامل ہو چکے تھے اور پھر تینوں مل کر اس بچاری کو دن بھر بہت تنگ کیا کرتے تھے اور رات کا حساب تو پھر شہرام عرف بیسٹ الگ سے ہی لیا کرتا تھا

"...یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑیں مجھے"

وہ اب تھوڑا زیادہ بے شرم ہو چکا تھا جس پر عریشہ اسے بہت ٹوکتی تھی لیکن اس نے کونسا مان لینی تھی کرنا پھر بھی وہی تھا جو اسے ٹھیک لگے

"... نہیں میں تو نہیں چھوڑوں گا مائے بیوٹی کوئین"

شہرام نے اسے بیڈ پر لٹایا جبکہ ارمان شہرام کا اشارہ ملتے ہی اپنا پینٹنگ برش تیار کرنے لگا اور منت اپنے ہاتھ میں پکڑا کنگا اس کی طرف بڑھانے لگی

"... نہیں... خبردار جو کوئی الٹی سیدھی حرکت کی ہو تو میں بہت برا ماروں گی سب کو سمجھے"

وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن شہرام مظبوطی سے اسے پکڑے ہوئے تھا جبکہ اس کی لاکھ مزاحمت پر بھی ارمان نے اپنا پینٹنگ برش اس کے گالوں پر مل دیا تھا

"...آپ ہماری چوکلیٹس کھا جاتی ہیں"

وہ بڑی معصومیت سے کہتا ہوا اپنا بدلہ لے رہا تھا جبکہ اس کی بات پر شہرام کا قہقہہ نکلا

واقعی ہمیشہ سے اسے چوکلیٹس بہت پسند تھیں بچے ہونے سے پہلے شہرام چوکلیٹس سے پورا فریج بھر دیتا تھا لیکن جب سے یہ دونوں بچے آئے تھے یہ ایک ایک چوکلیٹ کا حساب لیتے تھے

"...یہ...شہرام...پلیززز...روکیں آہیں"

وہ چیخنی جارہی تھی مگر وہ تینوں اپنے کاموں میں مصروف تھے جبکہ ان کا قہقہہ اب پورے کمرے میں گونج رہا تھاان کی زندگی پہلے سے کئی زیادہ حسین ہوچکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد

If you want Publish your Novel Contact Us.....

WhatsApp: 0314-9652219

Website: Novelsmafia.com

Email: info@novelsmafia.com